نہج الاسرار

(من کلام)

حیدر کرار علی ابن ابی طالب علیہ السلام

جلد دوم

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے خطبات، احتجاجات سوالات کے جوابات کا مجموعہ جو نہج البلاغہ میں درج نہیں ہے قدیم مستند کتب سے جمع کیا گیا ہے

تالیف

مولوی سید غلام حسین رضا آقا مجتہد
حیدر آباد دکن

ناشر
رحمت اللہ بک ایجنسی
بالمقابل بڑا امام بارگاہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰
فون 2431577

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
علم قرآن	۴	خطبہ (بے ثباتی دنیا)	۹۴
غیبت امام عصر علیہ السلام	۶	خطبہ فی ذم دنیا	۹۵
خطبہ	۸	خطبہ زاہدین دنیا کے لئے	۹۶
علایم الظہور	۹	خطبہ	۹۶
انا النقطۃ	۱۶	خطبہ فی ذم دنیا	۹۷
کشف الغطاء	۱۶	خطبہ فی التندیل والتجریح	۱۰۴
۴۰ درہائے دانش	۱۷	خطبہ (تعصب)	۱۰۶
مومن کی تدفین	۶۴	بیعت خلافت و خطبات بعد بیعت	۱۰۷-۱۲۲
خطبہ (توحید باری تعالیٰ)	۶۵	خطبات دخول بصرہ تا واپسی از جنگ جمل	۱۲۴تا۱۴۸
خطبہ در منزلتِ غدیریہ	۶۷	کتاب الصفین (خطبات و مکتوبات)	۱۴۹-۱۷۰
خطبہ طالوتیہ	۷۴	منشور برائے مردم مصر	۱۷۱
خطبہ فی مدح رسولؐ	۷۶	فرمان بنام محمد بن ابوبکر	۱۷۳
خطبہ در شرح امام محمد باقر علیہ السلام	۷۸	دستور العمل بنام محمد بن ابوبکر	۱۷۴
خطبہ اول عید الفطر	۸۰	فرمان بنام مالک بن اشتر	۱۸۹
خطبہ دوم عید الفطر	۸۳	خطبہ دنیا کے دھوکے سے بچنے	۱۹۱
خطبہ	۸۴	خطبہ (محمد بن ابوبکر کی مدد کے لئے)	۱۹۲
خطبہ	۸۶	خطبہ بر شہادت محمد بن ابوبکر	۱۹۳
خطبہ (محاسن فضل الدنیا)	۹۰	خطبہ برائے اطاعت احکام	۱۹۴
خطبہ (بے ثباتی دنیا)	۹۲	خطبہ برائے شورش بصرہ وغیرہ	۱۹۵
خطبہ فی ذم دنیا و تقویٰ	۹۳	خطبہ (حزن بر موت مالک اشتر)	۱۹۶
		حکمین کے فیصلہ کے بعد	۱۹۷

صفحہ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
فرمان بنام عبداللہ ابن عباس	۱۹۸	مکالمہ با ابلیس	۲۲۱	فشار قبر	۳۸۰
جواب بنام زیاد بن خصفہ	۱۹۹	فیصلہ در ملاء اعلیٰ	۲۲۲	قرب خدا کیلئے دعا	۳۸۰
مکتوب بنام قرظہ بن کعب	۲۰۰	مشاہدہ حق	۲۲۲	مناجات	۳۸۱
مکتوب بنام زیاد بن خصفہ	۲۰۰	خانہ کعبہ کے زیورات	۲۲۳	اجابت دعا کیلئے ۱۹ کلمات	۳۸۳
فرمان بنام معقل ابن قیس	۲۰۱	تاریخ ہجری کی ابتدا	۲۲۳	امراض قلب	۳۸۴
منشور	۲۰۲	راس الیہود کے سوال کا جواب	۲۲۵	زیادتی رزق کیلئے	۳۸۴
کتاب النہروان	۲۰۳	امیر المومنین اور عمار یاسر	۲۵۲	تحصیل بہشت	۳۸۴
خطبہ خوارج سے متعلق	۲۰۳	الکیمیا	۲۵۴	فضائل علی از زبان علی و نبیؐ	۳۸۵
تہدید عفیف بن قیس منجم	۲۰۴	صلوات	۲۵۵	حقیقت توبہ و استغفار	۴۰۲
خطبہ بعد جنگ نہروان	۲۰۴	اعتراضات زنادقہ بر قرآن	۲۵۷	ایمان و ارواح	۴۰۳
خوارج کے معروضہ کا جواب	۲۰۵	گمراہی کا سبب	۲۹۹	اسلام کا وصف	۴۰۷
خطبہ بمقام نہروان	۲۰۶	فرقہ ناجی	۳۰۰	چہار چیز در چہار چیز	۴۰۹
خطبہ نہروان سے واپسی پر	۲۰۷	**احتجاجات**		قبول عمل	۴۱۰
خطبہ در تحریص جہاد	۲۰۹	احتجاج بر بیعت حضرت ابوبکر	۳۰۱	سود خواری	۴۱۰
مکتوب بر تباہی انبار و قتل و خون	۲۱۰	احتجاج در باب فدک	۳۱۰	یہودیوں کے سوالات	۴۱۱
خطبہ بر تحریص لشکر	۲۱۳	حضرت امیر المومنینؑ اور حضرت ابوبکر میں مکالمہ	۳۱۲	راز و نیاز	۴۱۶
مکتوب بنام عبید اللہ ابن عباس	۲۱۴	حضرت امیر المومنینؑ کا احتجاج اور مجلس شوریٰ	۳۲۰	حسنین علیہم السلام کو آخری وصیت	۴۱۷
مکتوب بنام اہل یمن	۲۱۵	احتجاج بر مہاجرین و انصار	۳۴۰	ابن ملجم کے متعلق وصیت	۴۲۰
بسر بن ارطاۃ کے لئے بد دعا	۲۱۷	احتجاج بر ناکثین بیعت	۳۵۹	تکفین و تدفین سے متعلق وصیت	۴۲۱
احراق کتب خانہ اسکندریہ	۲۱۸	احتجاج بر نکث بیعت زبیر و طلحہ	۳۶۱	امام حسن کو وصیت	۴۲۱
جناب سیدہ کی تدفین پر	۲۱۹	احتجاج بعد دخول بصرہ	۳۶۶	عرض حال	۴۲۳
حضرت خضر کا رسالتمآب کے پرسہ کو آنا	۲۱۹	احتجاج علی من قال بالرای فی الشرع	۳۷۱		
وقت احتضار اور حضرت علیؑ	۲۲۰	موت کی حقیقت	۳۷۵		
کتب اربعہ	۲۲۱	فلسفۂ موت و حیات	۳۷۸		

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمِ قرآن

سلیم ابن قیس ہلالی سے مروی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ :-

ما نزلت علی رسول اللہ آیۃ من القرآن الا اقرأنیھا واملاءھا علیّ وکتبتھا بخطی وعلمنی تاویلھا وتفسیرھا وناسخھا ومنسوخھا ومحکمھا ومتشابھھا ودعا اللہ عزّوجلّ لی ان یعلمنی فھمھا وحفظھا فما نسیت آیۃ من کتاب اللہ ولا علما املاہ فکتبتہ وما ترک شیئا علمہ اللہ عزوجل من حلال ولاحرام ولا نھی وما کان اویکون من طاعۃ او معصیۃ الاّ علمنیہ و حفظتہ ولم انس منہ حرفاً واحداً ثم وضع یدہ علی صدری ودعا اللہ عزوجل ان یملأ قلبی علماً وفھماً وحکمۃ ونورا لم انس من ذلک شیئاً ولم یفتنی شیئ لم اکتبہ۔

فقلت یا رسول اللہ اتخوف علی النسیان فیما بعد۔ فقال لیس اتخوف علیک نسیانا ولا جھلا وقد اخبرنی ربی جل جلالہ انہ قد استجاب لی فیک وفی شرکائک الذین یکونون من بعدک۔

قرآن مجید کی کوئی آیت رسول اللہؐ پر نازل نہ ہوئی، مگر یہ کہ حضرت نے مجھے پڑھکر سنایا اور لکھوا دیا اور میں نے اسکو اپنے ہاتھ سے لکھ لیا۔ اور مجھے اس کی تاویل و تفسیر، ناسخ و منسوخ اور محکم و متشابہ کی تعلیم دی اور اللہ عزوجل سے دعا کی کہ اس کے حفظ و تفہیم کی مجھے تعلیم دے پس میں نے کتاب خدا سے نہ کسی آیت کو فراموش کیا اور نہ اس علم کو جس کا املا کرایا گیا تھا اور میں نے لکھا تھا۔ نیز خدا ئے عزوجل نے حلال و حرام، امر و نہی جو کچھ گذر چکا اور جو آئندہ واقع ہونیوالا ہے، اور اسکی طاعت و معصیت سے متعلق کچھ بھی نہ چھوڑا مگر یہ کہ مجھے اسکی تعلیم دی اور حفظ کرا دیا اور میں نے اسمیں سے ایک حرف بھی فراموش نہ کیا۔ اس کے بعد اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھا اور خدا سے دعا کی کہ میرے قلب کو علم و فہم اور حکمت و نور سے بھر دے اسمیں سے نہ میں نے کسی بات کو بھولا اور نہ کوئی چیز بغیر لکھے چھوٹی پھر میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ آیا آپ کو خوف ہے کہ میں اس کے بعد بھول جاؤں گا۔ فرمایا کہ تمہارے لئے مجھے جہل و نسیان کا کوئی خوف نہیں۔ میرے پروردگار نے مجھے خبر دی ہے کہ اس نے تمہارے اور تمہارے ان شرکاء کے بارے میں جو تمہارے بعد ہوں گے میری دعا قبول کر لی ہے۔

فقلت یا رسول اللہ ومن شرکائی من
بعدی قال الذین قرنہم اللہ عزوجل بنفسہ
وبی فقال اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر
منکم" الآیۃ

فقلت یا رسول اللہ ومنہم؟
قال الاوصیاء منی الی ان یردوا علی الحوض
کلہم ہاد مھتد لایضرہم من خذلہم ہم
مع القرآن والقرآن معہم لایفارقہم ولا
یفارقونہ وبہم تنصر امتی وبہم یمطرون
وبہم یدفع عنہم البلاء وبہم یستجاب
دعائہم قلت یا رسول اللہ سمہم لی
فقال ابنی ہذا ووضع یدہ علی
راس الحسن ثم ابنی ہذا ووضع یدہ
علی راس الحسین، ثم ابن لہ یقال
لہ علی وسیولد فی حیوتک فاقراہ منی
السلام ثم تکملہ اثنی عشر اماماً فقلت
بابی انت وامی یا رسول اللہ سمہم
لی رجلا فرجلا فسماہم رجلا رجلا
فقال فیہم واللہ یا اخا بنی ہلال
مہدی امتی محمد الذی یملاء الارض
قسطاً وعدلاً کما ملئت ظلما وجوراً
واللہ انی لاعرف من یبایعہ بین الرکن
والمقام واعرف اسماء آبائہم و
قبائلہم۔

(از کمال الدین وتمام النعمۃ۔ ج ۱
از علامہ صدوق)

میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے بعد میرے شرکا کون ہیں
فرمایا کہ وہ جنہیں خداوند تعالیٰ نے اپنے اور میرے قریب کیا چنانچہ
فرماتا ہے "اطاعت کرو اللہ کی، اطاعت کرو رسول کی اور تم
میں سے اولی الامر کی"۔

میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہیں
فرمایا کہ وہ میرے اوصیاء ہیں جو حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہونگے
وہ سب کے سب ہادی اور مہدی ہونگے انسے کنارہ کشی کرنیوالے
انہیں کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں گے وہ قرآن کے ساتھ ہوں گے اور
قرآن انکے ساتھ ہوگا نہ قرآن ان سے جدا ہوگا اور نہ وہ قرآن سے
جدا ہوں گے میری امت انکی نصرت کریگی انکی وجہ سے نزول
باراں ہوگا۔ انکی وجہ سے امت کی بلائیں دفع ہونگی ان ہی
کیوجہ امت کی دعائیں قبول ہونگی۔ میں نے عرض کیا کہ یا
رسول اللہ میرے لئے انکے نام فرمایئے۔ امام حسن کے سر
پر ہاتھ رکھکر فرمایا کہ یہ میرا فرزند پھر امام حسین کے سر پر ہاتھ
رکھکر فرمایا پھر میرا یہ فرزند۔ اسکے بعد اسکا فرزند جس کا نام
علی ہوگا جو تمہاری عین حیات ہی پیدا ہوگا۔ اسے میرا سلام
پہونچا دینا۔ اس کے بعد بارہویں امام تک تمام نام سنا دیئے۔

میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں
ان میں سے ایک ایک نام سُنا دیجئے۔ پس
رسول اللہؐ نے ایک ایک نام سُنا دیا۔ پھر فرمایا کہ
اے بھائی بنی ہلال ان کے درمیان میں۔ میری امت کا
مہدی وہ محمد ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر
دیگا جب کہ وہ ظلم جور سے بھری ہوگی۔ خدا کی قسم
میں ان لوگوں کو جانتا ہوں جو رکن اور مقام کے
درمیان اس سے بیعت کریں گے و نیز میں ان کے
آبا و اجداد اور قبائل کے بھی نام جانتا ہوں۔

غیبت امام عصر علیہ السلام

(۱) حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ :-
للقائم مناغیبۃ امدھا طویل کانی بالشیعۃ یجولون جولان النعم فی غیبتہ یطلبون المرعی فلایجدونہ الا فمن ثبت منھم علی دینہ ولم یقس قلبہ لطول غیبۃ امامہ فھو معی فی درجتی یوم القیامۃ۔
ثم قال۔ ان القایم منا اذا قام لم یکن لاحد فی عنقہ بیعۃ فلذٰلک تخفی ولادتہ ولیغیب شخصہ۔

ہمارے قائم کیلئے ایک غیبت ہے جسکی مدت طولانی ہے میں گویا شیعوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انکی غیبت میں چوپایوں کی طرح جولانی کر رہے ہیں اور اپنی نعمت کے متلاشی ہیں مگر پاتے نہیں ہیں آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص بھی اپنے دین پر قائم و ثابت رہا اور اپنے امام غیبت کے طولانی ہونے کی وجہ قلب میں قساوت کو داخل ہونے نہ دیا وہ روز قیامت میرے درجہ میں ہوگا
پھر فرمایا قائم ہم میں سے ہے جب وہ تولد ہوں گے کسی کی گردن میں انکی بیعت لازم نہ ہوگی اسی لئے انکی ولادت پنہاں اور ان کی شخصیت مخفی رکھی جائے گی۔ (کمال الدین واتمام النعمہ)

(۲) اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں پہونچا اور دیکھا کہ آپ بہت متفکر نظر آرہے تھے اور زمین پر انگلی سے کچھ نشان بنا رہے تھے میں نے عرض کیا :

اصبغ : یا امیر المومنینؑ مالی اراک متفکراً تنکت فی الارض ارغبت فیھا
امیر المومنینؑ : لا واللہ مارغبت فیھا ولا فی الدنیا یوماً قط ولکن فکرت فی مولود یکون فی ظھری الحادی عشر من ولدی ھو المھدی یملاھا عدلا کما ملئت جوراً فظلما تکون لہ حیرۃ و

اصبغ : آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ میں آپکو متفکر دیکھ رہا ہوں اور زمین پر نشان بنا رہے ہیں آیا خلافت کی رغبت ہے۔
امیر المومنینؑ : خدا کی قسم نہ اس کیلئے اور نہ دنیا کیلئے ایک روز کی بھی رغبت رکھتا ہوں بلکہ اپنے اس مولود کی فکر کر رہا ہوں جو میرے گیارہویں فرزند سے تولد ہوگا۔ یہ وہی مہدی ہوگا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسا کہ یہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اس کیلئے ایک حیرت اور غیبت

غیبۃ تضل فیھا اقوام وتھتدی فیھا آخرون۔

اصبغ۔ یا امیر المومنینؑ وان ھذا لکائن

امیر المومنینؑ۔ نعم کما انہ مخلوق وانی لکم بالعلم بھذا الامر۔ یا اصبغ اولیک خیار ھذہ الامۃ مع ابرار وھذہ العترۃ

اصبغ۔ وما یکون بعد ذلک؟

امیر المومنینؑ۔ ثم یفعل اللہ ما یشاء فان لہ ارادات وغایات ونھایات۔

(کمال الدین ص۴۰۵)

ہوگی جس میں بعض لوگ تو گمراہ ہو جائیں گے اور دوسرے ہدایت پائیں گے

اصبغ۔ یا امیر المومنینؑ آیا ایسا ضرور ہوگا

امیر المومنینؑ۔ ہاں گویا وہ پیدا ہو چکا ہے اور میں اس امر میں تم سب سے متعلق علم رکھتا ہوں اے اصبغ تم سے پہلے والے معہ ابرار اور اس عترت کے اس امت کیلئے بہترین لوگ تھے

اصبغ۔ اس کے بعد کیا ہوگا۔

امیر المومنینؑ۔ خدا جو چاہتا ہے کرے گا بتحقیق کہ ارادہ وغایت وانجام سب وہی جانتا ہے۔

---

(۳) کمیل ابن زیاد سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے میرا ہاتھ تھاما اور جنگل کے ایک گوشہ میں لے گئے جب صحرا میں پہونچے بیٹھ گئے اور فرمایا:

امیر المومنینؑ۔ یا کمیل بن زیاد احفظ عنی ما اقول لک القلوب اوعیۃ فخیرھا اوعاھا وذکر الحدیث مثلہ الا انہ قد قال فیہ اللھم بلی لن تخلو الارض من قایم بحجۃ لئلا تبطل حجج اللہ وبیناتہ ولم یذکر فیہ ظاھر وخاف مغمور او قال فی اخرہ اذا شئت فقم۔

امیر المومنینؑ۔ اے کمیل ابن زیاد میں تجھے جو کچھ کہتا ہوں حفظ کرلے کہ قلوب ظرف ہوتے ہیں اور انہیں کے بہترین وہ ظروف ہیں جو ہماری حدیث کو اسی طرح یاد رکھتے ہیں سوائے اسکے کہ اسکے ضمن میں کچھ اور کہیں خداوندا اپنی حجت کے بغیر زمین کو خالی نہ رکھ تاکہ حجج وبینات خدا باطل نہ ہو جائیں اور جس کا ظاہراً ذکر نہیں ہوا اور احتیاط کی کہ کہیں گمنام نہ ہو جائیں آخر میں فرمایا کہ اگر چاہتا ہے تو اٹھ اور چلا جا۔

(کمال الدین ص۴۰۸)

---

(۴) امیر المومنین علیہ السلام نے ابن عباس سے فرمایا کہ:

امیر المومنینؑ۔ ان لیلۃ القدر فی کل سنۃ وانہ ینزل فی تلک اللیلۃ امر السنۃ ولذلک الامر ولاۃ بعد رسول اللہ

امیر المومنینؑ۔ بتحقیق کہ شب قدر ہر سال واقع ہوتی ہے اس شب میں تمام سال کے احکام نازل ہوتے ہیں اس امر کے لئے رسول اللہ کے بعد اولیاء رہیں (جن پر ملائکہ نازل ہوتے ہیں)۔

ابن عباس : مَن ھم۔
امیر المومنین : انا واحد عشر من صلبی ائمة محدثون
(کمال الدین ص۴۲۲)

ابن عباس : وہ کون ہیں ؟
امیر المومنینؑ : میں اور میرے صلب سے گیارہ ائمہ ہیں جو محدثین ہیں۔

(۵) حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام سے فرمایا :

امیر المومنین : یا حسینُ ھو القائم بالحق والمظھر الدین والباسط للعدل۔
امام حسین علیہ السلام : یا امیر المومنین و ان ذلك لکائن
امیر المومنینؑ : ای والذی بعث محمداً بالنبوۃ واصطفاہ علی جمیع البریہ ولکن بعد غیبة وحیرۃ فلا یثبت فیھا علی دینه الا المخلصون المباشرون لروح الیقین الذین اخذ اللہ عزوجل میثاقھم بولا یتنا و کتب فی قلوبھم وایدھم بروح منه
(کمال الدین ص۴۲۲)

امیر المومنینؑ : اے حسین وہ قایم بحق، مظہر دین اور عدل کا پھیلانے والا ہے۔
امام حسینؑ : یا امیر المومنین آیا یہ امر ضرور واقع ہوگا۔
امیر المومنینؑ : اسکی قسم جس نے محمدؐ کو نبوت کے ساتھ مبعوث کیا اور تمام مخلوق پر برگزیدہ کیا یہ ضرور ہوگا لیکن اس کی غیبت وحیرت کے بعد سوائے تحقیق کرنے والے مخلصین کے جنہیں روح یقین حاصل ہے کوئی دین پر باقی نہ رہیگا یہ وہ لوگ ہوں گے جن سے خدائے عزوجل نے ہماری ولایت کا پیمان لے لیا ہے اور ایمان ان کے قلوب میں لکھا جا چکا ہے اور روح سے ان کی مدد کی جائے گی۔

خطبہ

ایک روز امیر المومنین علیہ السلام نے بالائے منبر ارشاد فرمایا :۔

یخرج رجل من ولدی فی اخر الزمان ابیض اللون مشرب بالحمرۃ مبدح البطن عریض الفخذین عظیم مشاش المنکبین بظھرہ شامتان شامة علی لون جلدہ وشامة علی شبه شامة النبی له اسمان

آخری زمانہ میں میرے فرزندوں میں سے ایک مرد ظہور کریگا جس کا رنگ سرخی مائل گورا ہوگا کشادہ جسم قوی رانیں اور دونوں مونڈھے بہت قوت دار ہونگے اسکی پشت پر دو تل ہوں گے جن میں سے ایک اسکے جلد کے رنگ کا ہوگا اور دوسرا مہر نبوت کا جیسا۔ اس کے

اسم یخفی و اسم یعلن فاما الذی یخفی فاحمد و اما الذی یعلن محمدؐ واذا هزّ رایته اضاء لها ما بین المشرق والمغرب ویوضع یده علی رؤس العباد فلا یبقی مومن الا دقلبه اشد من زبرا الحدید واعطاه الله تعالی قوۃ اربعین رجلا ولا یبقی میت من المومنین الا دخلت علیه تلك الفرحة فی قلبه وهو فی قبره وهم یتزاورون فی قبورهم ویتباشرون بقیام القایم علیه السلام۔

(کمال الدین ص۳۶۷)

نام بھی دو ہوں گے۔ ایک اسم خفی اور دوسرا آشکار۔ وہ جو مخفی ہوگا احمد ہوگا اور وہ جو آشکار ہوگا محمدؐ ہوگا۔ جب وہ اپنے پرچم کو جنبش دے گا مشرق تا مغرب عالم منور ہو جائے گا۔ وہ بندوں کے سر پر ہاتھ رکھے گا تو کوئی مومن ایسا نہ ہوگا کہ جس کا قلب لوہے کے پہاڑ سے زیادہ سخت نہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کو چالیس مردوں کی قوت عطا کرے گا کوئی مومن قبر میں ایسا نہ ہوگا کہ اس کے ظہور سے خوش نہ ہو۔ وہ قبور میں سے اس کو دیکھیں گے اور قائمؑ کے ظہور سے خوش ہوں گے

علامات ظہور

علامات ظہور کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے (۱) حتمیہ (۲) شرطیہ۔
حتمیہ وہ علامات ہیں جو امام عصر علیہ السلام سے پہلے ضرور واقع ہوں گی اور شرطیہ وہ علامات ہیں جن کا تعلق بندوں کے اعمال سے ہے اگر خدا چاہے گا تو واقع ہوں گی ورنہ عابدوں کی عبادت اور نیک بندوں کی توبہ واستغفار سے دفع کر دی جائیں گی یا وہ مقامات ان سے مستثنیٰ کر دیئے جائیں گے جہاں ایسے صلحاء رہتے ہوں۔ (انا اللہ علی کل شئی قدیر۔
حضرت امیر المومنینؑ نے اپنے معرکتہ الآرا خطبۂ مخزون دخطبۂ افتخاریہ میں کچھ تفصیل بیان فرمائی ہے جو نہج الاسرار جلد اول میں مرقوم ہے ونیز ان کی تفصیل انوار الانوار اور الملاحم والفتن میں دیکھی جا سکتی ہے
ہم یہاں صرف حتمیہ علامات کا ذکر کریں گے۔

حدا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ حضرت قائمؑ کے ظہور سے پہلے یہ امور ضرور ظاہر ہوں گے۔
(۱) **خروج سفیانی** یہ پسر جگر خوارہ ابو سفیان کی اولاد سے ہوگا اس کا نام عثمان اور اس کے باپ کا نام عتبہ یا علیبہ ہوگا۔ یہ انتہائی کریہہ صورت گندہ دہن، ابلہ رو اور نیلی آنکھوں والا ہوگا جو دیکھنے میں بھینگا ہوگا۔ یہ بے آب و گیاہ فلسطین کی خشک وادی سے ماہ رجب میں خروج کرے گا۔ اس کے خروج سے پہلے زمین پر ایک جنگ عظیم ہو چکی ہوگی اس کے ساتھ تقریباً ستر ہزار ظالم و سفاک بھیڑیے ہوں گے۔

مخصوص شہروں کی تباہی حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے اس آیت " وان من قریۃ الا نحن مهلکوها قبل یوم القیمۃ او معذبوها " کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ :

فقال فی خبر طویل ، تخریب سمرقند دجاج وخوارزم ، اصفهان والکوفه من الترک ، وهمدان والری من الدیلم و طبریه والمدینه وفارس بالقحط والجوع ومکة من الحبشة

حضرت نے ایک طویل خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ دور آخر میں سمرقند دجاج ، خوارزم ، اصفہان اور کوفہ ترکوں کے ہاتھوں (یعنی روسیوں سے) تباہ ہوں گے ۔ ہمدان اور رے اہل دیلم کے ہاتھوں ، طبریہ ، مدینہ اور فارس قحط اور بھوک سے ، مکہ

(بسلسلۂ صفحہ گذشتہ) وہ آواز دیتا رہیگا کہ "خون من ، خون من سیس خون من" ، یہ اس لئے کہ اسکی ایک ام ولد ہوگی وہ اسکو اس خوف سے کہ کہیں وہ اسکا نام نہ بتا دے زندہ دفن کر دیا ہوگا ۔ وہ شام کے پانچ شہروں دمشق ، حمص ، فلسطین اردن اور قنسرین پر قبضہ کرکے آٹھ مہینے حکومت کریگا جس سے ایک روز بھی زیادہ نہ ہوگا ۔ امام علیہ السلام کا ظہور بھی اسی سال ہوگا ۔ اس سے ناقابل بیان مظالم سرزد ہوں گے ۔ اسکی افواج مدینہ منورہ کو تباہ و برباد کر دینگی شام سے لیکر عراق تک اسکی وجہ قتل و غارت کا بازار گرم رہیگا ۔ جب اسکی فوجیں مکہ معظمہ کی تباہی کیلئے بڑھیں گی مقام بیداء پر زمین میں دھنس جائینگی ۔ بالآخر وہ امام علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہوگا ۔

(۲) **صیحۂ آسمانی** :- ۲۳ رمضان کی شب (شب جمعہ) فجر کے قریب ایک سخت چیخ کی آواز آسمان سے آئیگی جو جبرئیل کی ہوگی اسکو دنیا کا ہر شخص اپنی زبان میں سنے گا وہ ظہور امام کی خبر دینگے اسی روز وقت عصر شیطان بھی اس کی مشابہ آواز دے گا ۔ (کمال الدین)

(۳) **سورج و چاند گہن** :- اصول فلکیات کے خلاف امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ۵ رمضان کو چاند گہن اور ۱۵ رمضان کو سورج گہن ہوگا ۔ حضرت آدم سے آج تک کبھی ایسا واقعہ نہ ہوا ۔ (کمال الدین)

(۴) **خروج دجال و یمانی** :- ان سے متعلق حضرت امیر المومنینؑ کے خطبات مخزون ، افتخاریہ و بیان جلد اول میں ملاحظہ ہوں ۔

(۵) **آگ اور دہواں** :- اکثر احادیث میں بیان کیا گیا ہے کہ دنیا میں دہواں بہت پھیل جائیگا اور اسی کی وجہ اکثر مقامات پر آگ بھی لگ جائے گی ۔

(۶) **دمدار ستارہ** :- مشرق میں ایک عجیب دمدار ستارہ طلوع ہوگا جسکی دم کی روشنی بدر کامل کی جیسی ہوگی ۔

ترکوں کی تعریف :- "سلاطین ترکیہ" از اسٹینلی لین پول کے مطابق یہ سمجھنا کہ ان ارشادات میں ترکوں کا جو ذکر ہے اس سے موجودہ ترکی مراد لینا بالکل غلط ہے انکی تاریخی حقیقت یہ ہے کہ حضرت نوح کے فرزند یافث کے ایک فرزند کا نام ترک تھا انکی نسل جہاں جہاں پھیلی ترک کہلائی ۔ ان کے دوسرے فرزند کا نام چین تھا اپنے متعلقین کے ساتھ جس مقام پر جاکر مقیم ہوگئے انہی کے نام سے وہ ملک موسوم ہوا اور چین کہلاتا ہے ترک وسطی اور جنوبی ایشیا میں آباد ہوگئے اور روسی کہلاتے ہیں لہذا ان روایات میں جہاں کہیں ترکی کا لفظ آیا ہے اس سے وہی مراد لینا چاہیے

وقت ظہور :- امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ صاحب عصر علیہ السلام کا ظہور اور سفیانی کا خروج ایک ہی سال ہوگا ۔ بعض روایات میں ہے کہ سفیانی ، خراسانی اور یمانی سب کا خروج ایک ہی سال میں ہوگا ۔

والبصرہ وبلخ بالغرق والسندھ من الھند۔ والھند من تبت، تبت من الصین وبدخشان صاعانی وکرمان ولعبض الشام لبنابک الخیل والقتل والیمن من الجراد والسلطان وسیجستان وبعض الشام بالریح وشومان بالطاعون ومرو بالرمل وھرات بالحیات ونیشاپور من قبل انقطاع النیل وآذربائیجان لبنابک الخیل والصواعق وبخارا بالغرق والجوع، وسلم ولغدا دیصیر علیھا سافلھا

(مناقب شہر آشوب)

حبشہ کے ہاتھوں، بصرہ اور بلخ غرق ہونے سے، سندھ ہندوستان سے، ہند تبت سے، تبت چین سے، بدخشاں صاعانی، کرمان اور شام کے بعض علاقے فوجوں کے پیروں سے روندے جائیں گے اور سیجستان قتل ہونگے اور یمن ٹڈیوں اور فرمانرواؤں کے ہاتھوں سیجستان اور شام کے بعض علاقے ہواؤں (ممکن ہے بموں کی گیسوں) سے شومان طاعون کے سبب، مرو ٹڈیوں سے تباہ ہوں گے۔ ہرات سانپوں سے اور نیشاپور دریائے نیل کے انقطاع سے قبل، آذربائیجان (فوجی) گھوڑوں کی ٹاپوں سے اور بجلیوں سے، بخارا غرق ہونے سے اور بھوک سے اور سلم و بغداد زمین میں دفن ہو جانے سے۔

(ممکن ہے بمباری کی وجہ ہو)

حرام خون اور جنگ عظیم

امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپنے ایک مرتبہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے دریافت کیا کہ خداوند عالم زمین کو ظالمین کے وجود سے کب پاک کرے گا۔ آپنے جواب دیا کہ:

لا یطھر اللہ الارض من الظالمین حتیٰ سیطلک الدم الحرام ثم ذکر امر بنی امیہ وبنی العباس فی حدیث طویل ثم قال اذا قام القائم بخراسان وغلب علی الارض کرمان والملتان وحاذ جزیرۃ مابنی کاوان وقام منا قائم بجیلان واجابۃ الاھر والدیلم وظھرت لولوی رایات الترک الاتراک متفرقات فی الاقطار والحرمات وکار بو بین ھناۃ وھناۃ اذا خربت البصرہ وقام امیر الامر بمصر فحکی امیر المومنین حکایۃ طویل ثم قال اذا جھزت الالوف وصفت الصفوف وقتل الکبش الخروف ھناک یقوم الاخر ثائر الثائر ویھلک الکافر۔ ثم یقوم القائم المامول

اللہ زمین کو ظالمین سے اس وقت تک پاک نہ کریگا جب تک کہ حرام خون مکمل طور پر نہ بہہ جائے پھر آپ نے بنی امیہ اور بنی عباس کا ایک طویل بیان میں ذکر فرمایا۔ اس کے بعد آپنے فرمایا کہ جب قائم کے ظہور کا وقت آئے گا اس وقت ایک شخص خراسان سے خروج کرے گا جو کرمان اور ملتان پر غلبہ حاصل کرے گا پھر وہاں سے جزیرہ بنی کاوان تک جائے گا۔ (حوالی بصرہ) اس وقت ہم سے ایک قائم ظاہر ہوگا جسکی جیلان اور دیلم والے اطاعت کرینگے اس وقت ترکوں (یعنی روسیوں) کے جھنڈے متفرق مقامات اور مختلف راستوں اور مقدس مقامات پر جمع ہونگے اور ان کے درمیان شدید جنگ ہو گی یہاں تک کہ بصرہ برباد ہو جائیگا اور امیرالامر امصر جاکر مقیم ہو جائے گا۔ اس کے بعد امیرالمومنین نے ایک طویل حکایت فرمائی پھر فرمایا کہ جب لشکر تیزی سے حرکت میں آجائیں اور صفوف جنگ کیلئے تیار ہو جائیں

والامام المجهول له الشرف والفضل و هو من ولدك یا حسینؑ لا ابن مثل یظهر بین الرکنین فی دریسین یظهر علی الثقلین ولا یترك فی الارض ادانه سین طوبیٰ لمن ادرك زمانه، والحق اوفه و شهر ایامه۔

اور ذلیل شرفاء کو قتل کرنے لگیں اور خطرناک آلات جنگ استعمال کرنے لگیں آخری حکومت قائم ہوگی قاتلین سے انتقام لیا جائے گا کفار ہلاک کئے جائیں گے اس کے بعد وہ قائم ظاہر ہوں گے جن کی امید سے سب وابستہ ہیں اور امام سے توابستہ ہیں انہی کیلئے شرف و بزرگی ہوگی۔ اے حسینؑ وہ تمہاری اولاد سے ہوں گے ان کے مثل کوئی اور فرزند نہ ہوگا وہ دونوں رکنوں کے درمیان ظہور کریں گے اور ثقلین پر ظاہر ہوں گے۔ وہ زمین پر کسی مقام کو نہ چھوڑیں گے۔ نیک بخت ہے وہ جس نے ان کا زمانہ پایا اور ان کے پر وقار ہونے کو ثابت کرے اور ان کے زمانہ کی شہادت دے۔

موت احمر و موت ابیض

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ:

قبل القایم موت احمر و موت ابیض وجراد فی حنیه وجراد فی حینه احمر کالدم فاما الموت الاحمر فبا السیف و الابیض فالطاعون۔

ظہور قائم سے پہلے سرخ موت اور سفید موت واقع ہونگی۔ اس کے دوران اور اس کے علاوہ ٹڈی دل آئینگی سرخ موت تلوار سے خون ریزی اور سفید موت طاعون ہوگا۔

زرد جھنڈے

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

اذا اختلف رمحان با الشام فهو آیة من آیات الله قیل ثم قال رجفة تکون با الشام یهلك فیها مائة الف یجعلها الله رحمة علی المومنین وعذابا علی الکافرین فاذا کان ذلك فانظر الی اصحاب البراذین الشهب والرایات الصفر تقبل من المغرب حتی تحل با الشام فاذا کان ذلك فانتظر خسفا بقریة من قری الشام یقال

جب شام میں نیزوں میں اختلاف پیدا ہو (یعنی جنگ شروع ہو جائے) تو خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہوگی۔ پوچھا کہ اس کے بعد کیا ہوگا۔ فرمایا کہ شام پر سنگ باری ہوگی (غالباً بم باری) جس میں ایک لاکھ آدمی ہلاک ہونگے خداوند عالم مومنین پر رحمت اور کفار پر عذاب نازل فرمائیگا۔ پس جب ایسا ہو گا تم سیاہی مائل گھوڑوں کے سواروں اور زرد جھنڈوں کی طرف متوجہ ہونا جو مغرب کی جانب سے آئیں گے یہاں تک کہ وہ شام پہونچ جائیں گے

لھا حرشا وخرستا فاذا کان ذلک فانتظروا ابن آکلۃ الاکباد بواد یابس۔ (۱۱)

جب ایسا ہو تو شام کے ایک قریہ کے زمین میں دھنس جانے کا انتظار کرنا جس کا نام حرشا یا خرستا ہوگا پس جب جب ایسا ہو تو وادی فلسطین سے جگر خوارہ کے فرزند کے خروج کا انتظار کرنا۔

نوٹ :۔ حرشا یا خرستا دمشق کے قرب وجوار میں واقع ہے۔

دنیا کی دو تہائی آبادی کی تباہی

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

لا یخرج المھدی حتی یقتل ثلاث ویموت ثلاثہ ویبقی ثلاثہ۔ صہ۱ (؍؍)

مہدی کا اس وقت تک ظہور نہ ہوگا جب تک کہ دنیا کی ایک ثلث آبادی قتل نہ ہو جائے اور ایک ثلث مر نہ جائے اور ایک ثلث باقی رہ جائے۔

ایک ہدایت

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ:

ان لنا اھل البیت رایۃ من تقدمھا مرق ومن تاخر عنھا زھق ومن تبعھا لحق۔ (کمال الدین صہ ۳۶۹)

ہم اہل بیت کا ایک پرچم ہے جو بھی اس سے آگے بڑھا دین سے خارج ہو گیا، اور جو پیچھے رہ گیا نابود ہو گیا اور جس نے متابعت کی حق تک پہونچ گیا۔

صہ۱ :۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی کے سوال کے جواب میں فرمایا:

لا یکون ھذا الامر حتی یذھب ثلثا الناس۔ فقلت اذا ذھب ثلثا الناس فیما یبقی؟ فقال اما ترضون ان تکونوا الثلث الباقی۔

ترجمہ :۔ یہ امر اس وقت تک واقع نہ ہوگا جب تک کہ دنیا کے دو ثلث آدمی ختم نہ ہو جائیں۔ میں نے عرض کیا کہ جب دو ثلث آبادی ختم ہو جائے گی باقی کون رہے گا۔ فرمایا کہ کیا تم اس بات کو پسند نہ کرتے ہو کہ باقی ایک ثلث تم لوگ ہو گے۔ (کمال الدین)

نفس ذکیہ کا قتل

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ محمد ابن حسن ذکیہ جو آل محمدؐ سے ہوں گے خانہ کعبہ کے قریب رکن اور مقام کے درمیان قتل کئے جائیں گے۔ نفس ذکیہ کے قتل اور ظہور مہدیؑ کے درمیان پندرہ روز سے زیادہ وقفہ نہ ہوگا۔ (الملاحم)

(ختم نبوت لسلسلہ صفحہ گذشتہ)

بنی قنطورہ یعنی چینی اور ترک

حضرت رسالت مآبؐ نے ارشاد فرمایا کہ ترک دریائے فرات تک پھیل جائیں گے پھر خداوند عالم ان پر طاعون مسلط کردے گا وینیز یہ قتل کئے جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص بھی زندہ باقی نہ رہے گا۔

بنی قنطورہ علاقہ بابل تک پہونچ جائیں گے اور عربوں سے ایسی سخت جنگ کریں گے کہ شہر کے شہر ویران ہوجائینگے اس کے بعد زلزلہ آئیگا، زمین پھٹ جائے گی اور بعض علاقے زمین میں دھنس جائینگے۔ شہر بغداد تباہ ہوگا، مصر تباہ ہوگا۔ حکومت عرب لپیٹ دی جائیگی۔ ایک صحابی نے پوچھا کہ یارسول اللہؐ اس حکومت کو کون ختم کرے گا۔ فرمایا کہ (بنی قنطورہ) وہ قوم جو چوڑے چہرے والی، چھوٹی آنکھوں والی اور چپٹی ناک والی ہوگی۔ ان کے چہرے ایسے چپٹے ہوں گے جیسا کہ پٹا ہوا لوہا۔

آسمانی چیخ

حضرت رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ جب ماہ رمضان میں چیخ سنائی دے ہوشیار ہوجانا اس کے بعد شوال میں شورشیں شروع ہوجائینگی۔ ذیقعدہ میں قبائل میں کشیدگی بڑھے گی۔ اور خون بہانا شروع ہوجائے گا۔ ذیحجہ میں قتل و غارت گری کا بازار گرم رہے گا اور حاجیوں کے قافلے لوٹے جائیں گے۔ پھر حضرت نے اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ اس زمانہ میں انسانوں کا قتل کثیر ہوگا۔ ایک صحابی نے پوچھا کہ یارسول اللہؐ یہ آسمانی چیخ کیا ہے اور کب ہوگی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ وسط رمضان میں جمعہ کے روز ظہر کے وقت سنائی دے گی۔ جب تم ایسے ماہ رمضان کو پالو تو یاد رکھو کہ یہ آواز سوتوں کو جگادے گی۔ ایستادہ لوگوں کو بٹھا دے گی۔ جب تم جمعہ کو نماز فجر پڑھ لو تو اپنے مکانوں میں داخل ہوجاؤ، اپنے دروازے بند کرلو، دروازوں اور سوراخوں کو بالکل بند کردو، کانوں کو بالکل بند کرلو..... جب تم اس چیخ کو سنو تو فوراً خدا کے سامنے سجدے میں گر پڑو۔ اور یہ ذکر کرتے جاؤ "سبحان القدوس ربنا القدوس" جو یہ عمل کرے گا نجات پائیگا اور جو نہ کرے گا ہلاک ہوجائیگا۔

دنیا کے ختم ہونے اور بربادی کی ابتدا شام سے ہوگی بعض ارشادات میں شب جمعہ ۲۳ ویں رمضان لکھا ہے۔

مشرق میں آگ

امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مشرق میں ایسی آگ دیکھو جس میں زردی کے ساتھ سرخی کی جھلک بھی ہو اور وہ تین دن یا سات دن تک روشن رہے ظہور کے منتظر رہو۔

نوٹ: ایٹم بم سے جو آگ لگتی ہے اس میں تیز زردی کے ساتھ سرخی کی جھلک رہتی ہے امام کا یہ ارشاد مدینہ منورہ میں ہوا تھا مشرق وسطیٰ کا پورا علاقہ مدینہ کے مشرق میں ہے ممکن ہے اس علاقہ میں کوئی بڑی شدید جنگ ہو اور اسمیں ایٹم بم استعمال ہوں۔

عالمگیر قحط

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ظہور اس وقت نہ ہوگا جب تک کہ عورتیں ایک ایک وقت کے کھانے کے عوض فروخت نہ ہوجائیں

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

حکومت بنی ہاشم کا خاتمہ

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے فرزند سے ارشاد فرمایا کہ:
اے بیٹا جب ترک غلبہ کریں مہدی کے ظہور کے منتظر رہنا اس لئے کہ وہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ یہ اسوقت ہوگا جبکہ روئے زمین پر بنی ہاشم سے جتنے بادشاہ ہوں گے ذلیل ہو جائیں گے کیونکہ وہ خواہشات نفسانی کی پیروی میں مصروف ہوں گے پھر آخر میں ایک بچہ جسمیں غور و فکر کی صلاحیت نہ ہو گی بے عقل، ناتجربہ کار اور دوسروں کی رائے پر عمل کرنے والا ہوگا تخت نشین ہوگا۔ اسکی بیعت اور تابعداری کی جائے گی۔ جب ایسا وقت آئے قائم بھی ظاہر ہوگا اور تمہارے لئے حق و راستی کو ظاہر کرے گا اس روز کوئی ظلم نہ ہوگا۔

ایران میں قتل عام

ایران میں دو گروہوں کے درمیان ایسی جنگ چلے گی کہ اسی ہزار سے زائد آدمی مارے جائیں گے۔

نجف و بغداد حجاز و عدن

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب نجف میں بارش ہوا ور سیلاب آئے، حجاز و عدن میں آگ نمودار ہو اور بغداد پر ترک قابض ہو جائیں قائم کے ظہور کا انتظار کرنا۔ مروی ہے کہ حجاز میں ایسی آگ لگے گی کہ اسے بصرہ والے دیکھ سکیں گے۔

ترتیب علامات

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابی بصیر سے فرمایا کہ قائم کے ظہور سے پہلے پانچ علامات ضروری ہیں سب سے پہلے ماہ رمضان کی چیخ، پھر سفیانی اور اس کے بعد خراسانی کا خروج۔ پھر نفس ذکیہ کا قتل پھر مقام بیدا پر زمین کا دھنس جانا اور بنی عباس کی حکومت کا تمام عالم سے ختم ہو جانا۔
ان امور کے ظاہر ہونے سے پہلے سرخ و سفید طاعون کا پھیلنا ضروری ہے، سفید طاعون کثرت سے مرگ مفاجات اور سرخ طاعون قتل و غارت اور جنگ سے خون ریزی ہے۔
قائم کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ ندا دینے والا ان کے نام کے ساتھ آسمان سے ندا نہ دیدے۔ یہ آواز ۲۳ ویں شب ماہ رمضان کو آئے گی اور یہ منادی جبرئیل ہوں گے۔

شدید بارش

مروی ہے کہ جس سال امام علیہ السلام کا ظہور ہوگا جمادی الثانی کی ۱۶ تاریخ سے رجب کی ۱۰ تاریخ تک یعنی ۲۴ روز مسلسل بارش ہو گی۔

سیاہ جھنڈے

حضرت رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ جب سیاہ جھنڈے ظاہر ہوں تو سمجھ لو کہ انکی ابتدا فتنہ ہے اور ان کے درمیان گمراہی اور اس کے آخر میں کفر ہے۔ (الملاحم)

انتظار

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:

المنتظر لامرنا کالمتشحط بدمہ فی سبیل اللہ (کمال الدین)

ہمارے امر کا منتظر اس شخص کی مانند ہے جو جہاد میں راہ خدا میں اپنے خون میں لوٹتا ہو۔

انا النقطہ

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

انا النقطہ انا الخط انا الخط انا النقطۃ والخط ان القدرۃ ھی الاصل والجسم حجابہ والصورۃ حجاب الجسم لانّ النقطۃ ھی الاصل والخط حجابہ ومقام والحجاب غیر الجسد الناسوتی۔

(من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱)

میں نقطہ ہوں میں خط ہوں میں خط ہوں میں نقطہ اور خط ہوں ایک کا دوسرے کے ساتھ اندازہ لگانا ہی اصل امر ہے جسم اس کا حجاب ہے اور صورت جسم کا حجاب ہے کیونکہ نقطہ ہی اصل ہے اور خط اس کا حجاب ہے مقام اور حجاب ناسوتی جسم کے علاوہ ہیں

کشف الغطاء

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا نے فرمایا:

من زھد فی الدنیا علمہ اللہ تعالیٰ بلا تعلم وھداہ بلا ھدایۃ وجعلہ بصیراً وکشف عنہ العمی، وکان بذات اللہ علیما وعرفان اللہ فی صدرہ عظیما۔

(حلیۃ الاولیاء)

جس نے دنیا میں زہد اختیار کیا اللہ تعالیٰ اُس کو بغیر کسی معلم کے تعلیم دیتا ہے، بغیر کسی ہادی کے اسکی ہدایت کرتا ہے، اس کو بصیرت عطا فرماتا ہے اور اس کے قلب بینائی کو منکشف کر دیتا ہے، وہ ذات خدا کا علیم ہو جاتا ہے۔ اور اس کے سینہ میں اللہ کی معرفت بہت بڑھ جاتی ہے۔

۴۰۰ درہائے دانش

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے ایک مرتبہ اپنے اصحاب کی ایک مجلس میں چار سو ایسے درہائے دانش ارشاد فرمائے جو ہر شخص کے دین و دنیاوی امور کی اصلاح کرتے ہیں:۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:

عبادات

۱۔ قیام اللیل مصحة للبدن و مرضاة للرب عزوجل و تعرض للرحمة و تمسك باخلاق النبيين۔

۱۔ شب زندہ داری سلامتی تن اور پروردگار عزوجل کی خوشنودی ورضامندی ہے اور طلب رحمت اور تمسک پیغمبروں کے اخلاق سے ہے۔

۲۔ الجلوس فی المسجد بعد طلوع الفجر الی طلوع الشمس اسرع فی طلب الرزق من الضرب فی الارض:

۲۔ مسجد میں طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ٹھہرنا طالب رزق میں سرعت پیدا کرتا ہے بہ نسبت زمین پر کوشش کرتے پھرنے کے

۳۔ صوم ثلثة ایام من کل شهر اربعائین خمیسین وصوم شعبان یذهب بوسوسة الصدور وبلابل القلب

۳۔ ہر مہینہ تین روزے ہر چہار شنبہ کو جو دو پنجشنبہ کے درمیان ہو اور شعبان کے روزے قلوب کے وسوسہ اور پریشانیوں کو زائل کرتے ہیں۔

۴۔ غسل الثیاب یذهب الهمّ والحزن وهو طهور الصلوٰة

۴۔ لباس کا دھونا حزن واندوہ کو دفع کرتا اور نماز کے لئے پاک کرتا ہے۔

۵ لا ینام المسلم وهو جنب

۵۔ کسی مسلمان کو جنب ہو کر سونا نہیں چاہیئے

۶۔ لا ینام الا وهو علی طهر فان لم یجد الماء فلیتمم بالصعید فان روح المومن ترفع الی الله تبارك وتعالی فیتقبلها و یبارك علیها فان کان اجلها قد حضر جعلها فی کنوز رحمته وان لم یکن اجلها قد حضر بعث بها امنائه من ملٰئکته فیردها

۶۔ اس وقت تک نہیں سونا چاہیئے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو اگر پانی میسر نہ ہو تو چاہیئے کہ مٹی سے تیمم کرلے اس لئے کہ مومن کی روح نیند کی حالت میں خداوند تبارک وتعالیٰ کی جانب صعود کرتی ہے اور خدا اسکو قبول کرتا اور برکت عطا فرماتا ہے اگر اسکی موت آگئی ہو تو اسکو اپنے خزانہ رحمت میں رکھ لیتا ہے اور اگر موت نہیں آئی ہے تو اپنے فرشتگانِ امید کیساتھ اسکو

فی جسدہ :

۷۔ لا یتفل المومن فی القبلة فان فعل ذلك ناسیا فلیستغفر اللہ عزوجل۔

۸۔ لا ینام الرجل علی وجھه ومن رأیتموہ نائما علی وجھه فانبھوہ فلا تدعوہ ولا یقومن احدکم فی الصلوٰۃ متکاسلا ولا ناعسا۔

۹۔ لا یفکرون فی نفسه فانه بین یدی ربه عزوجل۔

۱۰۔ انما العبد من صلوٰۃ ما اقبل علیه منھا بقلبه

۱۱۔ لا تقطعوا نھارکم بکذا وکذا فعلنا کذا وکذا فان معکم حفظة یحفظون علینا وعلیکم

۱۲۔ اذکروا اللہ فی کل مکان فانه معکم

۱۲۔ اذکروا اللہ فی کل مکان فانه معکم

۱۳۔ صلوا علی محمدؐ وآل محمدؐ فان اللہ عزوجل یقبل دعائکم عند ذکر محمدؐ وآله ودعائکم له وحفظکم ایاہ

۱۴۔ تغنمنوا

۱۵۔ اکثروا ذکر اللہ عزوجل اذا دخلتم الاسواق وعند اشتغال الناس فانه کفارۃ للذنوب وزیادۃ للحسنات ولا تکتبوا من (فی زمرۃ) الغافلین۔

۱۶۔ لیس للعبد ان یخرج الی سفر اذا حضر شھر رمضان لقول اللہ عزوجل

واپس کر دیتا ہے تاکہ اس کے بدن میں واپس کر دیں۔

۷۔ کسی مومن قبلہ کی جانب نہیں تھوکنا اگر وہ بوجہ نسیان ایسا کرے تو خدا سے معافی چاہ لے۔

۸۔ کسی شخص کو نہ چاہئے کہ چہرہ کے بل سوئے اگر کسی کو اس طرح سوتا دیکھو تو اس کو بیدار کر دو اور اس طرح نہ چھوڑ دو تم میں سے کوئی شخص کاہلی کے ساتھ یا اونگھتے ہوئے نماز نہ پڑھے۔

۹۔ نماز میں اپنے لئے فکر نہ کرنی چاہیئے اس لئے کہ تم خدائے عزوجل کے حضور میں ہو۔

۱۰۔ کسی بندہ کے لئے وہی نماز قبول ہوتی ہے جو حضور قلب سے ہو۔

۱۱۔ اپنے ایام فضول باتوں میں اور یہ کہنے میں نہ گذارو کہ ہم نے کیا کیا اور کیا نہ کیا اس لئے کہ ہمارے ساتھ محافظ رہتے ہیں جو ہماری اور تمہاری ہر بات کی نگرانی کرتے رہتے ہیں۔

۱۲۔ ہر جگہ خدا کو یاد کرتے رہو کہ وہ تمہارے ساتھ ہے

۱۳۔ محمدؐ اور آل محمدؐ پر صلوات بھیجتے رہو بتحقیق کہ خدائے عزوجل محمدؐ اور آل محمدؐ کے ذکر کے ساتھ ان کے طفیل میں تمہاری دعائیں قبول کریگا۔

۱۴۔ تمہارے لئے جو کچھ مقرر کیا گیا ہے اس کو غنیمت جانو

۱۵۔ جب تم بازار جاؤ ذکر خدا کثرت سے کرتے رہو اور جب لوگ اپنے امور میں مشغول ہوں تم یادِ خدا میں مشغول رہو کہ یہ تمہارے گناہوں کے کفارہ اور حسنات کی زیادتی کا باعث ہے تاکہ غافلین کے زمرہ میں تمہارا نام نہ لکھا جائے

۱۶۔ جب ماہ رمضان آجائے کسی بندۂ خدا کو نہ چاہیے کہ سفر کرے کیونکہ خداوند عزوجل فرماتا ہے کہ تم میں سے

فمن شهد منكم الشهر فليصمه۔

۱۷۔ الزموا الصدق فانه منجاة

۱۸۔ ارغبوا فيما عند الله عزوجل۔

۱۹۔ اطلبوا طاعته

۲۰۔ واصبروا عليها

۲۱۔ فما اقبح بالمومن ان يدخل الجنة و هو مهتوك الستر۔

۲۲۔ لا تعنونا فى طلب الشفاعة لكم يوم القيمة فيما قدمتم

۲۳۔ لا تفضحوا انفسكم عند عدوكم يوم القيمة ولا تكذبوا انفسكم عندهم فى منزلتكم عند الله عزوجل بالحقير من الدنيا۔

۲۴۔ تمسكوا بما امركم الله به فيما بين احدكم وبين ان يغتبط ويرى ما يحب الا تسمعوا يخبره (الا ان يحضره خ) رسول الله (وما عندالله خير وابقى) وما تاتيه البشارة من عزوجل فتقرّه عينه ويحب لقاء الله

۲۵۔ تزوجوا فان التزويج سنة رسول الله فانه كثير ما كان يقول من كان يحب ان يتبع سنتى فليتزوج فان من سنتى التزويج واطلبوا الولد فانى اكاثر بكم الامم غدا۔

۲۶۔ من كان له الى ربه عزوجل حاجة فليطلبها فى ثلث ساعات ساعة يوم الجمعة

جس نے بھی ماہ رمضان کو پالیا اسکو چاہئے کہ روزہ رکھے

۱۷۔ صدق کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نجات بخش ہے

۱۸۔ جو کچھ خدا کے پاس ہے اسکی رغبت کرو۔

۱۹۔ طاعت خدا طلب کرتے رہو۔

۲۰۔ طاعت حق پر شکر گزار رہو۔

۲۱۔ مومن کے لئے کس قدر بُرا ہے کہ بہشت میں بے آبرو جائے

۲۲۔ تم جو کچھ روز قیامت کے لئے بھیج چکے اس سے متعلق ہماری شفاعت کے خیال میں نہ رہو۔

۲۳۔ یوم قیامت اپنے دشمنوں کے سامنے اپنے کو رسوا نہ کرو اور دنیائے پست کی طمع میں خدا کے پاس اپنے بلند مقام کی ان کے سامنے تکذیب نہ کرو۔

۲۴۔ ایسے وقت جب کہ تم میں سے کسی ایک کے اور اس کے درمیان جس نے غبطہ کیا اور جو چاہتا تھا دیکھا تم خدا کے حکم سے متمسک رہو جو اس نے تمہیں دیا ہے کیا تم نے نہیں سُنا کہ رسول خداؐ نے خبر دی ہے کہ جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ خدا کی جانب سے مومن کو جو مژدہ پہونچتا ہے اس سے اسکی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں اور وہ لقائے خدا کو دوست رکھتا ہے۔

۲۵۔ شادی کرو اس لئے کہ تزویج سُنّتِ خدا ہے رسول خداؐ فرماتے تھے جو شخص میری سنت کی پیروی کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ تزویج کرے کیونکہ تزویج میری سنت سے ہے اور اولاد طلب کرو تاکہ میں کل روز قیامت تمہاری کثرت سے دوسری امتوں پر فخر کرسکوں۔

۲۶۔ اگر کسی کو اپنے پروردگار سے کوئی حاجت ہے تو اسکو چاہیے کہ تین اوقات میں طلب کرے۔ ایک ساعت یوم جمعہ

وساعة تزول الشمس وحين تهب
الرياح وتفتح ابواب السماء وتنزل
الرحمة ويصوت الطير وساعة فى
اخر الليل عند طلوع الفجر فان ملكين
ينادیان هل من تائب يتاب عليه هل
من سائل يعطى هل من مستغفر فيغفر
له هل من طالب حاجة فتقضى له
فاجيبوا داعى الله ۔

۲۷۔ اطلبوا الرزق فيما بين طلوع الفجر
الى طلوع الشمس فانه اسرع فى طلب الرزق
من الضرب فى الارض وهى الساعة التى
يقسم الله عزوجل فيها الرزق بين عباده

۲۸۔ انتظروا الفرج ولا تيئسوا من روح
الله فان احب الاعمال الى الله عزوجل
انتظار الفرج وما دام عليه العبد المومن

۲۹۔ لا تخرجوا بالسيوف الى الحرم

۳۰۔ ولا يصلين احدكم وبين يديه سيف
فان القبلة امن اموا برسول الله

۳۱۔ برسول الله حجكم اذا خرجتم الى
البيت الحرام فان تركه جفاء

۳۲۔ بذلك امرتم والموا بالقبور التى
الزمكم الله حقها وزيارتها واطلبوا
الرزق عندها ۔

۳۳۔ اطيلوا السجود فما من عمل اشد على
ابليس من ان يرى ابن آدم ساجداً
لانه امر بالسجود فعصى وهذا امر

ہے دوسری زوال آفتاب کے وقت جبکہ ہوا چلتی ہے اور
آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور رحمت نازل ہوتی ہے
اور پرندے چہچہاتے ہیں تیسرے رات کے آخری حصہ میں طلوع
فجر کے وقت کہ دو فرشتے آواز دیتے ہیں کہ ہے کوئی توبہ کرنے
والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے ہے کوئی سائل کہ عطا کیا جائے
ہے کوئی معافی کا خواستگار کہ معاف کیا جائے ہے کوئی طالب
حاجت کہ اس کی حاجت روائی کی جائے پس دعوتِ
خدا پر لبیک کہو۔

۲۷۔ طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان رزق طلب کرو
کہ یہ دنیا گردی سے زیادہ حصول روزی میں سرعت پیدا کرتا
ہے یہ وہ ساعت ہے جس میں خدا اپنے بندوں کو روزی
تقسیم کرتا ہے۔

۲۸۔ کشایش کے منتظر رہو اور رحمت خدا سے مایوس نہ رہو
بتحقیق کہ خدا کے پاس پسندترین عمل انتظار کشایش ہے جو
ہمیشہ بندۂ مومن کے ساتھ رہے۔

۲۹۔ حرم میں تلوار کے ساتھ مت جاؤ۔

۳۰ کسی کو نہ چاہیئے کہ اپنے سامنے تلوار رکھکر نماز پڑھے
کیونکہ قبلہ مورد امن ہے۔

۳۱۔ جب تم حج کے لئے بیت الحرام جاؤ تو رسول اللہؐ کی زیارت
بھی کرو کیونکہ اس کا ترک کرنا ناسپاسی وجفا ہے

۳۲۔ میں تمہیں اس امر کا حکم دیتا ہوں کہ ان قبور کی بھی زیارت
کرو جن کا حق تم پر خدا نے لازم کیا ہے اور وہاں خدا سے
طلب رزق کرو۔

۳۳۔ سجدہ کو طول دو کہ کوئی کام شیطان پر اس سے زیادہ
سخت نہیں ہے کہ وہ دیکھتا ہے کہ ابن آدم سجدہ میں ہے
کیونکہ اسکو سجدہ کا حکم دیا گیا تھا اور اس نے گناہ کا ارتکاب کیا تھا

بالسجود فاطاع فنجا۔

۳۴۔ اذا اردتم الحج فتقدموا فی شری الحوائج ببعض ما یقویکم علی السفر فان اللہ عزوجل یقول ولو ارادوا الخروج لاعدوا لہ عدۃ۔

۳۵۔ الدعاء یرد القضاء المبرم فاتخذوہ عدۃ۔

۳۶۔ ایاکم والکسل فان من کسل لم یؤد حق اللہ عزوجل

۳۷۔ الوضوء بعد الطھور عشر حسنات فتطھروا۔

۳۸۔ تنظفوا بالماء من نتن الریح الذی یتاذی بہ۔

۳۹۔ تعھدوا انفسکم فان اللہ تعالی یبغض من عبادہ القاذورۃ الذی یتانف من جلس الیہ۔

۴۰۔ کل کلامکم ذکر اللہ عزوجل

۴۱۔ الحج جھاد کل ضعیف

۴۲۔ جھاد المرأۃ حسن التبعل

۴۳۔ افضل اعمال المرء انتظار الفرج من اللہ عزوجل۔

۴۴۔ لا صمت یوماً الی اللیل الا بذکر اللہ عزوجل

۴۵۔ توکلوا علی اللہ عزوجل عند رکعتی الفجر اذا صلیتموھا ففیھا تعطی الرغائب۔

اور اس شخص کو سجدہ کا حکم دیا گیا اور اس نے اطاعت کی اور نجات پائی۔

۳۴۔ جب تم حج کا ارادہ کرو حوائج سفر قبل از وقت خرید لو جن کی ضرورت ہو کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ اگر نکلنے کا ارادہ کرو تو اس کی ضروریات فراہم کرلو

۳۵۔ دعا قضائے مبرم کو دفع کرتی ہے پس اس کو وسیلۂ دفاع قرار دو

۳۶۔ عبادت خدا میں کاہلی نہ کرو کہ کسل مند خداوند تعالی کا حق ادا نہیں کرتا۔

۳۷۔ طہارت کے بعد وضو سے دس حسنہ حاصل ہوتے ہیں پس اپنے کو پاک رکھو۔

۳۸۔ جس ہوا کی بو سے اذیت ہوتی ہو اس کو چاہیے کہ (وضو کرلے) پانی سے پاک کرلے۔

۳۹۔ اپنے نفس کو پاک رکھو کیونکہ خداوند تعالی میل کو دشمن رکھتا ہے اور ہر شخص جو اس کے قریب بیٹھے اس سے نفرت کرتا ہے۔

۴۰۔ تمہاری تمام گفتار ذکر خدا ہونی چاہیئے۔

۴۱۔ حج تمام ضعیفوں کیلئے جہاد ہے۔

۴۲۔ عورت کا جہاد یہ ہے کہ شوہر کی اچھی خدمت کرے۔

۴۳۔ کسی مرد کے لئے بہترین عمل یہ ہے کہ خدا کی جانب سے کشایش کا انتظار کرے۔

۴۴۔ کسی روز بھی رات ہونے تک کسی شخص کو خاموش نہ رہنا چاہیئے بلکہ ذکر خدا میں مشغول رہنا چاہیئے۔

۴۵۔ جب نماز فجر ادا کرو خدائے عزوجل پر توکل کرو کہ اس وقت تمہاری مرغوب چیزیں عطا ہوتی ہیں۔

۴۶۔ لا یعبث الرجل فی صلوته بلحیته ولا بما یشغله عن صلوته

۴۷۔ الصلوة قربان کل تقی

۴۶۔ کسی شخص کو نہ چاہیئے کہ نماز کے دوران اپنی داڑھی یا اور کسی ایسی چیز سے کھیلے جو نماز کے علاوہ اس کو مشغول کرے

۴۷۔ نماز تمام پرہیزگاروں کے لئے وسیلہ تقرب ہے۔

نماز و روزہ

۴۸۔ لیس عمل احب الی اللہ عزوجل من الصلوة فلا یشغلنکم عن اوقاتها شیئ من امور الدنیا فان اللہ عزوجل ذم اقواما فقال الذین هم عن صلوتهم ساهون یعنی انهم غافلون استهانوا باوقاتها۔

۴۸۔ خدا کے پاس کوئی کام نماز سے زیادہ محبوب نہیں پس نماز کے اوقات میں دنیا کے کسی کام میں اپنے کو مشغول نہ کرو کیونکہ خدائے عزوجل نے ایک قوم کی سرزنش کی ہے اور فرمایا کہ وہ اپنی نمازوں میں تساہل یعنی غفلت کرتے تھے اور اوقات نماز کو سبک سمجھتے تھے۔

۴۹۔ اعلموا ان صالحی عدوکم یرائی بعضا لکن اللہ عزوجل لا یوفقهم ولا یقبل الا ما کان له خالصاً۔

۴۹۔ جان لو کہ تمہارے دشمن نیک اعمال میں ایک دوسرے سے ریاکاری کرتے ہیں اس لئے خدا انہیں توفیق نیک عطا کرتا ہے اور نہ ان کے عمل کو قبول کرتا ہے جب تک کہ یہ خلوص کے ساتھ نہ ہو۔

۵۰۔ لا یجمع المسلم یدیه فی صلوته و هو قائم بین یدی اللہ عزوجل یتشبه باهل الکفر یعنی المجوس

۵۰۔ مسلمان کو نہیں چاہیئے کہ نماز میں قیام کے دوران اپنے ہاتھ باندھیں جب کہ وہ خدا کے سامنے ایستادہ ہے اور اپنے کو اہل کفر یعنی مجوس کے مشابہ بنائے۔

۵۱۔ اذا اصاب احدکم الدابة وهو فی صلوته فلیدفنها و یتفل علیها او یصیرها فی ثوبه حتی یتصرف۔

۵۱۔ اگر کوئی شخص حالت نماز میں ہو اور کوئی گزندہ آجائے تو اس کو مٹی میں دفن کردو اور اس پر تھوک دو یا اس کو فارغ ہونے تک کپڑے میں لپیٹ دو۔

۵۲۔ الالتفات الفاحش یقطع الصلوة و ینبغی لمن یفعل ذلک ان یبدأ الصلوة بالاذان والتکبیر۔

۵۲۔ قبلہ سے منحرف ہونے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اگر کوئی ایسا کرے تو اُسے چاہیئے کہ اذان اور تکبیر کے ساتھ دوبارہ ادا کرے۔

۵۳۔ من قرأ قل هو اللہ احد قبل ان تطلع الشمس (احدی عشر مرة خ ب) و مثلها انا انزلناه و مثلها آیة الکرسی

۵۳۔ جس نے طلوع آفتاب سے پہلے گیارہ مرتبہ سورہ توحید اور اسی طرح انا انزلنا اور آیة الکرسی کی تلاوت کی اس کا مال ہمیشہ محفوظ رہے گا۔

منع ماله مما یخاف۔

۵۴۔ من قرأ قل ھو اللہ احد وانا انزلنا قبل ان تطلع الشمس لم یصبہ فی ذلک الیوم ذنب وان جھد ابلیس۔

۵۴۔ طلوع آفتاب سے پہلے جس نے قل ھو اللہ احد اور انا انزلنا پڑھا اُس روز اس سے کوئی گناہ صادر نہ ہوگا خواہ ابلیس کتنی ہی کوشش کرلے۔

۵۵۔ صوموا ثلثة ایام فی کل شھر وھی تعدل صوم الدھر ونحن نصوم خمیسین بینھما اربعاء لان اللہ عزوجل خلق جھنم یوم الاربعا۔

۵۵۔ ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھو کہ یہ تمام عمر کے روزوں کے برابر ہیں۔ ہم دو پنجشنبوں کو روزہ رکھتے ہیں جن کے درمیان چہارشنبہ واقع ہو کیونکہ خدائے عزوجل نے جہنم کو یوم چہارشنبہ خلق فرمایا

۵۶۔ علیکم بالصفیق من الثیاب فان من رق ثوبہ رق دینہ، لا یقومن احدکم بین یدی الرب جل جلالہ وعلیہ ثوب یشف

۵۶۔ تمہیں چاہیئے کہ ضخیم کپڑے پہنیں اس لئے کہ مہین کپڑے دین کو ضعیف کردیتے ہیں۔ کسی کو نہیں چاہئے کہ خداوند عزوجل کے سامنے جسم نمایعنی شفاف کپڑوں کے ساتھ ایستادہ ہو۔

۵۷۔ توبوا الی اللہ عزوجل وادخلوا فی محبتہ فان اللہ عزوجل یحب التوابین ویحب المتطھرین والمومن تواب۔

۵۷۔ خدائے عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرو اور اس کے دائرہ محبت میں داخل ہو کیونکہ خدا توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ مومن ہمیشہ توبہ کرتا رہتا ہے۔

۵۸۔ باب التوبة مفتوح لمن ارادھا فتوبوا الی اللہ توبة نصوحا عسی ربکم ان یکفر عنکم سیأتکم۔

۵۸۔ جو شخص بھی توبہ کرنا چاہتا ہے توبہ کا دروازہ اس کیلئے کھلا ہوا ہے پس توبۂ نصوح کرو ممکن ہے خدا تمہارے گناہوں کو معاف کردے

۵۹۔ استعیذوا باللہ من ضلع الدین و غلبة الرجال من تخلفا عنھا ھلاک۔

۵۹۔ امور دین میں کجی ورغلبۂ مردان خدا سے پناہ مانگو جس نے بھی ان سے مخالفت کی ہلاک ہوا۔

۶۰۔ اذا وسوس الشیطان الی احدکم فلیتعوذ باللہ ولیقول آمنت باللہ وبرسولہ مخلصا لہ الدین۔

۶۰۔ جب تم ہیں سے کسی کو شیطان وسوسہ میں ڈال دے تو خدا سے پناہ مانگو اور کہو کہ میں نے خدا اور اس کے رسول پر ایمان لایا اور اس کے دین سے اخلاص رکھتا ہوں۔

۶۱۔ اذا کسی اللہ مومنا ثوبا جدیدا فلیتوضأ ولیصل رکعتین یقرأ فیھما ام الکتاب وآیة الکرسی وقل ھو اللہ احد وانا انزلنا

۶۱۔ جب خدا کسی بندۂ مومن کو نیا لباس عطا کرے اسکو چاہئے کہ وضو کرے اور دو رکعت نماز ادا کرے جن میں سورۂ حمد، آیۃ الکرسی، سورۂ توحید اور انا انزلنا پڑھے اور خدا کی حمد

ويحمد الله الذى ستر عورته وزينه فى
الناس وليكثر من قول لاحول ولا قوة الا
بالله العلى العظيم فانه لا يعصى الله
فيه وله بكل سلك فيه ملك يقدس له
ويستغفر له ويترحم عليه ۔

۶۲۔ كل عين يوم القيمة باكية وكل عين
يوم القيمة ساهرة الا عين من اختصه
الله بكرامته وبكى على ما انتهك من الحسينؑ
وآل محمدؐ

۶۳۔ ذكرنا اهل البيت شفاء من العلل
والاسقام ووسواس (ريب۔خ) الصدور
وحبنا رضى الرب عزوجل ۔

۶۴۔ علموا صبيانكم الصلوة وخذوهم بها
اذا بلغوا ثمانى سنين ۔

۶۵۔ لا يكون السهو فى خمس فى الوتر
والجمعه والركعتين الاولين من كل
صلوة مكتوبة التى يكون فيها وفى
الصبح والمغرب ۔

۶۶۔ لا يقرأ العبد القران اذا كان
على غير طهور ۔

۶۷۔ اعطوا كل سورة حقها من الركوع
والسجود اذا كنتم فى الصلوة

۶۸۔ لا يصلى الرجل فى قميص متوشحا به
فانه من افعال قوم لوط

۶۹۔ تجزى الصلوة للرجل فى ثوب
واحد يعقب طرفيه على عنقه وفى

کرے کہ اس نے اسکی ستر پوشی کی اور لوگوں میں زینت عطا فرمائی
اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کثرت سے
پڑھے کہ اس سے اس امر میں خدا کا کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور
ہر طرح سے اس فرشتہ کے مانند ہوجاتے جو خدا کی تقدیس کرتا
ہے اور گناہوں کی معافی مانگتا ہے اور اس پر رحمت نازل ہوتی ہے

۶۲۔ روز قیامت ہر آنکھ گریاں ہوگی اور ہر آنکھ بے خواب
رہیگی سوائے اُس آنکھ کے جسکو خدا نے اپنی کرامت سے مخصوص کردیا
ہو اور مصائب حسینؑ اور مصائب آل محمدؐ پر روچکی ہو۔

۶۳۔ ہم اہل بیت کا ذکر بیماریوں کا علاج اور شفا ہے وساوس
سینہ کے لئے اور ہماری دوستی پروردگار عزوجل کی رضایت
ہے۔

۶۴۔ اپنے بچوں کو نماز کی تعلیم دو اور جب وہ آٹھ سال
کے ہوجائیں تو مواخذہ کرو۔

۶۵۔ پانچ نمازوں میں شک جائز نہیں (یعنی موجب بطلان ہے)
نماز وتر میں، نماز جمعہ، اور تمام واجب نمازوں کی پہلی دو رکعتوں
میں اور نماز صبح و مغرب کے لئے احکام شک ہیں۔

۶۶۔ کسی کو قرآن نہیں پڑھنا چاہئے جب تک کہ وہ
طاہر نہ ہو۔

۶۷۔ جب تم نماز ادا کرو تو تم پر واجب ہے کہ رکوع و
سجود کے ذکر کو اس کے مرتبہ کے لحاظ سے ادا کرو۔

۶۸۔ کسی شخص کو نہ چاہئے کہ ایک ہی قمیص پہنے ہوئے نماز
پڑھے کہ یہ قوم لوط کے افعال سے ہے۔

۶۹۔ کوئی شخص ایک ہی کپڑے سے نماز اس طرح پڑھ سکتا
ہے کہ اس کے دو گوشوں کو گردن میں باندھ لے و نیز ایک

القميص الصفيق يزره عليه

۷۰۔ لا يسجد الرجل على صورة ولا على بساط فيه صورة تجوزان يكون الصورة تحت قدميه او يطرح عليها ما يواريها ولا يعقد الرجل الدراهم التي فيها صورة في ثوبه وهو يصلي ويجوز ان تكون الدراهم في هميان او في ثوب اذا خاف ويجعلها في ظهره۔

۷۱۔ لا يسجد الرجل على كدس حنطة ولا شعير ولا على لون مما يوكل ولا على الخبز۔

۷۲۔ لا يتوضأ الرجل حتى يسمي

۷۳۔ يقول قبل ان يمس الماء "بسم الله وبالله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين" فاذا فرغ من طهوره قال "اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله فعندها يستحق المغفرة

۷۴۔ من اتى الصلوة عارفا بحقها غفر الله له۔

۷۵۔ لا يصلي الرجل نافلة في وقت فريضة الا من عذر ولكن يقضي بعد ذلك اذا امكنه القضاء قال الله تعالى "اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ دَائِمُوْنَ الذين يقضون ما فاتهم من الليل بالنهار وما فاتهم من النهار بالليل" (پ ۲۹)

ضخیم قمیص میں بھی پڑھ سکتا ہے کہ جس سے اس کے درد و دکھ دفع ہو جائینگے

۷۰۔ کسی کو نہ چاہیئے کہ کسی تصویر پر یا ایسے فرش پر جس پر تصویر اتری ہوئی ہو سجدہ کرے البتہ یہ ناجائز نہیں ہے کہ تصویر پیر کے نیچے ہو یا اس پر کوئی کپڑا اس طرح ڈال دے کہ یہ پوشیدہ ہو جائے ونیز ایسے درہم جن پر تصویر ہو اپنے لباس میں نہ رکھے جبکہ وہ حالت نماز میں ہو یہ جائز ہے کہ ان درہموں کو ہمیانی میں رکھے اور خوف کی حالت میں دوسرے کپڑے میں لپیٹ کر کمر میں باندھ لے۔

۷۱۔ گیہوں یا جو یا روٹی یا کھائی جانے والی اشیاء پر سجدہ نہیں کرنا چاہیئے۔

۷۲۔ جب تک نام خدا نہ لے وضو نہ کرے۔

۷۲۔ جب تک نام خدا نہ لے وضو نہ کرے۔

۷۳۔ قبل اس کے کہ پانی کو مس کرے "بسم اللہ وباللہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین" اور وضو سے فارغ ہونے کے بعد اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ" کہے تاکہ مستحق مغفرت ہو۔

۷۴۔ جس کسی نے بھی معرفت کے ساتھ نماز ادا کی جو اس کا حق ہے خدا اس کی مغفرت کرتا ہے۔

۷۵۔ کسی کو فرض نماز کے وقت نفل نماز نہیں پڑھنی چاہیئے سوائے اس کے کہ جس کو کوئی عذر ہو نافلہ کو فرض نماز کے بعد ادا کرے جب کہ اس کا امکان ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "وہ وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر قائم رہنے والے ہیں وہ اپنی رات کی قضا شدہ نمازوں کو دن میں دن کی قضا شدہ نمازوں کو رات میں ادا کرتے ہیں۔ (پ ۲۹)

۷۶۔ لا تقضی النافلة فی وقت الفریضة ابدا بالفریضة ثم صل ما بذالك

۷۷۔ الصلوۃ فی حرمین تعدل الف صلوۃ ونفقة درهم فی الحج تعدل الف درهم

۷۸۔ لیتخشع الرجل فی صلوۃ فان من خشع قلبه لله عزوجل خشعت جوارحه فلا تعبث بشیء فی الصلوۃ۔

۷۹ القنوت فی صلوۃ الجمعة قبل الركوع ويقرأ فی الاولی الحمد والجمعة وفی الثانية الحمد والمنافقون۔

۸۰۔ اجلسوا فی رکعتین حتی تسكن جوارحكم ثم قوموا فان ذلك من فعلنا۔

۸۱۔ اذا قام احدكم من الصلوۃ فليرع (ب) فليرجع يده حذاء صدره فاذا كان احدكم بين يدی الله جل جلاله فليتحری بصدره وليقم صلبه ولا ينحنی۔ اذا فرغ احدكم من الصلوۃ فليرفع يده الی السماء ولينصب فی الدعاء

فقال عبد الله یا امیر المومنینؑ الیس الله فی كل مكان

امیر المومنینؑ: نعم

عبد الله: فلم يرفع العبد يده الی السماء

امیر المومنینؑ: اما تقرأ "وفی السماء رزقكم وما توعدون" وما وعد الله عزوجل ان يطلب الرزق الا من موضعه

۷۶۔ فرض نماز کے وقت قضا شدہ نافلہ نہ پڑھیں پہلے فریضہ ادا کریں اس کے بعد جو نماز چاہیں پڑھ لیں۔

۷۷۔ مکہ و مدینہ میں ایک نماز ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے اور حج میں ایک درہم کا خرچ کرنا ہزار درہم کے برابر ہے۔

۷۸۔ کسی بھی شخص کو چاہیئے کہ نماز خشوع سے ادا کرے کیونکہ جس کا قلب خدا سے خوف کرتا ہو اس کے اعضاء بھی خوف کرتے ہیں۔ نماز کے دوران کسی چیز سے کھیلا مت کرو۔

۷۹۔ نماز جمعہ میں قنوت رکوع سے پہلے پہلی رکعت میں سورہ حمد اور سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ حمد اور سورہ منافقون پڑھنا چاہیئے۔

۸۰۔ ہر دو رکعتوں میں سجدہ کے بعد بیٹھنا چاہیئے تاکہ تمہارے اعضا کو سکون حاصل ہو اس کے بعد کھڑے ہو کہ ہم بھی اسی طرح عمل کرتے ہیں۔

۸۱۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز سے فارغ ہو کر کھڑا ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے ہاتھ سینہ کے محاذی رکھے اور جب کوئی خدائے جل جلالہ کے سامنے کھڑا ہو تو اپنے سینہ کو سامنے رکھے اور سیدھا کھڑا ہو خمیدہ نہ ہو اور جب کوئی نماز سے فارغ ہو تو ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے دعا کرے۔

عبداللہ نے عرض کیا کہ یا امیر المومنینؑ کیا خدا ہر جگہ نہیں ہے۔

امیر المومنینؑ: ہاں موجود ہے۔

عبداللہ: پھر بندہ ہاتھ آسمان کیطرف کیوں بلند کرے۔

امیر المومنینؑ: کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی کہ "تمہارا رزق اور جن چیزوں کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے آسمان میں ہیں"۔ خداوند عزوجل نے ایک دستور بنا دیا ہے کہ روزی

وموضع الرزق و ما وعد الله اسماء

۸۲۔ لا ینفتل العبد من صلوته حتی یسال الله الجنة و یستجیر به من النار و یسأله ان یرزقه من الحور العین۔

۸۳۔ اذا قام احدکم الی الصلوة فلیصل صلوة مودع۔

۸۴۔ لا یقطع الصلوة التبسم و یقطعها القهقهة

۸۵۔ اذا خلط النوم القلب وجب الوضوء

۸۶۔ اذا غلبتك عینك و انت فی الصلوة فاقطع و نم فانك لا تدری لعل ان تدعو الك او علی نفسك

۸۷۔ اذا فرغتم من المسبحات الاخیرة فقولوا سبحان الله الاعلی۔

۸۸۔ اذا قرأتم ان الله و ملائکته یصلون علی النبی فصلوا علیه فی الصلوة کنتم او فی غیرها۔

۸۹۔ لیس فی البدن شیئ اقل شکرا من العین فلا تعطوها سؤلها فتشغلکم عن ذکر الله عزوجل۔

۹۰۔ اذا قرأتم والتین فقولوا فی آخرها ونحن علی ذلك من الشاهدین اذا قرأتم "قولوا امنا بالله" فقولوا آمنا بالله" حتی تبلغوا الی قوله مسلمین۔

۹۱۔ اذا قال العبد فی التشهد الاخیر وهو

اس کے مقام سے طلب کرو۔ روزی کا مقام اور جو کچھ خدا نے وعدہ کیا ہے وہ آسمان میں ہے۔

۸۲۔ کسی بندہ کو نہیں چاہئے کہ جب تک وہ خدا سے بہشت کا سوال نہ کرلے، دوزخ سے پناہ نہ مانگ لے اور حور العین کے عطا کئے جانے کا سوال نہ کرلے نماز سے منصرف نہ ہو۔

۸۳۔ جب کوئی نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ نماز نماز وداع کی طرح ادا کرے۔

۸۴۔ مسکرانے سے نماز قطع نہیں ہوتی البتہ قہقہہ کے ساتھ ہنسنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

۸۵۔ جب نیند قلب پر غالب آجائے وضو کرنا واجب ہے۔

۸۶۔ جب تم نماز میں ہو اور نیند غالب آجائے نماز کو روک کر سو جاؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ نیند میں تم اپنے لئے دعا کر رہے ہو یا بد دعا۔

۸۷۔ جب تم آخری تسبیحات سے فارغ ہو جاؤ تو کہو "سبحان الله الاعلیٰ"

۸۸۔ آیت "ان الله و ملئکته یصلون علی النبی..." پڑھنے کے بعد رسول خدا پر صلوات بھیجو خواہ تم نماز میں ہو یا نہ ہو۔

۸۹۔ جسم میں کوئی عضو ایسا نہیں جو خدا کا شکر آنکھ سے کم بجالائے پس ارتکاب گناہ کیلئے آنکھیں مت کھولو تاکہ تمہیں ذکر خدا سے باز نہ رکھیں۔

۹۰۔ جب تم سورہ والتین پڑھو تو آخر میں "ونحن علی ذلك من الشاهدین" کہو جب تم قولوا آمنا بالله پڑھو تو کہو "آمنا بالله" یہاں تک کہ اس کے قول "مسلمین" تک پہونچ جاؤ

۹۱۔ آخری تشہد میں جب کہ کوئی بندہ بیٹھا ہوا ہو اور کہے

جالس "اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله وان الساعة آتية لا ريب فيها وان الله يبعث من فی القبور" ثم احدث حدثاً فقد تمت صلوته۔

۹۲۔ من اکل شیئاً من الموذیات ریحها فلا یقربن المسجد۔

۹۳۔ لیرفع الرجل الساجد مؤخره فی الفریضة اذا سجد

۹۴۔ اذا اراد احدکم الغسل فلیبدأ بذراعیه فلیغسلهما۔

۹۵۔ اذا صلیت فاسمع نفسک القرائة والتکبیر والتسبیح۔

۹۶۔ اذا انفتلت من الصلوة فانفتل عن یمینک

۹۷۔ تزودوا من الدنیا فان خیر ما تزودت منها التقوی۔

۹۸۔ لا یخرج الرجل فی سفر یخاف فیه دینه وصلوته۔

۹۹۔ اعطی السمع اربعة النبیؐ والجنة والنار والحور العین فاذا فرغ العبد من صلوته فلیصل علی النبیؐ وآله ویسأل الله الجنة ویستجیر بالله من النار ویسأله ان یزوجه من الحور العین فانه من صلی علی محمدؐ النبی سمعه النبیؐ ورفعت دعوته ومن سال الله جنة

"اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمداً عبده ورسوله وان الساعة آتیة لا ریب فیها وان الله یبعث من فی القبور" اس کے بعد حدث (اصل) واقع ہو تو اس کی نماز تمام ہو گئی۔

۹۲۔ اگر کوئی شخص ایسی چیز کھائے جس کی بو تکلیف دہ ہو تو اسے چاہیے کہ مسجد کو نہ جائے۔

۹۳۔ نمازِ واجب کے سجدہ میں کسی شخص کو چاہیئے کہ جسم کے نچلے حصہ کو بلند رکھے۔

۹۴۔ اگر کوئی غسل کرنا چاہے تو کہنیوں سے دھونے کی ابتدا کرے۔

۹۵۔ جب تم نماز پڑھو تو اس طرح کہ قرأت، تکبیر اور تسبیح تم خود سُن سکو۔

۹۶۔ نماز سے منصرف ہو جاؤ تو سیدھی جانب توجہ کرو

۹۷۔ دنیا سے توشہ حاصل کر لے تیرے لئے بہترین توشہ تقویٰ ہے۔

۹۸۔ کسی شخص کو ایسے سفر پر نہ جانا چاہیئے جس میں اس کے دین اور نماز کے جانے کا خوف ہو۔

۹۹۔ سماعت چار کو عطا کی گئی ہے نبیؐ، جنت، جہنم، اور حوار العین۔ جب کوئی بندہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو نبیؐ اور آلِ نبیؐ پر صلوات بھیجتا ہے اور خدا سے سوال کرتا ہے کہ اس کو جنت عطا کرے، دوزخ سے پناہ میں رکھے اور حور العین سے اس کی تزویج کرے۔ پس جس کسی نے پیغمبرؐ پر صلوات بھیجی وہ سُنتے ہیں اور اس کی دعا کو خدا کی بارگاہ میں پیش کر دیتے ہیں اور جس نے خدا سے جنت کا سوال کیا

قالت الجنة يارب اعط عبدك ماساله ومن استجار من النار قالت النار يا رب اجر عبدك مما استجار منه ومن سأل الحور العين قلن اللّٰهم اعط عبدك ما سأل۔

جنّت عرض کرتی ہے کہ پروردگار تیرا بندہ جو مانگ رہا ہے اس کو عطا فرما اور جس نے جہنم سے پناہ مانگی جہنم عرض کرتی ہے کہ پالنے والے تیرا بندہ جس چیز سے پناہ مانگ رہا ہے پناہ عطا فرما اور جس نے بڑی آنکھوں والی حوروں کا سوال کیا وہ عرض کرتی ہیں خداوندا تیرے بندے نے جو سوال کیا اسکو عطا فرما۔

۱۰۰۔ من شرب المسكر لم تقبل صلوته اربعين يوما و ليلة

۱۰۰۔ اگر کوئی مسکر پی لے تو اس کی نماز چالیس شب و روز قبول نہیں ہوتی۔

۱۰۱۔ اذا قام الرجل الى الصلوة اقبل ابليس ينظر عليه حسداً لما يرى من نعمة الله التى تغشاه۔

۱۰۱۔ جب کوئی شخص نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے ابلیس پہونچ جاتا ہے اور حسد سے اسکی طرف نظر کرتا ہے کیونکہ رحمت خدا کا دروازہ اس پر بند ہو چکا ہے۔

۱۰۲۔ لو يعلم المصلى ما يغشاه من جلال الله ما سره ان يرفع راسه من سجوده

۱۰۲۔ اگر کوئی نمازی جان لے کہ جلال خدا سے کیا اسرار ظاہر ہوتے ہیں تو وہ سجدہ سے سر ہی نہ اٹھائیگا۔

۱۰۳۔ امروا بالمعروف وانهوا عن المنكر و اصبروا على ما اصابكم۔

۱۰۳۔ کارہائے نیک کیلئے حکم دو اور منکرات سے منع کرو اور مصائب پر صبر کرو جو تم پر وارد ہوں۔

۱۰۴۔ المنتظر وقت الصلوة بعد الصلوة من زوار الله عزوجل وحق على الله تعالى ان يكرم زائره وان يعطيه (ماخ) ما سأل

۱۰۴۔ (مسجد میں) ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والے کا شمار خدا کے زواروں میں ہوتا ہے خدا پر حق ہے کہ اپنے زائر کو مکرم کرے اور وہ جو مانگتا ہے اس کو عطا کرے۔

۱۰۵۔ الحاج والمعتمر وفد الله وحق على الله عزوجل ان يكرم وفده ويحبوه بالمغفرة۔

۱۰۵۔ حج و عمرہ کو جانیوالا خدا کا مہمان ہے۔ خدا پر حق ہے کہ اپنے مہمان کو مکرم کرے اور اس کی بخشش و مغفرت کرے۔

۱۰۶۔ باللسان كب اهل النار

۱۰۶۔ زبان کی وجہ اہل جہنم اوندھے پھینکے جائیں گے۔

۱۰۷۔ و باللسان اعطى اهل النور النور فاحفظوا السنتكم واشغلوها بذكر الله عزوجل

۱۰۷۔ زبان ہی کی وجہ اہل نور کو نور عطا کیا جائیگا۔ پس اپنی زبانوں کی حفاظت کرو اور انھیں ذکر خدا میں مشغول رکھو۔

معرفت ائمہ اطہار علیہم السلام

۱۰۸۔ ایاکم والغلو فینا قولوا انا عبید

۱۰۸۔ تمہیں چاہیے کہ ہمارے متعلق غلو میں پہلے یہ کہو کہ ہم

مربوبون وقولوا فی فضلنا ما شئتم۔

۱۰۹۔ من احبنا فلیعمل بعملنا ولیستعن بالورع فانه افضل ما یستعان به فی امور الدنیا والآخرة

۱۱۰۔ ذکرنا اهل البیت شفاء من العلل والاسقام ووسواس الصدور وحبنا رضی الرب عزوجل۔

۱۱۱۔ والآخذ بامرنا معنا غداً فی حظیرة القدس والمنتظر لامرنا کالمتشحط بدمه فی سبیل الله۔

۱۱۲۔ من شهدنا فی حربنا او سمع واعیتنا فلم ینصرنا اکبه الله علی منخریه فی النار

۱۱۳۔ نحن باب العون به والغوث اذا بغوا وضاقت علیهم المذاهب ونحن باب حطة وهو باب (السلام خ ب) السلم من دخله نجا ومن تخلف عنه هوی

۱۱۴۔ بنا یفتح الله وبنا یمحو الله ما یشاء وبنا یثبت وبنا یدفع الله الزمان الکلب وبنا ینزل الغیث فلا یغرنکم بالله الغرور

۱۱۵۔ ما انزلت السماء من قطرة من ماء منذ حبس الله عزوجل ولو قد قام قائمنا لانزلت السماء قطرها واخرجت الارض نباتها ولیذهب الشحناء من قلوب العباد واصطلحت السباع والبهائم

خدا کے پروردہ بندے ہیں اسکے بعد ہماری فضیلت میں جو چاہو کہو۔

۱۰۹۔ جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہماری طرح عمل بجالائے اور پرہیزگاری سے استعانت چاہئے کیونکہ پرہیزگاری ہی آخرت اور دنیا کے امور میں بہترین مددگار ہے۔

۱۱۰۔ ہم اہل بیت کا ذکر بیماریوں کے لئے شفا اور وساوس صدور کیلئے علاج ہے اور ہماری زندگی پروردگار عزوجل کی مرضی کے تابع ہے۔

۱۱۱۔ ہمارے امر کا اخذ کرنے والا کل خطیرۂ قدس میں ہمارے ساتھ رہیگا اور ہمارے امر کا منتظر اس شخص کے مانند ہے جو راہ خدا میں اپنے خون میں لوٹتا ہو۔

۱۱۲۔ جو شخص جنگ میں ہمارے ساتھ ہو یا ہمارے استغاثہ مدد کو سُنے اور ہماری مدد نہ کرے خدا اسکو اوندھا جہنم میں ڈالیگا۔

۱۱۳۔ جب ظلم وستم ہو اور تم پر اس سے چھٹکارہ کا راستہ بند ہو تو ہم یاری وفریاد رسی کا دروازہ ہیں۔ اور ہم باب حطہ ہیں جو سلامتی کا دروازہ ہے اس میں جو داخل ہوا نجات پائی اور جس نے اس سے تخلف کیا ہلاک ہوا۔

۱۱۴۔ خدا ہماری ہی وجہ آغاز کرتا ہے اور ہماری ہی وجہ جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے ہماری ہی وجہ قایم کرتا اور ہماری ہی وجہ سخت زمانہ کو دفع کرتا اور ہماری ہی وجہ بارش کو نازل فرماتا ہے۔ کہیں کوئی فریب دینے والا اللہ کیساتھ تمہیں دہوکہ میں نہ مبتلا کردے۔

۱۱۵۔ جب سے خداوند عزوجل نے (دریائے آسمان) بند کردئے بارش کا ایک قطرہ بھی آسمان سے نازل نہ ہوا۔ جب ہمارے قایم ظہور کریں گے آسمان سے قطرے نازل ہوں گے اور زمین اپنے نباتات اگا دیگی۔ بندگان خدا کے قلوب سے کینہ نکل جائیگا درندوں اور چرندوں کے درمیان مصالحت

حتی تمشی المرأة من العراق الی الشام لا تضع قدمها الا علی النبات وعلی راسها زینتها لا یهیجها سبع ولا تخافه

ہو جائے گی حتیٰ کہ اگر کوئی عورت عراق سے شام تک پیدل چلی جائے تو اس کا کوئی قدم سوائے سبزہ کے زمین پر نہ پڑیگا اور اگر وہ تمام سامان زینت و زیور سر پر رکھکر لیجائے تو راستے میں نہ ہی کوئی درندہ اس پر حملہ کریگا اور نہ اس کو کوئی خوف ہوگا۔

۱۱۶۔ لا تزولوا عن الحق وولایة اهل الحق فان من استبدل بنا هلك وفاتته الدنیا وخرج منها

۱۱۶۔ حق اور اہل حق کی دوستی سے دست بردار نہ ہو بتحقیق کہ جس نے دوسروں کو ہم پر فضیلت دی ہلاک ہوا اور اور دنیا بھی اس کے ہاتھ سے گئی۔

۱۱۷۔ اذا سمعتم من حدیثنا مالا تعرفون فردوه الینا وقفوا عنده وسلموا حتی یتبین لکم الحق۔

۱۱۷۔ اگر ہماری کوئی حدیث سنو جس کو تم سمجھ نہ سکو تو اس کو ہماری طرف پلٹا دو اور اس سے موافقت کرو اور تسلیم کرو یہاں تک کہ تم پر حق ظاہر ہو جائے۔

۱۱۸۔ لا تکونوا مذابیع عجلی۔

۱۱۸۔ بات بات پر غصہ میں آنے والے مت ہو۔

۱۱۹۔ الینا یرجع الغالی وبنا یلحق المقصّر الذی یقصر لحقنا

۱۱۹۔ غالی کو ہماری ہی جانب لوٹنا پڑیگا اور ہمارے حقوق میں کوتاہی کرنیوالے مقصرین کو ہم ہی سے ملنا ہوگا۔

۱۲۰۔ من تمسك بنا لحق ومن سلك غیر (طریقتنا) طریقنا غرق۔

۱۲۰۔ ہم سے جو متمسک ہوا وہ حق پر ہے اور جس نے ہمارے غیر سے تمسک حاصل کیا غرق ہوا۔

۱۲۱۔ طریقتنا القصد وفی امرنا الرشد

۱۲۱۔ ہماری روش میانہ روی ہے اور ہمارے احکام ہدایت پر مبنی ہے۔

۱۲۲۔ من احبنا بقلبه واعاننا بلسانه وقاتل معنا بیده فهو فی الجنة فی درجتنا۔

۱۲۲۔ جو شخص ہم کو دل سے دوست رکھتا ہے اور اپنی زبان سے ہماری مدد کرتا ہے اور اپنے ہاتھ سے ہمارے ساتھ (جنگ میں ہمارے دشمنوں کو) قتل کرتا ہے وہ ہمارے ساتھ جنت میں ہمارے درجہ میں رہیگا۔

۱۲۳۔ من احبنا بقلبه واعاننا بلسانه ولم یقاتل معنا اعدانا فهو اسفل من ذلك بدرجة

۱۲۳۔ جو شخص ہم کو دل سے دوست رکھتا ہے اور زبان سے ہماری اعانت کرتا ہے اور ہمارے ساتھ ہمارے دشمنوں کو قتل نہیں کرتا اُس سے ایک درجہ نیچے رہے گا۔

۱۲۴۔ من احبنا بقلبه ولم یعنا بلسانه

۱۲۴۔ جو ہم کو دل سے دوست رکھتا ہے مگر اپنے ہاتھ و

ولا بیدہ فھو اسفل بدرجتین فی الجنة

۱۲۵۔ من ابغضنا بقلبه ولم یعن علینا بلسانه ولا بیده فھو فی النار۔

۱۲۶۔ من ابغضنا بقلبه واعان علینا بلسانه فھو فی النار۔

۱۲۷۔ من ابغضنا بقلبه واعان علینا بلسانه ویده فھو مع عدونا فی النار

۱۲۸ وان اھل الجنة لینظرون الی منازلنا و منازل شیعتنا کما ینظرون الی الکواکب فی السماء۔

۱۲۹۔ نحن الخزان لدین اللہ ونحن (مصابیح۔ خ) مفاتیح العلم اذا مضیٰ عنا (مناخ) عالم بدا عالم لا یضل من تبعنا ولا یھتدی من انکرنا ولا ینجوا من اعان علینا عدونا ولا یعان من اسلمنا فلا تتخلفوا عنا لطمع دنیا وحطام زائل عنکم وانتم تزولون عنه فان من آثر الدنیا علی الاخرة واختارھا علینا عظمت حسرته غداً وذلک قول اللہ عزوجل " ان تقول نفس یا حسرة علی ما فرطت فی جنب اللہ وان کنت لمن الساخرین

۱۳۰۔ سراج المومن معرفة حقنا

۱۳۱۔ اشد العمی من عمی عن فضلنا و ناصبنا العداوة بلا ذنب سبق الیه منا الا انا دعوناہ الی الحق ودعاہ من

زبان سے ہماری مدد نہیں کرتا جنت میں دو درجہ نیچے رہیگا۔

۱۲۵۔ جو شخص ہم کو دل سے دشمن رکھتا ہے اور اپنے ہاتھ وزبان سے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہونچاتا دوزخ میں رہیگا

۱۲۶۔ جو ہم کو دل سے دشمن رکھتا ہے اور زبان سے ہمکو تکلیف پہونچاتا ہے وہ دوزخ میں رہیگا۔

۱۲۷۔ جو ہمکو دل سے دشمن رکھتا ہے اور اپنے ہاتھ وزبان سے ہم کو اذیت پہونچاتا ہے وہ ہمارے دشمنوں کیساتھ جہنم میں رہیگا۔

۱۲۸۔ اہل جنت ہماری منزل اور ہمارے شیعوں کی منزلوں کو دیکھتے رہیں گے جیسا کہ انسان آسمان پر کواکب کو دیکھتے ہیں۔

۱۲۹ ہم دین خدا کے خزانہ دار ہیں اور ہم علم کی کنجیاں ہیں جب ہم سے ایک پیشوا چلا جاتا ہے دوسرا عالم ظاہر ہوجاتا ہے۔ جس نے ہماری پیروی کی گمراہ نہ ہوا اور جس نے ہم سے انکار کیا کبھی ہدایت نہ پائی اور جس نے ہمکو نقصان پہونچانے ہمارے دشمن کی اعانت کی وہ کبھی نجات نہ پائیگا جس نے ہمیں چھوڑ دیا پھر اس کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ پس دنیا کی طمع میں اور تم سے زائل ہوجانے والی حقیر چیزوں کی حرص میں جن سے تم چھوٹ جاؤگے ہم سے مخالفت نہ کرو۔ بتحقیق کہ جس نے آخرت پر دنیا کو ترجیح دی اور اسکو ہم پر مقدم قرار دیا کل یوم قیامت اس کی حسرت بہت بڑی ہوگی۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہیکہ "کوئی نفس یہ کہیگا کہ ہائے افسوس اس کمی پر میں نے جنب اللہ کے بارے میں کی اور میں گھاٹا اٹھانے والوں میں تھا۔ (الزمر ۲۴)

۱۳۰۔ ہمارے حق کی معرفت مومن کیلیے چراغ ہے

۱۳۱۔ بدترین اندھا وہ ہے جو ہمارے فضائل سے اندھا رہے اور ہم سے دشمنی رکھے باوجود یہ کہ ہم نے اس کا کوئی گناہ نہیں کیا سوا اس کے کہ ہم اسکو حق کی طرف دعوت دیتے ہیں اور

سوانا الی الفتنة والدنیا فاثرهما ونصب
البرائة منا والعداوة لنا۔
۱۳۲۔ لنا رایة الحق من استظل بها کنته
ومن سبق الیها فاز ومن تخلف عنها
هلك ومن فارقها هوی تمسك بها نجی
۱۳۳۔ انا یعسوب المومنین والمال
یعسوب الظلمة۔
۱۳۴۔ لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی
الا منافق۔

دوسرے لوگ اس کو فتنہ اور دنیا کی طرف بلاتے ہیں ہم سے
بیزارگی اختیار کرواتے اور ہم سے عداوت ڈلواتے ہیں۔
۱۳۲۔ پرچم حق ہمارے ہاتھ میں ہے جو شخص بھی اس کے سایہ میں
آجائے اس کو اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے جس نے اس پر پیش دستی
کی وہ کامیاب ہے اور جس نے اس کی مخالفت کی ہلاک ہوا۔
جس نے اس سے جدائی اختیار کی پستی میں گرا اور جو اس سے
متمسک ہوا نجات پائی
۱۳۳۔ میں مومنین کا سردار ہوں اور مال ظالمین کا
پیشوا ہے۔
۱۳۴۔ مجھے دوست نہیں رکھتا مگر مومن اور کوئی مجھے
دشمن نہیں رکھتا مگر منافق۔

دوست و دشمن

۱۳۵۔ شیعتنا بمنزلة النحل لو یعلم
الناس بما فی اجوافها لاکلوها۔
۱۳۶۔ لا یخرج المسلم فی الجهاد وهو
مع من لا یومن فی الحکم ولا ینفذ فی
الفئی امر الله عزوجل فان مات ذلك
کان معینا لعدونا فی حبس حقوقنا و
(الاشاطة خ ب) الاماطة بدمائنا
ومیتته میتة الجاهلیة
۱۳۷۔ لمحبینا افواج من رحمة الله عزو
جل لمبغضینا افواج من غضب الله۔
۱۳۸۔ احذروا السفلة فان السفلة من
لا یخاف الله عزوجل فیهم قتلة الانبیاء
وفیهم اعدائنا۔

۱۳۵۔ ہمارے شیعہ شہد کی مکھی کی طرح ہیں اگر لوگ جان لیں
کہ ان کا عقیدہ کیا ہے انکے جوف میں کیا ہے تو انھیں کھا جائے
۱۳۶۔ کبھی مسلمان کو حاکم جور کیساتھ جہاد کیلئے نہیں نکلنا
چاہیے جو مال غنیمت کیلئے خدائے عزوجل کے احکام
جاری نہ کرتا ہو اگر کوئی شخص اس حالت میں مر جائے تو وہ ہمارے
حقوق کے غصب کرنے اور ہمارا خون بہانے والوں میں سے ہوگا
اور اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔
۱۳۷۔ ہمارے محبوں کے لئے رحمت خدا کی افواج ہیں اور ہمارے
دشمنوں کے لئے غضب خدا کی افواج ہیں۔
۱۳۸۔ بے آبرو و پست لوگوں سے بچو کہ وہ خدا سے خوف نہیں
کرتے انھیں میں پیغمبروں کے قاتلین ہیں اور انھیں میں ہمارے
اعدا بھی ہیں۔

۱۳۹۔ ان اللہ تبارک وتعالیٰ اطلع الی الارض فاختارنا واختار لنا شیعة ینصروننا ویفرحون لفرحنا ویحزنون لحزننا ویبذلون اموالھم وانفسھم فینا اولئک منا والینا۔

۱۳۹۔ خداوند تعالیٰ نے زمین کی طرف توجہ کی اور ہمیں برگزیدہ کیا اور ہماری وجہ ہمارے شیعوں کو برگزیدہ کیا کہ ہماری نصرت کریں، ہماری خوشی میں خوش ہوں اور ہمارے غم میں غمناک ہوں اور اپنے مال اور جانوں کو ہم پر قربان کریں وہ ہم سے ہیں اور ہم سے ملحق ہوں گے۔

۱۴۰۔ ما من شیعة یقارف امراً نھیناہ عنه فلا یموت حتی یبتلی ببلیة تمحص بھا ذنوبه اما فی مال واما فی ولد واما فی نفس حتی یلقی اللہ وماله ذنب و انه لیبقی علیه الشیئ من ذنوبه للہ فیشدد علیه عند موته۔

۱۴۰۔ ہمارے شیعوں میں سے جو بھی کسی امر ممنوعہ کا مرتکب ہوا ہو اس وقت تک نہیں مرتا جب تک کہ وہ کسی بلا میں مبتلا نہ ہو جس سے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا یہ بلا اس کے مال میں ہوگی یا فرزند میں یا اُسی کی جان پر تاکہ وہ خدا سے اس طرح ملاقات کرے کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہ رہے۔ اگر اس پر کچھ گناہ باقی رہ جائیں تو اس کے مرنے کے وقت اس پر سختی کی جائیگی۔

۱۴۱۔ المیت شیعتنا صدیق شھید صدق بامرنا واحب فینا ابغض فینا یرید بذلک اللہ عزوجل مومن باللہ وبرسوله قال اللہ عزوجل "والذین آمنوا باللہ ورسله اولئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم لھم اجرھم ونورھم۔

۱۴۱۔ ہمارے شیعہ دنیا سے صدیق اور شہید جاتے ہیں کیونکہ انھوں نے ہمارے امر کی (امامت کی) تصدیق کی ہے اور خدا کے لئے ہماری راہ میں دوستی اور دشمنی کی اور خدا اور رسولؐ پر ایمان لایا چنانچہ خداوند عزوجل سورۂ حدید میں ایت نمبر ۱۹ میں ارشاد فرماتا ہے کہ "جن لوگوں نے اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لایا وہ اپنے رب کے پاس صدیق اور شہید ہیں ان کیلئے اس کا اجر اور نور ہے۔

۱۴۲۔ افترقت بنو اسرائیل علی اثلنین وسبعین فرقة وستفرق ھذہ الامة علی ثلث وسبعین فرقة واحدة فی الجنة

۱۴۲۔ بنی اسرائیل بہتر ۷۲ فرقے ہوگئے تھے اس امت کے تہتر ۷۳ فرقے ہو جائیں گے جن میں سے ایک بہشت میں جائیگا

۱۴۳۔ من اذاع سرنا اذاقه اللہ الحدید۔

۱۴۳۔ جو شخص بھی ہمارے راز کو فاش کریگا خدا اس کو لوہے کا ذائقہ چکھائے گا۔

۱۴۴۔ المومن یقظان مترقب ینتظر احدی الحسنیین ویخاف البلاء حذرا من ذنوبه ویرجوا رحمة اللہ عزوجل

۱۴۴۔ مرد مومن بیدار اور دو نیکیوں کا منتظر ہوتا ہے بلاؤں سے خوف کرتا اور گناہوں سے پرہیز کرتا ہے اور اللہ کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔

۱۴۵۔ لا یعری المومن من خوفه و رجائه یخاف مما تقدم ولا یسهو عن طلب ما وعده الله ولا یامن مما خوفه الله عزوجل۔

۱۴۵۔ مومن بغیر امید و بیم کے نہیں رہتا جو گذر چکا اس سے ترساں رہتا ہے خدا نے جو وعدہ کیا ہے اس کے طلب کرنے میں غفلت نہیں کرتا اور جس چیز سے خدا نے خوف دلایا ہے ایمن نہیں رہتا۔

۱۴۶۔ من صدی بالاثم (اغشی خ) عشی عن ذکر الله عزوجل۔

۱۴۶۔ ہر شخص جو گناہ میں آلودہ ہو ذکر خدائے عزوجل سے غافل ہو جائے گا۔

۱۴۷۔ انا مع رسول الله ومع عترتی و سبطی علی الحوض فمن ارادنا فلیاخذ بقولنا ولیعمل عملنا فان لکل اهلبیت نجیب ولنا شفاعة ولاهل مودتنا شفاعة فتنفا فسوانی لقائنا علی الحوض فانا نزود عنه اعدائنا ونسقی منه احبائنا و اولیائنا ومن شرب منه شربة لم یظما بعدها ابدا حوضنا مترع فیه (شعبان خ ب) مشعبان ینصبان من الجنة احدهما من تسنیم والاخر من معین علی حافیة الزعفران وحصاة اللولو والیاقوت وهو الکوثر۔

۱۴۷۔ میں حوض کوثر پر رسول اللہ کے ساتھ ہوں اور میرے ساتھ میری عترت اور دونوں فرزند ہیں۔ ہر شخص جو ہمیں چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ ہمارے قول پر عمل کرے اور ہمارے کردار کی پیروی کرے۔ بتحقیق کہ تمام اہل بیت نجیب ہیں اور شفاعت ہمارے ساتھ ہے اور ہم اپنے دوستوں کی شفاعت کرتے ہیں ہماری ملاقات کیلئے وہ حوض کوثر پر ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوشش کریں گے۔ ہم اپنے دشمنوں کو وہاں سے دور کر دیں گے اور اپنے دوستوں اور محبوں کو اس سے سیراب کرینگے جو شخص اس شربت کو نوش کریگا اس کے بعد کبھی تشنہ نہ ہوگا۔ ہمارے حوض میں جنت سے دو نہریں آتی ہیں ایک تسنیم سے اور دوسری معین سے جس کے کنارہ پر مٹی زعفران کی اور ریت موتی اور یاقوت کی ہے یہی نہر کوثر ہے۔

۱۴۸۔ ان الامور الی الله عزوجل لیست الی العباد ولو کانت الی العباد ما کانوا لیختاروا علینا احداً ولکن الله یختص برحمته من یشاء فاحمدوا الله علی ما اختصکم به من بادی النعم علی طیب الولادة۔

۱۴۸۔ تمام امور کا اجرا خدائے عزوجل کی جانب سے ہے بندوں کی جانب سے نہیں ہے اگر یہ بندوں کے اختیار میں ہوتا ہرگز ہمارے عوض دوسروں کو اختیار نہ کرتے لیکن خدا اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے مخصوص گردانتا ہے۔ پس خدا نے جو تمہیں بزرگی کی نعمت اور حلال زادگی سے مخصوص کیا ہے اس کی حمد کرو۔

۱۴۹۔ یا صاحب الدعاء لا تسئل عما

۱۴۹۔ اے دعا کرنے والے غیر مشروع بات کے لئے سوال

لہ یمحل ولا یکون

١٥٠۔ السوال بعد المدح فامدحوا اللہ عزوجل ثم اسئلوا الحوائج

١٥١۔ اذا ضاق المسلم فلیشتک الی ربہ الذی بیدہ مقالید الامور وتدبیرھا فی کل امر واحدۃ۔

١٥٢۔ اوفوا بالعھد اذا عاھدتم فما زالت نعمۃ ولا نضارۃ عیش الا بذنوب اجترحوھا ان اللہ لیس بظلام للعبید ولو انھم استقبلوا ذلک بالدعاء والانابۃ لما نزل وانھم اذا نزلت بھم النقم وزالت عنھم النعم فزعوا الی اللہ عزوجل بصدق من نیاتھم ولم یھنوا (لم یتمنواخ) ولم یسرفوا لا صلح اللہ لھم کل فاسد ولرد علیھم کل صالح۔

١٥٣۔ ادفعوا امواج البلاء عنکم بالدعاء قبل ورود البلاء فوالذی فلق الحبۃ وبری النسمۃ البلاء اسرع الی المومن من انحدار السیل من اعلا القلعۃ الی اسفلھا ومن رکض البراذین۔

١٥٤۔ سلوا اللہ العافیۃ من جھد البلاء فان جھد البلاءُ ذھاب الدین

١٥٥۔ الدعاء یرد القضاء المبرم فاتخذوہ عدۃ۔

١٥٦۔ اذا اراد احدکم حاجۃ فلیبکر فی طلبھا یوم الخمیس فان رسول اللہ قال

نہ کر اور ناممکن کے لئے خواہش نہ کر۔

١٥٠۔ مدح کرنے کے بعد سوال کرنا چاہئے پس پہلے خدا کی مدح کرو اس کے بعد اپنی حاجات مانگو

١٥١۔ جب کسی مسلمان پر کوئی پریشانی یا سختی ہو تو وہ اپنے پروردگار سے شکایت کرتا ہے کیونکہ کلید امور اور ہر امر کی تدبیر اس کے اختیار میں ہے۔

١٥٢۔ جب تم کسی سے عہد کرو تو اس کو وفا کرو۔ کوئی نعمت اور خوشی زائل نہیں ہوتی مگر اس گناہ کی وجہ جس کے تم مرتکب ہوئے ہو۔ خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا اگر وہ دعا اور توبہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے تو کسی بلا میں گرفتار نہ ہوگا۔ اگر کوئی بلا آجائے اور نعمت چلی جائے اور بندہ خدائے عزوجل کی بارگاہ میں صدق دل سے زاری کرے اور اس امر کو سبک نہ شمار کرے اور اسراف نہ کرے تو خدا اس کے مفاسد کی اصلاح کرتا اور تمام نیکیوں کو اس کی طرف لوٹا دیتا ہے۔

١٥٣۔ کسی بلا کے وارد ہونے سے پہلے امواج بلا کو دعا کے سپر سے دفع کرو۔ اس کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور آدمی کو پیدا کیا بلا مومن کی طرف سیل کے بلند قلعہ سے پستی کی طرف اترنے اور گھوڑوں کے دوڑنے سے زیادہ تیزی سے آتی ہے۔

١٥٤۔ خدا سے بلاؤں کی سختی سے عافیت حاصل کرنے دعا کرو کیونکہ بلاؤں کی سختی دین کو رخصت کر دیتی ہے

١٥٥۔ دعا قضائے مبرم کو رد کر دیتی ہے پس اس کو وسیلۂ دفاع قرار دو۔

١٥٦۔ اگر تم میں کسی کی کوئی حاجت ہو تو پنجشنبہ کے روز اس کی طلب میں عجلت کر۔ کیونکہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ

"اللّٰهم بارك لامتی فی بکورها یوم الخمیس ولیقرء اذا خرج من بیته الآیات من اخر آل عمران وآیة الکرسی وانا انزلناه، وامّ الکتاب فان فیها قضاء حوائج الدنیا والآخرة۔

"خداوندا روز پنجشنبہ کو میری امت کے لئے مبارک گردان جب گھر سے باہر جائے سورہ آل عمران کی آخری آیات (ان فی خلق السموات والارض تا واللہ عندہ حسن الصواب) آیۃ الکرسی، انا انزلنا اور سورہ حمد پڑھے کہ اس سے دنیا و آخرت کے حوائج حاصل ہوتے ہیں۔

احکام فقہ

۱۵۷۔ لیس فی شرب المسکر والمسح علی الخفین تقیة

۱۵۷۔ میخواری میں اور موزہ پر مسح کرنے میں تقیہ جائز نہیں

۱۵۸۔ لا تقیسوا الدین فان من الدین ما لا یقاس وسیاتی اقوام یقیسون فهم اعداء الدین واوّل من قاس ابلیس لعنه الله

۱۵۸۔ احکام دین میں قیاس نہ کرو کیونکہ دین قیاس بردار نہیں ہے بعض لوگ ہیں جو دین میں قیاس کرتے ہیں یہ اعدائے دین ہیں سب سے پہلا شخص جس نے دین میں قیاس کیا ابلیس لعین تھا۔

۱۵۹۔ اذا خرجتم حجاجاً الی بیت الله عزوجل فاکثروا النظر الی بیت الله فان الله عزوجل مائة وعشرون رحمة عند بیة الحرام منها ستون للطائفین و اربعون للمصلین وعشرون للناظرین اقروا عند الملتزم بما حفظتم من ذنوبکم و مالم تحفظوا فقولوا وما حفظته علینا حفظتك ونسیناه فاغفره لنا فانه من اقر بذنبه فی ذلك الموضع وعده وذکره واستغفر الله منه کان حقا علی الله عزوجل ان یغفر له۔

۱۵۹۔ جب تم حج بیت اللہ کیلئے جاؤ خانہ کعبہ پر نظر زیادہ سے زیادہ رکھو کیونکہ خداوند تعالیٰ بیت الحرام میں ایک سو بیس رحمتیں رکھتا ہے اس میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے، چالیس نمازگذاروں کے لئے اور بیس ناظرین کعبہ کیلئے ہیں۔ ملتزم (یعنی خانہ کعبہ کے دروازہ اور رکن حجر اسود) کے قریب اپنے گناہوں کا اعتراف کرو جو تمہیں یاد ہوں و نیز جو تمہیں یاد نہ ہوں ان کے متعلق عرض کرو کہ خداوندا وہ گناہ جو تیرے پاسبانوں نے لکھ لیا اور میں بھول گیا ہوں معاف کر دے کیونکہ ہر شخص جو اس مقام پر اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا انکا شمار کرتا اور ذکر کرکے اللہ سے معافی مانگتا ہے خدائے عزوجل پر حق ہے کہ انہیں معاف کردے۔

اخلاقیات

۱۶۰۔ صلوا ارحامکم ولو بالسلام یقول الله

۱۶۰۔ اپنے رشتہ داروں کا احترام کرو خواہ سلام کرنے ہی سے

عزوجل" واتقوا اللّٰہ الذی تسائلون به والارحام ان اللّٰہ کان علیکم رقیبا۔

۱۶۱۔ اذا بال احدکم فلا یطمحن ببوله ولا یستقبل ببوله الریح

۱۶۲۔ علموا صبیانکم ما ینفعهم اللّٰہ به لا یغلب علیهم المرجیة برایها

۱۶۳۔ ادوا الامانة الی من ائتمنکم ولو الی قتلة اولاد الانبیاء علیهم السلام۔

۱۶۴۔ لا تحقروا ضعفاء اخوانکم فانه من احتقر مومنا لم یجمع اللّٰہ عزوجل بینهما فی الجنة الا ان یتوب۔

۱۶۵۔ لا یکلف المومن اخاہ الطلب الیه اذا علم حاجته۔

۱۶۶۔ تزاوروا وتعاطفوا وتباذلوا (تباذلوا؟)

۱۶۷۔ لا تکونوا بمنزلة المنافق الذی یصف مالا یفعل۔

۱۶۸۔ خالفوا اصحاب المسکر

۱۶۹۔ ایاکم والجدال فانه یورث الشك

۱۷۰۔ صافح عدوك وان کرہ فانه مما امر اللّٰہ عزوجل به عبادہ یقول "ادفع بالتی هی احسن السیئة فاذا الذی بینك و بینه عداوة کانه ولی حمیم و ما یلقّٰها الا الذین صبروا ما یلقها الا کل ذو حظ عظیم" (حم السجدہ)

کیوں نہ ہو چنانچہ خدائے عزوجل فرماتا ہے کہ "اس خدا سے ڈرو کہ جو صلۂ رحم اور اس خصوص میں سوال کریگا بیشک خدا تم پر مہربان ہے"

۱۶۱۔ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اسے چاہیئے کہ بلندی کیطرف رخ کرکے نہ کرے و نیز ہوا کی جانب بھی رخ کرکے نہ کرے۔

۱۶۲۔ اپنے بچوں کو ایسی باتیں سکھاؤ کہ ان سے خدا انکو فائدہ پہونچائے تاکہ فرقہ مرجیہ اپنے عقاید سے ان پر غالب نہ ہو جائیں۔

۱۶۳۔ امانت جس کسی کی بھی ہو اسکو واپس کرو خواہ وہ پیغمبروں کی اولاد کا قاتل ہی کیوں نہ ہو

۱۶۴۔ اپنے غریب بھائی کو پست نہ شمار کرو جو شخص کسی مومن کو پست سمجھتا ہے خدا اسکو اس مومن کے ساتھ بہشت میں جمع نہ کرے گا جب تک کہ وہ توبہ نہ کرلے۔

۱۶۵۔ جب تو جانتا ہے کہ کوئی برادر مومن تجھ سے کوئی حاجت رکھتا ہے قبل اس کے کہ وہ اس کا اظہار کرے اسکی حاجت برآری کر۔

۱۶۶۔ باہم دوستی، مہربانی اور بخشش کرتے رہو

۱۶۷۔ منافق کے جیسے مت بنو کہ وہ جو کہتا ہے کرتا نہیں۔

۱۶۸۔ شرابیوں کی مخالفت کرتے رہو۔

۱۶۹۔ جدال سے کنارہ کشی کرو کیونکہ یہ شک پیدا کرتا ہے۔

۱۷۰۔ اپنے دشمن سے ہاتھ ملاتے رہو خواہ وہ کراہیت ہی کیوں نہ کرے کیونکہ اس سے متعلق خدا نے حکم دیا ہے کہ "تم بدی کا دفعیہ اس چیز سے کرو جو بہت ہی اچھی ہو تو یکایک وہ شخص جس کے اور تمہارے مابین عداوت ہوگی ایسا ہو جائے گا جیسے سرگرم دوست ہوتا ہے اور اس خصلت کے قبول کرنے کی توفیق سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے صبر کیا اور کسی کو نہیں ملیگی اور اس خصلت پر عمل کرنے کی توفیق ہوا ان کے جن کا حصہ بہت بڑا ہے اور کسی کو نہ ملے گی۔

۱۷۱۔ ما تكافي عدوك بشئ اشد عليه من ان تطيع الله فيه وحسبك ان ترى عدوك يعمل بمعاصي الله عزوجل۔

۱۷۱۔ کسی بات میں سخت تر بدلہ جو تو اپنے دشمن سے لینا چاہے یہ ہے کہ اس کے بارہ میں خدا کی اطاعت کر اور تیرے لئے کافی ہے کہ تو اپنے دشمن کو دیکھے کہ وہ خدائے عزوجل کا گناہ کر رہا ہے۔

۱۷۲۔ تجلبوا الرزق قدموا ما استطعتم من عمل الخير تجدوه غدا

۱۷۲۔ نیک عمل سے تمہیں جو کچھ عطا ہو تم سے جس قدر ہو سکے حاصل کر لو کہ یہ کل روز قیامت تمہیں واپس ملے گا۔

۱۷۳۔ اصطنعوا المعروف بما قدرتم على اصطناعه فانه يقي من مصارع السوء

۱۷۳۔ جس قدر ہو سکے نیکی کر لو کیونکہ یہ گناہوں کی سزا کو گھٹاتی ہے۔

۱۷۴۔ احذروا الذنوب فان العبد ليذنب فيحبس عنه الرزق

۱۷۴۔ گناہوں سے بچو کہ بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کی روزی کم ہو جاتی ہے۔

۱۷۵۔ المومن نفسه منه فى تعب والناس منه فى راحة۔

۱۷۵۔ مومن وہ ہے جو اپنے نفس کو تکلیف دیتا ہے تاکہ دوسروں کو اس سے آرام پہونچے۔

۱۷۶۔ بادروا بعمل الخير قبل ان تشتغلوا عنه بغيره۔

۱۷۶۔ نیک کام میں سبقت لیجا و قبل اس کے کہ کسی دوسرے کام میں مشغول ہو۔

۱۷۷۔ من احزن والديه فقد عقهما

۱۷۷۔ جس نے اپنے ماں باپ کو رنجیدہ کیا وہ ان سے عاق ہو گیا۔

۱۷۸۔ عليكم بالصدق قبل ان تزلفوا وتوجروا۔

۱۷۸۔ تمہیں چاہئے کہ صدق سے کام لیں تاکہ یہ تم سے آگے چل جائے اور تم اس کا اجر پاؤ۔

۱۷۹۔ لا تضربوا الدواب على وجوهها فانها تسبح بحمد ربها۔

۱۷۹۔ چار پایوں کے منہ پر مت مارو کیونکہ وہ خدا کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔

۱۸۰۔ السعيد من وعظ بغيره فاتعظ۔

۱۸۰۔ جس نے کسی سے کوئی نصیحت حاصل کی اور اس پر عمل کیا وہ خوش نصیب ہے

۱۸۱۔ روضوا انفسكم على الاخلاق الحسنة فان العبد المسلم يبلغ بحسن خلقه درجة الصائم القائم۔

۱۸۱۔ اپنے کو اخلاق حسنہ سے سنوارو کیونکہ ایک عبد مسلم اپنی خوش اخلاقی کیوجہ شب زندہ دار اور دائم روزہ دار کے درجہ پر پہونچ جاتا ہے۔

۱۸۲۔ اطلب لاخيك عذراء فان لم تجد له عذراء فالتمس له خدراء منزاولة

۱۸۲۔ اپنے بھائی کیلئے کسی دوشیزہ کی تلاش کرو اور اگر نہ ملے تو اس کے لئے کسی پارسا عورت تلاش کرو۔

۱۸۳۔ قلع الجبال ايسر من مناولة ملك موجل فاستعينوا بالله واصبروا فان

۱۸۳۔ پہاڑ کھودنا اس سے آسان ہے کہ عمر تمام کسی سلطنت کا انتظام کرنے خدا سے مدد چاہو اور صبر کرو کیونکہ

الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہٖ والعاقبۃ للمتقین۔

خدا اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے زمین عطا کرتا ہے اور عاقبت متقین کے لئے ہے۔

۱۸۴۔ اذا قال المومن لاخیہ اف انقطع مابینہما فاذا قیل لہ انت کافر کفر احدہما واذا اتہمہ انماث الاسلام فی قلبہ کما ینماث الملح فی الماء

۱۸۴۔ اگر کوئی مرد مومن اپنے کسی بھائی کو اُف کہے تو ان کے درمیان جدائی واقع ہوگی اگر کہے کہ تو کافر ہے تو ان دو میں سے ایک کافر ہو جائے گا اور جب اس پر تہمت لگائے تو اس کے قلب سے ایمان اسی طرح گھل کر نکل جاتا ہے جیسا کہ نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے۔

۱۸۵۔ لاتجالسوا لنا عائبا ولا تمدحوا بنا عند عدونا معلنین باظہار حبنا فتذلوا انفسکم عند سلطانکم

۱۸۵۔ ہم پر عیب لگانے والوں کے ساتھ مت بیٹھو، ہمارے دشمنوں کے سامنے ہماری مدح مت کرو اور ہماری دوستی ان پر ظاہر نہ کرو تاکہ بادشاہوں کے سامنے ذلیل نہ ہوں۔

صدقات

۱۸۶۔ اذا ناولتم السائل شیئا فاسئلوہ ان یدعولکم فانہ یجاب فیکم ولایجاب فی نفسہ لانہم یکذبون۔

۱۸۶۔ جب کسی سائل کو کوئی چیز دو اس سے خواہش کرو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے کیونکہ اس کی دعا تمہارے لئے مستجاب ہوتی ہے اگرچہ کہ اس کی دعا اُسی کے لئے قبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ غلط گوئی کرتے ہیں۔

۱۸۷۔ لیرد الذی یناولہ یدہ الی فیہ فلیقبلہا فان اللہ عزوجل یاخذھا قبل ان یقع فی ید السائل کما قال اللہ عزوجل "الم تعلموا" ان اللہ ھو یقبل التوبۃ عن عبادہ و یاخذ الصدقات" (آیت ۱۰۴۔ توبہ)

۱۸۷۔ جس ہاتھ سے کسی سائل کو کچھ دو اس کا بوسہ لو کیونکہ صدقہ قبل اس کے کہ کسی سائل کے ہاتھ میں جائے خدا کے ہاتھ میں جاتا ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ "آیا تم نہیں جانتے کہ جس طرح خدا اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے صدقات بھی لیتا ہے"۔

۱۸۸۔ تصدقوا باللیل فان صدقۃ اللیل تطفی غضب الرب جل جلالہ

۱۸۸۔ رات کے وقت صدقہ دو کیونکہ رات کا صدقہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

۱۸۹۔ انفقوا مما رزقکم اللہ فان المنفق بمنزلۃ المجاھد فی سبیل اللہ فمن ایقن

۱۸۹۔ خدا نے جو کچھ تمھیں دیا ہے اس میں سے خیرات کرو کیونکہ خیرات کرنیوالا مجاہد راہ خدا کی مانند ہے۔ ہر شخص جو یقین رکھتا

بالخلف جاد و سخت نفسه بالنفقه۔

۱۹۰۔ داروا مرضاکم بالصدقة، حصنوا اموالکم بالزکوة

۱۹۱۔ من ایقن بالخلف جاد بالعطیة

۱۹۲۔ استنزلوا الرزق بالصدقة

۱۹۳۔ الصدقة جنة عظیمه من النار للمومن و وقایة للکافر من ان یتلف ماله یعجل له الخلف ودفع عنه البلایا وماله فی الاخرة۔

ہے کہ خدا معاوضہ دیتا ہے وہ بخشش کرتا ہے اور جو یقین نہیں رکھتا بخل کرتا ہے۔

۱۹۰۔ اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنے سے حفاظت کرو۔

۱۹۱۔ جو معاوضہ پانے کا یقین رکھتا ہے بخشش کرتا ہے۔

۱۹۲۔ صدقہ کے ذریعہ روزی حاصل کرو

۱۹۳۔ جہنم سے بچانے صدقہ مومن کے لئے ایک بڑا سپر ہے اور کافر کے لئے اس کے مال کی حفاظت کا ایک وسیلہ ہے اس کو بہت جلد اس کا صلہ عطا کر دیتا ہے اور اس کی بلاؤں کو دفع کرتا ہے لیکن آخرت میں کوئی نفع نہیں پہونچاتا۔

صحت اغذیہ وادویہ

۱۹۴۔ ان الحجامة تصح البدن وتشد العقل

۱۹۵۔ والطیب فی الشارب من اخلاق النبیؐ و الکرام الکاتبین

۱۹۶۔ والمسواک مرضاة لله عزوجل وسنة النبیؐ و مطیبة للفم

۱۹۷۔ والدهن یلین البشرة ویزید فی الدماغ و یسهل مجاری الماء و یذهب القشف و یسفر اللون

۱۹۸۔ غسل الراس یذهب بالدرن وینفی القذاء

۱۹۹۔ والمضمضة والاستنشاق سنة وطهور للفم۔

۲۰۰۔ والسعوط مصحة للراس و تنقیة للبدن وسائر اوجاع الراس۔

۱۹۴۔ حجامت بدن کو صحیح اور عقل کو محکم کرتی ہے۔

۱۹۵۔ مونچھوں میں خوشبو لگانا اخلاق نبیؐ سے ہے اور کرام الکاتبین کا پسندیدہ ہے۔

۱۹۶۔ مسواک خوشنودی خدا، روش پیغمبرؐ اور منہ کا پاک کرنے والا ہے۔

۱۹۷۔ روغن چہرہ کو نرم، دماغ کو تیز اور پانی کے جسم پر بہنے کو آسان کر دیتا ہے، خشکی کو دفع کرتا اور رنگ صاف کرتا ہے۔

۱۹۸۔ سر کا دہونا میل کو دور کرتا اور نجاست و پلیدی کو نابود کرتا ہے

۱۹۹۔ پانی کو منہ میں گھمانا اور ناک میں چڑہانا سنت ہے اور منہ کو پاک کرتا ہے۔

۲۰۰۔ ناک میں ڈالنے کی دوا سر کے لئے صحت بخش ہے بدن کا تنقیہ کرتی ہے اور سر کے ہر درد کو دفع کرتی ہے۔

۲۰۱۔ النورة نشرة وطهور للجسد

۲۰۲۔ استجادة الحذاء وقاية للبدن وعون على الطهور والصلوة

۲۰۳۔ تقليم الاظفار يمنع الداء الاعظم ويدر الرزق ويورده۔

۲۰۴۔ نتف الابط ينفي الرائحة المنكرة وهو طهور وسنة مما امر به الطيب

۲۰۵۔ غسل اليدين قبل الطعام وبعده زيادة في الرزق واماطة للغمر عن الثياب و يجلو البصر۔

۲۰۶۔ اكل التفاح نضوج للمعدة۔

۲۰۷۔ مضغ اللبان يشد الاضراس وينفي البلغم ويذهب بريح الفم۔

۲۰۸۔ اكل السفرجل قوة للقلب الضعيف و يطيب المعدة ويزيد في قوة الفواد ويشجع الجبان ويحسن الولد۔

۲۰۹۔ اكل احدى وعشرين زبيبة حمراء في كل يوم على الريق يدفع جميع الامراض الا مرض الموت۔

۲۱۰۔ الاستنجاء من ماء البارد يقطع البواسير

۲۱۱۔ لا ينتف الشيب فانه نور المسلم

۲۱۲۔ من شاب شيبة في الاسلام كانت له نوراً يوم القيمة

۲۱۳۔ لا ينام الرجل على المحجنة

۲۱۴۔ لا يبولن في سطح في الهواء

۲۱۵۔ لا يبولن في ماء جار فان فعل ذلك فاصابه شئ فلا يلومن الا نفسه فان

۲۰۱۔ نورہ نشاط لاتا اور جسم کو پاک کرتا ہے۔

۲۰۲۔ جوتوں کو اچھا رکھنے سے بدن کی حفاظت ہوتی ہے اور طہارت اور نماز میں مدد ملتی ہے۔

۲۰۳۔ ناخن تراشنے سے بڑے بڑے درد دفع ہو جاتے ہیں اور روزی بڑھتی ہے

۲۰۴۔ بغل کے بال مونڈنے سے بدبو نابود ہو جاتی ہے یہ پاک کنندہ اور سنت ہے کہ پاک رہنے کے لئے پیغمبر نے حکم دیا ہے

۲۰۵۔ کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونے سے روزی میں زیادتی ہوتی ہے اگر دولت سے کثافت دور رہتی ہے اور بینائی کو جلا حاصل ہوتی ہے

۲۰۶۔ سیب کھانے سے معدہ کی صفائی ہوتی ہے۔

۲۰۷۔ کندر چبانے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ بلغم نابود ہوتا ہے اور منہ کی بدبو دفع ہوتی ہے۔

۲۰۸۔ بہی کھانے سے کمزور قلب کو قوت پہونچتی ہے معدہ پاک ہوتا ہے۔ دل کی توانائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ بزدل بہادر ہوتا ہے۔ بچے نیک ہوتے ہیں۔

۲۰۹۔ روزانہ اکیس (۲۱) دانے سرخ مویز منقی کے ناشتہ میں کھانے سے سوائے موت کے تمام امراض دفع ہو جاتے ہیں۔

۲۱۰۔ ٹھنڈے پانی سے مبرز دھونے سے بواسیر کٹ جاتی ہے

۲۱۱۔ سفید بال مت اکھاڑو کہ یہ مسلمان کا نور ہے۔

۲۱۲۔ جس نے اپنے بال اسلام میں سفید کئے روز قیامت یہ اس کا نور بن جائیں گے۔

۲۱۳۔ مرد کو چاہیے کہ عصا کو تکیہ بنا کر نہ سوئے۔

۲۱۴۔ پشت بام سے ہوا میں پیشاب نہیں کرنا چاہئے

۲۱۵۔ آب رواں میں پیشاب نہیں کرنا چاہئے اگر کوئی اس فعل کا مرتکب ہوا اور کسی مرض میں مبتلا ہو جائے تو پھر اپنے کو

للماء اهلاً وللهواء اهلاً۔

۲۱۶۔ کلوا مما یسقط من الخوان لانه شفاء من کل داء باذن الله عزوجل لمن اراد یستشفی به۔

۲۱۷۔ اذا اکل احدکم طعاما فلیمص اصابعه التی بها اکل قال الله عزوجل بارك الله فیك الیسو۔

۲۱۸۔ الثیاب القطن فانها لباس رسول الله ولم یکن یلبس الشعر والصوف الا من علة وقال ان الله عزوجل جمیل یحب الجمال ویحب ان یری اثر نعمته علی عبده۔

۲۱۹۔ اقروا الحار حتی یبرد فان رسول الله اذا اقرب الیه طعام قال اقروه حتی یبرد ویمکن اکله ماکان الله عزوجل لیطعمنا النار والبرکة فی البارد

۲۲۰۔ توقوا علی اولادکم لبن البغی من النساء والمجنونة فان اللبن یعدی

۲۲۱۔ تنزهوا عن اکل الذی لیست له قانصه ولا صیصیة ولا حوصلة

۲۲۲۔ اتقوا کل ذی ناب من السباع و ذی مخلب من الطیر

۲۲۳۔ لا تاکلوا الطحال فانه یثبت الدم الفاسد۔

سرزنش نہ کرے کیونکہ پانی میں بھی اسکی مخلوق رہتی ہے۔

۲۱۶۔ کھانا کھاتے وقت جو کچھ دسترخوان پر گرجائے کھالو کیونکہ جو شخص بھی شفا چاہتا ہے اس کے مرض کے لئے بحکم خدا اس میں شفا رہے۔

۲۱۷۔ جب تم میں سے کوئی شخص کھاتا ہو اور انگلیوں کو چوس لے جو کھانے میں آلودہ ہوں تو خدائے عزوجل فرماتا ہے کہ خدا تجھے برکت دے۔

۲۱۸۔ سوتی کپڑا پہنو کہ یہ رسول خدا کا لباس تھا۔ اون اور ریشم کا لباس نہیں پہنتے تھے مگر حالت بیماری میں اور فرمایا کہ خدا عزوجل جمیل ہے اور زیبائی کو پسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کے اثر کو اپنے بندوں میں دیکھے۔

۲۱۹۔ گرم غذا کو رہنے دو یہاں تک کہ وہ ٹھنڈی ہو جائے رسول اللہ نے فرمایا کہ جب کھانا سامنے آئے تو اس کو اتنی دیر رہنے دو کہ ٹھنڈا ہو جائے اور کھانے کے قابل ہو جائے۔ خدا نے آگ کو ہماری غذا نہیں قرار دیا اور ٹھنڈے کھانے میں برکت عطا فرمائی۔

۲۲۰۔ زناکار عورت کا دودھ اپنے بچوں کو نہ پلاؤ اور نہ دیوانی عورت کا کیوں کہ دودھ سے ماں کے امراض بچہ میں سرایت کرتے ہیں۔

۲۲۱۔ ایسے پرندہ کا گوشت مت کھاؤ جسکو سنگدانہ اور پاؤں کے خار نہ ہوں اور پوٹا نہ ہو۔

۲۲۲۔ کوچلی والے درندوں اور چنگل والے پرندوں کے گوشت سے پرہیز کرو۔

۲۲۳۔ تلی مت کھاؤ کہ اس سے فاسد خون بنتا ہے

۲۲۴۔ لا تلبسوا السواد فانه لباس فرعون۔

۲۲۵۔ اتقوا الغدد من اللحم فانه محرك عرق الجذام۔

۲۲۶۔ لا تتخذ والملسن فانه حذاء فرعون وهو اول من لبس حذاء الملسن

۲۲۷۔ كلوا التمر فان فيه شفاء من الادواء

۲۲۸۔ اذا اشتكى احدكم عينيه فليقرأ آية الكرسي وليضمر في نفسه انها تبرأ فانه يعافى ان شاء الله تعالى اتقوا الذنوب فما من بلية ولا نقص رزق الا بذنب حتى الخدش والكبوة والمصيبة قال الله عزوجل "وما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم ويعفو عن كثير۔

۲۲۹۔ اذكر الله عزوجل على الطعام ولا تطغوا فانها نعمة من نعم الله ورزق من رزق الله يجب عليكم فيها شكره وحمده

۲۳۰۔ احسنوا صحبة النعم قبل فراقها فانها تزول وتشهد على صاحبها بما عمل فيها۔

۲۳۱۔ من رضي عن الله عزوجل باليسير من الرزق رضي الله عنه باليسير من العمل اياكم والتفريط فتقع الحسرة حين لا تنفع الحسرة۔

۲۳۲۔ ما يتخذ الرجل في منزله لعياله

۲۲۴۔ سیاہ کپڑے نہ پہنو کہ یہ فرعون کا لباس تھا۔

۲۲۵۔ غدود جو گوشت میں ہوتے ہیں ان سے بچو کہ ان سے جذام کی رگ حرکت میں آجاتی ہے۔

۲۲۶۔ سیاہ جوتے مت پہنو کہ یہ فرعون نے پہنا تھا۔ پہلا شخص جس نے سیاہ جوتا پہنا فرعون تھا۔

۲۲۷۔ کھجور کھاؤ کہ اس میں امراض کے لیے شفا ہے

۲۲۸۔ جب تمہاری ایک آنکھ میں تکلیف ہو تو آیۃ الکرسی پڑھو اور دل میں خیال کرو کہ خدا نے چاہا تو اچھی ہو گئی اور شفا پا گئی۔ گناہوں سے بچو کیونکہ کوئی بلا وارد نہیں ہوتی اور رزق میں کمی نہیں ہوتی مگر گناہوں کی وجہ یہاں تک کہ خراش بدن اور ٹھوکر اور ہر مصیبت جو آتی ہے گناہوں ہی کی وجہ ہے خدا عزوجل فرماتا ہے کہ "کوئی مصیبت ایسی نہیں جو تم پر وارد ہو مگر یہ کہ تمہارے ہی ہاتھوں سے لائی ہوئی ہو۔ خدا بہت سے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

۲۲۹۔ کھانا شروع کرتے وقت خدا کا نام لو اور نافرمانی نہ کرو کیونکہ یہ بھی خدا کی نعمتوں میں سے ایک اور اس کے رزق میں سے ایک ہے۔ پس واجب ہے کہ اس خدا کی حمد کرو اور اس کا شکر ادا کرو

۲۳۰۔ نعمت کی قدر کرو جب تک کہ یہ باقی ہے اور تم سے جدا نہ ہوئی ہو کیونکہ جب نعمت چلی جاتی ہے تو اپنے صاحب کے خلاف جو کچھ اس کا عمل تھا گواہی دیتی ہے۔

۲۳۱۔ جو شخص خدا سے کم روزی پر راضی رہتا ہے خدا بھی اسکے تھوڑے سے نیک عمل سے راضی رہتا ہے۔ ارتکاب گناہ سے بچو کہ اس وقت حسرت کرو گے جب کہ حسرت کوئی فائدہ نہ پہونچائے گی۔

۲۳۲۔ بہترین چیز جو کوئی شخص اپنے مکان میں اپنی عیال

۲ فضل من الشاة فمن کان فی منزلہ شاۃ
قدست علیہ الملائکۃ کل یوم مرۃ ومن
کان عندہ شاتان قدست علیہ الملائکۃ
مرتین فی کل یوم وکذا فی الثلث تقول بورک
فیکم

۲۳۳۔ اذا ضعف المسلم فیاکل اللحم و
اللبن فان اللہ عزوجل جعل القوۃ فیہما۔

۲۳۴۔ اذا جلس احدکم فی الشمس
فلیستدبرہا فانہا تظہر الداء
الدفین

۲۳۵۔ لا تجلسوا علی مائدۃ یشرب
علیہا الخمر فان العبد لا یدری متی یوخذ

۲۳۶ اذا جلس احدکم علی الطعام
فلیجلس جلسۃ العبد ولا یضعن
احدکم احدی رجلیہ علی الاخری ولا
یتربع فانہا جلسۃ یبغضہا اللہ ویمقت
صاحبہا۔

۲۳۷۔ عشاء الانبیاء بعد العتمۃ ولا تدعوا
العشاء فان ترک العشاء خراب البدن

۲۳۸۔ لیس من داء الا وھو من داخل
الجوف الا الجراحۃ والحمی فانہما یردان
علی الجسد ورودا۔

۲۳۹۔ کسروا حر الحمی بالبنفسج والماء
البارد فان حرہا من فیح جہنم

۲۴۰۔ لا یتداوی المسلم حتی یغلب مرضہ
صحتہ۔

کیلئے لائے وہ بکری ہے اگر کوئی اپنے مکان میں ایک بکری رکھے تو ملائکہ
ہر روز ایک مرتبہ اس کی تقدیس کرتے ہیں اگر کسی کے پاس دو
بکریاں ہوں تو فرشتے دو مرتبہ اس کی تقدیس کرتے ہیں اور اسی طرح
تین بکریوں کے لئے تین مرتبہ کہتے ہیں کہ مبارک ہو۔

۲۳۳۔ جب کوئی مسلمان ناتوان ہو جائے تو گوشت اور
دودھ استعمال کرے کیونکہ خدا نے ان میں قوت عطا فرمائی ہے

۲۳۴۔ جب تم میں سے کوئی آدمی دھوپ میں بیٹھے اسکو چاہیے
کہ پیٹھ آفتاب کی طرف کرے کیونکہ یہ اندرونی امراض کو ظاہر
کر دیتا ہے۔

۲۳۵۔ اس دسترخوان پر مت بیٹھو جس پر منشیات پیئے
جاتے ہوں کیونکہ بندہ نہیں جانتا کہ کب اسکی روح قبض ہوگی

۲۳۶۔ کسی مجلس میں تم میں سے اگر کوئی کھانے پر بیٹھے تو اسے
چاہیئے کہ ایک بندہ کی طرح بیٹھے اور اپنے پیر دوسروں کی طرف
دراز نہ کرے اور چار زانو نہ بیٹھے کیونکہ خدا ایسی نشست کو
برا سمجھتا ہے اور اس طرح بیٹھنے والے کو دشمن رکھتا ہے

۲۳۷۔ پیغمبروں کا عشائیہ نماز عشاء کے بعد ہے۔ رات کا
کھانا ترک نہ کرو کہ اس کے ترک کرنے میں بدن کی خرابی ہے۔

۲۳۸۔ کوئی مرض نہیں مگر یہ کہ وہ اندرون جسم سے ہے سوائے
زخم اور بخار کے کہ یہ دونوں جسم پر وارد ہوتے ہیں۔

۲۳۹۔ سوزش بخار کو بنفشہ اور ٹھنڈے پانی سے کم کرو
کیونکہ بخار کی سوزش نفس دوزخ سے ہے۔

۲۴۰۔ کسی مسلمان کو نہ چاہیے کہ جب تک بیماری صحت پر غالب
نہ آجائے دوا نہ کرے۔

۲۴۱۔ الحمی قائد الموت وسجن اللہ فی الارض یحبس فیھا من یشاء من عبادہ وھی تحت الذنوب کما یتحات الوبر من سنام البعیر۔

۲۴۲۔ من شرب الخمر وھو یعلم انہ حرام سقاہ اللہ من طینۃ خبال وان کان مغفورا۔

۲۴۳۔ لیجلس احدکم علی الطعام جلسۃ العبد ولیاکل علی الارض ولا یشرب قائما

۲۴۴۔ لعق العسل شفاء من کل داء قال اللہ تعالیٰ "یخرج من بطونھا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس" وھو مع قرائۃ القران ومضغ اللبان یذیب البلغم۔

۲۴۵۔ ابدا وابالملح فی طعامکم فلو یعلم الناس ما فی الملح لاختاروہ علی التریاق المجرب من ابتدا طعامہ بالملح ذھب عنہ سبعون داء وما لا یعلمہ الا اللہ عزوجل۔

۲۴۶۔ صبوا علی المحموم الماء البارد فی الصیف فانہ یسکن حرھا۔

۲۴۷۔ لا تعجلوا الرجل عند طعامہ حتی یفرغ ولا عند غائطہ حتی یاتی علی حاجتہ۔

۲۴۸۔ الا طلاع فی بئر زمزم یذھب

۲۴۱۔ بخار پیش آہنگِ موت ہے اور روئے زمین پر زندانِ خدا ہے اسکے بندوں میں سے جسکو بھی چاہتا ہے اس میں محبوس کر لیتا ہے۔ بخار گناہوں کو اسی طرح نابود کر دیتا ہے جیسا کہ اونٹ کے کوہان سے بال گرتے ہیں۔

۲۴۲۔ کوئی شخص یہ جانتے ہوئے شراب پیئے کہ یہ حرام ہے خدا اس کو دوزخیوں کا خون و پیپ پلائیگا خواہ معاف شدہ کیوں نہ ہو۔

۲۴۳۔ جب تم میں سے کوئی شخص بندوں کی طرح کھانے پر بیٹھے اور روئے زمین پر کھانا کھائے اُسے چاہئے کہ کھڑا ہو کر پانی نہ پیئے۔

۲۴۴۔ شہد کے چاٹ لینے میں ہر مرض کیلئے شفا ہے چنانچہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ "انکے (شہد کی مکھیوں کے) پیٹ سے شہد نکلتا ہے جو مختلف رنگوں کا ہوتا ہے جس میں انسانوں کیلئے شفا ہے۔ شہد قرات قرآن اور کندر کے چبانے کے ساتھ بلغم کو پگھلا دیتا ہے۔

۲۴۵۔ کھانے کی ابتدا نمک سے کرو اگر لوگ جانتے کہ نمک میں کیا خواص ہیں اسکو تریاق پر ترجیح دیتے اور مجرب قرار دیتے۔ جو شخص آغازِ خوراک میں نمک کھاتا ہے اس کے ستر امراض دفع ہو جاتے ہیں جن کو خدا کے سوا کوئی اور نہیں جانتا۔

۲۴۶۔ موسم گرما میں بخار والے کے سر پر ٹھنڈا پانی ڈالو کہ بخار کی حرارت کو سکون پہونچتا ہے۔

۲۴۷۔ اگر کوئی کھانے پر بیٹھا ہو تو اسکے کھانے سے فارغ ہونے تک اس پر عجلت نہ کرو نیز اس شخص پر اس وقت تک تقاضہ نہ کرو جب تک کہ وہ قضائے حاجت سے فارغ نہ ہو جائے

۲۴۸۔ چاہ زمزم کا پانی بیماریوں کو دفع کرتا ہے۔ رکن حجر اسود

الداء فاشربو من مائها ممایلی الرکن الذی فیه الحجر الاسود فان تحت الحجر اربعة انهار من الجنة الفرات والنیل و سیحان وجیحان وهما نهران

کی طرف سے اس کا پانی پیو کیونکہ حجر اسود کے نیچے جنت کی چار نہریں فرات، نیل، سیحون اور جیحون ہیں   دونوں نہریں ہیں۔

۲۴۹۔ فقدت من بنی اسرائیل امتان واحدة فی البحر و احدة فی البر فلا تاکلوا الا ما عرفتم۔

۲۴۹۔ بنی اسرائیل میں جو مسخ ہو گئے تھے ان میں سے دو گروہ گم ہو گئے تھے ایک سمندر میں چلا گیا اور دوسرا خشکی میں بیابانوں میں پس جس جانور کا گوشت کھانا ہو اس وقت تک نہ کھاؤ جب تک کہ اسکے حلال ہونے کی تحقیق نہ کرلو۔

۲۵۰۔ من کتم وجعا اصابة ثلثة ایام من الناس وشکی الی الله عزوجل کان حقا علی الله ان یعافیه منه

۲۵۰۔ اگر کسی کو کوئی درد ہوا اور وہ اسکو تین روز تک کسی پر ظاہر نہ کرے اور خدائے عزوجل کیطرف مائل ہو تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو عافیت بخشے۔

۲۵۱۔ ابعد ما یکون العبد من الله اذا کان همه فرجه وبطنه۔

۲۵۱۔ کسی شخص کے لئے خدا سے دور ترین رہنے کا وہ وقت ہے جب کہ وہ شکم خواری اور زن بازگی کا ارادہ کرتا ہے۔

۲۵۲۔ مدمن الخمر یلقی الله حین یلقاه کمعابد وثن

۲۵۲۔ دائم الخمر خدا کے نزدیک بت پرست کی طرح ہے۔

فقال حجر بن عدی: یا امیرالمومنینؑ ما المدمن؟

حجر بن عدی نے پوچھا کہ یا امیرالمومنینؑ دائم الخمر کسے کہتے ہیں؟

قالؑ: الذی اذا وجدها شربها۔

حضرتؑ نے فرمایا کہ جس کو جب کبھی شراب ملے پی جائے۔

۲۵۳۔ کلوا الدباء فانه یزید فی الدماغ وکان رسول اللهؐ یعجبه الدبأ

۲۵۳۔ کدو کھاؤ کہ دماغ کو بڑھاتا ہے۔ رسول اللہؐ کدو کو پسند فرماتے تھے۔

۲۵۴۔ کلوا الاترج قبل الطعام وبعده فان آل محمدؐ یفعلون ذلک

۲۵۴۔ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ترنج کھاؤ کیونکہ آل محمدؐ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۲۵۵۔ الکمثری یجلو القلب ویسکن اوجاع الجوف۔

۲۵۵۔ امرود قلب کو منجلی کرتا ہے اور اندرونی دردوں کو سکون پہونچاتا ہے۔

۲۵۶۔ اتخذوا الماء طیباً۔

۲۵۶۔ پانی کو پاک قرار دو۔

۲۵۷۔ شرب الماء من قیام علی ارجلکم فانه یورث الدا الذی لا دواله او یعافی الله عزوجل

۲۵۷۔ کھڑے ہو کر پانی پینا باعث درد لا علاج ہے۔ یا خدائے عزوجل اس کو عافیت بخشے۔

۲۵۸۔ اختنوا اولادکم یوم السابع لا یمنعکم حر ولا برد۔

۲۵۸۔ اپنی اولاد کی ساتویں روز ختنہ کرو موسم گرما اور سرما سے اندیشہ نہ کرو۔

۲۵۹۔ فانہ طھور للجسد

۲۵۹۔ ختنہ سے جسد پاک رہتا ہے۔

۲۶۰۔ ان الارض لتضج الی اللہ تعالیٰ من بول الاغلف

۲۶۰۔ غیر ختنہ شدہ کے پیشاب کرنے سے زمین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں متضرع ہوتی ہے۔

۲۶۱۔ السکر اربع سکرات سکر الشرب وسکر المال وسکر النوم وسکر الملک

۲۶۱۔ مستی چار قسم کی ہوتی ہے۔ مستی شراب، مستی مال، مستی خواب اور مستی بادشاہت۔

۲۶۲۔ احب للمومن ان یطلی فی کل خمسة عشر یوما من النورة

۲۶۲۔ میں مومن کے لئے اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ ہر پندرہ روز میں ایک مرتبہ نورہ استعمال کرے۔

۲۶۳۔ اقلوا من اکل الحیتان فانھا تذیب البدن وتکثر البلغم وتغلظ النفس۔

۲۶۳۔ مچھلی کم کھایا کرو اس سے جسم کا گوشت گھل جاتا ہے۔ بلغم بڑھتا ہے اور سختی نفس پیدا کرتی ہے۔

۲۶۴۔ حسو اللبن شفاء من کل داء الا الموت۔

۲۶۴۔ دودھ گھونٹ گھونٹ کرکے پینے میں سوائے موت کے ہر مرض کے لئے شفا ہے۔

۲۶۵۔ کلوا الرمان بشحمہ فانہ دباغ للمعدة

۲۶۵۔ انار اس کے گودے کے ساتھ کھاؤ کہ یہ معدہ کو پاک وصاف کرتا ہے۔

۲۶۶۔ فی کل حبة من الرمان اذا استقرت فی المعدة حیوة للقلب وامان للنفس والمرض و(تمرض خ) وسواس الشیطان اربعین لیلة نعم الادام

۲۶۶۔ انار کا ہر دانہ جو معدہ میں جاگزیں ہوتا ہے چالیس روز تک قلب کیلئے حیات بخش، نفس اور امراض کے لئے اور شیطانی وسوسوں سے امان بخش ہے۔ یہ ایک دائمی نعمت ہے۔

۲۶۷۔ الخل یکسر المرة ویحیی القلب

۲۶۷۔ سرکہ صفرے کو کم کرتا اور قلب کو حیات بخشتا ہے۔

۲۶۸۔ کلوا الھندبا فما من صباح الا وعلیہ قطرة من قطرات الجنة۔

۲۶۸۔ کاسنی ہر صبح کھاؤ کہ اس پر قطرات جنت سے ایک قطرہ رہتا ہے۔

۲۶۹۔ اشربوا ماء السماء فانہ یطھر البدن ویدفع الاسقام قال اللہ تعالیٰ "وینزل من السماء ماء لیطھرکم بہ ویذھب عنکم رجز الشیطان

۲۶۹۔ بارش کا پانی پیو کہ یہ جسم کو پاکیزہ کرتا ہے اور بیماریوں کو دفع کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "آسمان سے پانی نازل کرتا ہے جو تم کو پاک کرتا ہے اور شیطان کی پلیدی کو تم سے دور کرتا ہے تمہارے قلوب

وليربط بها قلوبكم ويثبت به الاقدام (انفال ۱۱)

میں ربط پیدا کرتا اور قدموں کو استوار کرتا ہے"

۲۷۰۔ مامن داء الا وفی الحبة السوداء منه شفاء الا السام

۲۷۰۔ کوئی مرض نہیں مگر یہ کہ سیاہ دانہ میں اس کے لئے شفا ہو مگر یہ زہرناک ہے۔

۲۷۱ لحوم البقر داء والبانها دواء واسمانها شفاء

۲۷۱۔ گائے کا گوشت مرض آور ہے اس کا دودھ دوا ہے اور اس کے روغن میں شفا رکھی ہے۔

۲۷۲۔ من تاکل الحامل من شئی ولا تتداوی به افضل من الرطب قال الله تعالیٰ لمریم وهزی الیک بجذع النخلة تساقط علیک رطبا جنیا فکلی واشربی وقری عینا

۲۷۲۔ حاملہ عورت کیلئے تازہ کھجور سے بہتر نہ کوئی دوا ہے اور نہ غذا چنانچہ اللہ تعالیٰ مریم کے لئے فرماتا ہے کہ درختِ خرما کے تنہ کو ہلاؤ تاکہ تازہ کھجوریں گریں پس کھاؤ اور پیو اور اپنے فرزند سے اپنی آنکھوں کو روشن رکھو۔

۲۷۵۔ الحقنة من الاربع

۲۷۵۔ حقنہ چار دواؤں میں سے ایک ہے۔

۲۷۴۔ هی تعظم البطن وتنقی داء الجوف وتقوی البدن

۲۷۴۔ حقنہ بدن کو قوی بناتا ہے پیٹ کو موٹا کرتا اور اندرونی دردوں کا دافع ہے۔

۲۷۳۔ قال رسول الله ان افضل ما تداویتم به الحقنة۔

۲۷۳۔ رسول خدا نے فرمایا کہ بہترین علاج حقنہ ہے

۲۷۶۔ السعطوا بالبنفسج

۲۷۶۔ بنفشہ کی نسوار بنا کر ناک میں چڑھاؤ۔

۲۷۷۔ علیکم بالحجامة

۲۷۷۔ تمہیں چاہیے کہ ہمیشہ حجامت بنواتے رہیں۔

۲۷۸۔ فی یوم الجمعة ساعةٌ لا یحتجم فیها احدٌ الا مات۔

۲۷۸۔ جمعہ کے روز ایک ساعت ہے جس میں کسی شخص کو حجامت نہیں بنوانی چاہئے ورنہ وہ مر جائیگا۔

آداب مباشرت

۲۷۹۔ اذا اراد احدکم ان یاتی زوجته فلا یعجلها فان للنساء حوائج

۲۷۹۔ جب کوئی شخص اپنی زوجہ سے مقاربت کا ارادہ کرے تو اسکو تعجیل نہیں کرنی چاہئے کیونکہ عورت کا آمادہ ہونا ضروری ہے۔

۲۸۰۔ اذا رای احدکم امرأة تعجبه

۲۸۰۔ جب کوئی شخص کسی بیگانہ عورت کو دیکھے اور

فلیات اھلہ فان عند اھلہ مثل ما رای

۲۸۱۔ فلا یجعلن للشیطان علی قلبہ سبیلا لیصرف بصرہ عنھا۔

۲۸۲۔ فاذا لم یکن زوجۃ فلیصل رکعتین ویحمد اللہ کثیراً ویصلی علی النبیؐ ثم یسئل اللہ من فضلہ فانہ یتیح لہ من رافتہ ما یغنیہ

۲۸۳۔ اذا اتی احدکم زوجتہ فلیقل

۲۸۴۔ الکلام عند ذلک فانہ یورث الخرس

۲۸۵۔ لا ینظرن احدکم الی باطن فرج امراتہ فلعلہ یری ما یکرہ و یورث العمی۔

۲۸۶۔ اذا اراد احدکم مجامعۃ زوجتہ فلیقل اللھم انی استحللت فرجھا بامرک وقبلتھا بامانتک فان قضیت لی منھا ولدا فاجعلہ ذکرا سویا ولا تجعل للشیطان فیہ نصیبا ولا شریکاء

۲۸۷۔ اذا اراد احدکم ان یاتی اھلہ فلیتوق اول الاھلۃ وانصاف الشھور فان الشیطان یطلب الولد فی ھذین الوقتین والشیاطین یطلبون الشرک فیھما ویجیئون ویحبلون (یحبلون خ ب)

۲۸۸۔ لتطیب المرأۃ المسلمۃ لزوجھا

۲۸۹۔ یستحب للمسلم ان یاتی اھلہ اول لیلۃ من شھر رمضان لقول اللہ

اس پر فریفتہ ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنی بیوی سے مقاربت کرے کیونکہ اس کے پاس بھی اس کے مثل ہی ہے جو اس نے دیکھا

۲۸۱۔ شیطان کو اپنے دل میں راستہ نہ دو تاکہ غیر عورتوں سے نظر ہٹائی جا سکے۔

۲۸۲۔ اگر کسی کو زوجہ نہ ہو (اور اس کو عورت کی خواہش ہو) تو اسکو چاہئے کہ دو رکعت نماز ادا کرے اور خدا کی بہت حمد بجالائے اور نبیؐ پر صلوات بھیجے اور پھر خدا سے سوال کرے کہ وہ اپنے فضل اور مہربانی سے اسکو مستغنی کر دے۔

۲۸۳۔ جب کوئی شخص اپنی زوجہ سے مقاربت کرے تو بات کم کرے

۲۸۴۔ ایسی حالت میں گفتگو (بچہ کیلئے) گونگے پن کا باعث ہوتی ہے

۲۸۵۔ عورت کی شرمگاہ کے اندر نظر نہ ڈالنی چاہئے ممکن ہے ایسی چیز نظر آئے جس سے کراہت ہو اور یہ (بچہ کے اندھے ہونے کا باعث ہو۔

۲۸۶۔ جب کوئی اپنی زوجہ سے مجامعت کا ارادہ کرے تو کہے کہ خداوندا میں نے اسکو تیرے حکم کے تحت حلال کیا اور اس کو تیری امانت کے طور پر قبول کیا اگر تو اس سے کوئی اولاد عطا کرے تو ایک بے عیب فرزند قرار دے جس کیساتھ نہ شیطان کی شرکت ہو اور نہ اس میں اس کا حصہ ہو۔

۲۸۷۔ جب کوئی شخص اپنی اہلیہ سے مقاربت چاہے تو یہ شب اول ماہ اور نیمہ ماہ نہ ہو کہ شیطان ان دو اوقات میں فرزند چاہتا ہے اور دوسرے شیاطین بھی اس کے ساتھ شرکت کرتے ہیں۔

۲۸۸۔ ایک مسلمان عورت کو اپنے شوہر کیلئے اپنے کو معطر کرنا ہے

۲۸۹۔ کسی مسلمان کیلئے مستحب ہیکہ ماہ رمضان کی پہلی رات اپنی اہلیہ کے پاس جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شب ہائے

تعالیٰ "احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم" والرفث المجامعۃ (بقرہ پ ۲)

رمضان میں تمہارے لئے اپنی عورتوں سے مقاربت و مجامعت حلال کی گئی ہے۔

متفرقات

۲۹۰۔ لا تختموا بغیر الفضۃ فان رسول اللہ قال ما طھرت ید فیھا خاتم حدید

۲۹۰۔ چاندی کے سوائے کوئی اور انگشتری نہ پہنو کیونکہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جس ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی ہو وہ پاک نہیں ہے

۲۹۱۔ من نقش علی خاتمہ اسم اللہ عزوجل فلیحولہ من الید التی یستنجی بھا فی المتوضی۔

۲۹۱۔ جس شخص نے انگشتری پر اللہ کا نام کندہ کرایا ہو اسکو چاہیے کہ پیشاب کرنے کے بعد جس ہاتھ سے دھوتا ہے اس میں انگشتری ہو تو نکال دے۔

۲۹۲۔ اذا نظر احدکم فی المرآۃ فلیقل "الحمد للہ الذی خلقنی فاحسن خلقی و صورنی فاحسن صورتی وزان منی ما شان من غیری و اکرمنی بالاسلام۔

۲۹۲۔ جب کوئی آئینہ میں اپنی صورت دیکھے تو کہے کہ اس خدا کی حمد کرتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا اور سب سے اچھی مخلوق قرار دیا اور سب سے زیادہ اچھی صورت عطا فرمائی اور جو چیزیں دوسری مخلوق کیلئے نکوہیدہ ہیں زیبائش کیساتھ عطا فرمائیں اور مجھ کو اسلام سے گرامی کیا۔

۲۹۳۔ لیتزین احدکم لاخیہ المسلم اذا اتاہ کما یتزین للغریب الذی یحب ان یراہ فی احسن الھیئۃ۔

۲۹۳۔ جب کوئی مسلمان بھائی تم میں سے کسی کے پاس آئے اس کے لئے اپنے کو آراستہ کرو جیسا کہ تم کسی غیر کے لئے کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ وہ تم کو بہترین ہیئت میں دیکھے۔

۲۹۴۔ لا ینفخ الرجل فی موضع سجودہ

۲۹۴۔ کسی کو نہ چاہیے کہ حالت سجدہ میں پھونک مارے۔

۲۹۵۔ لا ینفخ فی طعامہ ولا فی شرابہ

۲۹۵۔ کھانے اور مشروبات پر پھونکنا نہیں چاہیے۔

۲۹۶۔ ولا فی تعویذہ

۲۹۶۔ و نیز کسی تعویذ پر بھی پھونکنا نہیں چاہیے

۲۹۷۔ اتبعوا قول رسول اللہ فانہ قال من فتح علی نفسہ باب مسئلۃ فتح اللہ علیہ باب فقر

۲۹۷۔ ارشاد رسول خدا کی پیروی کرو کہ فرمایا "جس شخص نے اپنے نفس پر طلب حاجت کا دروازہ کھولا خدا احتیاج کا دروازہ اس کیلئے کھول دیتا ہے۔

۲۹۸۔ لا تستصغروا قلیل الاثام فان القلیل یحصی و یرجع الی الکثیر۔

۲۹۸۔ مخلوق میں کسی کو چھوٹا مت سمجھو کیونکہ چھوٹا ہی بڑا ہو جاتا ہے۔

۲۹۹۔ اکثروا ذکر الموت و یوم خروجکم

۲۹۹۔ موت کا ذکر اور تمہارے قبروں سے باہر نکل کر اللہ

من قبورکم وقیامکم بین یدی اللّٰہ عزوجل یھون علیکم المصائب۔

عزوجل کے سامنے کھڑے رہنے کے دن کا ذکر کثرت سے کرتے رہو تاکہ مصائب تم پر آسان ہو جائیں۔

۳۰۰۔ اذا لقیتم عدوکم فی الحرب فاقلوا الکلام و اکثروا ذکر اللّٰہ عزوجل فلا تولوھم الادبار فتسخطوا اللّٰہ ربکم وتستوجبوا غضبہ واذا رایتم من اخوانکم فی الحرب الرجل المجروح او من قد نکل او من طمع عدوکم فیہ فقوہ بانفسکم۔

۳۰۰۔ جب جنگ میں دشمن تمہارے مقابلہ پر ہو بات بہت کم کرو اور خدائے عزوجل کا ذکر کثرت سے کرو اور دشمن کو پشت نہ دکھاؤ۔ (یعنی فرار نہ ہو) تاکہ اپنے پروردگار کے قہر میں مبتلا ہو کر اس کے مستوجب غضب بنو اور جب تم جنگ میں اپنے کسی بھائی کو زخمی یا درماندہ یا چنگال دشمن میں پھنسا ہوا دیکھو تو تن دہی کے ساتھ اس کی نگہداری کرو۔

۳۰۱۔ اصطنعوا المعروف بما قدرتم علی اصطناعہ فانہ یقی من مصارع السوء۔

۳۰۱۔ جہاں تک ہو سکے نیکی کرو کہ نیکیاں گناہوں کو صاف کر دیتی ہیں۔

۳۰۲۔ من اراد منکم ان یعرف کیف منزلتہ عند اللّٰہ عزوجل فلینظر کیف منزلۃ اللّٰہ منہ عند الذنوب کذلک تکون منزلتہ عند اللّٰہ۔

۳۰۲۔ جو شخص چاہتا ہے کہ خدا کے نزدیک اپنی منزلت معلوم کرے اسے دیکھنا چاہیئے کہ جب وہ کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے نزدیک خدا کی کیا منزلت ہے۔ اسی طرح اسکی منزلت خدا کے پاس ہوگی۔

۳۰۳۔ تقدموا بالدعاء قبل نزول البلاء۔

۳۰۳۔ قبل اس کے کہ تم پر کوئی بلا نازل ہو دعا کے ساتھ آگے بڑھو۔

۳۰۴۔ یفتح ابواب السماء فی خمسۃ واقیت عند نزول الغیث وعند الزحف وعند الاذان وعند قرائۃ القرآن ومع زوال الشمس وعند طلوع الفجر۔

۳۰۴۔ آسمان کے دروازے پانچ وقت کھلتے ہیں۔ نزول بارش کے وقت، دشمن کے لشکر کی طرف بڑھتے وقت اذاں کے وقت، قرآن پڑھتے وقت اور زوال آفتاب اور طلوع فجر کے وقت۔

۳۰۵۔ من غسل منکم میتا فلیغتسل بعد ما یلبسہ اکفانہ۔

۳۰۵۔ کسی میّت کو غسل دینے اور کفن پہنانے کے بعد چاہیئے کہ خود بھی غسل کرے۔

۳۰۶۔ لا تجمروا الاکفان ولا تمسحوا موتاکم بالطیب الا الکافور فان المیت بمنزلۃ

۳۰۶۔ اپنی میتوں کے کفن کو نہ بخور دو اور نہ سوائے کافور کے کوئی عطر لگاؤ کیونکہ میت اس شخص کی طرح ہے جو احرام

المحرم۔

۳۰۷۔ مروا اهاليكم بالقول الحسن عند موتاكم فان فاطمةؑ بنت محمدؐ لما قبض ابوها ساعدتها جميع بنات بني هاشم فقالت دعوا التعداد و عليكم بالدعاء

۳۰۸۔ زوروا موتاكم فانهم يفرحون بزيارتكم۔

۳۰۹۔ وليطلب الرجل الحاجة عند قبر ابيه و امه بعد ما يدعو لهما۔

۳۱۰۔ المسلم مرآة اخيه المسلم

۳۱۱۔ فاذا رايتم من اخيكم هفوة فلا تكونوا عليه وكونوا له كنفسه وارشدوه وانصحوا و ترفقوا به

۳۱۲۔ اياكم والخلاف فتتفرقوا

۳۱۳۔ من يسافر منكم بدابة فليبدا حين ينزل بعلفها و سقيها۔

۳۱۴۔ من ضل منكم في سفر او خاف على نفسه فليناد "يا صالح اغثني" فان في اخوانكم من الجن جنيا يسمى صالحا يسيح في البلاد لمكانكم محتسبا نفسه لكم فاذا سمع الصوت اجاب و ارشد الضال منكم وحبس دابته۔

۳۱۵۔ من خاف منكم على نفسه من الاسد او على غنمه فليخط عليها خطة وليقل "اللهم رب دانيال والجب و رب كل اسد مستاسد احفظني واحفظ

باندھا ہوا ہے۔

۳۰۷۔ اپنے اہل مکان کو ہدایت کرو کہ جب کسی کی میت میں جائیں تو اچھی باتیں کریں چنانچہ جب رسالت مآبؐ نے رحلت فرمائی جناب فاطمہؑ نے بنی ہاشم کی تمام عورتوں کو جو تعزیت کیلئے آئی تھیں فرمایا کہ نالہ و شیون چھوڑ دیں اور دعا کریں۔

۳۰۸۔ اپنے مرحومین کی زیارت کرو کیونکہ وہ تمہارے زیارت کرنے سے خوش ہوتے ہیں۔

۳۰۹۔ کسی شخص کو چاہیے کہ اپنے ماں باپ کی قبر پر ان کے لئے دعا کرنے کے بعد خدا سے اپنی حاجت طلب کرے۔

۳۱۰۔ مسلمان ایک مسلمان بھائی کے لئے آئینہ ہے۔

۳۱۱۔ جب کسی برادر مومن سے کوئی لغزش دیکھو تو اس پر یکایک نہ ٹوٹ پڑو بلکہ خود کی طرح اس کو ہدایت و نصیحت کرو اور نرمی سے پیش آؤ۔

۳۱۲۔ اختلاف سے پرہیز کرو کہ پراگندہ ہو جاؤ گے۔

۳۱۳۔ جو شخص بھی کسی چوپایہ پر سفر کرے اور جب اپنی منزل پر پہونچے تو پہلے اس کو چارہ اور پانی دے۔

۳۱۴۔ حالت سفر میں تم میں سے اگر کوئی گم ہو جائے یا ڈر جائے اُسے اس طرح مدد طلب کرنی چاہیے "یا صالح اغثنی" کیونکہ جنوں میں سے ایک جن جس کا نام صالح ہے شہروں میں تمہارے مکانوں میں گھومتا رہتا ہے جب وہ تمہاری آواز سنتا ہے جواب دیتا ہے اور راستہ بھولے ہوئے کی رہبری کرتا ہے اور چوپایوں کو حراست میں رکھتا ہے۔

۳۱۵۔ تم میں سے کوئی شخص بیابان میں اپنے لئے یا اپنے بکریوں کے لئے شیر سے خوف کرے تو اسے چاہیے کہ اطراف ایک خط کھینچ دے (یعنی حصار باندھ دے) اور کہے کہ خداوندا اے پروردگار دانیال و چاہ (شیراں) اور ہر شیر درندہ کے پروردگار میری

غنی۔

۳۱۶۔ من خاف منکم العقرب فالیقرأ هذه الایات "سلام علی نوح فی العالمین انا کذلک نجزی المحسنین انه من عبادنا المومنین"

۳۱۷۔ من خاف منکم الغرق فلیقراء " بسم الله مجریها و مرسیها ان ربی لغفور رحیم۔ بسم الله الملک القوی و ما قدروا الله حق قدره والارض جمیعاً قبضته یوم القیمة والسموات مطویات بیمینه سبحانه و تعالی عما یشرکون

۳۱۸۔ عقوا عن اولادکم یوم السابع و تصدقوا بوزن شعرهم فضة علی مسلم وکذلک فعل رسول الله بالحسنؑ و الحسینؑ و سائر ولده۔

۳۱۹۔ احتسبوا (احسبوا خ) کلامکم من اعمالکم

۳۲۰۔ یقل کلامکم الا فی الخیر

۳۲۱۔ من کان علی یقین فشک فلیمض علی یقینه فان الشک لا ینقض الیقین۔

۳۲۲۔ لا تشهدوا قول الزور

۳۲۳۔ الفقر هو الموت الاکبر

۳۲۴۔ قلة العیال احد الیسارین

۳۲۵۔ التقدیر نصف العیش

۳۲۶۔ الهم نصف الهرم

۳۲۷۔ ما عال امرا اقتصد

۳۲۸۔ ما عطب امرأ استشار

اور میرے بکروں کی حفاظت فرما۔

۳۱۶۔ اگر کوئی شخص بچھو سے ڈرتا ہو تو ان ایات کو پڑھے " سلام علی نوح فی العالمین ۔ انا کذلک نجزی المحسنین انه من عبادنا المومنین"۔ (الصافات)

۳۱۷۔ کسی کو غرق ہونے کا خوف ہو تو پڑھے "بسم الله مجریها و مرسیها ان ربی لغفور رحیم بسم الله الملک القوی و ما قدروا الله حق قدره والارض جمیعا قبضته یوم القیمة والسموات مطویات بیمینه سبحانه و تعالی عما یشرکون"۔

۳۱۸۔ اپنی اولاد کا عقیقہ ساتویں روز کرو اور بالوں کے ہموزن چاندی تصدق کر کے کسی مسلمان کو دیدو رسول خداؐ حسنؑ اور حسینؑ اور تمام دوسرے بچوں کیلئے ایسا ہی کرتے تھے۔

۳۱۹۔ اپنے کلام کا احتساب اپنے اعمال کے ساتھ کرو۔

۳۲۰۔ نیکی کے علاوہ بات کم سے کم کرو۔

۳۲۱۔ اگر کوئی شخص یقین رکھتا تھا پھر اپنے یقین پر شک کرنے لگا تو اس کا شک اس کے یقین کو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتا۔

۳۲۲۔ جھوٹی گواہی نہ دو۔

۳۲۳۔ فقر موت اکبر ہے

۳۲۴۔ اولاد کی کمی بھی دو میں سے ایک تونگری ہے۔

۳۲۵۔ تقدیر نصف عیش ہے۔

۳۲۶۔ غم واندوہ نصف بڑھاپا ہے۔

۳۲۷۔ جس نے میانہ روی اختیار کی کبھی تنگدست نہ ہوا۔

۳۲۸۔ جس نے مشورہ سے کام کیا ہلاک نہ ہوا۔

۳۲۹۔ لا تصلح الصنیعة الا عند ذی حسب او دین

۳۲۹۔ احسان اصلاح نہیں کرسکتا مگر صاحب شرافت یا دین دار کی۔

۳۳۰ لکل شیئ ثمرة وثمرة المعروف تعجیله۔

۳۳۰۔ ہر بات کا ایک انجام ہوتا ہے احسان کے ثمرہ میں تعجیل ہے۔

۳۳۱۔ من ضرب یدیه علی فخذیه عند المصیبة حبط اجره۔

۳۳۱۔ مصیبت میں جس نے زانو پر ہاتھ مارا اس کا اجر ضایع ہوگیا

۳۳۲۔ لا نذر فی معصیة ولا یمین فی قطعیة۔

۳۳۲۔ معصیت میں عہد و پیمان اور قطع رحم میں قسم کھانا جائز نہیں۔

۳۳۳۔ رحم الداعی بلا عمل کالرامی بلا وتر

۳۳۳۔ کار نیک کی طرف بلانے والا بے عمل اس شخص کی مانند ہے جو بغیر کمان کے تیر چلانا چاہتا ہے۔

۳۳۴۔ المقتول دون ماله شهید

۳۳۴۔ جو شخص اپنے اموال کی حفاظت میں مارا جائے شہید ہے۔

۳۳۵۔ المخبون غیر محمود ولا ماجور۔

۳۳۵۔ ضعیف الرائے شخص کی نہ ہی تعریف ہوتی ہے اور نہ اسے کوئی اجر ملتا ہے۔

۳۳۶۔ لا یمین لولد مع والده ولا للمرأة مع زوجها۔

۳۳۶۔ بغیر باپ کی اجازت کے فرزند کی قسم اور بغیر شوہر کی اجازت کے زوجہ کی قسم صحیح نہیں۔

۳۳۷۔ لا تعرب بعد الهجرة ولا هجرة بعد الفتح

۳۳۷۔ ہجرت کے بعد اعرابی بننا اور فتح مکہ کے بعد ہجرت کرنا ساقط ہے۔

۳۳۸۔ البر لا یبلی والذنب لا ینسی والله الجلیل مع الذین اتقوا والذینهم محسنون

۳۳۸۔ نہ نیکی کہنہ ہوتی ہے اور نہ گناہ فراموش ہوتا ہے خدا ان لوگوں کیساتھ ہے جو متقی ہیں اور احسان کرتے ہیں۔

۳۳۹۔ المومن لا یغش اخاه ولا یخونه ولا یخذله ولا یتهمه ولا یقول له انا منك بری۔

۳۳۹۔ مومن اپنے بھائی کو فریب نہیں دیتا۔ اس کیساتھ نہ خیانت کرتا ہے نہ اسے چھوڑ دیتا ہے نہ اس پر اتہام لگاتا ہے اور نہ اس سے کہتا ہے کہ میں تجھ سے بیزار ہوں۔

۳۴۰۔ لا تعاجلوا الامر قبل بلوغه فتندموا ولا یطولن علیکم (الامل خ ب) الامد فتقسوا قلوبکم۔

۳۴۰۔ کسی کام میں قبل از وقت عجلت نہ کرو کہ پشیمان ہوگے اور مدت کو طویل بھی نہ ہونے دو کہ تمہارے قلوب سخت ہو جائیں گے۔

۳۴۱۔ ارفعوا ضعفائکم واطلبوا الرحمة

۳۴۱۔ اپنے ناتوانوں کی دستگیری کرو۔ ان کے لئے رحمت خدا

من الله عز وجل بالرحمة لهم

۳۴۲۔ ایاکم وغیبة المسلم فان المسلم لا یغتاب اخاه وقد نھی اللہ عزوجل "ولا یغتب بعضکم بعضاً ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا"

۳۴۳۔ تشمیر الثیاب طھور لھا قال اللہ تعالٰی "وثیابك فطھر ای فشمر"

۳۴۴۔ من ثلث الکبر والطیرة والتمنی فاذا تطیر احدکم فلیمض علی طیرته ولیذکر اللہ عزوجل واذا خشی الکبر فلیاکل مع عبده وخادمه ولیحلب الشاة واذا تمنی فلیسال اللہ عزوجل ولیبتھل الیه ولا تنازعه نفسه الی الاثم۔

۳۴۵۔ خالطوا الناس بما یعرفون ودعوھم مما ینکرون ولا تحملوھم علی انفسکم وعلینا ان امرنا صعب مستصعب لا یحتمله الا ملك مقرب او نبی مرسل او عبد قد امتحن اللہ قلبه للایمان۔

۳۴۶۔ اطرحوا سوء الظن بینکم فان اللہ نھی عن ذلك۔

۳۴۷۔ اذا انتبه احدکم من نومه فلیقل "لا اله الا اللہ الحلیم الکریم الحی القیوم وھو علی کل شیئ قدیر سبحان رب النبیین واله المرسلین ورب السموات السبع و

طلب کرتے ہوئے اپنے لئے بھی خدا سے رحمت طلب کرو۔

۳۴۲۔ تمہیں چاہئے کہ کسی مسلمان کی غیبت نہ کریں کیونکہ کوئی مسلمان اپنے بھائی کی غیبت نہیں کرتا و نیز خدائے عزوجل نے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے۔

۳۴۳۔ ٹنک کرد ہونے سے کپڑے پاک ہو جاتے ہیں چنانچہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ "اپنے کپڑوں کو پاک کر یعنی ٹنک کر د ہو۔

۳۴۴۔ ہر شخص میں تین خصلتوں میں سے کوئی ایک رہتی ہے تکبر، بدفالی اور بیجا آرزو۔ جب تم میں سے کسی کو شگونِ بد ہو تو اس کو چاہئے کہ اس پر اعتماد نہ کرے اور خدائے عزوجل کو یاد کرے اگر کوئی "تکبر" میں گرفتار ہو جائے تو اسکو چاہئے کہ اپنے غلام اور خدمتگار کے ساتھ ہم طعامی کرے اور بکری کا دودھ دوہے اور اگر کسی کو بیجا آرزو پیدا ہو تو خدائے عزوجل سے درخواست کرے اور خود کو اپنے نفس کے حوالے نہ کرے کہ وہ اسکو گناہ میں مبتلا کر دے۔

۳۴۵۔ ان لوگوں سے میل جول رکھو جو معرفت رکھتے ہیں اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو انکار کرتے ہیں نہ اپنے نفوس پر ان کا بار ڈالو اور نہ ہم پر۔ بتحقیق کہ ہمارا امر دشوار اور دشوار تر ہے اس کا کوئی متحمل نہیں ہو سکتا مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ بندہ جس کے قلب کا اللہ نے ایمان کے ساتھ امتحان لے لیا ہو۔

۳۴۶۔ آپس میں بدگمانی نہ کرو کیونکہ خدا نے اس سے منع کیا ہے۔

۳۴۷۔ جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو کہے کہ "لا اله الا اللہ الحلیم الکریم۔ الحی القیوم وھو علی کل شیئ قدیر، سبحان رب النبیین واله المرسلین ورب السموات السبع ومافیھا

مافیها ورب الارضین و مافیهن ورب العرش العظیم والحمد رب العالمین فاذا جلس من نومه فلیقل قبل ان یقوم حسبی الله حسبی الرب من العباد حسبی الله الذی هو حسبی" منذ کنت حسبی الله ونعم الوکیل۔

۳۴۸۔ اذا قام احدکم من اللیل فلینظر الی اکناف السماء ولیقل" ان فی خلق السموات والارض" الی انک لاتخلف المیعاد

۳۴۹۔ لو تعلمون مالکم فی مقامکم بین عدوکم وصبرکم علی ماتسمعون من الاذی لقرت اعینکم۔

۳۵۰۔ لو قد فقدتمونی لرایتم من بعدی اموراً یتمنی احدکم الموت مما یری من اهل الجحود والعدوان من اهل الاثرة والاستخفاف بحق الله تعالی ذکره والخوف علی نفسه فاذا کان ذلک فاعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا وعلیکم بالصبر والصلوة والتقیة۔

۳۵۱۔ اعلموا ان الله تبارک وتعالی یبغض من عباده المتلون

۳۵۲۔ اذا دخل احدکم منزله فلیسلم علی اهله یقول السلام علیکم فان لم یکن له اهل فلیقل" السلام علینا من ربنا"

۳۵۳۔ لیقرأ قل هو الله احد حین یدخل منزله فانه ینفی الفقر۔

ورب الارضین ومافیهن ورب العرش العظیم والحمد رب العالمین" اور جب اٹھ کر بیٹھے تو کھڑے ہونے سے پہلے کہے "حسبی الله حسبی الرب من العباد حسبی الله الذی هو حسبی" "منذ کنت حسبی الله ونعم الوکیل"۔

۳۴۸۔ اگر کوئی شخص رات میں نیند سے بیدار ہو تو آسمان کے اطراف نگاہ ڈالے اور ان آیات آخر سورہ آل عمران کی تلاوت کرے۔ " ان فی خلق السموات والارض تا انک لاتخلف المیعاد"۔

۳۴۹۔ اگر تم جانتے کہ دشمنوں سے مقاومت کے وقت تمہارا کیا مقام ہے اور انکے اذیت پہونچانے کے وقت تمہارے صبر کا کیا اجر ملتا ہے تو تمہاری آنکھیں روشن ہو جاتیں۔

۳۵۰۔ جب تم مجھکو گم کردوگے میرے بعد ملحدین اور دشمنوں سے ایسی چیزیں دیکھوگے کہ موت کی خواہش کروگے ایسے لوگوں سے جو خدا کے حق کو معمولی سمجھتے ہوں اپنی جان کیلئے خوف زدہ ہو جاؤگے جب ایسا وقت آئے خدا کے محکم رشتہ سے سب چپکے ہوجاؤ متفرق نہ ہو اور صبر و نماز اور تقیہ کو مت چھوڑو

۳۵۱۔ جان لو کہ خداوند تعالیٰ متلون مزاج بندوں کو دشمن رکھتا ہے۔

۳۵۲۔ جب کوئی شخص اپنے مکان میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے اہل پر سلام کرے اور کہے السلام علیکم اور اگر مکان میں کوئی نہ ہو تو کہے " السلام علینا من ربنا"

۳۵۳۔ اپنی منزل پر وارد ہوتے وقت سورۂ توحید پڑھو کیونکہ اس سے فقر دفع ہوتا ہے۔

۳۵۴۔ تنزهوا عن قرب الكلاب فمن اصاب الكلب وهو رطب فليغسله وان كان جافاً فلينضح ثوبه بالماء

۳۵۴۔ کتوں کی قربت سے پاک رہو۔ جس نے کسی کتے کو مس کیا اگر تر ہے تو اسے چاہیئے کہ غسل کرلے اور اگر خشک ہے تو پانی کپڑوں پر بہالے۔

۳۵۵۔ ما عبد الله بشئ اشد من المشي الى بيته

۳۵۵۔ خدا کی کوئی عبادت بیت اللہ پیدل جانے سے زیادہ سخت نہیں۔

۳۵۶۔ اطلبوا الخير في اخفاف الامل و اعناقها صادرة و واردة۔

۳۵۶۔ امیدوں کی کمی کے ذریعہ نیکیوں کو طلب کرو خواہ وہ امیدیں پوری ہونے والی ہوں یا نہیں۔

۳۵۷۔ انما سمي الله الزمزم السقاية لان رسول الله امر بزبيب اتى به من الطائف ان ينبذ ويطرح في حوض زمزم لان ماءها مرّ فاراد ان يكسر مرارته فلا تشربوه اذا عتق۔

۳۵۷۔ خدا نے زمزم کا نام سقایت رکھا کیونکہ رسول خدا نے حکم دیا تھا کہ مویز منقی جو طائف سے آنحضرتؐ کے لئے لایا جاتا تھا بھگوئیں اور حوض زمزم میں ڈالیں جب اس کا پانی تلخ ہو جاتا تھا چاہتے تھے کہ اس کی تلخی کم کریں اور جب یہ پرانا ہو جاتا اس کو نہیں پیتے تھے۔

۳۵۸۔ اذا تعرى الرجل نظر اليه الشيطان و طمع فيه فاستتروا۔

۳۵۸۔ جب کوئی مرد برہنہ ہوتا ہے شیطان اس کی طرف دیکھتا ہے اور طمع کرتا ہے کہ اسکو گناہ میں مبتلا کرے بس اپنی سطر پوشی کرو

۳۵۹۔ ليس للرجال ان يكشف ثيابه على فخذيه ويجلس بين قوم

۳۵۹۔ مردوں کو نہ چاہیئے کہ اپنا لباس رانوں سے ہٹا کر کسی محفل میں بیٹھے۔

۳۶۰۔ الغنا نوح ابليس على الجنة

۳۶۰۔ غنا جنت کیلئے ابلیس کی نوحہ وزاری ہے۔

۳۶۱۔ اذا اراد احدكم النوم فليضع يده اليمنى تحت خده الايمن فليقل "بسم الله وضعت جنبي الله على ملة ابراهيم و دين محمد وولاية من افترض الله طاعته ما شاء الله كان وما لم يشاء لم يكن" ومن قال ذلك عند منامه حفظ من اللص المغير والهدم واستغفرت له الملائكة۔

۳۶۱۔ اگر کوئی شخص سونے کا ارادہ کرے اُسے چاہیئے کہ اپنا سیدھا ہاتھ سیدھے گال کے نیچے رکھ کر کہے کہ "بسم الله وضعت جنبي الله على ملة ابراهيم ودين محمدؐ وولاية من افترض الله طاعة ما شاء الله كان وما لم يشاء لم يكن" سوتے وقت جس نے بھی یہ ذکر کیا وہ چور، لٹیرے اور انہدام مکان سے محفوظ رہیگا اور ملائکہ اس کے واسطے استغفار کرتے رہیں گے۔

۳۶۲۔ من قرأ قل هو الله احد حين ياخذ

۳۶۲۔ جس نے سونے کے وقت بستر پر سورۂ توحید پڑھا

مضجعه وكل عزوجل به خمسين الف ملك يحرسونه ليله

خداوند عزوجل پچاس ہزار فرشتوں کو بھیجتا ہے تاکہ رات تمام اس کی پاسداری کرتے رہیں۔

۳۶۳۔ فاذا اراد احدكم النوم فلا يضعن جنبه على الارض حتى يقول اعيذ نفسي وديني واهلي ومالي وولدي وخواتيم عملي وما رزقني ربي وخولني بعزة الله وعظمة الله وجبروت الله وسلطان الله ورحمة الله ورافة الله وغفران الله وقدرة الله وبجلال الله وبصنع الله واركان الله وبرسول الله وبجمع الله وبقدرة الله على ما يشاء من شر السامة والهامة ومن شر الجن والانس ومن شر ما يدب في الارض وما يخرج منها ومن شر كل دابة انت آخذ بناصيتها ان ربي على صراط مستقيم وهو كل شيئ قدير ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم۔ فان رسول الله كان يعوذ بها الحسنؑ والحسينؑ وبذلك امرنا رسول الله

۳۶۳۔ جب کوئی شخص سونا چاہے اپنے پہلو کو بستر پر اس وقت تک نہ رکھے جب تک کہ وہ یہ نہ کہے کہ " اعيذ نفسي وديني واهلي ومالي وولدي وخواتيم عملي وما رزقني ربي وخولني بعزة الله وعظمة الله وجبروت الله وسلطان الله ورحمت الله ورافة الله وغفران الله وقدرة الله وبجلال الله وبصنع الله واركان الله وبرسول الله وبجمع الله وبقدرة الله على ما يشاء من شر السامة والهامة ومن شر الجن والانس ومن شر ما يدب في الارض وما يخرج منها ومن شر كل دابة انت آخذ بناصيتها ان ربي على صراط مستقيم وهو كل شيئ قدير ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم " کیونکہ رسولؐ خدا حسنؑ اور حسینؑ کو اسی ذکر کے ساتھ خدا کی پناہ میں دیتے تھے اور ہمکو بھی یہی حکم دیا ہے۔

۳۶۴۔ اغسلوا صبيانكم من الغمر فان الشيطان يشم الغمر فيفزع الصبي في رقاده ويتاذى به الكاتبان لكم۔

۳۶۴۔ اپنے بچوں کو پاک وصاف رکھو اور غذا کی چکنائی وغیرہ دھو کر صاف کردو کیونکہ شیطان اس کو سونگھتا ہے اور بچہ کو دہشت میں مبتلا کرتا اور بدخوابی کراتا ہے اور دونوں کرام الکاتبین کو اس سے اذیت پہونچتی ہے۔

۳۶۵۔ اول نظرة الى المرأة فلا تتبعوها بنظرة اخرى واحذروا الفتنة

۳۶۵۔ کسی عورت پر پہلی نظر پڑنے کے بعد دوبارہ اسکی طرف مت دیکھو اور فتنہ سے بچو۔

۳۶۶۔ من قال للمسلم قولا يريد انتقاص مروته حبسه الله تعالى في طينة

۳۶۶۔ کوئی شخص کسی مسلمان سے متعلق ایسی بات کہے کہ اس سے اس کی آبرو ریزی مقصود ہو تو اللہ تعالیٰ اسکو دوزخ

خبال حتی یاتی مماقال بمخرج۔

٣٦٧۔ لا ینام الرجل مع الرجل فی ثوب واحد فمن فعل ذلك وجب علیه الادب وھو لتعزیر۔

٣٦٨۔ شر الامور محدثها وخیر الامور ما کان الله عزوجل رضی۔

٣٦٩۔ من عبد الدنیا آثرھا علی الآخرة استوخم العاقبة۔

٣٧٠۔ اتخذوا الماء طیباً

٣٧١۔ من رضی من الله بما قسم له استراح بدنه

٣٧٢۔ خسر من ذھبت حیاته وعمرہ فیما یباعدہ عن الله عزوجل۔

٣٧٣۔ ایاکم وتسویف العمل بادروا به ما امکنکم ما کان لکم۔

٣٧٤۔ من رزق فسیاتیکم علی ضعفکم وما کان علیکم فلن تقدروا ان تدفعوہ بحیلة۔

٣٧٥۔ اذا لقیتم اخوانکم فتصافحوا واظھروا لھم البشاشة والبشر تتفرقوا وما علیکم من الاوزار قد ذھب

٣٧٦۔ اذا عطس احدکم فشمتوہ قولوا "یرحمکم الله" وھو یقول "یغفر الله لکم ویرحمکم" قال الله عزوجل "اذا حییتم بتحیة فحیوا باحسن منھا او ردوھا۔ (نساء آیت ٨٦)

میں قید کر دیتا ہے جب تک کہ وہ وہاں سے نکلنے کی دلیل پیش نہ کرے۔

٣٦٧۔ کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک ہی کپڑے کے نیچے برہنہ نہ سوئیں اگر کوئی ایسا فعل کرے تو اس کی تادیب و تعزیر کرنی چاہیئے۔

٣٦٨۔ بدترین امور بدعت اور بہترین امور وہ ہیں جنکو خدا پسند کرتا ہے۔

٣٦٩۔ جس شخص نے دنیا کی پرستش کی اور اسکو آخرت پر فضیلت دی اس کا انجام خطرناک ہے

٣٧٠۔ پانی کو پاک و طاہر قرار دو۔

٣٧١۔ جو شخص اس پر خوش ہے جو خدا نے اسکے لیے مقسوم کیا ہے اس نے اپنے بدن کو آسودہ کر لیا۔

٣٧٢۔ ہر وہ شخص زیاں کار ہے جس نے اپنی زندگی اور عمر اُن امور میں گذاری جو خدا سے دور کرنے والی ہیں۔

٣٧٣۔ ایسا نہ ہو کہ نیک کام کرنے میں تاخیر ہو جہاں تک ممکن ہو اور جس قدر ہو سکے اس میں تعجیل کرو۔

٣٧٤۔ جو کچھ روزی تمہارے لیے ہے تم کتنے ہی ضعیف کیوں نہ ہوں تمہیں پہونچ جائے گی اور ہر بلا جو تمہارے لئے مقدر ہو چکی ہے ممکن نہیں کہ تم کسی طرح اس کو دفع کر سکو۔

٣٧٥۔ جب اپنے بھائیوں سے ملو مصافحہ کرو اور خوش روئی کا اظہار کرو اور شادمانی کے ساتھ جدا ہو تو تمہارے تمام گناہ ختم ہو جائینگے۔

٣٧٦۔ تم میں سے اگر کوئی چھینکے تو کہو "یرحمک الله" اور وہ جواب میں کہے "یغفر الله لکم و یرحمکم" خدائے عزوجل فرماتا ہے "جب تمھیں دعائے خیر کے ساتھ سلام کیا جائے تو تم اس سے اچھے طریق پر سلام کا جواب دو"

(نساء آیت ٨٦)

۳۷۷۔ الدنیا دول دنیا فاطلب حظك منها باجمل الطلب حتی یاتیك دولتك

۳۷۷۔ دنیا ایک دولت ہے پس اپنا حصہ اس سے اچھے طریقہ سے طلب کرو یہاں تک کہ تمہاری دولت تم تک پہونچ جائے

۳۷۸۔ انتم عماد الارض الذین استخلفکم اللہ عزوجل فیھا لینظر کیف تعملون فراقبوہ فیما یری منکم

۳۷۸۔ تم آباد کنندگان زمین ہو اس پر خدائے عز وجل نے تمکو اپنا خلیفہ بنایا ہے تاکہ دیکھے کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو بس جو کچھ خدا تم میں دیکھ رہا ہے اسکی نگہبانی کرو۔

۳۷۹۔ علیکم بالمحجۃ العظمی فاسلکوھا لا یستبدل بکم غیرکم۔

۳۷۹۔ تمہیں چاہئے کہ شاہراہ پر چلیں تاکہ تمہاری وجہ کوئی دوسرا راستہ بھٹکنے سے محفوظ رہے۔

۳۸۰۔ من کمل عقلہ حسن عملہ ونظرہ الی دینہ۔

۳۸۰۔ جس کی عقل کامل ہو جائے اس کا عمل نیک ہو جاتا اور اس کی نظر دین کی طرف پلٹ جاتی ہے۔

۳۸۱۔ سابقوا الی مغفرۃ من ربکم و جنۃ عرضھا السموات والارض اعدت للمتقین فانکم لن تنالوھا الا بالتقوی

۳۸۱۔ مغفرت کے لئے اپنے رب کی طرف پیش دستی کرو جنت جس کا عرض آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے متقیوں کے لئے ہے۔ بغیر تقوی کے تم اس تک نہیں پہونچ سکتے۔

۳۸۲۔ من ترك الاخذ عمن امر اللہ عزوجل بطاعتہ قیض اللہ لہ شیطانا فھو لہ قرین

۳۸۲۔ جو شخص امر اللہ (پیشوائے برحق) کی طاعت ترک کرتا ہے خدا اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتا ہے اور وہ اسی کے جیسا ہو جاتا ہے۔

۳۸۳۔ ما بال من خالفکم اشد بصیرۃ فی ضلالتھم وابذ لا لما فی ایدیھم منکم ما ذاك الا انکم رکنتم الی الدنیا فرضیتم بالضیم وشححتم علی الحطام وفرطتم فیما فیہ عزکم و سعادتکم وقوتکم علی من بغی علیکم لا من ربکم تستحیون فیما امرکم ولا لانفسکم تنظرون لما ترون الی بلادکم ودینکم۔

۳۸۳۔ تمہارے مخالفین میں سے اکثر اپنی گمراہی میں بیحد بصیر، کینہ پروری میں سخت تر، اپنے مقصد کی ترویج میں زر کثیر صرف کرنے میں بڑے کشادہ دست کیوں ہیں۔ یہی صفات تم میں اس لئے ہیں کہ تم اپنا دل دنیا میں لگائے ہوئے ہو اور اس سے تکیہ کئے ہوئے ہو اور ظلم وستم کو اپنی عادت بنالئے ہو۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کیلئے بخل کرتے ہو اور جس میں عزت و سعادت اور تمھاری کامرانی ہے کوتاہی کرتے ہو کہ وہ تم پر ستم نہ کریں اس بارہ میں کہ نہ خدا نے تمہیں حکم دیا ہے اور نہ اپنے لئے مصلحت اندیشی کرتے ہو۔

۳۸۴۔ وانتم فی کل یوم تتضامون ولا تنتھبون من رقدتکم ولا تنقضی

۳۸۴۔ تم ہر روز ایک تازہ ستم کرتے ہو اور خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے اور تمہاری سستی ختم نہیں ہوتی

فتورکم اما ترون الی بلادکم و دینکم۔

۳۸۵ ۔ کل یوم بلی وانتم فی غفلۃ الدنیا یقول اللہ عزوجل لکم "ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ومالکم من دون اللہ من اولیاء ثم لا تنصرون"۔

۳۸۶ ۔ سموا اولادکم فان لم تدروا اذکر ھو ام انثی فسموھم بالاسماء التی تکون للذکر والانثی فان اسقاطکم اذا لقوکم فی القیمۃ ولم تسموھم یقول السقط لابیہ الا سمیتنی وقد سمی رسول اللہ محسنا قبل ان یولد یا کم

۳۸۷ ۔ اذا رکبتم الدواب فاذکروا اسم اللہ عزوجل وقولوا "سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون (آیت ۱۳ زخرف)

۳۸۸ ۔ اذا خرج احدکم فی السفر فلیقل "اللھم انت الصاحب فی السفر والحامل علی الظھر والخلیفۃ فی الاھل والمال والولد" (x)

۳۸۹ ۔ اذا اشتریتم مما تحتاجون من السوق فقولوا حین تدخلون السوق اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم انی اعوذبک من صفقۃ خاسرۃ و یمین فاجرۃ واعوذبک من بوار الایم۔

(x) واذا نزلتم منزلا فقولوا "اللھم انزلنا منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین" یعنی جب کسی منزل پر اترو تو کہو "اللھم انزلنا منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین"۔

کیا تمہیں اپنے شہروں اور دین کی فکر نہیں۔

۳۸۵ ۔ تم دنیا کی غفلت میں سرشار ہو اور ہر روز تمہارے دین کی تباہی ہو رہی ہے۔ خدائے عزوجل فرماتا ہے کہ "جن لوگوں نے ظلم کیا ان کی طرف مائل نہ ہو ورنہ تمہیں جہنم کی آگ چھو لیگی اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی بھی سرپرست نہ ہوگا۔ (پ ۱۲۔ ہود)

۳۸۶ ۔ (حمل کے دوران ہی) اپنی اولاد کا نام رکھدو جب یہ نہ جانتے ہو کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی تو ایسا نام رکھو جس کا اطلاق دونوں پر ہو سکے۔ اگر اسقاط حمل ہو جائے تو روز قیامت جب وہ مولود تم سے ملاقات کریگا جس کا تم نے کوئی نام نہ رکھا تھا تو وہ اپنے باپ سے مواخذہ کریگا کہ میرا نام کیوں نہیں رکھا گیا۔ رسول اللہ نے (فرزند فاطمہؑ) کا نام تولد ہونے سے پہلے ہی محسن رکھدیا تھا۔

۳۸۷ ۔ جب تم کسی چوپایہ پر سوار ہو اللہ کا نام لو اور کہو " سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون۔ کہو کہ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اس کیلئے طاقت پانے والے نہ تھے۔

۳۸۸ ۔ جب تم میں سے کوئی شخص سفر پر جائے تو کہے "اللھم انت الصاحب فی السفر والحامل علی الظھر والخلیفۃ فی الاھل والمال والولد"

۳۸۹ ۔ جب اپنی ضرورت کی اشیاء بازار سے خریدنے جاؤ تو بازار میں داخل ہوتے وقت کہو " اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم انی اعوذبک من صفقۃ الخاسرۃ ویمین فاجرۃ و اعوذبک من بوار الایم۔ (میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی الہ نہیں وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں و نیز گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں

۳۹۰۔ من سقی صبیاً مسکراً وھو لا یعقل حبسه الله فی طینة الخبال حتی یاتی مما صنع بمخرج

۳۹۱۔ اخبث الاعمال ماورث الضلال وخیر مااکتسب اعمال البر۔

۳۹۲۔ ایاکم وعمل الصورہ فتسالوا عنھا یوما لقیامة

۳۹۳۔ اذا احدث عنك قذاة فقل "اماط الله ما یکرہ"

۳۹۴۔ اذقال لك اخوك وقد (خرجت) طلعت من الحمام طاب حمامك وحمیمك فقل انعم الله بالك۔

۳۹۵۔ اذا قال لك اخوك "حیاك الله بالسلام" فقل "وانت حیاك الله بالسلام واحلك دار المقام"

۳۹۶۔ لا تبل علی المحجة ولا تتغوط علیھا

۳۹۷۔ ھنیتم الرجل عن مولود ذکر فقولوا "بارك الله لك فی ھبته وبلغه اشدہ ورزقك برہ۔

۳۹۸۔ اذا قدم اخوك من مكة فقبل بین عینیه وفاہ الذی قبل به الحجر الاسود الذی قبله رسول الله و العین التی نظر بھا الی بیت الله عزوجل وقبل موضع سجودہ ووجھه

خداوندا حضرت رسان معاملہ سے اور چھوٹی قسم سے محفوظ رکھ اور تجھ سے پناہ مانگتی ہوں کہ عذاب جہنم سے بچا۔

۳۹۰۔ اگر کوئی شخص کسی ناسمجھ بچہ کو نشہ اور چیز پلا دے اور وہ اپنی عقل گم کردے تو خدا اس کو جہنم میں محبوس کردیگا یہاں تک کہ جو کچھ اس نے کھایا ہے مخرج سے نکل آئے۔

۳۹۱۔ پلید ترین عمل وہ ہے جو گمراہی میں مبتلا کرتا ہے اور نیک ترین عمل نیک کام ہیں۔

۳۹۲۔ ایسا نہ ہو کہ تم اعمال بد کے مرتکب ہو جس کا سوال یوم قیامت تم سے کیا جائے۔

۳۹۳۔ جب تم سے حدث واقع ہو تو کہو "جو چیز مکروہ ہے خدا نے تجھ سے دور کر دیا۔

۳۹۴۔ جب تم حمام سے باہر نکلے اور تیرا بھائی تجھ سے کہے کہ حمام وگرمابہ مبارک ہو تو اس سے کہو کہ (خدا تجھ پر نعمت نازل کرے) انعم الله بالك۔

۳۹۵۔ جب تیرا بھائی تجھ سے "حیاك الله بالسلام" (خدا تجھے سلامتی کے ساتھ زندہ رکھے) کہے تو اسکے جواب میں کہہ کہ "وانت حیاك الله بالسلام واحلك دار المقام۔

۳۹۶۔ راستہ پر نہ پیشاب کرو اور نہ پائخانہ کرو۔

۳۹۷۔ کسی کو لڑکا تولد ہونے پر مبارک باد دینا چاہو تو کہو "خدا اس بخشش کو تجھے مبارک کرے اسکو بالغ کرے اس پر احسان کرے اور تجھے روزی عطا کرے"

۳۹۸۔ جب کوئی تمھارا بھائی مکہ سے واپس آئے اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان اور منہ کا بوسہ لے کیونکہ اس نے اس سے حجر اسود کا بوسہ لیا ہے جس کا بوسہ رسول اللہؐ نے لیا ہے۔ اس کی آنکھوں کا بوسہ لے کہ ان سے اس نے بیت اللہ کو دیکھا۔ اس کے چہرے اور پیشانی کا بوسہ لے اور مبارکباد

واذا هنئتموه قولوا له قبل الله نسكك ورحم سعيك واخلف عليك نفقتك ولا جعلك آخر عهده ببيته الحرام۔

میں کہہ کہ خدا تیرے حج کو قبول کرے تیری اس سعی پر رحم کرے اور جو کچھ تو نے خرچ کیا ہے تجھے اس کا عوض دے اور اس کو تیرا آخری حج نہ قرار دے۔

۳۹۹۔ اذا نام احدکم فلیضع یده الیمنی تحت خده الایمن فانه لا یدری امنتبه من رقدته ام لا۔

۳۹۹۔ اگر کوئی سونا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر سوئے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ وہ بیدار بھی ہوگا یا نہیں۔

۴۰۰۔ توقوا الحجامة والنورة فی یوم الاربعاء

۴۰۰۔ یوم چہار شنبہ نہ حجامت بنواؤ اور نہ نورہ لگاؤ

۱۔ واذا انزلتم منزلا فقولوا "اللهم انزلنا منزلاً مبارکا وانت خیر المنزلین"

۱۔ جب کسی منزل پر فروکش ہو تو کہو "اللهم انزلنا منزلاً مبارکا وانت خیر المنزلین"

۲۔ الحرص علامة الفقر

۲۔ حرص فقر کی علامت ہے۔

۳۔ الصبر جنة من الفاقة

۳۔ صبر فقیری کی سپر ہے۔

۴۔ لکل ذی من قوت وانت قوت الموت

۴۔ ہر زمانہ کی ایک غذا ہے اور تو موت کی غذا ہے

(کتاب الخصائل ج ۲ صفحہ ۴۲۳ تا ۴۲۴ از علامہ صدوق)

مومن کی تدفین

حق الیقین میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب کوئی مومن مرتا ہے اس کے ساتھ قبر میں چھ صورتیں داخل ہوتی ہیں جن میں سے ایک جو سب سے زیادہ خوبصورت اور خوش ہیبت پاکیزہ اور معطر ہوتی ہے سرہانے استادہ ہوتی ہے ایک سیدھی جانب اور ایک بائیں جانب ایک چہرے کے سامنے اور ایک پائیں پا اور ایک عقب میں استادہ ہوتی ہے۔ پس سوال یا عذاب جس سمت سے بھی آتا ہے اس جانب کی شکل اس کو روکتی ہے۔ سب سے زیادہ خوش رو شکل دوسروں سے کہتی ہے کہ خدا تمہیں جزائے خیر دے تم کون ہو تو سیدھی جانب کی شکل جواباً کہتی ہے کہ میں نماز ہوں، بائیں جانب والی کہتی ہے کہ میں زکواۃ ہوں، سامنے والی کہتی ہے کہ میں روزہ ہوں، پیچھے والی کہتی ہے کہ میں حج و عمرہ ہوں، پائیں والی کہتی ہے کہ میں بخشش و احسان مومنین ہوں۔ پھر سب اُس سے پوچھتے ہیں کہ تو کون ہے کہ ہم سب سے زیادہ خوبصورت ہے تو وہ جواب دیتی ہے کہ میں ولایت آل محمد علیہم السلام ہوں۔

(بحر المعارف صفحہ ۱۹۰)

خطبہ

توحید باری تعالی

کوفہ کے دار الامارہ میں ایک مرتبہ حضرت امیر المومنینؑ تشریف رکھتے تھے کہ نوف بن عبداللہ داخل ہوا اور عرض کیا کہ یا امیر المومنینؑ یہودیوں سے چالیس آدمی درِ دولت پر کھڑے ہیں۔

فقال علیّ علیّ بھم فلما وقفوا بین یدیہ قالوا لہ: یا علیؑ صف لنا ربک ھذا الذی فی السماء کیف ھو؟ کیف کان؟ ومتی کان؟ وعلی ای شئ ھو؟

فرمایا کہ انہیں میرے پاس لے آو جب وہ سامنے آئے عرض کیا کہ یا علیؑ آپ اپنے رب کی صفت بیان کیجیے جو آسمانوں میں ہے کہ وہ کیسا ہے کیسا تھا اور کب تھا اور وہ کس چیز پر ہے

فستوی علیؑ جالساً: وقال:

یہ سن کر حضرت علیؑ دوزانو بیٹھ گئے اور فرمایا:۔

معشر الیھود اسمعوا منی ولا تبالوا ان لا تسالوا احداً غیری: انّ ربی عزّ وجلّ ھو الاول لم یبتدھا، ولا ممازج معما، ولا حال وھما، ولا شبح یتقصی ولا محجوب فیحوی ولا کان بعد ان لم یکن فیقال حادث۔ بل جل ان یکیف المکیف للا شیاء کیف کان بل لم یزل ولا یزول لا ختلاف الازمان ولا لتقلب شان بعد شان، وکیف یوصف بالا شباح، وکیف ینعت بالالسن الفصاح من لم یکن فی الاشیاء فیقال بائن، ولم یبن عنھا فیقال کائن، بل ھو بلا کیفیۃ وھو اقرب من حبل الورید، وابعد فی الشبہ من کل بعید، لا یخفی علیہ من عبادہ شخوص لحظۃ ولا کرور لفظۃ، ولا ازدلاف رقوۃ، ولا

اے گروہ یہود! مجھ سے اس کا جواب سنو میرے سوا کسی اور کے پاس جانے اور سوال کرنے کی ضرورت نہیں۔ بتحقیق کہ میرا رب بزرگ و برتر اور ایسا اول ہے کہ جس کی ابتدا ہی نہیں وہ نہ کسی چیز کا آمیختہ ہے اور نہ اس کا کوئی image ہے وہ نہ کسی چیز میں حلول کئے ہوئے ہے اور نہ چھپا ہوا ہے کہ اس کو گھیرا جاسکے وہ ایسا نہیں ہے کہ وہ نہیں تھا اور اس کے بعد وجود میں آیا پس اس کے لئے کہا جائے کہ وہ حادث ہے بلکہ وہ اس بات سے برتر ہے کہ چیزوں کی کیفیت بیان کرنے والا یہ بیان کرسکے کہ وہ کیسا تھا وہ نہ زائل ہوا اور نہ زمانہ کے اختلاف سے زائل ہوگا حالات کے بدلنے کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ مشابہ اشیاء سے اس کی توصیف نہیں کیجا سکتی۔ فصیح زبانوں سے کیونکر اس کی نعت کیجا سکتی ہے۔ وہ کسی شئے میں نہیں تھا تاکہ کہا جا سکے کہ وہ اب جدا ہے اور نہ ان سے جدا ہوا کہ کہا جا سکے کہ کسی چیز میں موجود تھا بلکہ وہ بغیر کسی کیفیت کے ہے وہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور شباہت میں ہر بعید سے دور ہے۔ اسکے بندوں میں سے نہ کوئی شخص سے

رقوۃ: ریت کا ٹیلہ

انبساط خطوة، في غسق ليل داج ولا ادلاج
لايتغشى عليه القمر المنير، ولا انبساط
الشمس ذات النور بضوئهما في الكرور
ولا اقبال ليل مقبل، ولا ادبار نهار
مدبر، الا وهو محيط بما يريد من
تكوينه. فهو العالم بكل مكان وكل
حين واوان، وكل نهاية ومدة والا
مده الى الخلق مضروب، والحد الى غيره
منسوب، لم يخلق الاشياء من اصول
اولية، ولا باوائل كانت قبله بديه
بل خلق ماخلق فاقام خلقه، وصور ماصور
فاحسن صورته، توحد في علوه فليس لشئ
منه امتناع، ولا له بطاعة شئ من خلقه
انتفاع، اجابته للداعين سريعة والملائكة
في السموات والارضين له مطيعة، علمه
بالاموات البائدين، كعلمه بالاحياء
المتقلبين، وعلمه بما في السموات العلى
كعلمه بما في الارض السفلى، وعلمه بكل شئ
لا تحيره الاصوات ولا تشغله اللغات،
سميع للاصوات المختلفة، بلاجوارح له
موتلفة، مدبر بصير، عالم بالامور حي
قيوم، سبحانه كلم موسى تكليما بلاجوارح
ولا ادوات، ولا شفة ولا لهوات، سبحانه
وتعالى عن تكييف الصفات، من زعم ان
الهنا محدود، فقد جهل الخالق المعبود
ومن ذكر ان الاماكن به تحيط، لزمته

پوشیدہ ہے اور نہ ایک لمحہ کیلئے بھی الفاظ کی تکرار اس سے مخفی ہے (یعنی
وہ سب ظاہر و باطن جانتا ہے) یہاں تک کہ کسی ٹیلہ کا ایک ایک ذرہ بھی
اس سے پوشیدہ نہیں۔ کسی کے قدم کے نشان ہوں تو انکو بھی وہ جانتا ہے۔ تاریک
رات کے اندھیرے میں نہ وہ منور چاند کا محتاج ہے اور نہ صاحب ضو آفتاب
کی ضو کا جبکہ وہ غروب ہوجاتے ہیں نہ رات کی تاریکی اس پر اثرانداز ہوتی
ہے اور نہ دن کا زوال مگر یہ کہ وہ ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے جس کا
اپنی مخلوق میں وہ ارادہ کرے۔ پس وہ ہر مکان و زمان ہر انتہا
و زمانہ اور ہر لمحہ کا علم رکھتا ہے

اس نے اشیاء کو نہ کسی
پہلے کے اصول کی موجودگی کی بنا پر پیدا کیا اور نہ پہلے سے موجود اشیاء
کو دیکھکر بلکہ جس چیز کو پیدا کیا جیسا وہ چاہا اور اس مخلوق کو قایم
کردیا (کامل کردیا) اور جو صورت بھی بنائی بہترین بنائی جیسا کہ
وہ چاہا وہ اپنی بلندی میں یکتا ہے کسی چیز کیلئے اس سے کوئی رکاوٹ
نہیں مخلوق میں سے کسی کی اطاعت سے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا
وہ دعا کرنے والوں کی دعا جلد قبول کرلیتا ہے۔ زمین و آسمان کے
ملائکہ اسکے اطاعت گزار ہیں وہ گزرے ہوئے لوگوں کی موت سے
اسی طرح واقف ہے جس طرح وہ بعد میں آنے والے زندہ لوگوں کا
علم رکھتا ہے اس کا علم آسمانوں کی بلندیوں سے متعلق ایسا ہی ہے
جیسا کہ زمین کے اندر کی چیزوں کا ہے۔ اسکو ہر شئے کا علم حاصل ہے
نہ کوئی آواز اسکو حیرت میں ڈالتی ہے اور نہ زبانوں کا اختلاف
وہ مختلف آوازوں کو بغیر اعضاء و جوارح کے سنتا ہے وہ
موتلف، مدبر، بصیر اور تمام امور کا عالم ہے وہ دائماً زندہ
اور قایم رہنے والا اور پاک ہے اس نے موسیٰ سے بغیر زبان کے اور
بغیر ہونٹ و حنجرہ کے کلام فرمایا۔ وہ صفات کی کیفیت سے پاک ہے
جس نے گمان کیا کہ ہمارا اللہ محدود ہے وہ خالق و معبود سے جاہل
ہے اور جس نے خیال کیا کہ مکان اسکا احاطہ کیئے ہوئے ہے تو اسکو حیرت

الحيرة والتخليط، بل هو المحيط بكل مكان فان كنت صادقا ايها المتكلف لوصف الرحمن بخلاف التنزيل والبرهان، فصف لی جبرئيل وميكائيل واسرافيل هيهات؟ اتعجز عن صفة مخلوق مثلك وتصف الخالق المعبود، وانت (انما) تدرك صفة رب الهيئة والادوات، فكيف من لم تاخذه سنة ولا نوم؟ له ما فی الارضين والسموات وما بينهما وهو رب العرش العظيم

(حلية الاولياء ج ۱ ص ۷۲)

اور مخالطت گھیرلیتی ہیں بلکہ وہ ہر مکان کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اے متکلف اگر تو خدا کی تعریف کرنے میں تنزیل و برہان کے خلاف ہے تو جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل کی صفت بیان کر۔ افسوس کہ تو اپنے جیسی مخلوق کی صفت بیان نہیں کرسکتا تو خالق و معبود کی صفت کیسے بیان کریگا۔ تو زیادہ سے زیادہ ہیت و اعضاء و جوارح والے رب کا ادراک کرسکتا ہے۔ پس تو کس طرح ایسی ہستی کا وصف کرسکے گا جس کو نہ نیند آتی ہے اور نہ غنودگی جو کچھ زمینوں اور آسمانوں میں اور ان کے درمیان ہے سب اسی کا ہے اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔

خطبہ

در منزلت غدیر

یہ علم و معرفت اور رشد و ہدایت کا ایک عظیم الشان خزانہ ہے جو سالہا سال تک ائمہ طاہرین علیہم السلام اور مخصوص اصحاب و عرفا میں سینہ بسینہ منتقل ہوتا رہا اور بالآخر امام رضا علیہ السلام نے ایک سال روز غدیر اپنے خاص اصحاب کے اجتماع میں جشن غدیر میں یہ خطبہ سنایا حاضرین میں آپ کے ایک معمر صحابی فیض بن محمد بھی موجود تھے جنہوں نے ۲۵۹ھ میں سعید بن ہارون المروزی سے بیان کیا کہ ایک روز غدیر میں امام رضا علیہ السلام کے در اقدس پر حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرتؑ کے مخصوص اصحاب جمع تھے اور سب کو طعام غدیر کی دعوت تھی۔ امام نے حکم دیا کہ حاضرین میں ہر صحابی کے گھر اس کے اہل و عیال کے لئے بھی طعام غدیر بھیجا جائے اور اس کے ساتھ ہی غدیری تحفہ، خلعت انگوٹھیاں اور مکمل کپڑوں کے جوڑے بھیجے جائیں۔ تمام انتظامات کے بعد امام علیہ السلام رونق افروز بزم غدیر ہوئے۔ منبر پر تشریف لیجا کر ارشاد فرمانے لگے کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار سے سنا اور وہ میرے جد امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے پدر عالی مقدار امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے پدر بزرگوار امام زین العابدین علیہ السلام سے اور انھوں نے میرے جد امام حسین علیہ السلام سے سنا کہ ایک سال ۱۸ ذی الحجہ کو یوم جمعہ آگیا، گویا دو عیدوں کا قران السعدین ہوگیا۔ مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام طلوع آفتاب سے پانچ گھنٹے کے بعد دولت سرا سے برآمد ہوئے اور مسجد کوفہ میں منبر پر رونق افروز ہوکر یہ خطبہ ارشاد فرمایا اور خدا کی ایسی حمد کی کہ اس کے مثل کسی نے سنا نہ تھا اور ایسی ثنا کہ جس کے مثل کسی نے بیان نہ کیا تھا۔

الحمد لله الذی جعل الحمد من غير حاجة منه الی حامديه طريقا من طرق الاعتراف

تمام حمد اس اللہ کیلئے ہے جس نے بغیر اپنی کسی حاجت کے حمد کو اپنے لئے قرار دیا یہ اس کی ربوبیت کی معرفت کے راستوں

ربوبيته و سبباً الى المزيد من رحمته، و
حجة للطالب من فضله، و اشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شريك له و اشهد ان محمداً
عبده و رسوله استخلصه في القدم، على
ساير الامم على علم منه، و انتجبه من
النبيين امرا و ناهيا عنه، اقامه في الاداء
مقامه اذ كان لا تدركه الابصار، و لا
تحويه، خواطر الافكار و لا تمثله غوامض
الظنون في الاسرار، لا اله الا هو الملك
الجبار، قرن الاعتراف بنبوته بالاعتراف
بالوهيته، و اختصه من تكرمته بما لم يلحقه
فيه احد من بريته فهو اهل ذلك
بخاصته اذ لا يختص من يشوبه التغيير
و لا يخالل من يلحقه التظنين و امرنا
بالصلاة عليه مزيداً في تكرمته و طريقاً
للداعي الى اجابته فصلى الله عليه و
كرم، و شرف و عظم، مزيداً لا يلحقه
التنفيد، و لا ينقطع على التاييد، و
ان الله اختص لنفسه من بعد نبيه من
بريته خاصة علاهم بتعلية و سما بهم
الى رتبة، و جعلهم الدعاة بالحق اليه
و الادلاء بالارشاد عليه، لقرن قرن و
زمن زمن، انشاهم في القدم نوراً
انطقها بتحميده و الهمها شكر تمجيده
و جعلها حججاً على كل معترف له بملكة
الربوبية، و سلطان للعبودية، و

میں سے ایک راستہ ہے اور اس کی رحمت کے ازدیاد کا سبب ہے
اور طالب کیلئے اس کی عظمت کی دلیل ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ
اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک
نہیں۔ حضرت محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ نے روز ازل
ہی سے ان کو سابقین میں سے تمام امتوں پر (شاہد رہنے کے
لئے) اپنے علم کی بنا پر منتخب کیا اور امر و نواہی کا حکم دینے
والا بنا کر اپنے نبیوں میں برگزیدہ کیا اور اپنے فرائض کے ادا
کرنے ایسا مقام عطا فرمایا جس کو نہ کوئی آنکھ دیکھ سکتی اور نہ
فکر کی بلندی اس تک پہونچ سکتی ہے اور اس کے اسرار میں
خیالات کی گہرائیاں اس کا تصور نہیں کرسکتیں۔ اس جبار بادشاہ
کے سوا کوئی اللہ نہیں۔ اس نے نبوت کا اعتراف اپنی الوہیت
کے اعتراف سے قریب کیا اور آنحضرتؐ کو اپنے کرم سے ایسا مخصوص
کیا کہ مخلوقات میں سے کوئی شخص بھی اس بزرگی تک نہیں پہونچ سکا
پس وہ اپنی خصوصیت کی بنا پر ایسی بزرگی کے اہل ہیں جب کہ ہر
وہ ذات جو اپنی اصلی حالت میں بدل جانے کا نقص رکھتی ہے
ایسی خصوصیت کی حامل نہیں اور ہمیں آپؐ کے مزید احترام کیلئے
آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا گیا اور اس کو دعا کرنیوالے کی
دعا کی قبولیت کا راستہ بنایا۔ پس آپ پر اللہ کی رحمت نازل ہو
اور آپکو مزید بزرگی شرف اور عظمت عطا ہو کہ جس پر تنقید نہ کیا سکے
اور تائید کا سلسلہ منقطع نہ ہو۔ بتحقیق کہ اس نے اپنے نبیؐ کے بعد اپنی
ذات کیلئے اپنی مخلوق میں سے کچھ ہستیوں کو مخصوص کرلیا ہے اور
انہیں اپنی خاص تعلیم سے بلند کیا انھیں مخصوص رتبہ پر فائز کیا
اور اپنا داعی الی الحق بنایا اور اس تجویز پر رشد و ہدایت کیساتھ
قرن قرن اور ہر ہدایت کیلئے دلیلیں بنایا۔ انھیں روز ازل نور کی
صورت میں خلق فرمایا ہوا اسکی حمد کیساتھ گویا ہوا اور اپنی بزرگی کے شکر
کی ادائیگی ان پر الہام کی۔ اسکی حکومت، ربوبیت اور سلطنت کو عبدیت

اشهدهم خلقه، وولاهم ما شاء من
امره وجعلهم تراجم مشيته، والسن
ارادته عبدا لا يسبقونه بالقول وهم
بامره يعملون، يعلم ما بين ايديهم وما
خلفهم ولا يشفعون الا لمن ارتضى وهم
من خشيته مشفقون، يحكمون باحكامه و
يستنون بسنته، ويعتمدون حدوده،
ويؤدون فروضه، ولم يدع الخلق في
بهما صماء ولا عمياء بكماء، بل جعل لهم
عقولا مازجت شواهدهم وتفرقت في
هياكلهم وحققها في نفوسهم واستعبد
لها حواسهم فقررها بين اسماع و
نواظر وافكار وخواطر الزمهم بها
حجة واراهم بها محجة وانطقهم
عما شهدت به بالسن ذريه
بما قام فيها من قدرته ـ

ومنها :ـــ

ثم ان الله عز وجل جمع لكم معشر
المومنين في هذا اليوم عيدين عظيمين
كبيرين لا يقوم احدهما الا بصاحبه ليكمل
عندكم جميل صنعه، ويقفكم على طريق
رشده ويقفو بكم اثار المستضيئين بنور
هدايته، ويسلككم منهاج قصده ويوفر
عليكم هنيء رفده، فجعل الجمعة مجمعا
ندب اليه، لتطهير ما كان قبله، وغسل
ما اوقعته مكاسب السوء من مثله

کے معترفین کیلئے حجت قرار دیا اور انھیں اپنی مخلوق پر گواہ بنایا
اور اپنے امر میں سے جس پر چاہا انھیں ولی بنایا اور انھیں اپنی مشیت
کا ترجمان اور ارادہ کی زبان قرار دی اور ایسا بندہ بنایا جو قول میں
اس پر سبقت نہیں کرتا وہ اس کے قول پر عمل کرتے ہیں جو کچھ
ان کے سامنے یا پیچھے ہے وہ سب جانتے ہیں وہ کسی کی شفاعت
نہیں کرتے مگر اس کی جس کو وہ پسند کرتا ہے۔ وہ اس کے خوف سے
ڈرتے رہتے ہیں۔ اس کے احکام کے مطابق احکام دیتے ہیں اس کی
سنّت کے موافق راہ عمل اختیار کرتے ہیں۔ اس کے قوانین پر اعتبار
کرتے ہیں اس کے فرائض ادا کرتے ہیں۔ اس نے مخلوق کو حیوانیت اور
بہرے واندھے بنا کر نہیں چھوڑ دیا بلکہ انھیں ایسی عقلیں عطا
فرمائیں جو ان کے مشاہدات سے ملحق ہوئیں اور ان کے اجسام میں
امتیاز پیدا کیا ان کے نفوس میں حق کو قرار دیا ان کے حواس کو
اس کے تابع کیا اور کانوں، آنکھوں، افکار اور خواطر کے درمیان
مقرر کیا۔ اپنی حجت کو ان پر لازم قرار دیا اور اس کے ذریعہ ان پر
حجّت قایم کی اور اس کے ذریعہ اپنی دلیل دکھائی اور انھیں ان
چیزوں سے گویا کیا جس کی ان کی ذریت نے گواہی دی جو اس کی
قدرت سے قایم ہوئی ـــ و نیز فرمایا :ـــ

اے گروہ مومنین خدائے بزرگ و برتر نے اس یوم سعید میں
تمہارے لئے دو عیدیں قرار دی ہیں جو بہت عظیم ہیں جن میں
سے ایک بھی قایم نہیں ہوتی مگر اپنے اہل کیلئے تاکہ اس کے ذریعہ
اپنی بہترین صنعتوں کی تمہارے لئے تکمیل کرلے اور تمھیں اپنی
راہ ہدایت سے واقف کرے اور اپنی ہدایت کے نور سے تمہارے ذریعہ
استفادہ حاصل کرنیوالوں کے آثار سے واقف کرائے اور اپنے مطلوبہ
راستہ پر چلائے اور اپنی بخشش کی خوشگواری تمھارے لئے زیادہ کردے
پس اس نے قرار دیا کہ یوم جمعہ تم سب جمع ہو کر اس کی طرف متوجہ ہوں
تاکہ جو کچھ سرزد ہو چکا ہے اس سے پاک ہوسکو اور جو کچھ اکتساب بدکیا ہے

الی مثلہ وذکری للمومنین وتبیان خشیۃ المتقین
ووھب من ثواب الاعمال فیہ اضعاف ماوھب لا
ھل طاعتہ فی الایام قبلہ، وجعلہ لایتم الا بالاتمام
لما امر بہ، والانتھاء عما نھی عنہ والنجوع
بطاعتہ فیما حث علیہ، وندب الیہ، فلا
یقبل توحیدہ الا بالاعتراف لنبیہ بنبوتہ،
ولا یقبل دیناً الا بولایۃ من امر بولایتہ،
ولا تنتظم اسباب طاعتہ الا بالتمسک
بعصمہ، وعصم اھل ولایتہ وانزل علی
نبیہ فی یوم الدوح ما بین بہ عن ارادتہ
فی خلصائہ وذوی اجتبائہ، وامرہ بالبلاغ
وترک الحفل باھل الزیغ والنفاق وضمن
لہ عصمتہ منھم وکشف من خبایا اھل
الریب، وضمایر اھل الارتداد، مارمز
فیہ، فعقلہ المومن والمنافق، وثبت علی الحق
ثابت، وازدادت جھالۃ المنافق وحمیۃ
المارق، ووقع العض علی النواجذ والغمز
علی السواعد، ونطق ناطق، ونعق ناعق
واستمر علی مارقیتہ مارق ووقع الاذعان
من طائفۃ باللسان، دون حقایق الایمان
ومن طایفۃ باللسان وصدق الایمان و
اکمل اللہ دینہ واقر عین نبیہ والمومنین
والتابعین وکان ما شھدہ بعضکم وبلغ
بعضکم وتمت کلمۃ اللہ الحسنی علی الصابرین
ودمر اللہ ما صنع فرعون وقارون وھامان
وجنودہ وما کانوا یعرشون وبقیت حثالۃ

اس کو دھوسکو جو ایکدوسرے کے مثل ہوں اور مومنین اسکا ذکر کریں
متقین اسکا خوف بیان کریں اور اس روزان کے اعمال کا دگنا ثواب
عطا فرمایا بمقابلہ اہل طاعت کے جنھیں ان کے قبل کے زمانہ میں عطا ہوا
تھا اور اس کو اس طرح قرار دیا کہ جب تک حکم کی مکمل تعمیل نہ ہوتی تھی عطائے
ثواب بھی نہ ہوتا تھا اور اس کی طاعت میں منہیات سے نہ بچتے تھے اور اسکی طاعت
میں صحیح نصیحت اور ترغیب نہ دیتے تھے اس کی توحید اس کے نبی کی نبوت
کے اعتراف کے بغیر قبول نہیں ہوتی اور جس کی ولایت کا حکم دیا گیا ہے
اسکی ولایت کے بغیر کسی کا دین قبول ہی نہیں ہوتا۔ اسباب طاعت بغیر اسکے
اور اسکے صاحبان عصمت کے تمسک کے درست نہیں ہوتے اور
خدا نے یوم دوح اپنے نبی پر نازل کیا جسکی وضاحت اپنے مخلصین
اور پسندیدہ لوگوں میں کی اور حکم دیا کہ اسکی تبلیغ کریں اور منافقین و
کج رفتار لوگوں کیساتھ اکٹھا ہونے کو ترک کریں اور ان کے خطرات سے
حفاظت کی ضمانت دی اور اہل شک وارتداد کے قلوب میں چھپی ہوئی
خباثت کو ظاہر کردیا پس مومن و منافق سب نے سمجھ لیا اور مومنین
حق پر ثابت ہوگئے اور منافقین کی جہالت اور گمراہوں کی حمیت میں
اضافہ ہوگیا۔ دانتوں سے کاٹنے لگے اور اپنے بازو دیکھنے لگے۔
بولنے والے نے بولا، بکواس کرنے والے نے بکواس کی گمراہ نے
اپنی غلاظی کو جاری رکھا جس میں وہ پہلے سے تھا۔ ایک گروہ نے صرف
زبان سے فرمانبرداری کی جو حقایق ایمان کے سوا تھی ایک گروہ
نے ایمان کی سچائی اور ایمان سے طاعت کی اور خدا نے اپنے دین
کو کامل کردیا اور اپنے نبی، مومنین اور تابعین کی آنکھوں کو
ٹھنڈا کیا۔ یہ وہ تھا جسے تم میں سے بعض نے دیکھا تھا اور بعض
کو پہونچ یا گیا۔ اور اللہ کے اچھے کلمات صابرین پر تمام ہوئے
اور اللہ نے وہ سب نیست و نابود کردیا جو فرعون، قارون،
اور ہامان اور ان کے لشکر نے کیا تھا۔ انکے بلند و بالا منصوبے خاک
میں مل گئے اور جو باقی رہ گیا وہ گمراہی کی تلچھٹ تھی۔ لوگ پاگل پن

من الضلال لا یالون الناس خبالا یقصدهم الله
فی دیارهم و یمحوا الله آثارهم و یبید معالمهم
و یعقبهم عن قریب الحسرات، و یلحقهم بمن
بسط اکفهم، و مد اعناقهم و مکنهم من
دین الله حتی بدلوه، و من حکمه حتی بدلوه
ومن حکمه حتی غیروه وسیاتی نصر الله علی
عدوه لحینه والله لطیف خبیر، و فی دون
ما سمعتم کفایة و بلاغ، فتاملوا رحمکم الله
ما ندبکم الله الیه، و حثکم علیه، واقصدوا
شرعه و اسلکوا نهجه ولا تتبعوا السبل
فتفرق بکم عن سبیله۔

ان هذا یوم عظیم الشان، فیه وقع الفرج
رفعت الدرج، و وضحت الحجج، وهو یوم الایضاح
والافصاح عن المقام الصراح ویوم کمال الدین ویوم
عهد المعهود ویوم الشاهد المشهود، ویوم
تبیان العقود عن النفاق والجحود ویوم البیان
عن حقایق الایمان ویوم دحر الشیطان
ویوم البرهان هذا یوم الفصل الذی کنتم
توعدون، هذا یوم الملأ الاعلیٰ انتم عنه
معرضون، هذا یوم الارشاد ویوم محنة
العباد ویوم الدلیل علی الرواد، هذا یوم
ابدی خفایا الصدور، و مضمرات الامور،
هذا یوم النصوص علی اهل الخصوص هذا
یوم شیث هذا یوم ادریس هذا یوم یوشع
هذا یوم شمعون هذا یوم امن المامون هذا

کے علاوہ کچھ بھی نہ پاتے تھے۔ خدا ان کے شہروں میں انھیں قتل کرتے
اور ان کے آثار کو اور ان کے نشانات کو مٹانے والا ہے اور حسرتوں
کیساتھ عقوبتوں میں مبتلا کرنے والا ہے اور جو کچھ انھوں نے فرش بچھایا
ہے اسی سے ملحق ہونے والے ہیں ان کی گردنیں دراز ہونے والی ہیں
انھیں دین خدا پر قدرت دی گئی حتی کہ انھوں نے اسکو بدل ڈالا اور
اس کے کچھ احکام بھی بدل دیئے اور بعض احکام میں تغیر پیدا کر دیا۔
عنقریب اللہ کی مدد اس کے دشمنوں کے خلاف اپنے وقت پر آنیوالی
ہے بیشک اللہ لطیف و خبیر ہے اور جو کچھ تم نے سنا وہ کافی اور پہونچنے
والا ہے۔ پس غور و تامل سے کام لو خدا تم پر رحم کرے تمہاری فریاد و رغبت
خدا کے پاس قبول ہونیوالی ہے اور تمہاری رغبت مقبول ہے۔ اسکی شریعت
کا قصد کرو اور اس کے راستہ سے متمسک رہو اور ایسے راستہ پر نہ چلو
جو تم کو راہ خدا سے دور کر دے۔

تحقیق کہ آجکا دن بہت عظیم الشان ہے جس میں کشائش و
آسودگی اور مدارج کی بلندی قرار دی گئی ہے اور خدا کی حجتیں واضح
کیگئی ہیں۔ یہ (خدا کے اسرار) واضح کرنے کا دن ہے یہ محل صراحت سے
طلوع حقیقت کا دن ہے یہ دین کے کامل ہونیکا دن ہے۔ یہ کیئے
ہوئے عہد کے وفا کا دن ہے ۔ یہ شاہد و مشہود کا دن ہے یہ
نفاق و انکار کے گرہوں کے کھولنے کا دن ہے۔ یہ ایمان کے حقایق بیان
کرنیکا دن ہے یہ شیطان کو دور کرنے کا دن ہے یہ حق کے ثابت ہونیکا
دن ہے یہ اس فیصلہ کا دن ہے جسکا تم سے وعدہ کیا گیا تھا یہ ملائکہ
کا دن ہے جس سے تم لوگ روگرداں ہو یہ رشد و ہدایت کا دن ہے اور
بندوں کی آزمائش کا دن ہے یہ سیرابی کا راستہ بتانے کا دن ہے۔ یہ
سینے کے مخفی رازوں کو فاش کرنے کا دن ہے اور پوشیدہ امور
کے ظاہر کرنیکا دن ہے۔ یہ مخصوصین کے لئے قرآن کی آیات کی صراحت
کرنیکا دن ہے۔ یہ شیث (وصی آدم) کا دن ہے۔ یہ ادریس کا
دن ہے یہ یوشع (وصی موسیٰ) کا دن ہے یہ شمعون (وصی عیسیٰ)

يوم اظهار المصون من المكنون هذا يوم
ابلاء السرائر....

فلم يزل عليه السلام يقول هذا
يوم هذا يوم هذا يوم حتى قال :-

فراقبوا الله عزوجل واتقوه واسمعوا له و
اطيعوه واحذروا المكر ولا تخادعوه، و
فتشوا ضمائركم ولا تواربوه وتقربوا
الى الله بتوحيده وطاعة من امركم ان
تطيعوه، ولا تمسكوا بعصم الكوافر ولا
يجنح بكم الغي، ولا تضلوا عن سبيل الرشاد
باتباع اولئك الذين ضلوا واضلوا قال الله
تعالى من قائل فى طائفة ذكرهم بالذم فى كتابه
انا اطعنا سادتنا وكبرائنا فاضلونا السبيلا
ربنا آتهم ضعفين من العذاب والعنهم لعناً
كبيرا، وقال الله تعالى واذ يتحاجون فى
النار فيقول الضعفاء للذين استكبروا انا
كنا لكم تبعاً فهل انتم مغنون عنا من
عذاب الله من شئ قالوا لو هدانا الله
لهديناكم، افتدرون الاستكبار ماهو؟
هو ترك الطاعة لمن امر الله بطاعته
والترفع على من ندبوا الى متابعته والقرآن
ينطق من هذا عن كثير، ان تدبره متدبر
زجره ووعظه واعلموا ايها المومنون ان الله
عزوجل قال "ان الله يحب الذين يقاتلون
فى سبيله صفا كانهم بنيان مرصوص" اتدرون
ما سبيل الله ومن سبيله، ومن صراط الله

کا دن ہے یہ امن و امان کا دن ہے یہ محفوظ و مکنون (راز) کے ظاہر ہونیکا
دن ہے یہ پوشیدہ حقیقتوں کے انکشاف کا دن ہے ۔

یوم غدیر کے فضائل میں مولاؑ اسی طرح یہ ایسا دن ہے یہ
ایسا دن ہے .... فرماتے گئے پھر ارشاد فرمایا کہ :۔

پس خدائے عزوجل کو حاضر و ناظر جانو اور اس سے ڈرتے رہو اسکے
احکام سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ اس سے مکر کرنے سے ڈرو اسکو
دہوکہ دینے کی کوشش نہ کرو اپنے ضمیر کی تلاش کرتے رہو اور اس سے
کجی نہ کرو اور اس کی توحید کے ذریعہ اور اس طاعت کے ذریعہ جسکا
تمہیں حکم دیا گیا ہے تقرب الہٰی حاصل کرو کفار کیساتھ متمسک نہ ہو
کسی گمراہ کو تم کو راہ ہدایت سے ہٹانے میں کامیاب نہ ہونے دو۔
گمراہوں اور گمراہ کرنیوالوں کے اتباع میں راہ ہدایت سے منحرف نہ ہو
خداوند تعالیٰ تو ان میں گروہ کفار کے ایک آدمی کی بات بطور مذمت
نقل فرماتا ہیکہ (بروز قیامت وہ کہیگا) ہم نے اپنے سرداروں اور
بزرگوں کی اطاعت کی تھی مگر انھوں نے ہمیں گمراہ کر دیا اے ہمارے پالنے
والے تو انکو دوہرے عذاب کا مزہ چکھا اور ان پر بہت بڑی لعنت
کر و نیز فرماتا ہے کہ جب تم جہنم میں ایکدوسرے سے جھگڑا کروگے کمزور
لوگ ان لوگوں سے جنہوں نے استکبار کیا تھا کہیں گے کہ ہم نے تمہاری
پیروی کی تھی کیا تم اب ہمکو عذاب خدا سے بچا لوگے تو وہ جواب دینگے
کہ اگر ہم خود ہدایت یافتہ ہوتے تو تمہاری بھی خدمت کرتے ۔ کیا تم
جانتے ہو کہ یہاں استکباری کے کیا معنی ہیں ۔ یہ انکی ترک طاعت
ہے جو خدا نے تم پر واجب کی تھی اور اس کی برتری بتائی تھی مگر
انھوں نے انکی متابعت نہ کی ۔ قرآن میں اس قسم کے تذکرے کثرت
سے ہیں تاکہ تدبیر کرنیوالا غور و فکر کرے اور تنبیہ و نصیحت کو سمجھے ۔
اے صاحبان ایمان خداوند عزوجل فرماتا ہے کہ وہ ان لوگوں کو
دوست رکھتا ہے جو صف باندھکر اسکی راہ میں جہاد کرتے ہیں
گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں" کیا تم جانتے ہو کہ خدا کی سبیل

ومن طريقه ؟ انا صراط الله الذى من لا
يسلكه بطاعة الله فيه هوى به الى النار
وانا سبيله الذى نصبنى للاتباع بعد نبيه،
انا قسيم الجنة والنار، وانا حجة الله
على الفجار والابرار، انا نور الانوار
فانتبهوا رقدة الغفلة و بادروا بالعمل
قبل حلول الاجل، وسابقوا الى مغفرة من
ربكم قبل ان يضرب بسور باطنه الرحمة و
ظاهره العذاب فتنادوا فلا يسمع نداؤكم
وتضجوا فلا يحفل بضجيجكم وقبل ان
تستغيثوا فلا تغاثوا، فسارعوا الى الطاعات
قبل فوت الاوقات، فكان قد جاءكم هادم
اللذات، فلا مناص نجاة ولا محيص تخليص
عودوا رحمكم الله بعد انقضاء مجمعكم
بالتوسعة على عيالكم و بالبر باخوانكم،
والشكر على ما منحكم، واجمعوا يجمع الله
شملكم، وتباروا يصل الله الفتكم وتهادوا
نعمة الله كما هناكم بالثواب فيه على اضعاف
الاعياد قبله او بعده، الا فى مثله، والبر فيه
يثمر المال ويزيد فى العمر، والتعاطف فيه
يقتضى رحمة الله وعطفه، وهبوا لاخوانكم
وعيالكم عن فضله بالجهد من جودكم و
بما تناله القدرة من استطاعتكم واظهروا
البشر فيما بينكم، والسرور فى ملاقاتكم،
والحمد لله على ما منحكم، وعودوا بالمزيد
من الخير على اهل التاميل لكم، وساووا

کیا ہے اور اسکی سبیل کون لوگ ہیں۔ صراط خدا کون ہیں اور اس کا
طریق کون ہیں؟ میں وہ صراط خدا ہوں جس کے راستہ پر اگر کوئی خدا
کا مطیع بن کر نہ چلے تو وہ جہنم میں پہونچیگا۔ میں وہ سبیل خدا ہوں جو
اس کے نبی کے بعد طاعت کیلئے خدا نے نصب فرمایا ہے۔ میں جنت
وجہنم کا تقسیم کرنیوالا ہوں۔ میں فجار اور ابرار پر حجت خدا ہوں میں
انوروں کا نور ہوں۔ خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ موت سے
پہلے عمل کرنے میں جلدی کرو اور اپنے پروردگار کی مغفرت کیطرف سبقت
کرو قبل اس کے کہ وہ چار دیواری کھینچی جائے جسکا باطن رحمت ہے اور
ظاہر عذاب ہے۔ تم آواز دوگے مگر کوئی تمہاری فریاد نہیں سُنے گا تم
چیخو گے مگر تمہاری چیخ کا اعتماد نہ کیا جائیگا قبل اس کے کہ تم فریاد طلب
کرو اور تمہاری مدد نہ کیجائے وقت کے گزر جانے سے پہلے عبادات
میں عجلت کرو۔ جب تمہارے پاس لذتوں کا مٹا دینے والا (حضرت
عزرائیل) آجائے پھر تمہاری نجات کے لئے کوئی راہ ملیگی نہ تمہارے
لئے چھٹکارا ہوگا اور نہ رہائی تاکہ تم واپس ہو سکو دنیا میں تمہارے
اہل وعیال سے ملنے جلنے کی مدت کے منقضی ہو جانے اپنے بھائیوں
سے نیکی کرنے اور خدا کی عطا کردہ نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی مدت کے منقضی
ہو جانے پر اللہ تم پر رحم کرے۔ تم متحد و مجتمع ہو جاؤ خدا تمہاری پراگندگی
کو دفع کر دیگا۔ نیکی کرو تو اللہ تمہارے درمیان الفت پیدا کریگا۔ اللہ کی
نعمتوں میں سے عیدوں سے پہلے یا بعد ہدیے دیا کرو کیونکہ اس میں
تمہارے لئے دگنا ثواب ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اسی طرح اس روز نیکی مال اور
عمر کو بڑھاتی ہے اور اس روز ایک دوسرے پر مہربان ہونا اللہ کی
رحمت کے بڑھانے کا مقتضی ہوتا ہے اس روز اپنے بھائیوں اور عیال کے ساتھ فضل خدا
کیساتھ بخشش کرو جتنی تم میں استطاعت ہو اور اس روز خندہ پیشانی کا
اظہار کرو اور ملاقاتوں میں اظہار مسرت کرو۔ تمام تعریف اس خدا کے لئے
ہے جس نے تمھیں نعمتیں دیں پس تمھیں چاہیئے کہ ضرورت مندوں
کے ساتھ اور زیادہ نیکی کریں۔ ضعیفوں کو اپنے ساتھ کھانے میں

ضعفاءکم فی ما کلکم وما تناله القدرة من استطاعتکم وعلی حسب امکانکم فالدرهم فیه بمائة الف، والمزید من الله وصوم هذا الیوم مما ندب الله الیه وجعل الجزاء العظیم کفایة عنه ومن اسعف اخاه مبتدئا وبرّه راغباً فله کاجر من صام هذا الیوم وقام لیلة ومن فطر مومنا فی لیلة فکانما فطر فئاما وفئاما. (الی ان قال علیه السلام)

فاذا تلاقیتم فتصافحوا بالتسلیم وتهانوا النعمة فی هذا الیوم ولیبلغ الحاضر الغائب والشاهد[1] البائن[2] الغنی علی الفقیر والقوی علی الضعیف، امرنی رسول الله صلی الله علیه واله بذلک۔

(مستدرک شیخ ہادی کاشف الغطاء ص۷۹)

شریک کریں اور جتنی تمہاری استطاعت ہو انہیں کھلائیں اللہ کیجانب سے اس روز ایک درہم کی خیرات کا عوض ایک لاکھ درہم بلکہ اس سے زیادہ کی خیرات کے ثواب کے برابر ہے۔ اس روز کے روزہ کی خدا نے تحریص دلائی ہے اور اس کے لئے ثواب عظیم قرار دیا ہے یہ تمہارے لئے کافی ہے اور جس نے اپنے بھائی کی مدد اور نیکی کی اُسکا اجر اس کے مثل ہے جس نے اس روز روزہ رکھا اور شب باشی کی اور اور جس نے کسی مرد مومن کو اس رات افطار کرایا تو گویا اس نے کو افطار کرایا۔

جب تم ایکدوسرے سے ملاقات کرو تو سلام کرکے معافقہ کرو اور اس روز ایک دوسرے کو تہنیتیں دیا کرو۔ حاضر کو چاہیئے کہ غائب کو اور غنی فقیر کو اور قوی ضعیف کو چاہیئے کہ پیغام پہونچا دے۔ رسول اللہؐ نے مجھے ایسا ہی حکم دیا ہے۔

خطبۂ طالوتیہ

رسول خداؐ کی رحلت کے بعد حضرت علی علیہ السلام کے دشمن یہود و نصاریٰ یا جنگلی عرب نہ تھے بلکہ قریش تھے انہوں نے حضرت ابوبکر کی اس طرح مدد کی کہ بغیر تیغ و تفنگ کے امیرالمومنینؑ سے خلافت حاصل کرلی اس کے بعد ایک ایسے شخص یعنی معاویہ کو آپکے مقابل کھڑا کر دیا جس نے حضرتؑ کی نہ ہی بیعت کی اور نہ ایک دن بھی آرام و سکون سے گذرنے دیا حالانکہ امیرالمومنینؑ آخری وقت تک ہدایت و نصیحت فرماتے رہے جیسا کہ آپؑ کے مکتوبات سے ظاہر ہے ان سب امور کو حضرتؑ نے اجمالاً اس خطبہ میں اپنے دوستوں اور منافقین سے خطاب کرکے فرمایا چنانچہ بعد حمد و ثنا فرماتے ہیں :-

ایتها الامة التی خدعت فانخدعت وعرفت خدیعة من خدعها فاصرت

اے امّت کے وہ لوگ کہ جنھیں دہوکا دیا گیا اور وہ دہوکا کھا گئے اور اپنی خواہشات نفس کی پیروی کی اور گمراہی کی تاریکی

[1] شاہد رسول خدا کے ناموں میں ایک نام ہے۔ [2] ارشاد رسالت ہیکہ تمام انبیاء نے اپنے اوصیاء کا تقرر و اعلان ۱۸ ذی الحجہ ہی کو کیا تھا۔ امیرالمومنینؑ نے یہی ارشاد فرمایا ہے کہ حضرت آدمؑ کے وصی حضرت شیث وغیرہ کا اسی روز اعلان ہوا تھا۔ لہٰذا ۱۸ ذی الحجہ ہر پیغمبر کے وصی کیلئے مخصوص دن ہے :-

واتبعت أهواءها وخبطت في عشواء
غوايتها، قد استبان لها الحق فصدت
عنه، والطريق الواضح فتنكبته أما والذي
فلق الحبة وبرأ النسمة لو اقتبستم العلم
من معدنه وادخرتم الخير من موضعه و
أخذتم الطريق من وضحه وسلكتم الحق
من نهجه، لابتهجت بكم السبل، وبدت
لكم الأعلام واضاء لكم الاسلام وما عال
فيكم عائل، ولا ظلم منكم مسلم ولا معاهد
ولكن سلكتم سبيل الظلام وسدت عنكم
أبواب العلم، وتركتم بأهوائكم واختلفتم
في دينكم وافتيتم في دين الله بغير علم
وتركتم الائمة فتركوكم فرويداً، عما
قليل تحصدون ما زرعتم وتجدون
وخيم ما اجترمتم فلقد علمتم اني وصي
نبيكم، وخيرة ربكم العالم بما يصلحكم و
سيسألكم عن أئمتكم فمعهم تحشرون
والى الله غداً تصيرون

أما والله لو كان لي عدة أصحاب
طالوت أو عدة أهل بدر لضربتكم
بالسيف حتى تؤلوا الى الحق وتنيبوا الى
الصدق

(مستدرک کاشف الغطاء ص ۳۱)

"احقاق الحق" از
شہید ثالث

میں ہاتھ پیر مارنے لگے۔ حق انکے لئے ظاہر ہوا مگر انہوں نے اُسے
چھوڑ دیا۔ راہ راست ظاہر ہوئی مگر اسکو ترک کر دیا۔ قسم ہے اُس کی جس
نے دانہ کو شگافتہ کیا اور درختوں کو اُگایا اگر تم علم کو اسکے معدن
سے لیتے اور خیر کو اس کے اصلی مقام سے حاصل کرتے اور حق کو اس کے
استوار راستہ سے اختیار کرتے نہ کہ غلط راستہ سے، تو تمہارے چلنے کا
راستہ معین ہو جاتا اور اسلام تمہارے لئے روشن ہو جاتا نتیجةً
تمہاری غذا خوشگوار ہوتی اور کوئی تم میں فقیر نہ ہوتا اور کوئی ذمی اور
مسلم مظلوم نہ ہوتا لیکن تم نے تاریک راستے اختیار کئے اس لئے
علم کے دروازے تم پر بند کر دیئے گئے۔ تم نے اپنے کو اپنی خواہشات
کے مطابق کر لیا اور دین میں اختلاف پیدا کیا اور بغیر علم کے دین خدا
میں فتوے دینے لگے اور ائمہ کو تم نے چھوڑ دیا اس لئے تم بھی
دھتکارے جانے کے لائق ہو گئے اس لئے دھتکار دیئے گئے
تم میں سے چند وہی کاٹو گے جو تم نے بویا تھا اور وہی پاؤ گے
جس بات کی تم نے جرأت کی تھی اور اس پر مُصر ہو گئے تھے تم خود
جانتے ہو کہ میں تمہارے نبیؐ کا وصی ہوں اور تمہارے پروردگار
کا منتخب وہ عالم ہوں جو تمہاری اصلاح کرنے والا ہے تمہارے
ائمہ کے متعلق تم سے عنقریب سوال کیا جائے گا اور تمہارا حشر انہی
کے ساتھ ہوگا اور کل اسی طرح خدا کیطرف لوٹو گے۔

خدا کی قسم اگر میرے ساتھ اتنے بھی آدمی ہوتے
جتنے اصحابِ طالوت تھے یا جتنے اہل بدر تھے تو میں اپنی تلوار
سے یقیناً ایسی ضرب لگاتا کہ وہ تم کو حق کیطرف پلٹا لاتی اور
تم کو سچائی کی ہدایت کر دیتی۔

خطبہ

فی مدح رسولؐ

حضرت امام حسینؑ علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے بعد حمد باری و صلوات بر نبیؐ ارشاد فرمایا :-

لما اراد اللہ ان ینشی المخلوقات و یبدع الموجودات اقام الخلایق فی صورۃ واحدۃ قبل خلق دحو الارض و رفع السموات ثم افاض نوراً من نور عزہ فلمع قبساً من ضیائہ و سطع ثم اجتمع فی تلک الصورۃ وفیھا صورۃ رسول اللہؐ فقال اللہ تعالیٰ انت المرتضی المختار وفیک مستودع الانوار من اجلک اضع البطحاء وارفع السماء واجری الماء واجعل الثواب والعقاب والجنۃ والنار وانصب اھل بیتک علما للھدایۃ واودع فیھم اسراری بحیث لا یغیب عنھم دقیق ولا جلیل ولا یخفی عنھم خفی اجعلھم حجتی علی خلیفتی واسکن قلوبھم انوار عزتی واطلعھم علی معادن جواھر خزائنی ثم اخذ اللہ تعالیٰ علیھم الشھادۃ بالربوبیۃ والاقرار بالوحدانیۃ وان الامامۃ فیھم والنور معھم ثم ان اللہ سبحانہ اخفی الخلیفۃ فی غیبۃ وغیبھا فی مکنون علمہ ونصب العوالم وھو موج الماء واثار الزبد واھاج الدخان فطفا عرشہ علی الماء ثم انشاء الملئکۃ من انوار ابدعھا وانواع اخترعھا ثم خلق المخلوقات کلھا ثم قرن نبوۃ بینۃ بتوحید فتشھد لہ السموات

جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ مخلوقات کو پیدا کرے اور بغیر کسی نمونہ کے موجودات کو وجود میں لائے زمین کو پھیلانے اور آسمانوں کو بلند کرنے سے پہلے خلایق کو ایک شکل پر قایم کیا پھر اپنی عزت و جلال کے نور سے ایک نور کو پھیلایا پھر اس کی ضیاء سے ایک لو چمک کر بلند ہوئی اور اس صورت میں اکٹھا ہونے لگی کہ اس میں رسول اللہ کی صورت تھی۔ پس اللہ نے فرمایا کہ تم برگزیدہ و منتخب ہو اور تم ہی میں دوسرے انوار ودیعت ہیں۔ تمھاری ہی وجہ پہاڑوں کو قایم کیا اور آسمانوں کو بلند کیا اور پانی کو جاری کیا۔ اور ثواب و عقاب اور جنّت و جہنّم قرار دیا، تمہارے اہلبیتؑ کو ہدایت کا نشان بنایا اور ان میں اپنے اسرار ودیعت فرمائے اس طرح سے کہ چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز ان سے غائب نہیں اور کوئی پوشیدہ چیز ان سے پوشیدہ نہیں۔ اپنے خلیفہ پر میں نے انھیں حجت قرار دیا اور انکے قلوب میں اپنی عزّت کے انوار ساکن کئے اور اپنے خزانوں کے جواہر اور معدنوں سے آگاہ کیا پھر اللہ نے اپنی ربوبیت کی شہادت اور وحدانیت کا اقرار لیا۔ بتحقیق کہ امامت انہی میں ہے اور نورِ علم انکے ساتھ ہے پھر اللہ نے خلیفہ کو اپنی غیبت میں پوشیدہ کر دیا اور اس غیبت کو اپنے مخفی علم میں پوشیدہ کیا اور عالمین کو قایم کیا جو پانی کی موج اور جھاگ تھے اور دھوئیں کو بلند کیا اور عرش کو پانی پر قایم کیا پھر مختلف قسم کے ملائکہ کو ایسے انوار سے خلق فرمایا جو بالکل نئی ایجاد تھے اس کے بعد تمام مخلوقات کو پیدا کیا اور نبوت کو قایم کیا تاکہ اُس کی توحید کو بیان کرے۔ پس آسمانوں، زمین، ملائکہ،

والارض والملائكة والعرش والكرسي والشمس
والقمر والنجوم وما في الارض له بالنبوة
والفضيلة ثم خلق آدم وابان للملائكة فضله
واراهم ما خصّه به من سابق العلم فجعله
محرابا وقبلة لهم فسجد واله وعرفوا حقه
ثم ان الله تعالى بين لآدم حقيقة ذلك
النور ومكنون ذلك السرّ ما اودعه شيئاً
واوصاه واعلمه انه السرّ في المخلوقات
ثم لم يزل ينتقل من الاصلاب الطاهرة
الى الارحام الزكيّة الى ان وصل الى
عبد المطلب فالقاه الى عبد الله ثم صانه الله
عن الختنة حتى وصل الى آمنة فلما اظهر الله
بواسطة نبيناؐ استدعى الفهوم الى القيام
بحقوق ذلك السرّ اللطيف وندب العقول
الاجابة لذلك المعنى المودع في الذر قبل
النسل فمن وافقه فقبس من لمحات ذلك
النور ينتقل بينا اهل البيتؑ ويتشعشع في
غرائزنا الى ان يبلغ الكتاب اجله فنحن
انوار الارض والسموات ومحض خالص
الموجودات وسفن النجاة ومكنون العلم
والينا مصير الامور وبمهدينا ينقطع الحجج
فهو خاتم الائمة ومنقذ الامة ومنتهى
النور وغامض السرّ فليهن من استمسك
بعروتنا وحشر على محبتنا۔

(بحار الانوار ج-۱ صـ۸۲)

عرش و کرسی، شمس و قمر اور ستارے جو کچھ زمین میں ہے سب نے
نبوت اور اسکی فضیلت کی گواہی دی اس کے بعد آدمؑ کو پیدا کیا
اور انکی فضیلت ان پر ظاہر کی اور وہ چیز دکھائی جو آدمؑ کے
ساتھ مخصوص تھی اور آدمؑ کو ان کیلئے محراب و قبلہ قرار دیا۔ پس
ملائکہ نے ان کو سجدہ کیا اور ان کے حق کو پہچانا پھر اللہ تعالیٰ
نے آدمؑ سے اس نور کی حقیقت اور اس میں چھپے ہوئے راز کو
بیان کیا جو اس نے اس میں ودیعت فرمایا تھا اور یہ بھی بتلایا کہ
یہ راز مخلوقات میں بھی ہے پھر یہ نور زائل نہیں ہوا بلکہ
طاہر صلبوں سے پاک ارحام میں منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ
یہ نور عبد المطلب تک پہونچا اور وہاں سے عبد اللہ میں منتقل
ہوا پھر خدا نے یہاں تک کہ وہ نور آمنہ تک
پہونچا اور اللہ نے اس نور کو ہمارے نبیؐ کے ذریعہ (یعنی انکی شکل میں)
ظاہر کیا اور فہموں سے خواہش کی کہ اس سرّ لطیف کے حقوق کو
قایم کرے اور عقلوں کو ندا دی کہ پیدا ہونے سے پہلے عالم ذر
میں اس کی ودیعت کے مقصد کو قبول کرے پس جو اس سے واقف
ہوگیا وہ اس نور کے ذرّات سے منور ہوگیا جو ہم اہل بیتؑ میں منتقل
ہوا اور ہماری فطرت میں روشن ہوا یہاں تک کہ کتاب نے اس کی
عظمت کو پہونچا دیا۔ پس ہم ہی ہیں زمین اور آسمانوں کے نور اور موجودات
کو نجات دلانے والے اور ہم ہی سفینۂ نجات ہیں ہم ہی میں
علم کے خزانے ہیں اور تمام امور کی بازگشت ہماری ہی طرف ہے
ہمارے ہی مہدیؑ کے ذریعہ تمام حجتیں پوری ہوں گی پس وہ
خاتم الائمہ ہیں اور امت کو نجات دلانے والے اور نور کی انتہا
اور اسرار کے سرچشمہ ہیں۔ پس مبارک ہے وہ جس نے ہمارے
وسیلہ سے تمسک اختیار کیا اور ہماری محبت کے ساتھ محشور ہو

خطبہ

انا دحوت ارضها وانشأت جبالها وفجرت عيونها وشققت انهارها وغرست اشجارها واطعمت ثمارها وانشأت سحابها واسمعت رعدها ونورت برقها واضحيت شمسها واطلعت قمرها وانزلت قطرها ونصبت نجومها وانا البحر القمقام الزاخر وسكنت اطوادها وانشأت جواري الفلك فيها واشرقت شمسها وانا جنب الله وكلمته وقلب الله وبابه الذي يوتى منه ادخلوا الباب سجدا اغفر لكم خطاياكم وازيد المحسنين وبي وعلى يدي تقوم الساعة وفيّ يرتاب المبطلون وانا الاول والظاهر والباطن وبكل شئ عليم

(مناقب شہر اشوب ج ۳ ص ۲۲)

شرح عن امام محمد باقر علیه السلام:

انا دحوت ارضها يقول انا وذريتي الارض التي يسكن اليها وانا ارسيت جبالها يعني الائمة ذريتي هم الجبال الرواكد التي لا تقوم الا بهم وفجرت عيونها يعني العلم الذي ثبت قلبه وجرى على لسانه وشققت انهارها يعني منه انشعب الذي من تمسك بها نجا وانا غرست اشجارها يعني الذرية الطيبة واطعمت اثمارها يعني اعمالهم الزكية وانا انشأت سحابها يعني ظل

میں نے اس کی زمین کو بچھایا۔ پہاڑوں کو پیدا کیا، چشموں کو جاری کیا، نہروں کو شگافتہ کیا، درخت اگائے، ان کے پھلوں کو کھلایا، بادل پیدا کئے، گرج سنائی، برق کو نور عطا کیا، آفتاب کو ضیا بخشی اور چاند کو طلوع کیا (بارش کے) قطروں کو نازل کیا اور ستاروں کو نصب کیا۔ میں گہرا پرجوش سمندر ہوں، میں نے پہاڑوں کو قایم کیا اور اس میں کشتیوں کو روانی عطا کی اور آفتاب کو روشن کیا۔ میں جنب اللہ، اس کا کلمہ اور قلب ہوں اور وہ دروازہ ہوں جس سے لوگ آتے ہیں اور سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوتے ہیں۔ میں تمہاری خطاؤں کا معاف کرنے والا اور احسان کرنے والوں کو زیادہ دینے والا ہوں میرے ذریعہ اور میرے ہاتھوں پر قیامت قایم ہوگی۔ باطل پرست میرے بارہ میں شک کریں گے میں اول ہوں میں ظاہر ہوں میں ہی باطن ہوں اور ہر شئے کا جاننے والا ہوں۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے کلام بالا کی شرح:

میں نے زمین کو بچھایا کا مطلب یہ ہے کہ میں اور میری ذریت جو اس زمین پر رہتی ہے۔ اور پہاڑوں کو قایم کر دیا یعنی ائمہ جو میری ذریت ہیں وہ مستحکم پہاڑ ہیں جن کے بغیر زمین قایم نہیں رہ سکتی اور چشموں کو جاری کیا یعنی وہ علم جو ان کے قلب میں ودیعت کیا گیا ہے ان کی زبان سے جاری ہوتا ہے۔ اور میں نے اس کی نہروں کو شگافتہ کیا یعنی جو ان سے متمسک رہا اس نے نجات پائی۔ "میں نے درخت اگائے" یعنی اشجار سے مراد میری پاک و طیب ذریت ہے۔ "میں نے انھیں پھل کھلائے" یعنی میں نے انکے اعمال کو پاک کیا۔ "میں نے بادل پیدا کئے" یعنی لوگوں

من استظل بنیا تها وانا انزلت قطرها یعنی
حیاه ورحمة وانا اسمعت رعدها یعنی
لما یسمع من الحکمة، ونورت برقها یعنی
بنا استنارت البلاد۔ واضحیت شمسها یعنی القایم
منا نور علی نور ساطع واطلعت قمرها یعنی
المهدیؑ من ذریتی۔ وانا نصبت نجومها
یهتدی بنا ویستضا بنورنا وانا البحر القمقام
الزاخر یعنی انا امام الامة وعالم العلماء
وحکم الحکماء وقاید القادة یفیض علمی ثم
یعود الی کما ان البحر یفیض ماءه علی ظهر الارض
ثم یعود الیه باذن الله وانا انشات جواری
الفلك فیها یقول اعلام الخیر وائمة الهدی
منی وسکنت اطوادها یقول فقات عین الفتنة
واقتل اصول الضلاله وانا جنب الله و
کلمته وانا قلب الله یعنی انا سراج علم الله
وانا باب الله یعنی من توجه الی الله غفرله
وقوله بی وعلی یدی تقوم الساعة یعنی
الرجعة قبل القیمة ینصر الله فی ذریتی
المومنین والی المقام المشهود۔

(مناقب شہر آشوب ج ۳)

نے ان درختوں کے سایہ سے فائدہ اٹھایا۔ میں نے بارش کے
قطروں کو نازل کیا معنی میں نے انہیں زندگی بخشی اور رحم کیا۔ میں
نے گرج کو سنایا معنی حکمت کو سنایا۔ میں نے برق کو منور کیا معنی
ہماری وجہ شہر روشن ہوئے۔ "میں نے آفتاب کو روشنی بخشی"
یعنی قایم آل محمدؑ ہم میں سے ہیں جو نور علیٰ نور ہیں اور چمکتا ہوا نور ہیں۔
"میں نے چاند کو طلوع کیا" یعنی مہدیؑ موعود میری ذریت سے
ہیں۔ "میں نے ستاروں کو نصب کیا معنی جس طرح ستاروں کے ذریعہ
سمت معلوم کیجاتی ہے اسی طرح ہمارے سے لوگ ہدایت پاتے
ہیں اور نور سے کسب نور کرتے ہیں" میں گہرا پر جوش سمندر ہوں"
معنی میں امت کا امام، عالم العلماء اور حاکم الحکماء ہوں اور قیادت
کرنے والے دانشمندوں کا قائد ہوں۔ لوگ میرے علم سے فیضان حاصل
کرتے ہیں جو پھر میری طرف پلٹ جاتا ہے۔ جیسا کہ سمندر اپنے پانی
سے زمین کو سیراب کرتا ہے جو پلٹ کر پھر خدا کے حکم سے اس میں واپس
آجاتا ہے۔ "میں نے کشتیوں کو روانی عطا کی" معنی نیکی کا اعلان
کرنے والے اور ائمہ ہدیٰ مجھ سے ہیں۔ "میں نے پہاڑوں کو قایم کیا"
یعنی   اور گمراہی کو جڑ سے کاٹ دیتا ہوں۔ "میں
جنب اللہ اور اس کا کلمہ ہوں"۔ معنی میں قلب خدا یعنی علم خدا کا
چراغ ہوں۔ "میں اللہ تک پہونچنے کا دروازہ ہوں" یعنی
جس نے ہمارے ذریعہ اللہ کی طرف متوجہ ہوا مغفرت پائی
اور ان کا ارشاد کہ مجھ سے اور میرے اختیار سے قیامت قایم
ہوگی معنی رجعت جو قیامت سے پہلے واقع ہوگی خداوند عالم
میری ذریت کی وجہ مقام مشہود تک مومنین کی نصرت
کریگا۔

خطبہ اول عید الفطر

من لا یحضرہ الفقیہ میں مرقوم ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام روز عید الفطر نماز کے بعد یہ خطبہ پڑھا کرتے تھے۔

الحمد لله الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذین کفروا بربهم یعدلون لا نشرک بالله شیئاً ولا نتخذ من دونه ولیا والحمد لله الذی له ما فی السموات وما فی الارض وله الحمد فی الاخرة وهو الحکیم الخبیر یعلم ما یلج فی الارض وما یخرج منها وما ینزل من السماء وما یعرج فیها وهو الرحیم الغفور۔ کذلک الله لا اله الا هو الیه المصیر والحمد لله الذی یمسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنه ان الله بالناس لرؤف رحیم۔ اللهم ارحمنا برحمتک واعممنا بمغفرتک انک انت العلی الکبیر والحمد لله الذی لا مقنوط من رحمته ولا مخلو من نعمته ولا مؤیس من روحه ولا مستنکف عن عبادته الذی بکلمته قامت السموات السبع واستقرت الارض المهاد وثبتت الجبال الرواسی وجرت الریاح اللواقح وسار فی جو السماء السحاب وقامت علی حدودها البحار وهو اله لها وقاهر یذل له المتعززون ویتضائل له المتکبرون ویدین له طوعا وکرها العالمون نحمده کما حمد نفسه وکما هو اهله ونستعینه ونستغفره ونستهدیه ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له یعلم ما تخفی النفوس وما تجن البحار وما تواری منه ظلمة

تمام حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو خلق کیا اور نور و ظلمت کو پیدا کیا پھر ان لوگوں کو جنھوں نے اپنے پروردگار سے کفر اور روگردانی کرتے ہیں۔ ہم اللہ کیساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور نہ کسی اور کو اسکے علاوہ اپنا ولی بناتے ہیں۔ تمام حمد اس اللہ کیلئے ہے جو ہر اس چیز کا مالک ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور تمام تعریف عاقبت میں اسی کیلئے مخصوص ہے اور وہی صاحب حکمت اور جاننے والا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا یا زمین سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جو آسمان کیطرف صعود کرتا ہے وہ سب کا علم رکھتا ہے وہ رحیم و غفور ہے اسکے سوا کوئی اللہ نہیں سوائے اسکے جسکی طرف سب کی بازگشت ہے۔ تمام تعریف اس اللہ کیلئے ہے جس نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے جب تک کہ اسکی اجازت نہ ہو۔ تحقیق کہ اللہ انسانوں پر بڑا رحم کرنیوالا اور مہربان ہے خداوندا تیری رحمت کا واسطہ ہمپر رحم فرما اور اپنی بخشش کو ہمارے لئے عام کردے بیشک تو بڑا اور بلند مرتبہ ہے تمام حمد اس اللہ کیلئے ہے جس نے اپنی رحمت سے کسی کو ناامید نہیں کرتا اور نہ اپنی نعمت سے محروم کرتا اور نہ اپنی آسایش سے مایوس کرتا اور نہ اپنی عبادت سے روکتا۔ یہ وہ ہستی ہے جسکے کلمہ سے ساتوں آسمان کھڑے ہیں اور زمین گہوارے کیطرح اور پہاڑ میخوں کیطرح قایم ہیں، مادہ درختوں میں نر درختوں کے مادہ کو پہونچانیوالی ہوائیں جاری ہوتی ہیں اور فضائے آسمان میں ابر حرکت کرتا ہے۔ سمندر اپنے حدود پر قایم رہتے ہیں۔ وہ ان کا بھی اللہ ہے اور قاہر ہے۔ اس کے سامنے بڑے سے بڑے عزت والے ذلیل و خوار ہیں اور تکبر کرنیوالے اسکے سامنے ذلیل و حقیر ہیں۔ علما طوعاً و کرہاً اسکی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ ہم اسکی حمد کرتے ہیں جیسا کہ اسکے نفس نے اسکی حمد کی اور جیسا کہ وہ اسکا اہل ہے ہم اس سے مدد، بخشش اور ہدایت طلب کرتے ہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ سوائے اللہ کے کوئی الہ نہیں ہے وہ تنہا ہے کوئی

ولا تغیب عنہ غائبۃ وما تسقط من
ورقۃ من شجرۃ ولا حبۃ فی ظلمۃ الا یعلمھا
لا الہ الا ھو لا رطب ولا یابس الا فی کتاب
مبین۔ ویعلم ما یعمل العاملون وای مجری
یجرون والی ای منقلب ینقلبون نستھدی
اللہ بالھدی ونشھد ان محمداً عبدہ ونبیہ
ورسولہ الی خلقہ وامینہ علی وحیہ وانہ
قد بلغ رسالات ربہ وجاھد فی اللہ الحائدین
عنہ العادلین بہ وعبد اللہ حتی اتاہ الیقین
صلی اللہ علیہ والہ وسلم اوصیکم بتقوی اللہ
الذی لا تبرح منہ نعمۃ ولا تنفد منہ رحمۃ
ولا یستغنی العباد عنہ ولا یجزی انعمہ الاعمال
الذی رغّب فی التقوی وزھّد فی الدنیا وحذّر
المعاصی وتعزّز بالبقاء وذلّل خلقہ بالموت و
الفناء والموت غایۃ المخلوقین وسبیل العالمین
ومعقود بنواصی الباقین لا یعجزہ اباق الھاربین
وعند حلولہ یاسر اھل الھوی یھدم کل لذۃ و
یزیل کل نعمۃ ویقطع کل بھجۃ والدنیا دار
کتب اللہ لھا الفناء ولاھلھا منھا الجلاء فاکثرھم
ینوی بقائھا ویعظم بنائھا وھی حلوۃ خضرۃ
قد عجلت للطالب والتبست بقلب الناظر وتضنی
ذوالثروۃ الضعیف ویجتویھا الخائف الوجل
فارتحلوا منھا یرحمکم اللہ باحسن ما بحضرتکم
ولا تطلبوا منھا اکثر من القلیل ولا تسئلوا منھا
فوق الکفاف وارضوا منھا بالیسیر ولا تمدّنّ
اعینکم منھا الی ما متع المترفون بہ واستھینوا

اس کا شریک نہیں۔ وہ جانتا ہے جو کچھ دلوں میں پوشیدہ ہے اور
جو کچھ سمندروں کے اندر ہے۔ کوئی تاریکی اس سے کسی چیز کو چھپا سکتی ہے
اور نہ کسی چیز کو غائب کر سکتی ہے کسی درخت سے نہ کوئی پتہ گرتا ہے اور نہ کوئی
دانہ گرتا ہے جسکا ظلمت کیوجہ اسکو علم نہ ہوتا ہو۔ کوئی اللہ نہیں ہے سوائے اسکے۔ کوئی
خشک و تر نہیں ہے مگر یہ کہ کتاب مبین میں اس کا ذکر ہے۔ وہ جانتا ہے کہ تمام
عمل کرنیوالے کیا عمل کر رہے ہیں اور کس راستہ پر چل رہے ہیں اور کس منقلب
کرنیوالے کیطرف پلٹ رہے ہیں۔ ہم اللہ سے طلب ہدایت کرتے ہیں اور گواہی
دیتے ہیں کہ محمدؐ اسکے بندہ اور اسکی مخلوق کیطرف اسکے نبیؐ اور رسولؐ ہیں اور
اسکی وحی پہونچانے میں اس کے امین ہیں! اور یہ کہ انھوں نے اپنے رب کے پیغامات
پہونچائے اور راہ خدا میں اللہ سے منہہ پھیرنے والوں کیساتھ جہاد کیا! اور اللہ
کی عبادت کی یہاں تک کہ یقین حاصل ہوگیا خدا رحمت نازل کرے ان پر اور
ان کی آل پر۔ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو جس سے نہ کوئی نعمت
جدا ہوتی ہے اور نہ ختم ہوتی بندے نہ خدا سے مستغنی ہوتے ہیں اور نہ انکے
اعمال اسکی نعمتوں کا معاوضہ ہو سکتے ہیں۔ اللہ وہ ہے جس نے اپنے بندوں
کو تقوی کی ترغیب دی اور دنیا میں زہد اختیار کرنے کی خواہش کی اور
گناہوں سے ڈرایا۔ بقاء کی عزت سے نوازا اور مخلوق کو موت اور فنائیت سے
بے دست و پا کر دیا۔ مخلوق کیلئے موت اسکی انتہا ہے اور عالمین کے لئے ایک رہگذر
ہے اور باقی رہنے والونکی پیشانی کی گرہ ہے بھاگنے والوں کے بھاگنے سے
وہ عاجز نہیں۔ جب موت آتی ہے خواہشات والونکو اسیر کر لیتی ہے۔ تمام لذتوں کو
ختم کر دیتی اور تمام نعمتوں کو زائل کر دیتی اور ہر خوشی کو منقطع کر دیتی ہے
دنیا وہ مقام ہے جسکے لئے اللہ نے فنا کو لازم قرار دیا ہے اور اہل دنیا کو
حکم دیا ہے کہ اس سے دور رہیں اس کے اکثر لوگ اپنی بقا چاہتے ہیں ان
لوگوں نے دنیا کی عمارتوں کو بہت ہی عظیم سمجھا ہے۔ یہ میٹھی اور سبز ہے اپنے
طالب کیلئے نقد چیز ہے اور دیکھنے والے کے قلب کو نقصان پہونچاتی ہے
صاحب ثروت کو کمزور کر دیا ہے اور ڈرنے والوں نے اسکو جمع کر لیا
ہے پس یہاں سے کوچ کرو۔ اللہ تم پر رحم کرے جو چیز تمہارے پاس موجود ہے

بھا ولا تعطنوھا واضرّوا بانفسکم فیھا وایاکم
والتنعّم والتلھّی والفاکھات فانّ فی ذلک
غفلة واغترارا الا انّ الدنیا قد تنکّرت
وادبرت واحلولت واذنت بوداع الا وانّ
الاخرة قد رحلت فاقبلت واشرفت واذنت
باطلاع الا وانّ المضمار الیوم والسّباق غداً
الا وانّ السبقة الجنّة والغایة النّار الا
افلا تائب من خطیئته قبل یوم منیّته الا عامل
لنفسه قبل یوم بوسه وفقره جعلنا الله وایاکم ممن
یخافه ویرجوا ثوابه الا انّ ھذا الیوم
یوم جعله الله لکم عیداً وجعلکم له اھلاً
فاذکروا الله یذکرکم وادعوه یستجیب
لکم وادّوا فطرتکم فانھا سنته نبیکم
وفریضة واجبة من ربکم فلیودھا
کل امرئ منکم عن نفسه وعن عیاله
کلھم ذکرھم وانثاھم وصغیرھم و
کبیرھم وحرّھم ومملوکھم عن کل
انسان منھم صاعاً من تمر او صاعاً من
شعیر واطیعوا الله فیما فرض علیکم وامرکم
به من اقام الصلواة وایتاء الزکواة وحج البیت
وصوم شھر رمضان والامر بالمعروف والنّھی
عن المنکر والاحسان الی نسائکم وما ملکت
ایمانکم واطیعوا الله فیما نھاکم عنه من قذف
المحصنة واتیان الفاحشة وشرب الخمر
وبخس المکیال ونقص المیزان وشھادة
الزور والفرار من الزحف عصمنا الله و

تمہارے لئے بہتر ہے کم سے زیادہ اس سے طلب نہ کرو جو تمہارے لئے کافی ہے اس سے
زیادہ کا سوال نہ کرو۔ جو کم چیز تمہارے پاس موجود ہے اس پر راضی رہو اپنی نظر سرمایہ داروں
کی ان چیزوں پر نہ ڈالو جس سے وہ محظوظ ہوتے ہیں اور ان چیزوں کو حقیر جانو ان چیزوں
کے لئے اپنے دل میں وقعت پیدا نہ ہونے دو۔ یہ تمہارے لئے مفر رساں ہیں۔
خبردار ان سے دنیا کی نعمتوں سے، غیر مفید چیزوں سے اور میووں سے بچے رہو
بتحقیق کہ ان میں غفلت اور دہوکا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ دنیا نے انکار کر دیا ہے
اور منہہ پھیر لیا ہے اور اپنی جدائی کا اعلان کر دیا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ آخرت
نے اپنی آمد کا اعلان کر دیا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ آج کے روز دنیا دار العمل اور
اس کا نیتجہ کل ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ انجام جنت یا جہنم ہوگا۔ ایا کوئی نہیں
ہے جو اپنی موت سے پہلے توبہ کر لے اور اپنی ذات کیلئے قبل اس کے کہ اسپر
تکلیف اور افلاس کا وقت آجائے نیک عمل کر لے۔ خدا نے ہمکو اور تمکو ان
لوگوں سے قرار دیا ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور اسکے ثواب کی اُمید رکھتے
ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ آج کا وہ دن ہے کہ جسے اللہ نے تمہارے لئے یوم عید
قرار دیا ہے اور تمکو اسکا اہل بنایا ہے پس اللہ کا ذکر کرتے رہو تاکہ اللہ بھی تمکو
یاد کرے تم اللہ سے دعا مانگو تو وہ قبول کریگا تم اپنے فطرے ادا کرو کہ یہ تمھارے نبی کی
سنت ہے اور تمہارے پروردگار کیجانب سے ایک واجب فریضہ ہے جسکو تم
میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنی اور اپنے عیال کی جانب سے ادا کرے خواہ
وہ مرد ہوں یا عورتیں چھوٹے ہوں یا بڑے اور آزاد ہوں یا غلام ہر شخص کی
جانب سے ایک صاع کھجور یا جو دیں جو خدا نے تم پر فرض کیا ہے اور تمہیں
حکم دیا ہے کہ نماز قایم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، حج بیت اللہ کریں، ماہ رمضان میں
روزے رکھیں، امر بالمعروف کریں، منکرات سے منع کریں، اپنی عورتوں پر احسان
کریں جو تمھاری محکوم ہیں اور ان امور میں بھی اللہ کی اطاعت کریں اور ان
چیزوں سے باز رہیں جن سے خدا نے منع کیا ہے مثلاً پاک دامن عورتوں پر بدکاری
کی تہمت لگانا، فحش حرکات، شراب خواری، ناپ تول میں کمی، جھوٹی گواہی، تکبر وغیرہ
۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپکو عصمت و تقویٰ کے ساتھ رکھے اور آخرت پہلوں
سے زیادہ بہتر کرے۔ بیشک بہترین کلام اور منقبتوں کے لئے

اياكم بالتقوى وجعل الأخرة خيرألنا ولكم من الأولى ان احسن الحديث وابلغ موعظة المتقين كتاب الله العزيز الحكيم اعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد۔

بلیغ ترین موعظہ کتاب خدا ہے۔ شیطان مردود سے خدا کی بارگاہ میں پناہ مانگتا ہوں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد۔

(مفاتیح ص۵۲۴)

خطبہ دوم عیدالفطر

خطبۂ اول ختم ہونے پر کسی قدر بیٹھ کر بہ تعجیل کھڑے ہو کر خطبہ دوم ارشاد فرماتے تھے یہ وہی خطبہ ہے جو حضرت امیرالمومنین علیہ السلام روز جمعہ خطبۂ اول کے بعد بیٹھ کر پھر استادہ ہو کر ارشاد فرماتے تھے

الحمد لله نحمده ونستعينه ونؤمن به ونتوكل عليه ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده و رسوله صلوات الله وسلامه عليه واله مغفرته ورضوانه اللهم صل على محمد عبدك ورسولك ونبيك صلوة نامية زاكية ترفع بها درجته و تبين بها فضله وصل على محمد وال محمد وبارك على محمد وال محمد كما صليت وباركت وترحمت على ابراهيم وال ابراهيم انك حميد مجيد۔ اللهم عذب كفرة اهل الكتاب الذين يصدون عن سبيلك و يجحدون اياتك ويكذبون رسلك اللهم خالف بين كلمتهم والق الرعب فى قلوبهم وانزل عليهم رجزك ونقمتك وباسك الذى لا ترده عن القوم المجرمين اللهم انصر جيوش المسلمين وسراياهم ومرابطيهم

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اور ہم اسکی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لائے ہیں اور اسپر توکل کرتے ہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی اللہ نہیں ہے سوا اس خدائے واحد کے جس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمدؐ اسکے بندہ اور رسول ہیں۔ اللہ کی رحمت اور سلام ہو ان پر اور انکی آل پر اور اسکی مغفرت اور رضامندی ہو انکے ساتھ۔ خداوندا رحمت نازل کر محمدؐ پر جو تیرے بندہ، رسول، اور تیرے نبیؐ ہیں ایسی رحمت جو بڑھتی رہتی ہو اور پاک و طاہر ہو جس کے ذریعہ ان کا درجہ بلند ہو اور فضیلت ظاہر ہو اور رحمت ہو محمدؐ و آل محمدؐ پر جس طرح تو نے رحمت و برکت ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل کی تحقیق کہ تو حمید و مجید ہے۔ خداوندا اہل کتاب کے کافروں پر عذاب نازل کر جو تیرے راستہ سے پھر گئے ہیں تیری آیات سے انکار کرتے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں خداوندا ان کی باتوں میں اختلاف پیدا کر دے ان کے قلوب میں رعب ڈالدے اور ان پر تیرا عذاب سختی اور تکلیف نازل فرما جس کو مجرمین مسترد نہیں کر سکتے۔ خداوندا زمین پر مشرق و مغرب میں مسلمانوں کی فوجوں کی نصرت فرما ان کی چوکیوں کی حفاظت کر اور ان کو آپس میں مربوط رکھ۔ تحقیق کہ تو ہر شئے پر قدرت رکھتا ہے۔ خداوندا

فی مشارق الارض و مغاربها انک علی کل شی قدیر اللّٰھم اغفر للمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات اللّٰھم اجعل التقوی زادھم والایمان والحکمۃ فی قلوبھم و اوزعھم ان یشکروا نعمتک التی انعمت علیھم و ان یوفوا بعھدک الذی عاھدتھم علیہ الٰہ الحق وخالق الخلق اللّٰھم اغفر لمن توفی من المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات ولمن ھو لاحق بھم من بعدھم منھم انک انت العزیز الحکیم۔

ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان و ایتاء ذی القربیٰ وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون اذکروا اللّٰہ یذکرکم فانہ ذاکر لمن ذکرہ واسئلوا اللّٰہ من رحمتہ وفضلہ فانہ لا یخیب علیہ داع دعاہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔

مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کی مغفرت فرما۔ خداوندا تقویٰ کو ان کا زادِ راہ قرار دے اور ایمان و حکمت کو ان کے قلوب میں جگہ دے اور تو نے جو نعمتیں ان پر نازل کی ہیں ان کا شکر ادا کرنے کی اور جو وعدے انھوں نے تجھ سے کئے ہیں ان کے وفا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ تو برحق اللّٰہ اور مخلوق کا خالق ہے۔ خداوندا مومنین و مومنات سے اور مسلمین و مسلمات سے جو وفات پا گئے ہیں اور جو ان کے بعد دنیا سے رخصت ہونے والے ہیں سب کو مغفرت فرما۔ بیشک تو غالب اور صاحبِ حکمت ہے۔ بحقیق کہ اللّٰہ حکم دیتا ہے کہ عدل و احسان کریں قرابت۔ داروں کے حقوق ادا کریں فحش و منکرات و سرکشی سے بچیں۔ یہ تمھارے لئے نصایح ہیں تاکہ تم یاد رکھو۔ خدا کا ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھیگا بیشک اللّٰہ اس کو یاد کرتا ہے جس نے اس کو یاد کیا اور اللّٰہ سے اس کی رحمت و فضل کا سوال کرو کیونکہ وہ کسی دعا کرنے والے کو مایوس نہیں کرتا۔ اے ہمارے پالنے والے ہمیں دنیا اور آخرت میں نیکی عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا۔

(مفاتیح الجنان ص ۵۲۶)

خطبہ

الحمد للّٰہ خالق السموات والارض و جاعلھا اطباقا بعضھا فوق بعض، خالق الرفع والخفض والابرام والنقض المنزہ عن الطول والعرض اللّٰہ نور السموات والارض خالق المسا والصباح فالق الاصباح منشی الریاح باعث الارواح اھل الجود والسماح مثل نورہ کمشکوۃ فیھا مصباح مخرج البیض من الدجاجہ و منزل الماء من المزن بعضھا عذب وبعضھا اجاجہ وصف فی قلوب المومنین سراجہ فقال

تمام حمد اس اللّٰہ کیلئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور اسکو طبق طبق بنایا ہے جو ایکدوسرے کے اوپر ہیں وہ بلندی اور پستی کا اور کمال و نقص کا خالق اور طول و عرض سے منزہ ہے۔ اللّٰہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ صبح و شام کا پیدا کرنے والا صبح کا نمودار کرنے والا ہواؤں کا چلانے والا ارواح کو مبعوث کرنے والا بخشش و درگزر کرنے والا ہے اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے جس میں چراغ ہو وہ مرغیوں سے انڈے پیدا کرنے والا بادل سے پانی برسانے والا ہے جس میں سے بعض شیریں ہے اور بعض نمکین وہ مومنین کے دلوں میں اپنا چراغِ معرفت روشن کرنے والا ہے۔ پس فرمایا کہ

المصباح فی زجاجة الزجاجة رب العالمین علیم
علی وفیما وعد للمومنین وفی ضرب لنا مثلا ومثله
سنی۔ فقال کانها کوکب دری یعطی الجزیل من
الثواب غیر ممنونه و انزل التوریة والانجیل
فی صحف مکنونة وانزل القرآن فی اوقات میمونه
یوقد من شجرة مبارکة زیتونة لا جوهریه
ولا عرضیه ولا سمائیة ولا ارضیه لا فوقیه ولا
تحتیة لا شرقیة ولا غربیه فمن عرفه لم یلحقه
اثم ولا عار ومن جحد صار الی النار ومن هرب
من عذابه لا تنجیه دار ولا غار وهو الله
الواحد القهار النافع الضار یکاد زیتها
یضئ ولو لم تمسسه نار ومن جماله سرور
فی سرور ومن کماله حبور وفی جناته قصور
وفی کتابه نورٌ علی نور له العزة والبهاء
والقدرة والسناء یهدی الله لنوره من یشاء
فمن عرفه دفع عنه العقوبة والباس والقنوط
والیاس ویضرب الله الامثال للناس وهو الملك
القدیم الرحمن الرحیم وهو بکل شئ علیم۔
(مناقب شہر آشوب، ج۔۲۔ ص۱۹)

وہ چراغ ایک شیشہ کی قندیل میں ہے اور وہ زجاجہ رب العالمین
ہے وہ ہمارے حالات سے واقف ہے اور ان نعمتوں سے بھی جو اس نے
مومنین سے کیے اس نے ہمارے لیے مثالیں بیان کیں
جیسا کہ اس نے فرمایا کہ وہ چمکتا ہوا ستارہ ہے عظیم الشان ثواب بغیر احسان
کے عطا کرتا ہے اور اس نے صحف مکنونہ میں توریت اور انجیل کو نازل فرمایا
اور مبارک اوقات میں قرآن مجید کو نازل کیا وہ چراغ زیتون کے برکت والے
درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ جوہری ہے نہ عرضی[1] اور نہ
آسمان سے تعلق رکھتا ہے نہ زمین سے نہ فوق سے نہ تحت سے نہ مشرق سے
نہ مغرب سے جس نے اسے پہچانا وہ گناہ اور عار کی زندگی سے محفوظ رہا اور
جس نے نافرمانی کی دوزخ اس کا ٹھکانہ ہوا اور جو اس کے عذاب سے
بھاگا اُسے کوئی گھر اور غار بچا نہ سکا وہ اللہ واحد و قہار ہے وہ ضرر رساں
کو نفع سے بدل دینے والا ہے اس کا روغن خود بخود روشن ہونیوالا
ہے اگرچہ کہ اس کو آگ مس نہ کرے اسکے جمال میں خوشیاں ہی خوشیاں ہے
اس کے کمال میں زینت ہی زینت ہے اسکی جنتوں میں محل ہی محل ہیں وہ نور بالائے
نور ہے عزت و کمال اور قدرت و بلندی اسی کیلئے ہے اللہ جسے چاہتا
ہے اپنے نور کیطرف ہدایت کرتا ہے جس نے اسکی معرفت حاصل کی اس سے اس نے
سزا و سختی کو دور کیا اور وہ مایوسی اور ناامیدی سے محفوظ رہا۔ اللہ
لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے وہ ہمیشہ رہنے والا بادشاہ ہے
جو رحمٰن و رحیم ہے اور وہ ہر شئے کا جاننے والا ہے۔

---

[1] عرضی یعنی وہ چیز جو دوسری چیز کی وجہ قایم ہو خلاف جوہر کے جو بذات خود قایم ہوتا ہے۔

خطبہ

مسعدۃ بن صدقۃ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت امیرالمومنینؑ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا :۔

سمعت رسول اللہؐ یقول: کیف انتم اذا لبستم الفتنۃ، ینشو فیھا الولید، و یھرم فیھا الکبیر، و یجری الناس علیھا حتی یتخذونھا سنۃ، فاذا غیر منھا شیئ قیل اتی الناس بمنکر، غیرت السنۃ، ثم تشتد البلیۃ و تنشو فیھا الذریۃ و تدقھم الفتن کما تدق النار الحطب وکما تدق الرحا بثفالھا یتفقہ الناس لغیر الدین، و یتعلمون لغیر العمل، و یطلبون الدنیا بعمل الآخرۃ"

ثم اقبل امیرالمومنینؑ و معہ ناس من اھلبیتہ، و خاص من شیعتہ، فصعد المنبر فحمد اللہ و اثنیٰ علیہ، و صلی علی النبیؐ ثم قال، لقد عملت الولاۃ قبلی اعمالا عظیمۃ خالفوا فیھا رسول اللہ متعمدین لذلک ولو حملت الناس علی ترکھا و حولتھا الی مواضعھا التی کانت علیھا علی عھد رسول اللہ لتفرق عنی جندی، حتی ابقی وحدا الا قلیلا من شیعتی، الذین عرفوا فضلی و امامتی من کتاب اللہ و سنۃ نبیہ، ارایتم لو امرت بمقام ابراھیمؑ فرددتہ الی المکان الذی وضعہ فیہ رسول اللہ ورددت فدک الی ورثۃ فاطمۃ سلام اللہ علیھا، ورددت صاع رسول اللہ و مدہ الی ما کان

میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ تم فتنہ میں گھر جاؤ گے جس میں بچہ بڑا ہو جائیگا اور بڑا آدمی بوڑھا ہو جائیگا اور لوگ اس کو (فتنہ کو) جاری رکھیں گے حتی کہ اس کو سنت قرار دے لیں گے پس جب لوگ اس کے علاوہ امور سے انکار کرنے لگینگے اور سنت بدل دی جائے گی اور بلا شدید ہو جائیگی اور ذریت پریشان ہو جائیگی اور فتنے اسطرح پیس دیں گے جیسا کہ آگ سوکھی لکڑی کو کھا جاتی ہے اور چکی دانوں کو پیس دیتی ہے۔ لوگ اپنی سمجھ کو دین کے خلاف استعمال کریں گے اور بغیر عمل کے علم حاصل کریں گے اور آخرت کے عوض دنیا اختیار کریں گے۔

اس کے بعد امیرالمومنینؑ یوں ہوئے جب کہ آپ کے ہمراہ اہلبیت میں سے کچھ لوگ تھے اور شیعوں میں سے بھی چند خاص لوگ تھے۔ حضرتؑ نے منبر پر تشریف لیجا کر اللہ کی حمد و ثناء اور نبیؐ پر صلوات بھیجکر ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے کے حکمران بڑے بڑے کام کیے تھے جس میں رسول اللہ کی مخالفت بھی تھی یہ سب عمداً کیا گیا تھا۔ اگر میں لوگوں کو ترک کرنے جبر کرتا اور ان امور کو ان کے اصلی مقام پر رکھتا جیسا کہ رسول اللہ کے عہد میں تھا تو مجھ سے میرا لشکر سوائے چند شیعوں کے جدا ہو جاتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو میری فضیلت اور امامت کو کتاب خدا اور اپنی نبیؐ کی سنّت کی روشنی میں جانتے ہیں کیا تم دیکھنا چاہتے ہو کہ اگر میں حکم دوں کہ مقام ابراہیم کو اس مقام پر لوٹا دیں جس مقام پر رسول اللہ نے اس کو قایم کیا تھا، اور فدک فاطمہ سلام اللہ علیھا کے ورثاء کو لوٹا دوں اور رسول اللہ کے مقرر کردہ پیمانے صاع (یعنی سوا تین سیر) اور مد (یعنی تین پاؤ) کو ویسا ہی بنا دوں جیسے کہ وہ درحقیقت تھے، اور زمینات کے خراج کے

وامضيت الى قطايع كان رسول الله اقطعها للناس سنين، ورددت دار جعفر بن ابى طالب الى ورثته، وهدمتها واخرجتها من المسجد، ورددت الخمس الى اهله، ورددت قضاء كل من قضى بجور، ورددت سبى ذرارى بنى تغلب ورددت ما قسم من ارض خيبر، ومحوت ديوان العطاء، واعطيت كما كان يعطى رسول الله، ولم اجعلها دولة بين الاغنياء:

والله لقد امرت الناس: ان لا يجمعوا فى شهر رمضان الا فى فريضة فنادى بعض اهل عسكرى ممن يقاتل وسيفه معى: "الى الاسلام واهله غيرت سنة عمر" ونهى ان يصلى فى شهر رمضان فى جماعة، حتى خفت ان يثور فى ناحية عسكرى على ما لقيت، ولقيت هذه الامة من ائمة الضلالة، والدعاة الى النار۔

واعظم من ذلك سهم ذوى القربى الذى قال الله تبارك وتعالى فيه واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه وللرسول ولذى القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل (سورہ انفال ۴۱) وذلك لنا خاصة ان كنتم آمنتم بالله وما انزلنا على عبدنا يوم الفرقان نحن والله عنى بذوى القربى، الذين قرنهم الله بنفسه و نبيه، ولم يجعل لنا فى الصدقة نصيباً، اكرم الله سبحانه وتعالى نبيه واكرمنا ان يطعمنا او ساخ ايدى الناس۔ فقال له رجل: انى سمعت من سلمان، وابى ذر، والمقداد، اشيا فى تفسير

احکام اسی طرح جاری کردوں جیسا کہ رسول اللہ کے زمانہ میں سالہا سال سے تھے اور جعفر ابن ابی طالب کا مکان ان کے ورثار کو واپس کردوں اور اس کو منہدم کرکے مسجد کے حدود سے خارج کردوں اور خمس اس کے حقداروں کو دیدوں اور ظلم کے تمام فیصلوں کو انصاف سے بدل دوں۔ اور بنی تغلب کی ذریت کو آزاد کردوں جو قید کردیئے گئے ہیں اور خیبر کی زمین جو تقسیم کرلی گئی ہے واپس کردوں۔ عطیوں کے دفتر کو محو کرکے اس طرح عطا کروں جیسا کہ رسول اللہ تقسیم کرتے تھے اور اس کو مالداروں کے درمیان گھومنے والا نہ رکھوں۔

خدا کی قسم میں نے لوگوں کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ ماہ رمضان میں ادائے فریضہ کے علاوہ اکٹھا نہ ہوں پس میرے ہی لشکر کے بعض سپاہیوں نے جو مقاتلہ کررہے تھے جنکی تلواریں انکے ساتھ تھیں آواز دی کہ اہل اسلام اور اسلام کو سنّت عمر کے خلاف بدل دیا گیا ہے اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ماہ رمضان میں جماعت سے نماز ادا کرنے منع کیا گیا ہے یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں میرے ہی لشکر میں ایسی بات نہ پیدا ہو جس سے میں ہی ملاقی ہوا تھا کہیں یہ ائمہ ضلال سے نہ مل جائے اور نار کیطرف مدعو ہو جائے۔

اس سے بھی بڑا فتنہ اقربا کے حصہ کے متعلق ہے۔ خداوند تعالٰی نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ: "اور جان لو کہ جب کسی طرح کی غنیمت تمہارے ہاتھ آئے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ کا اور رسول کا اور اس کے قرابت داروں کا اور یتیموں مسکینوں اور مسافروں کا ہے اور وہ ہمارے لئے مخصوص ہےکہ اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور اسپر جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا ہے اور قیامت کے روز پر تو خدا کی قسم ہم ہی ذی القربیٰ سے مراد ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے اللہ نے اپنے نفس اور اپنے نبی کے لئے حصہ مقرر کردیا ہے اور صدقہ میں ہمارا کوئی حصہ نہیں رکھا۔ خدا نے ہمکو اور اپنے نبی کو مکرم فرمایا کہ وہ ہم کو کسی کے ہاتھ کا میل نہ کھلائے۔

ایک شخص نے کہا کہ میں نے سلمان، ابوذر اور مقداد سے اور آپ سے قرآن کی تفسیر اور احادیث نبوی سنی تھیں اور اب آپ سے ان کے

القرآن والرواية عن النبیؐ، وسمعت منک تصدیق ما سمعت منهم ورایت فی ایدی الناس اشیاء کثیرة فی تفسیر القرآن والاحادیث عن النبیؐ وانتم تخالفونهم، وتزعمون ان ذلک باطل، فتری الناس یکذبون متعمدین علی النبیؐ، ویفسرون القرآن بآرائهم؟

قالؑ: فاقبل علیؑ علیه فقال له: سألت فافهم الجواب: ان فی ایدی الناس حقاً وباطلاً وصدقاً وکذباً وناسخاً ومنسوخاً وخاصاً وعاماً ومحکماً ومتشابهاً وحفظاً ووهماً وقد کذب علی رسول الله وهو حی حتی قام خطیباً فقال: — ایها الناس قد کثرت علی الکذابة فمن کذب علیّ متعمداً فلیتبوا مقعده من النار، وانما اتاک بالحدیث: اربعة رجال لیس لهم خامس: — رجل منافق: مظهر للایمان، متصنع بالاسلام، لایتاثم، ولایتحرج یکذب علی رسول الله متعمداً فلو علم الناس انه منافق، کاذب لم یقبلوا منه، ولم یصدقوا قوله ولکنهم قالوا: "صاحب رسول الله، رآه وسمع منه ولقف عنه" فیاخذون بقوله، وقد اخبرک الله تعالیٰ عن المنافقین بما اخبرک، ووصفهم بما وصفهم به لک، ثم بقوا بعده رسول الله فتقربوا الی ائمة الضلالة، والدعاة الی النار بالزور والبهتان فولوهم الاعمال، وجعلوهم حکاماً علی رقاب الناس واکلوا بهم الدنیا، وانما الناس مع الملوک والدنیا الا من

تصدیق سنی ہیں اور میں نے لوگوں کے ہاتھوں میں بہت سی چیزیں تفسیر قرآن اور احادیث نبوی کے سلسلہ میں دیکھیں اور تم لوگ ان کی مخالفت کرتے ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ یہ باطل ہیں تم دیکھتے ہو کہ یہ لوگ عمداً نبیؐ کی تکذیب کرتے ہیں اور قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرتے ہیں ۔

پس حضرت علیؑ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے فرمایا کہ تو نے سوال کیا ہے اس کا جواب بھی سمجھ لے کہ لوگوں کے اختیار میں حق و باطل، سچ و جھوٹ، ناسخ و منسوخ، خاص و عام، محکم و متشابہ اور محفوظ و موہوم کے ہوتے ہوئے بھی انہوں نے رسول خدا کی زندگی ہی میں آپکی تکذیب کی یہاں تک کہ ایک مرتبہ حضرتؐ نے خطبہ فرمایا کہ اے لوگو کذابوں کی کثرت ہوگئی ہے جس نے عمداً میری تکذیب کی اس کا ٹھکانہ جہنم ہے تمھیں احادیث چار قسم کے آدمیوں سے ملیں گی ان کے علاوہ کوئی پانچواں نہیں ہے ۔

ایک مرد منافق ہے جو ایمان کو ظاہر کرتا ہے اور اسلام کے ساتھ تصنع کرتا ہے وہ نہ گناہ کرتا ہے اور نہ کسی کو ستاتا ہے وہ رسول اللہ کی عمداً تکذیب کرتا ہے اگر لوگ جان لیں کہ وہ منافق اور جھوٹا ہے تو نہ اس کی کوئی بات قبول کریں گے اور نہ اسکے کسی قول کی تصدیق کریں گے بلکہ صرف اس قدر کہیں گے کہ وہ "رسول خدا کا صحابی ہے ہم نے اسکو دیکھا ہے اور اس سے سُنا ہے اور اسی سے حاصل کیا ہے" اسی لئے لوگ منافق کی بات مان لیتے ہیں ۔ منافقین کے بارے میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے وہی ہے جو میں نے بھی سنایا اور ان کا وصف بھی وہی بیان کیا ہے جو میں نے ابھی بیان کیا ۔ وہ منافقین رسول اللہ کے بعد بھی باقی رہے اور ائمہ ضلال اور جہنم کی دعوت دینے والوں سے جھوٹ اور بہتان کے ساتھ مل گئے پس انہوں نے ان کے اعمال سے

عصمه الله تعالیٰ فهذا احد الاربعة۔

ورجل: سمع من رسول الله شيئاً لم يحفظه على وجهه فوهم فيه، ولم يتعمد كذباً فهو في يديه، يرويه ويعمل به ويقول: انما سمعت من رسول الله فلو علم المسلمون انه وهم فيه، لم يقبلوه منه، ولو علم هو انه كذلك لرفضه

ورجل ثالث: سمع من رسول الله شيئاً يأمر به ثم نهى عنه وهو لا يعلم، او سمعه نهى عن شئ ثم امر به وهو لا يعلم، فحفظ المنسوخ ولم يحفظ الناسخ، فلو علم انه منسوخ لرفضه ولو علم المسلمون اذ سمعوه منه انه منسوخ لرفضوه، وآخر لم يكذب على الله ولا على رسوله، مبغض للكذب خوفاً لله تعالیٰ وتعظيماً لرسول الله ولم يهم بل حفظ الناسخ فعمل به، وحفظ المنسوخ وجنب عنه، وعرف الخاص والعام فوضع كل شئ موضعه، وعرف المتشابه والمحكم۔

وقد كان يكون من رسول الله الكلام له وجهان: فكلام خاص وكلام عام، فيسمعه من لا يعرف ما عنى الله تعالیٰ به، ولا ما عنى به رسول الله فيحمله السامع ويوجهه على غير معرفة بمعناه، ولا ما قصد به، وما خرج من اجله، وليس كل اصحاب

اعراض کیا اور ان کو لوگوں کی گردنوں پر حاکم بنا دیا اور ان کے ذریعہ دنیا حاصل کی۔ یہ دستور ہے کہ لوگ بادشاہوں کا اور دنیا کا ساتھ دیتے ہیں سوائے ان کے جن کو اللہ بچائے یہ چار میں سے ایک ہے

دوسرا آدمی وہ ہے جس نے رسول اللہ سے کوئی بات سنی تھی مگر اسکو صحیح طور پر یاد نہ رکھ سکا اور وہم میں پڑ گیا وہ عمداً جھوٹ بھی نہیں کہا یہ اس کے اختیار میں ہے اور وہ روایت بھی کرتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ سے ایسا ہی سنا تھا اگر مسلمانوں کو علم ہو جائے کہ اس میں اس نے اپنے شک کو شریک کیا ہے تو اس کو قبول نہ کریں گے اور اگر خود اسکو اس کا علم ہو جائے تو وہ اس کو ترک کر دے گا۔

تیسرا وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ سے کچھ سنا تھا جسکا حضرتؐ نے حکم دیا تھا مگر بعد میں منع کر دیا تھا مگر اس کو اس ممانعت کا علم نہ تھا یا کسی بات سے رسول اللہ کو منع کرتے سنا تھا جس کی حضرتؐ نے بعد میں اجازت دیدی تھی مگر وہ اس سے بے علم تھا پس اس نے منسوخ کو یاد کر لیا اور ناسخ کو یاد نہ رکھ سکا اگر وہ جان لیتا کہ یہ منسوخ ہے تو اسے ترک کر دیتا۔ اور اگر مسلمانوں کو معلوم ہو جاتا کہ اس سے جو کچھ سنا تھا منسوخ ہے تو اسکو چھوڑ دیتے۔

اور آخری وہ ہے جس نے نہ خدا کی تکذیب کی اور نہ رسول خدا کی، اور نہ اس میں اپنے وہم کو شریک کیا بلکہ ناسخ کو یاد رکھ کر اس پر عمل کیا اور منسوخ کو یاد رکھکر اس سے اجتناب کیا اور خاص و عام کی معرفت حاصل کی اور ہر شئے کو اسکے محل پر برقرار رکھا اور محکم و متشابہ کو معلوم کیا۔ رسول اللہ کے ارشادات دو قسم کے ہوتے تھے۔ خاص اور عام۔ جب آپ کے ارشاد کو ایسا شخص سنتا جسکو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اللہ کا اس سے کیا مقصد ہے اور رسولؐ کا کیا مقصد ہے تو وہ بغیر اس کی معنی اور معرفت حاصل کرنے کے اپنی جانب سے اسکی توجیہ کرتا ہے وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ اسکا مقصد کیا ہے اور کس لئے ارشاد ہوا ہے رسول اللہ کے تمام اصحاب ایسے نہیں کہ سوال کر کے پورا جواب سمجھتے ہوں حتی کہ وہ چاہتے

رسول الله يسأله ويستفهمه، حتى ان كانوا ليحبون ان يجي الاعرابي او الطارئ فيسأله حتى يسمعوا كلامه، وكان لا يمر بي من ذلك شي الا سألته عنه، وحفظته، فهذه وجوه ما عليه الناس في اختلافهم وعللهم في رواياتهم۔

ہیں کہ کوئی اعرابی ہی آجائے اور رسول اللہ سے سوال کرلے تاکہ وہ بھی آپ کا کلام سن لے۔ یہ صرف میری ذات ہے کہ کوئی بات رسول اللہ کی زبان سے نہ نکلتی تھی مگر یہ کہ میں ان سے سوال کرکے یاد کرلیتا تھا۔ پس یہی وجوہ ہیں کہ جن سے لوگوں میں اختلاف پیدا ہوا اور ان کی روایات میں نقائص ہیں۔

(احتجاج طبرسی، ج۱، ص۲۹۲)

خطبہ

محاسن فضل الدنیا

ابوعثمان عمرو بن بحر الجاحظ بصری متوفی ۲۵۵ھ نے اپنی کتاب المحاسن والاضداد کے صفحہ ۱۳۲ پر حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کا یہ خطبہ نقل کیا ہے:۔

الدنيا دار صدق لمن صدقها ودار عافية لمن فهم فيها، ودار غنى لمن تزود منها مسجد انبياء ومهبط وحيه، ومصلى ملائكته ومتجر اولياءه يكسبون فيها الرحمة ويربحون فيها الجنة فمن ذا يذمها؟ وقد اذنت ببينها ونادت بفراقها ونعت نفسها وشوقت بسرورها الى السرور وبلائها الى البلاء تخويفا وتحذيرا وترغيبا وترهيبا فيا ايها الذام للدنيا والمغتر بغرورها متى غرتك ابمصارع آبائك من البلى ام بمضاجع امهاتك تحت الثرى؟ كم عللت بكفيك وكم مرضت بيديك تبتغي لهم الشفاء وتستوصف لهم الاطباء وتلتمس

اس شخص کے لئے جس نے اس کی حقیقت کو پہچانا دنیا دار صداقت ہے اور اس شخص کیلئے جس نے اس میں غور وفکر کر کے اس کو سمجھا دار عافیت ہے اور جس نے اس میں سے عاقبت کیلئے زاد عقبیٰ جمع کیا دار دولت ہے یہ خداوند عالم کے پیغمبروں کے سجدہ کرنے کا مقام ہے اور اس کی وحی کے نزول کا مقام ہے اور اس کے ملائکہ کے نماز ادا کرنے کی جگہ ہے اور اس کے دوستوں کی تجارت گاہ ہے جہاں وہ اسکی رحمت حاصل کرتے ہیں اور اس کے منافع میں جنت حاصل کرتے ہیں۔ پھر کیوں اس کی مذمت کیجاتی ہے؟ حالانکہ دنیا نے اپنے فرزندوں کو اسطرح طلب کیا ہے کہ اپنی مفارقت کی منادی کردی ہے اور اپنی فنائیت بھی سنادی ہے، اپنے سرور کا شوق بھی دلایا ہے اور اپنی بلاؤں کیطرف توجہ بھی دلائی ہے یہ بلاؤں سے خوف دلانے والی بھی ہے اور ڈرانے والی بھی ہے۔ یہ رغبت بھی دلاتی ہے اور خوف زدہ بھی کرتی ہے۔ پس اے دنیا کی مذمت کرنے والے اور اے دنیائی فریب کے سرمایہ دار تیرا یہ دھوکے میں رہنا کب تک؟ کیا آباء کے بلیات سے گزرنے کی جگہوں نے یا تیری ماؤں کی قبروں نے تیری آنکھیں نہیں کھولیں؟ (کیا تو نے نہیں دیکھا کہ) کتنی مرتبہ تو نے آباء و

لهم الدواء ؟ لم تنفعهم بطلبتك ولم تشفعهم بشفاعتك ولم تستشفعهم باستشفائك بطبك مثلت بهم الدنيا مصرعك و مضجعك حيث لا ينفعك بكاؤك ولا يغني عنك احباؤك ۔

امھات کی تیمارداری کی اور ان کا کتنی مرتبہ تونے اپنے ہاتھ سے علاج کیا کہ انکو شفا ہو جائے اور کتنی مرتبہ تونے انکے لئے اطبا کو طلب کیا اور انکے لئے دوا مہیا کی لیکن تیری کوششوں نے انھیں کوئی فائدہ نہ پہونچایا اور تیری شفاعت نے ان پر کوئی اثر نہ کیا اور نہ تیرے شفاعت چاہنے سے اور نہ تیری طبی تیمارداری سے انکی شفاعت ہو سکی۔ دنیا نے تیری گرنے کی جگہ اور تیری قبر کو ایسا مقام عبرت بنا دیا جب تیرا رونا تجھے فائدہ نہیں پہنچا سکتا اور تیرے چاہنے والے تجھے مستغنی نہیں کر سکتے ۔

ثم التفت الى قبور هناك فقال يا اهل الثراء والعز الازواج قد نكحت والاموال قد قسمت والدور قد سكنت هذا خبر ما عندنا فما خبر ما عندكم ۔

پھر حضرتؑ نے قبور کیطرف متوجہ ہوئے جو وہاں موجود تھیں اور فرمایا "اے اہل ثروت وعزت تمہاری ازواج سے دوسروں نے نکاح کر لئے تمہارے اموال تقسیم کر لئے گئے تمہارے گھروں میں اور لوگ ساکن ہو گئے یہ خبر تو ہماری طرف سے ہے اب تمہاری طرف سے کیا خبر ہے ؟"

ثم قال من حضر والله لو اذن لهم لاجابوا بان خير الزاد التقوى وانشد ؎

پھر ان لوگوں سے جو وہاں حاضر تھے فرمایا کہ واللہ اگر ان کو اجازت مل جائے تو یہ جواب دینگے کہ بتحقیق بہترین تحفہ تقویٰ ہے اور یہ شعر ارشاد فرمایا :۔

ما احسن الدنيا و اقبالها
اذا اطاع الله من نالها
من لم يواس الناس من فضلها
عرض للادبار اقبالها

دنیا کس قدر اچھی ہے اور اس کا آنا کتنا اچھا ہے
جبکہ وہ شخص جسکو وہ حاصل ہو جائے خدا کی اطاعت کرے
جس نے اس کی نعمتوں سے لوگوں کی مدد نہ کی
اس نے دنیا کے حصول کو اسکی واپسی سے پلٹ دیا
(یعنی اس کا حاصل نہ ہونا ہی اس کے لئے بہتر تھا)

دنیا کی اصلی حقیقت اور اس سے بہتر الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ پورے خطبہ کا خلاصہ چار مصرعوں میں سمو دیا کہ دنیا بہترین جگہ ہے اور حصول امن اور دوام کا ذریعہ ہے اگر اس میں خوف خدا اور اس کے اوامر و نواہی کی پابندی کے ساتھ زندگی گذاری جائے ۔ اور اگر اس میں انہماک ہے اور اس کی زینت سے عشق ہے تو اس کا نتیجہ غفلت اور عاقبت کا عذاب ہے ۔

(فلسفۂ اسلام از آغا سلطان مرزا)

خطبہ

بے ثباتی دنیا

اعلموا انکم میتون ومبعوثون من بعد الموت وموقوفون علی اعمالکم ومجزیون بھا۔ فلا تغرنکم الحیاۃ الدنیا فانھا دار بالبلاء محفوفۃ وبالفناء معروفۃ وبالغدر موصوفۃ وکل ما فیھا الی زوال وھی بین اھلھا دول وسجال لا تدوم احوالھا ولن یسلم من شرھا نزالھا بینا اھلھا منھا فی رخاء وسرور اذا ھم منھا فی بلاء وغرور احوال مختلفۃ وتارات متصرفۃ العیش فیھا مذموم والرخاء فیھا لا یدوم وانما اھلھا فیھا اغراض مستھدفۃ ترمیھم بسھامھا وتقصیھم بحمامھا وکل حتفہ فیھا مقدور وحظہ عنھا موفور۔

(دستور معالم الحکم)

جان لو کہ تم لوگ مرنے والے ہو اور موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے اور اپنے اعمال پر روقف ہوا ور اسی کی جزا تم کو ملیگی پس دنیا کی زندگی تہیں دہوکہ میں نہ رکھے کیوں کہ یہ ایک ایسا گھر ہے جو بلاؤں سے گھرا ہوا ہے اور فنا کے لئے مشہور ہے اسکی صفت ہی غداری ہے اسمیں جو کچھ ہے سب زوال پذیر ہے یہ اپنے اہل کے لیئے دولت اور چشمہ فیض ہے اس کے احوال دائمی نہیں۔ اسمیں اترنے والے اس کے شر سے محفوظ نہ رہ سکیں گے جبکہ اس کے اہل میں سے بعض عیش وسرور کی حالت میں ہونگے اور بعض اسکی بلاؤں اور فریب میں مبتلا رہیں گے انکی حالت مختلف ہوگی وہ اس میں کئی مرتبہ مذموم عیش گئے ہوں گے اس کا عیش دائمی نہیں۔ اس میں رہنے والوں کے اغراض ہدف بنے ہوئے ہیں وہ ایکدوسرے پر اس کے تیر پھینکتے ہونگے جنکی زیادتی سے وہ ہلاک ہوتے رہیں گے اسمیں سب کی موت معین ہو چکی ہے اس سے حاصل ہونیوالا حظ بیحساب ہے۔

خطبہ

الدنیا دار ممر الی دار مقر والناس فیھا رجلان رجل باع نفسہ فاوبقھا ورجل ابتاع نفسہ فاعتقھا۔

مستقل قرار گاہ کیطرف دنیا ایک گذرگاہ ہے اس میں لوگ دو قسم کے ہیں ایک وہ جنہوں نے اپنا نفس بیچ دیا اور اسکو ہلاکت میں ڈالدیا دوسرے وہ جنہوں نے اپنے نفس کو خرید کر آزاد کر دیا۔

خُطبہ

فی ذمّ دنیا و تقوی

اوصیکم عباد اللہ بتقوی اللہ جلّ و عزّ و
اغتنام ما استطعتم عملاً بہ من طاعۃ اللہ
عزّوجلّ فی ھذہ الایام الخالیۃ بجلیل ما یشفی
علیکم بہ الفوت بعد الموت وبالرفض لھذہ
الدّنیا التّارکۃ لکم وان لم تکونوا تحبّون
ترکھا والمبلیۃ لکم وان کنتم تحبّون تجدیدھا
فانما مثلکم ومثلھا کرکب سلکوا سبیلاً فکانھم
قد قطعوہ وامّوا علماً فکان قد بلغوہ وکم
عسی المجاری الی الغایۃ ان یجری حتّی یبلغھا
وکم عسی ان یکون بقاء من لہ یوم لا یعدوہ و
من ورائہ طالب حثیث یحدوہ فی الدنیا حتّی
یفارقھا، فلا تنافسوا فی الدّنیا وفخرھا ولا تعجبوا
بزینتھا ولا تجزعوا من ضرّائھا وبؤسھا فانّ
عزّ الدنیا وفخرھا الی انقطاع وانّ زینتھا ونعیمھا
الی زوال وانّ ضرّاءھا وبؤسھا الی نفاد وکلّ مدّۃ
فیھا الی منتھی، وکلّ حیّ فیھا الی فناء أولیس لکم
فی آثار الاوّلین وفی آبائکم الماضین معتبر و
تبصرۃ ان کنتم تعقلون. الم تروا الی الماضین منکم
لا یرجعون. والی الخلف الباقی منکم لا یبقون۔
قال اللہ جلّ وعزّ "وحرام علی قریۃ اھلکناھا
انّھم لا یرجعون" پ آیت ۹۵
والتی بعدھا وقال جلّ وعزّ "کل نفس ذائقۃ الموت
وانما توفّون اجورکم یوم القیامۃ فمن زحزح
عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیاۃ الدنیا

بندگان خدا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ خدائے عزوجل
سے تقوی اختیار کرو اور ان دنوں طاعت خدائے عزوجل
میں تمہاری جتنی استطاعت ہو اس کو غنیمت سمجھو اور عمل
بجالاؤ مرنے کے بعد پھر تمہیں کوئی مہلت نہ ملے گی تمہیں
اختیار ہے کہ اس دنیا کے لواحقات کو چھوڑ دو اگر تم ان کو
ترک کرنا نہیں چاہتے رونے والی عورتیں تم پر رو دیں گی
اور اگر تم اسکی تجدید کرنا چاہو تو تمہاری اور اسکی مثال
اس سواری کی جیسی ہے جو ایک راستہ اختیار کرتی ہو
اور لواحقات دنیا نے اس کو منقطع کر دیا اور اپنا علم قائم
کرکے قوم کے پیشوا بن گئے۔

پس دنیا اور اسکے فخر کی رغبت نہ کرو اسکی زینت پر تعجب کرو
اور رنج و غم سے ناشکیبائی نہ کرو۔ بتحقیق کہ دنیا کی عزت
اور اس پر فخر منقطع ہونے والے ہیں اسکی زینت اور نعمتیں
زوال پذیر ہیں، اسکی مضرتیں اور رنج و غم گذر جانے والے
ہیں اسکی مدت ختم ہونے والی اور اس میں کا ہر جاندار فنا ہونے
والا۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو بتاؤ کہ آیا تمہارے لئے اولین
کے آثار اور تمہارے گذرے ہوئے آباؤ اجداد تبصرہ اور
نصیحت کیلئے کافی نہیں کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم میں سے جو گذر
گئے واپس نہیں آئے اور ان اولادوں میں سے جو باقی ہیں باقی
نہیں رہیں گے۔ خداوند جل وعز ارشاد فرماتا ہے کہ ——

إلّا متاع الغرور. ألستم ترون أهل الدنيا يمسون ويصبحون على أحوالٍ شتّى ميّتٌ يبكى وآخر يعزّى وصريع مبتلى وعائدٌ يعود وآخر بنفسه يجود وطالبٌ والموت يطلبه وغافلٌ وليس بمغفولٍ عنه وعلى أثر الماضى منّا يمضى الباقى فللّه الحمد ربّ السّموات السبع وربّ العرش العظيم الّذى يبقى ويفنى ما سواه وإليه موئل الخلق ومرجع الأمور۔

(دستور معالم الحکم)
از قاضی ابی عبداللہ محمد بن سلام
مطبوعہ مصر ۱۳۳۲ھ

"جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا اس کے لئے ممانعت ہو گئی یقیناً ان کی رجعت نہ ہو گی (یعنی زمانہ رجعت میں زندہ نہ کئے جائینگے) اور جو لوگ اسکے بعد ہیں اللہ نے فرمایا کہ ہر نفس موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے، بیشک قیامت کے روز تمہارا اجر پورا دیا جائیگا پس جو شخص آتش جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا یقیناً وہ کامیاب ہو گیا دنیا کی زندگی سوائے دھوکہ کے کچھ نہیں۔" (آل عمران ۱۸۵) کیا تم اہل دنیا کے حالات علیحدہ علیحدہ صبح و شام نہیں دیکھتے کوئی کسی کے مرنے پر گریہ کرتا ہے اور دوسرا تسلی دیتا ہے اور کوئی صرع میں مبتلا ہے کوئی بیمار ہو کر کوئی مزاج پرسی کرتا ہے کوئی جان دے رہا ہے اور موت کا طالب ہے اور موت اسکی طالب ہے وہ موت سے بے خبر ہے مگر موت اس سے غافل نہیں ماضی کے تاثرات کی بنا پر باقی ایام بھی گذرتے جا رہے ہیں تمام حمد اللہ کیلئے ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا پروردگار ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور اس کے علاوہ ہر چیز فانی ہے خلق اسی کیطرف مائل ہے اور وہی تمام امور کا مرجع ہے۔

خطبہ
بے ثباتی دنیا

حضرت امیر المومنین علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا:

ما لكم والدنيا فمتاعها إلى انقطاع وفخرها إلى وبال وزينتها إلى زوال ونعيمها إلى بؤس وصحتها إلى سقم أو هرم ومال مافيها إلى نفاد وشيك وفنا قريب كل مدّة فيها إلى منتها وكلّ حىّ فيها إلى مقارنة البلى أليس لكم فى آثار الأولين وآبائكم الماضين معتبرة وتبصرة إن كنتم تعقلون ألم تروا إلى الماضين منكم لا يرجعون وإلى الخلف الباقين منكم لا يبقون

تمہیں کیا ہو گیا ہے دنیا کا مال و متاع تو منقطع ہو جانے والا ہے۔ اس پر فخر کا انجام برا ہے اسکی زینت زوال پذیر ہے اسکی نعمتیں رنج رساں۔ اسکی صحت مائل بہ امراض و ضعیفی ہے اس میں جو کچھ مال و دولت ہے ختم ہو جانے والی اسکی فنا قریب اس میں قیام کی مدت اختتام کیطرف مائل ہے اس کے تمام زندہ لوگ بلاؤں سے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو غور کرو کہ کیا تمہارے لئے تمہارے اولین اور گذرے ہوئے آبا و اجداد تمہاری عبرت اور غور و فکر کے لئے کافی نہیں

اولستم ترون اهل الدنیا یمسون و یصبحون علیٰ احوال شتی میت یبکی واخر یعزی و صریع مبتلا و عاید یعود و دلف بنفسه یجود و طالب والموت یطلبه وغافل ولیس مغفولاً عنه علیٰ اثر الماضی یمضی الباقی والی اللہ عاقبة الامور۔

(بحار الانوار ج ۱۷ ص ۱۲۱)

کیا تم نے تم میں سے گذرے ہوؤں پر نظر نہیں ڈالی کہ وہ پھر واپس نہیں ہوئے اور ان میں کے بقیہ جو ہیں باقی نہیں رہیں گے کیا تم اہل دنیا کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسی پریشاں حالی میں صبح و شام گذارتے ہیں ایک طرف تو کسی کے مرنے پر روتے ہیں اور دوسری طرف دھوکا و فریب دیتے ہیں وہ گرفتار رنج و بلا ہیں۔ بیماروں کی مزاج پرسی کرتے ہیں اور خود قریب المرگ ہیں وہ پیاس کی شدت میں مبتلا ہیں موت کو طلب کرتے ہیں اور موت ان کو طلب کرتی ہے وہ غفلت میں مبتلا ہیں اور موت ان کے گذشتہ آثار سے غافل نہیں اور جو کچھ باقی ہے گذرتا جارہا ہے اور تمام امور کا انجام خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

خُطبہ

(فی ذمّ دُنیا)

الدنیا دار غرور حائل وزخرف نائل وظل آفل وسناد مائل تردی مستنزهيها وتضر مستفيدها فكم من واثق بها قد اركن اليها فارهقته اثقالها واعلقته اشراكها واشرقته خناقها والزمته وثاقها۔

(دستور ص ۳۵)

دنیا تمام فریب ہے جس کا رنگ بدلتا ہوتا ہے جس کا ظاہر اچھا اور باطن خراب ہے یہ حسد کرنے والی ہے اور ایک اترنے والا سایہ ہے اور ہمیشہ کج رفتار رہی ہے اسکی زیبا دنیاں قابل رد ہیں اور اس کے فوائد مضرت رساں بس ایسے کتنے لوگ ہیں جو اس سے عہد کرتے ہیں اور اس پر اعتماد کرتے ہیں۔

خطبہ
زاہدینِ دنیا کیلئے

طوبیٰ للزاھدین فی الدنیا والراغبین فی الاٰخرۃ اولٰئک قومٌ اتخذوا ارض اللہ بساطاً و ترابھا فراشاً و ماءھا طیباً والکتاب شعاراً والدعاء دِثاراً وقرضوا الدنیا قرضاً علی منھاج المسیح بن مریم۔
(دستور معالم الحکم ص ۳۶)

خوش خبری ہے زاہدینِ دنیا کیلئے جو آخرت کے راغب ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کی زمین کو اپنا بچھونا اور مٹی کو اپنا فرش اور اس کے پانی کو پاک قرار دیا قرآن کو اپنا شعار[1] اور دعا کو دِثار[2] قرار دیا اور مسیح ابن مریم کے نہج پر دنیا کی مذمت کی۔

خطبہ

وما اصف اک من دارٍ من صح فیھا امن ومن سقم فیھا ندم ومن افتقر فیھا حزن ومن استغنی فیھا فتن فی حلالھا الحساب۔ وفی حرامھا العذاب
(دستور)

ایک شخص نے امیر المومنین علیہ السلام سے عرض کیا کہ دنیا کا وصف بیان کیجئے۔
حضرت نے فرمایا "اس دار دنیا کا کیا وصف بیان کروں جو اس میں تندرست رہا محفوظ رہا اور جو اسمیں بیمار رہا پشیمان ہوا جو فقر میں مبتلا رہا محزون رہا اور جس نے اسمیں لاپرواہی کی وہ فتنہ میں مبتلا ہو گیا۔ اس کے حلال کا حساب لیا جائیگا اور اس کے حرام پر عذاب کیا جائیگا

[1] شعار وہ لباس ہے جو جسم سے متصل ہوتا ہے اور
[2] دثار وہ لباس جو شعار کے اوپر ہوتا ہے

خطبہ
فی ذمّ دنیا

احذروا هذه الدنيا الخداعة الغرارة
التي قد تزينت بحليها وفتنت بغرورها وغرت
بآمالها وتشوفت لخطابها فاصبحت
كالعروس المجلوة العيون اليها ناظرة
والنفوس بها مشعوفة والقلوب اليها
تائقة وهي لازواجها كلهم قاتلة
فلا الباقي بالماضي معتبر ولا الآخر
بسوء اثرها على الاول مزدجر۔ ولا
اللبيب فيها بالتجارب منتفع ابت القلوب
لها الا حبا۔ والنفوس بها الا ضنا فالناس
لها طالبان۔ طالب ظفر بها فاغترفيها
ونسي التزود منها للظعن عنها فقل
فيها لبثه حتى خلت منها يده وزلت
عنها قدمه وجاءته اسر ما كان بها منيته
فعظمت ندامته وكثرت حسرته و
جلت مصيبته فاجتمعت عليه سكرات الموت
فغير موصوف ما نزل به وآخر اختلج عنها
قبل ان يظفر بحاجته۔ ففارقها بغرته و
اسفه ولم يدرك ما طلب منها ولم
يظفر بما رجا فيها۔ فارتحلا جميعا من
الدنيا بغير زاد وقدما على غير مهاد فاحذروا

اس دنیا سے ڈرو اور بچو جو مکار اور دھوکہ باز ہے اپنے
چاہنے والوں کیلئے یہ اپنے کو سجاتی ہے اور انہیں اپنے دھوکوں
سے فتنوں میں مبتلا کرتی ہے اپنی امیدوں سے دھوکا دیتی ہے
اور اپنی طرف مائل ہونے والوں کو شوق دلاتی اور دلہن
کیطرح ایک حالت سے دوسری حالت میں جلوہ دکھاتی ہے
لوگوں کی آنکھیں اس کا نظارہ کر رہی ہیں اور نفوس اس
کے شیفتہ ہیں اور قلوب اس کے شائق ہیں یہ اپنے تمام شوہروں
(چاہنے والوں) کی قاتلہ ہے پس کوئی باقی ایسا نہیں جو
ماضی پر اعتبار کرے اور کوئی آخری شخص ایسا نہیں ہے جو
شخص اول پر اس کے برے اثرات کا احصا کر سکے کوئی
متمسک رہنے والا تجربوں سے دنیا میں فائدہ نہیں حاصل
کر سکتا قلوب نے اسکی محبت کے علاوہ ہر چیز سے انکار کیا
اور نفوس نے اسکے ساتھ سوائے بخل کے انکار کیا اس کے طالب
دو قسم کے ہیں ایک وہ جس کو کامیابی نصیب ہوئی اور وہ
اس میں الجھ کر رہ گیا اور اس میں سفر آخرت کیلئے زاد راہ
فراہم کرنا بھول گیا حتی کہ دنیا میں اسکی رہائش کا وقت
بالکل کم رہ گیا اور اس کے ہاتھ خالی رہ گئے اور اس سے اس کے
قدم میں لغزش آگئی اور وہ خوش خبری آگئی جو اسکی تمنا کے ساتھ
تھی پس اسکی پشیمانی بڑھ گئی اور اسکی حسرت میں اضافہ ہو گیا اور مصیبت
بڑھ گئی اور اسکی موت کی سکرات نے اطراف سے گھیر لیا اور جو کچھ اس پر
نازل ہوا وہ اسکا اظہار نہ کر سکا اور دوسرا آخر تفکر و تردد میں پڑ گیا قبل

الی دنیا اخرته کله ۔ فانما مثل الحیّة لیّن مسّها قاتل سمّها فاعرض عمّا یعجبک فیها لقلة ما یصحبک منها وضع عنک همومها لما تیقنت من وشک زوالها وکن آسر ما تکون فیها احذر ما تکون لها ۔

فانّ صاحبها کلّما اطمأنّ منها الی سرور اشخصته

اسکے کہ اپنی حاجت حاصل کر سکا پس وہ حالت غفلت میں رنج والم کے ساتھ دنیا کو چھوڑ دیا اور جو چیز اس سے طلب کر رہا تھا حاصل نہ کر سکا اور دنیا میں اسکو جس چیز کی امید تھی اسمیں کامیاب نہ ہو سکا اور دنیا کی ہر چیز کو چھوڑتے ہوئے بغیر زاد راہ کے اور بغیر بستر کے دنیا سے چل بسا بس دنیا سے بچتے رہو سب لوگ اس دنیا سے بچتے رہیں اسکی مثال اس سانپ کی ہے جو چھونے میں نرم ہے مگر اسکا زہر قاتل ہے پس دور رہو اسکی ہر چیز سے جو تمکو تعجب میں ڈالے اسکی جو چیز تمہارا ساتھ دینے والی ہے بہت کم ہے اسکے رنج وغم کے بار کو اپنے سر سے اتار دو کیونکہ تیزی کے ساتھ اسکو زوال آنیوالا ہے وہ ان اسرار کو پوشیدہ رکھتی ہے جو اسمیں ہیں ان چیزوں سے بچو جو اس میں ہیں کیونکہ اس کا وہ دوست

عنها مکروه وکلما اغتبط منها باقبال نغّصه عنها ادبار وکلما ثنی علیه منها رجلا طوت عنه کشحا فالسار فیها غار والنافع فیها ضار وصل رخاؤها بالبلاء وجعل بقاؤها الی الفناء فرحها مشوب بالحزن وآخر غمومها الی الوهن ۔ فانظر الیها بعین الزاهد المفارق ولا تنظر الیها بعین الصاحب الوامق اعلم یا هذا انها تشخص الوادع الساکن وتفجع المغتبط الآمن لا یرجع منها ما تولّی فأدبر ولا یدری ما هو آت فیحذر امانیها کاذبة وآمالها باطلة صفوها کدر وابن آدم فیها علی خطر اما نعمة زائلة واما بلیّة نازلة واما معظمة جائحة واما منیّة قاضیة فلقد کدّرت علیه المعیشة ان عقل واخبرته عن

جو اسکی خوشیوں سے مطمئن ہو جاتا ہے اسکو اس کے مکروہات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور جب کبھی اقبال کے ساتھ اس سے شادمان ہوتا ہے ادبار اسکی زندگی کو مکدر کر دیتا ہے اور جب اس کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھتا ہے تو وہ اس سے اپنا دامن کھینچ لیتی ہے اس سے خوشیاں حاصل کرنیوالا دھوکے میں پڑ جاتا ہے اور نفع حاصل کرنے والا ضرر میں مبتلا ہو جاتا ہے اسکی خوشحالی بلاؤں سے ہمکنار رہتی ہے اسکی بقا فنا کی طرف قرار دی گئی ہے اسکی خوشی حزن کے ساتھ شامل ہے اور اس کا آخری غم کمزوری کیطرف مائل ہے پس اسکی طرف ایک تارک الدنیا زاہد کی نظر سے دیکھو اور چاہنے والے کی نظر سے نہ دیکھو۔

اے آدمی یہ جان لے کہ وہ یہاں کے ساکن کو رخصت کرنے پر متعین ہے اور ہر صاحب امن کو دردمند بنا دیتی ہے جو چیز جا چکی اس سے پلٹ کر نہیں آئے گی وہ منہ موڑ چکی ہے اور نہیں جانتی کہ کون آنیوالا ہے اسکی تمنائی امان

نفسها إن وعى ولو كان خالقها جل وعزه
لم يخبر عنها خبراً ولم يضرب لها مثلاً
ولم يأمر بالزهد فيها والرغبة عنها
لكانت وقائعها و فجائعها قد انبهت
النائم و وعظت الظالم و بصرت
العالم وكيف وقد جاء عنها من الله عز و
جل زاجر و أتت منه فيها البينات والبصائر
فما لها عند الله عز وجل قدر ولا وزن
ولا خلق فيما بلغنا خلقاً أبغض إليه منها
وما نظر إليها مذ خلقها و لقد عرضت
على نبينا بمفاتيحها وخزائنها لا ينقصه ذلك من
حظه من الآخرة فأبى أن يقبلها لعلمه
أن الله جل ثناؤه أبغض شيئاً فأبغضه
وصغر شيئاً فصغره وأن لا يرفع ما وضع
الله جل ثناؤه وأن لا يكثر ما أقل الله
جل وعز ولو لم يخبرك عن صغرها عند الله
إلا أن الله جل وعز أصغرها عن أن
يجعل خيرها ثواباً للمطيعين وأن يجعل
عقوبتها عقاباً للعاصين ومما يدلك
على دناءة الدنيا أن الله جل ثناؤه
زواها عن أوليائه وأحبائه نظراً واختياراً
وبسطها لأعدائه فتنة واختباراً فأكرم
عنها محمداً نبيه صلى الله عليه وآله وسلم
حين عصب على بطنه من الجوع وحماها
موسى نجيه المكلم فكانت ترى خضرة
البقل من صفاق بطنه من الهزال ۔ وما

سے اور باطل آرزوں سے جو اس کا نفاق رہا گناہ ہے
اے ابن آدم اسمیں خطرہ ہے اگر نعمت بھی ہے تو زائل
ہو جانے والی اگر بلا ہے تو نازل ہونیوالی اگر معظم ہے تو نیست و
نابود ہونیوالی اگر ایک آرزو ہے تو فیصلہ کرنیوالی اگر انسان سمجھے تو معلوم
ہوگا کہ اس پر معیشت مکدر ہے یہ اس کو اپنی حقیقت سے باخبر کر چکی ہے
اگر انسان اس پر غور کرے اور اگر اس کا خالق اس سے باخبر نہ کیا ہوتا
اسکی مثال بیان نہ کی ہوتی زہد اختیار کرنیکا حکم نہ دیا ہوتا اور اسکی
رغبت سے منع نہ کیا ہوتا اسکے واقعات اور حوادث ہی سونیوالوں
کو چونکا دیتے ہوتے ظالم کو نصیحت ہو جاتی اور عالم کی آنکھیں کھول
دی ہوتیں ۔ ایسا کیوں ہوتا جبکہ خالق عز وجل کیجانب سے منع کرنیوالا
آچکا اور اسکی جانب سے اس سے متعلق واضح اور بصیرت انگیز
احکام آچکے ۔ اللہ عز وجل کی بارگاہ میں اسکی نہ کوئی قدر
ہے اور نہ اس کا کوئی وزن ہماری اطلاع کے مطابق
اس نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں خلق فرمائی
اور جب سے اس کو پیدا کیا ہے اسپر نظر نہیں ڈالی ہمارے
نبی کے پاس اس کی کنجیاں اور خزانے پیش کئے گئے ان سے
آنحضرت کا آخرت کا کوئی حصہ کم ہونیوالا نہ تھا لیکن حضرت
نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا وہ جانتے تھے کہ خداوند
جلیل جس چیز سے ناراض ہو اس سے وہ بھی ناراض رہیں
اور جس چیز کو گھٹیا قرار دیا اس کو انہوں نے بھی گھٹیا قرار
دیا ۔ اور جس چیز کو خدا نے گرا دیا حضرت نے بلند نہ کیا اور جس
چیز کو خدا نے گرا دیا اسے بلند نہ کریں اور جس چیز کو خدا نے کم کر
دیا اسکو زیادہ نہ کریں اگر تم کو خبر نہ ہو کہ یہ خدا کی بارگاہ میں
چھوٹی چیز ہے تب بھی خدا نے پسند نہ کیا کہ اسکی اچھی چیز کو
بھی اپنے فرمانبرداروں کیلئے ثواب قرار دے اور یہ کہ اسکی
عقوبتوں کو گنہگاروں کے لئے عذاب قرار دے دنیا کی ذلت

سَأَلَ اللهَ جلّ ثناؤه يوماً وأوى الى الظلّ
الاّ طعاماً يأكله بما جهده من الجوع و
لقد جاءت الرواية عنه انّه كان اوحى
اليه اذا رايت الغنى مقبلاً فقل ذنبٌ
عجلت عقوبته واذا رايت الفقر مقبلاً فقل مرحباً
بشعار الصالحين وصاحب الروح والكلمة
عيسى بن مريم عليه السلام اذ قال
أدمي الجوع وشعاري الخوف ولباسي
الصّوف ودابّتي رجلاي وسراجي باللّيل
القمر وصلاتي في الشتاء مشارق الشمس
وفاكهتي ما انبتت الارض للانعام
ابيت وليس لي شيئ وليس احدٌ اغنى مني
او سليمان بن داود وما اوتي من الملك اذ كان
ياكل خبز الشعير ويطعم اهله الحنطة واذا
جنّه الليل لبس المسوح وغلّ يده الى عنقه
وبات باكياً حتى يصبح ويكثر ان يقول
ربّ انّي ظلمت نفسي كثيراً والّا تغفرلي
وترحمني اكن من الخاسرين لا اله الا انت
سبحانك اني كنت من الظالمين فهؤلاء
انبياء الله واصفياؤه واولياؤه تنزهوا
عن الدنيا وزهدوا فيها زهّدهم الله
جلّ ثناؤه فيه منها وابغضوا ما أبغض
وصغّروا ما أصغر ثم اقتصّ الصالحون
آثارهم وسلكوا مناهجهم والطفوا
الفكر وانتفعوا بالغير وصبروا في هذا
العمر القصير عن متاع الغرور الذي يعود

سے تم کس چیز پر بھروسہ کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے
دوستوں اور محبوں سے علیحدہ رکھنے کو اپنے رحم سے پسند کیا
اور اپنے دشمنوں کیلئے پھیلا کر رکھ دیا تاکہ انکی آزمائش ہو
اور امتحان لیا جا سکے پس اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو اس
سے مکرم کیا جب کہ وہ بھوک سے اپنے پیٹ کو باندھ لیتے تھے
اور موسیٰ بخار کہ جو اسقدر لاغر ہو گئے تھے کہ ساگ پات کی
سبزی انکے پیٹ کی جلد پر سے نظر آتی تھی اور جس روز سایہ میں پناہ
لی تو اللہ تعالیٰ سوال نہیں کرے گا مگر کھانے کا جس کیلئے بھوک
کی وجہ کوشش کی تھی ان ہی سے روایت ملی ہے کہ ان پر وحی
کی گئی کہ جب انہیں غنی دولتمندی کو قبول ہوتے ہوئے دیکھا تو کہا
کہ گناہ کی سزا میں تعجیل ہو گئی اور جب فقر کو قبول ہوتا دیکھا
تو کہا کہ صالحین کا یہ شعار مبارک ہو۔

صاحب روح وکلمہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں جب کہ انہوں
نے بھوک کو بچھونے سالن کا، خوف کے اور پشمینہ کے لباس
کا اور چوپایہ کے دونوں پیر اور چاند کی راتوں میں چراغ کا
اور موسم سرما میں بھونے ہوئے گوشت کا اور آفتاب کے
طلوع ہونے کے مقامات کا اور میوہ جات کا جو زمین میں چوپایوں
کیلئے اگتے ہیں سوال کیا نہ اپنے لئے کچھ مانگا اور نہ کوئی مجھ سے
غنی ہوا۔ اور سلیمان ابن داؤد ہیں کہ جو کچھ ان کے ملک سے آتا تھا
اسمیں سے وہ جو کی روٹی کھاتے تھے اور اپنے اہل وعیال
کو گیہوں کھلاتے تھے اور جب رات آتی بالوں کی کمبل میں
ملبوس ہوتے ہاتھ اور گردن میں لوہے کا طوق ڈال کر روتے
ہوئے آتے تھے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور کثرت سے کہتے
پالنے والے میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اگر تو مجھے معاف نہ کرے
اور رحم نہ کرے تو میں گھاٹا اٹھانے والوں میں ہو جاؤں گا۔ کوئی
اللہ نہیں ہے سوائے تیرے تو پاک ہے میں ظالمین سے ہوں

الی الفناء وبصیر الحساب نظروا بعقولهم الی
آخر الدنیا ولم ینظروا الی اولها والی باطن الدنیا
ولم ینظروا الی ظاهرها۔ وفکروا فی مرارة
عاقبتها فلم تستفزهم حلاوة عاجلها
ثم الزموا انفسهم الصبر وانزلوا الدنیا
من انفسهم کالمیتة التی لا یحل لاحد ان
یشبع منها الا فی حال الضرورة الیها
واکلوا منها بقدر ما ابقی لهم النفس
وامسک الروح وجعلوها بمنزلة الجیفة
التی اشتد نتنها فکل من مر بها امسک
علی انفه منها۔ فهم یتبلغون منها بادنی
البلاغ ولا ینتهون الی الشبع من النتن
ویتعجبون من الممتلی منها شبعا والراضی
بها نصیبا۔ اخوانی واللہ لهی فی العاقبة
والآجلة والعاجلة لمن ناصح نفسه فی النظر
واخلص له الفکر۔ انتن من الجیفة واکره
من المیتة۔ غیر ان الذی نشاء فی دباغ
الاهاب لا یجد نتنه ولا یوذیه من
رائحته ما یوذی المار به والجالس عنده
وقد یکفی العاقل من معرفتها علمه بان من
مات وخلف سلطانا عظیما سره انه کان
فیها مبتلی صریرا۔ فکفی بهذا علی عورتها
والرغبة عنها ولیلا واللہ لو ان الدنیا
کانت من اراد منها شیئا وجده حیث
تنال یده من غیر طلب ولا تعب ولا
مؤونة ولا نصب ولا ظعن ولا داب

پس یہ اللہ کے پیغمبر اس کے برگزیدہ بندے اور اس کے مقرب
بارگاہ ہیں جو دنیا سے دور رہتے ہیں اور انہوں نے زہد اختیار کیا
ہے خداوند عزوجل انہیں دنیا سے بچاتا ہے وہ اس بات سے
غضب ناک ہوتے ہیں جس سے وہ غضب ناک ہو وہ اس بات
کو ذلیل جانتے ہیں جس کو وہ ذلیل سمجھے۔ پھر وہ صالحین کے
آثار کی اتباع کرتے ہیں اور راہ راست اختیار کرتے ہیں اور
غور و فکر کو لطیف بنا دیتے ہیں غیروں سے عبرت حاصل
کرتے ہیں اور دھوکے کے حال و متاع سے اس کوتاہ عمر میں
صبر کرتے ہیں جو فنا کی طرف مائل ہے اور جس کا حساب دینا ہوگا
وہ اپنی عقل سے دنیا کے انجام پر غور کرتے ہیں اور اسکی
ابتدا اور اس کے باطن پر غور نہیں کرتے و نیز اس کے ظاہر پر
توجہ نہیں کرتے۔ وہ عاقبت کی تلخیوں پر غور کرتے ہیں پس
دنیا کی حلاوت انہیں نہیں گھیرتی۔ پھر وہ اپنے نفسوں پر
صبر کو لازم قرار دے لیتے ہیں اور دنیا کو اپنے نفوس سے
اس قدر پست قرار دیتے ہیں جیسے کہ کوئی میت ہوتی ہے
کسی کیلئے بھی جائز نہیں کہ دنیا سے سیر ہو کر کھائے مگر ضرورت
کے مطابق اور اس سے اسی قدر کھائے جو انکی زندگی کی بقا
کے لئے اور انکی روح کو روکے رکھنے کیلئے ضروری ہو۔ وہ
دنیا کو ایک مردار شئے کی منزلت پر قرار دیتے ہیں جو شدید
بدبودار ہوتی ہے جو بھی اس کے ساتھ گذرا اسکی بدبو سے
اپنی ناک بند کر لی وہ قناعت کرتے ہیں اور اپنے گذارہ پر
تنگی سے زندگی بسر کرتے ہیں اور اس بدبودار سے سیری نہیں
چاہتے اور اس دنیا سے ان کے سیر ہونے پر تعجب کرتے ہیں وہ
اس میں اپنے حصہ سے راضی رہتے ہیں اے میرے بھائی
خدا کی قسم جس نے سوچ و تفکر میں اپنے نفس کو نصیحت کی
اور غور و فکر میں خلوص سے کام لیا جسکی عاقبت اور آخرت

غیر ان ما اخذ منها من شیئ لزمه حق الله فیه والشکر علیه وکان مسئولاً عنه محاسباً علیه لکان یحق علی العاقل ان لا یتناول منها الا قوته وبلغة یومه حذر السؤال وخوفاً من الحساب واشفاقاً من العجز عن الشکر فکیف بمن تجشم فی طلبها من خضوع رقبته ووضع خده وفرط عنائه والاغتراب عن احبائه وعظیم خطاره ثم لا یدری ما آخر ذلک الظفر ام الخیبة وانما الدنیا ثلاثة ایام یوم مضی بما فیه فلیس بعائد ویوم انت فیه فحق علیک اغتنامه ویوم لا تدری اَمن اهله ولعلک راحل فیه فاما امس فحکیم مؤدب واما الیوم فصدیق مودع واما غد فانما فی یدیک منه الامل فان یکن یومک هذا انسک بمقدمه علیک فقد کان طویل الغیبة عنک وهو سریع الرحلة فتزود منه واحسن وداعه جد بالثقة فی العمل وایاک والاغترار بالامل ولا تدخل علیک الیوم هم غد یکفی الیوم همه وغد داخل علیک بشغله انک ان حملت علی الیوم هم غد زدت فی حزنک وتعبک وتکلفت ان تجمع فی یومک ما یکفیک ایاما فعظم الحزن وزاد الشغل واشتد التعب وضعف العمل الامل ولو خلیت قلبک من الامل لجد ذلک العمل

ہیں یہ اس کا حصہ ہے کہ اس نے مردار کی بدبو اور میت سے کراہت کی۔

جو شخص کچے چمڑوں کی دباغت کرتا ہو اسکی بدبو نہیں محسوس کرتا اور اسکی بدبو سے اذیت نہیں پاتا اسکی بدبو سے اذیت وہی شخص پاتا ہے جو اس کے قریب بیٹھا ہو کسی عاقل کے لئے اسکی معرفت حاصل کرنے یہ کافی ہے پس جو مر گیا اور ایک بڑی بے عیب دلیل چھوڑ گیا کہ وہ اس میں ایک آزمانے والا صابر تھا خدا کی قسم اگر تمام دنیا اسکی ہو جائے جس نے اس سے کوئی چیز چاہی اور اسے مل گئی اور جہاں کہیں اس نے بغیر طلب کئے بغیر محنت کے اور بغیر ذخیرہ کے اور بغیر کوشش کے بغیر سفر کرنے کے اور بغیر اجتہاد بالعقل کے جاہا پالیا سوائے اس کے کہ کسی شئے میں اس نے جو کچھ حاصل کیا اپنے لئے خدا کا حق لازم قرار دیا اور اس کا شکر ادا کیا جس کا اس سے سوال کیا گیا اور اس سے حساب کی جانچ کیگئی عاقل کیلئے ضروری ہے کہ کسی روز اپنے گذارہ کی مقدار سے زیادہ نہ کھائے سوال کئے جانے سے بچے اور حساب سے خوف کرے ادائے شکر میں مجبور ہونے سے ڈرے پس دنیا کی طلب میں کون صالح خضوع و خشوع سے اپنے گال خاک پر رکھکر زیادہ مشقتیں جھیل کر احباب سے منہ موڑ کر سے کسطرح جسیم ہو سکتا ہے پھر نہیں جانتا کہ اس کا انجام کامیابی ہے یا ناکامی و نیز بتحقیق کہ دنیا کے تین روز ہیں ایک وہ دن جو گذر گیا اس میں جو کچھ تھا واپس نہ آئیگا دوسرا ہے وہ روز جو موجود ہے تجھے چاہیئے کہ اسے غنیمت سمجھے تیسرا وہ دن جس کو تو نہیں جانتا کہ آیا تو اسکا اہل بھی ہے یا نہیں ممکن ہے تو اس میں رحلت کر جائے کل کا دن حکیمت اور

والأمل منك في اليوم قد ضاق في
وجهين سوفت به العمل وزدت به
في الهم والحزن أولا ترى أن الدنيا ساعة
بين ساعتين ساعة مضت وساعة
بقيت وساعة أنت فيها فأما الماضية
والباقية فلست تجد لرخائهما لذة ولا
لشدتهما ألما فانزل الساعة الماضية
والساعة التي انت فيها منزلة الضيفين
نزلا بك فظعن الراحل عنك بذمه اياك
وحل النازل بك بالتجربة لك فاحسانك
الى الثاوي يمحو اساءتك الى الماضي
فادرك ما اضعت باعتابك فيما استقبلت
واحذر ان تجمع عليك شهادتهما فيوبقاك
ولو ان مقبورا من الاموات قيل له هذه
الدنيا اولها الى آخرها تخلفها لولدك
الذي لم يكن لك هم غيرهم او يوم
نرده اليك فتعمل فيه لنفسك لاختار
يوما يستعتب فيه من سيئ ما اسلف على جميع
الدنيا يورثها ولده خلفه فما يمنعك
ايها المغتر المضيع المتوقف ان تعمل على
مهل قبل حلول الاجل وما يجعل المقبور
اشد تعظيما لما في يديك منك الا
تسعى في تحرير رقبتك وفكاك رقك
ووقاء نفسك من النار التي عليها ملائكة
غلاظ شداد۔

(دستور معالم الحکم ص ٣٨)

ادب سکھانے والا تھا لیکن آج کا روز رخصت کرنے
والا دوست ہے اور آئندہ کی آرزوئیں تیرے اختیار میں
ہیں آج کا دن جو تجھ پر وارد ہوا ہے طویل غیبت میں تھا اور
یہ سرعت سے چلا جانیوالا ہے پس اس سے زاد راہ حاصل
کر اور اس کو ثقہ عمل سے اور نیک طریقہ سے وداع کر تجھے
چاہئے کہ آرزوؤں کو قابو میں رکھے آج تجھ میں کوئی غم
داخل نہ ہونے پائے آج کا غم آج کے لئے کافی ہے اور
کل تجھ پر داخل ہو جائیگا۔

اگر تو آج کے غم وحزن کو برداشت کر لیا کل تیرا حزن و
تعب اور بڑھ جائیگا آج کیلئے جو کافی ہے اس پر بھی اگر
تو نے ذخیرہ کرنے میں تکلیف اٹھائی تو تو نے اپنے حزن
کو بڑھا لیا اپنے شغل کو زیادہ کر لیا اور تعب کو زیادہ کر لیا
اور آرزوؤں وخواہشات کیلئے اپنے عمل کو ضعیف کر لیا۔

اور اگر تو نے اپنے قلب کو آرزوؤں سے خالی کر دیا تو اپنے
لئے نیک عمل بجالانے کی کوشش کر لی تیری آج کی آرزوئیں
تجھے دو طرح سے نقصان پہنچائینگی نیک عمل بجالانے کو مانع
رہینگی اور غم وحزن کو بڑھا دینگی کیا تو نہیں دیکھتا کہ دنیا کی ساعت
دو ساعتوں کے درمیان ہے ایک وہ ساعت جو گذر چکی دوسری
وہ جو باقی ہے ان کے درمیان وہ ساعت ہے جس میں اس وقت
تو ہے لیکن زمانہ ماضی و باقی کی نرمیوں میں تو نہ کوئی لذت
پائیگا اور نہ انکی شدت میں غم وحزن۔

ساعت ماضی کیطرف اتر آ اور اس ساعت کیطرف جس میں
تو ہے اور جو ان دونوں مہمانوں کی منزل ہے دونوں تیرے
ساتھ نازل ہوتے ہیں پس تجھ سے کوچ کرنیوالے کی روانگی
تیری ہی برائیوں کی وجہ ہے اور تیرے ساتھ نازل ہونے والے
کا نزول تیری آزمائش کیلئے ہے پس تیری نیکی آخرت کیلئے ہے

تو اپنی ماضی کی برائیوں کو محو کر دے خیال کر کہ تو نے حالت غصہ میں کس بات کا ارتکاب کیا جبکہ تو اس کا استقبال کر رہا تھا۔ اس بات سے ڈر کہ تیرے خلاف ان دونوں کی گواہی جمع ہو جائے اور تجھے ہلاکت میں ڈال دے۔ اگر موت کی وجہ تو قبر میں پہونچ جائے تو کہا جاتا ہے کہ یہی دنیا ہے جو ابتدا سے انتہا تک تیرے اس فرزند سے تخلف ہی کرتی رہی جو تیرے لئے باعث غم نہیں ہے۔ اگر تو خطا کار ٹھہرایا جائے تو اس روز اپنے نفس کیلئے نیک عمل کر لے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر رضامند کرے جس نے دنیا پر سبقت لے گیا اس کا وارث بنایا گیا اے مغرور مضطر اور عجلت کرنیوالے تجھے کس نے منع کیا کہ موت آنے سے پہلے نیک عمل آہستہ آہستہ بجا لائے جبکہ یہ تیرے اقتدار میں ہے۔ قبر میں جانے کے بعد کوئی بزرگی قرار نہیں دیجاتی۔ آگاہ ہو جا کہ تیری گردن کی رہائی اور غلامی سے تیری خلاصی اور اسکی آگ سے جس پر درشت اور شدید فرشتے متعین ہیں تیرے نفس کی خلاصی تیرے سعی پر منحصر ہے۔

خُطبہ
فی التعدیل والتجریح

مروی ہے کہ امیر المومنین کے اصحاب سے ایک گروہ حاضر خدمت ہو کر تعدیل و تجریح سے متعلق سوال کیا حضرت منبر پر تشریف فرما ہوئے اور بعد حمد و ثنائے خداوند تعالیٰ ارشاد فرمایا:

ایھا الناس ان اللہ تبارک وتعالی لما خلق خلقہ اراد ان یکونوا علی اداب رفیعہ

اے لوگو جب اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا تو چاہا کہ ان کے اداب بلند ہوں اور ان کے اخلاق اچھے ہوں

واخلاق شريفة فعلم انهم لم يكونوا كذلك الا بان يعرفهم ما لهم وما عليهم والتعريف لا يكون الا بالامر، والنهى والامر والنهى لا يجتمعان الا بالوعد والوعيد والوعد لا يكون الا بالترغيب، والوعيد لا يكون الا بالترهيب والترغيب لا يكون الا بما تشتهيه انفسهم وتلذ اعينهم والترهيب لا يكون الا بضد ذلك ثم خلقهم فى داره واراهم طرفا من اللذات، ليستدلوا به على ماورائهم من اللذات الخالصة التى لا يشوبها الم الا وهى الجنة واراهم طرفا من الآلام ليستدلوا به على ماورائهم من الآلام الخالصة التى لا يشوبها لذة، الا وهى النار فمن اجل ذلك ترون نعيم الدنيا مخلوطا لمحنها وسرورها ممزوجا بكدرها وهمومها۔

قيل ـ فحدث الجاحظ بهذا الحديث فقال هو جماع الكلام الذى دونه الناس فى كتبهم وتحاوره بينهم۔

(احتجاج طبرسی)

حالانکہ وہ جانتا تھا کہ وہ ایسے ہونیوالے نہ تھے اسیطرح وہ انھیں جانتا ہے کہ وہ کیا تھے اور ان پر کیا گذریگی۔ ان کی تعریف نہیں ہو سکتی مگر امر و نہی کے ساتھ اور امر و نہی یکجا نہیں ہو سکتے مگر وعد و وعید (عذاب کا وعدہ) کے ساتھ وعدہ نہیں ہو سکتا مگر رغبت دلانے کے ساتھ اور وعید نہیں ہو سکتا مگر عذاب کا خوف دلانے کے ساتھ اور ترغیب ممکن نہیں مگر نفوس کی خواہشات اور آنکھوں کی لذت کے ساتھ، اور ترہیب ممکن نہیں مگر اسکی ضد کے ساتھ پھر انہیں اپنے مکان میں خلق فرمایا اور ایک لمحہ کیلئے لذات پر نظر ڈالی تاکہ جو کچھ خالص لذات کے آگے ہے اس سے استدلال کر سکیں جس میں غم والم کی آمیزش نہیں ہے آگاہ ہو جاؤ کہ یہ جنت ہے اور ایک لمحہ کیلئے آلام پر نظر ڈالی تاکہ اس سے استدلال کر سکیں کہ خالص آلام کے آگے کیا ہے جس میں کسی لذت کی آمیزش نہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ یہ وہی آگ ہے پس جس کو مہلت دی گئی ہے دیکھتا ہے کہ دنیا کی نعمتیں اس کے رنج و سرور کے ساتھ مخلوط نہیں ہیں بلکہ اس کی کدورتوں اور ہموم کے ساتھ آمیختہ ہیں۔

کہا گیا ہے کہ جاحظ نے اس حدیث سے متعلق بیان کیا ہے کہ "یہ ایک ایسے شخص کا جامع کلام ہے جس کے سوائے اور لوگ نہ اس طرح لکھنے پر قادر ہو سکتے ہیں اور نہ ایسے تکلم پر۔"

خطبہ

(تعصب)

حضرت امیر المومنینؑ نے لونی، نسلی، مذہبی، سیاسی اور خاندانی تعصب کو بغاوت اور فساد کے مترادف قرار دے کر اس سے بھی جنگ کی اور ایک ایسا کلیہ قائم کر دیا کہ انقضائے زمانہ کے ساتھ ساتھ اسکی صداقت بھی مسلم ہوتی جائے۔ باپ دادا پر فخر کرنا بھی آپکے نزدیک تعصب میں شامل تھا اور آپنے اسکی بھی سخت مخالفت کی چنانچہ بعد حمد وثنائے باری تعالیٰ آپنے فرمایا:

الا وقد امعنتم فی البغی وافسدتم فی الارض۔ فالله الله فی کبر الحمیۃ وفخر الجاهلیۃ، فانه ملاقح الشنآن ومنافخ الشیطان التی خدع بها الامم الماضیۃ والقرون الخالیۃ الا فالحذر الحذر من طاعۃ ساداتکم وکبرائکم الذین تکبروا عن حسبهم وترفعوا فوق نسبهم، وجاهدوا الله علی ما صنع فانهم قواعد اساس العصبیۃ ودعائم ارکان الفتنۃ

دیکھو تم نے اللہ سے کھلم کھلا دشمنی پر اتر کر ظلم و تعدی کی انتہا کر دی اور زمین میں فساد برپا کر دیا۔ تم زمانہ جاہلیت والی خود بینی کی بنا پر فخر و غرور کرنے سے اللہ سے خوف کرو کیونکہ یہ دشمنی اور فساد کا سرچشمہ اور شیطان کی فسوں کاری کا مرکز ہے جس سے اس نے گذشتہ امتوں اور قوموں کو ورغلایا تھا۔

دیکھو اپنے سرداروں اور بزرگوں کا اتباع کرنے سے ڈرو جو اپنی جاہ و حشمت پر تکبر کرتے تھے اور اپنے نسب کی بلندیوں پر غرہ کرتے تھے اور تعصب کی بناء پر اللہ کے قضا و قدر سے ٹکر لینے اور اسکی نعمتوں پر غلبہ پانے اس کے احسانات سے یکسر انکار کر دیا۔ یہی لوگ عصبیت کی بنیاد اور فتنہ کے ایوان کے ستون ہیں۔

دنیز فرمایا:

ولقد نظرت فما وجدت احدًا من العالمین یتعصب لشیٔ من الاشیاء الا عن علۃ تحتمل تمویہ الجهلاء او حجۃ تلیط بعقول السفهاء۔

میں نے نگاہ دوڑائی اور دنیا بھر میں ایک فرد بھی ایسا نہ پایا کہ کسی چیز کی پاسداری کرتا ہو مگر یہ کہ اسکی نظر میں اسکی کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے جو جاہلوں کے اشتباہ کا باعث بن جاتی ہے یا کوئی ایسی دلیل ہوتی ہے جو بیوقوفوں کی عقلوں سے چپک جاتی ہے۔

افراد کی ایذا رسانی سے بچانے کیلئے فرمایا:۔

فان کان لابد من العصبیۃ فلیکن تعصبکم لمکارم الخصال ومحاسن الامور والاخلاق

اگر تمہیں تعصب و جانبداری ہی کرنی ہے تو پاکیزگی اخلاق، حسن سیرت، عظیم مروت، بردباری اور قابل ستائش خصائل کی طرفداری

الرغيبة والاحلام العظيمة. الاثار المحمودة والاخذ بالفضل والكف عن البغي والانصاف للخلق واجتناب المفاسد في الارض۔

از

(الامام علی ابن ابی طالبؑ)

کرنی چاہیئے مثلاً ہمسایہ کے حقوق کی خدمت، عہد و پیمان کا نباہنا، نیکوں کی اطاعت۔ سرکشوں کی مخالفت، حسن سلوک کی پابندی، ظلم و تعدی سے کنارہ کشی، خوں ریزی سے احتراز، خلق خدا سے انصاف اور زمین پر فساد پھیلانے سے اجتناب۔

بیعت خلافت

حضرت عثمان کو دار فانی چھوڑے ہوئے تین دن گذر گئے مگر میت دفن نہ ہو سکی۔ مدینہ میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ تمام بازار بند تھے مصر والوں کا رجحان حضرت علی کی طرف تھا بصرہ والے چاہتے تھے کہ خلافت کیلئے طلحہ کو منتخب کریں اور کوفہ والے زبیر کے حامی تھے بالآخر مسجد نبوی میں عام اجتماع ہوا گرما گرم بحثیں ہوئیں اور طلحہ و زبیر کے حامی انکی حمایت سے دستبردار ہو گئے۔ ملک کے حالات اس قدر بگڑے ہوئے تھے کہ کوئی موزوں آدمی ان کے سنبھالنے کے قابل نظر نہ آتا تھا کسی میں اتنی اہلیت نہ تھی کہ جن مصائب سے مملکت اسلامی دوچار تھی ان سے نجات دلا کر ہمہ گیر عدل و انصاف کو عمل میں لا سکے جو اسلام کا منصور اصلی تھا اس لئے مجمع حضرت علی علیہ السلام کے در اقدس پر پہونچا۔ زبیر نے مجمع کی قیادت کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہم سب نے طے کیا ہے کہ خلافت آپ کے حوالہ کریں اس لئے کہ موجودہ حالات میں آپ سے بہتر کوئی اور ہستی نہیں ہے جو اسلام کی ڈگمگاتی ہوئی کشتی کو بچا سکے۔ مگر حضرت علیؑ نے اس تحریک پر کوئی دھیان نہ دیا۔ مدینہ کی پوری آبادی مہاجرین و انصار، مصر کوفہ اور بصرہ کے معززین تین روز تک اصرار کرتے رہے کہ آپ خلافت کو اپنے قدم سے زینت بخشیں اور انتظام حکومت سنبھال لیں اب آپ کے سوا کوئی اسلام کا محافظ نہیں ہے ہم سب آپ سے خائف ہیں مگر حضرت علی انکار ہی کرتے رہے۔

ہاتھ آئی ہوئی حکومت و سلطنت کو یوں ٹھکرا دینا آسان بات نہیں۔ ابن خلدون لکھتا ہے کہ لوگوں نے بالآخر کہا کہ اگر آپ خلافت منظور نہیں کریں گے تو اسلام کا شیرازہ بکھر جائیگا اور اسلام کی صحیح تعلیم دنیا سے مفقود ہو جائے گی جس کے انجام کی ذمہ داری آپ پر ہو گی۔ جب لوگوں نے اسلام کے انجام کا نام لیا اور خدا و رسول کا واسطہ دینے لگے حضرت علی امام و محافظ اسلام ہونے کی حیثیت سے مجبور ہو گئے اور ایک خطبہ ارشاد فرمایا جو نہج البلاغہ میں مرقوم ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"اے لوگو! مجھے تمہارے امر کی حاجت نہیں ہیں تمہارا شریک حال ہوں تم جس کو چاہو منتخب کر لو اور مجھے چھوڑ دو۔ میرے سامنے ایک ایسا معاملہ ہے جس کے کئی رخ اور کئی رنگ ہیں جنہیں نہ دل برداشت کر سکتے ہیں اور نہ عقلیں مان سکتی ہیں۔ ابر جہالت چھایا ہوا ہے اور ہدایت کی راہیں ناپید ہو گئی ہیں۔ اچھی طرح سمجھ لو کہ اگر میں تمہارے التماس کو قبول کر لوں تو جن امور کو میں مناسب سمجھوں ان پر تمہیں عمل کراؤں گا۔ اور کسی کہنے والے کے قول اور ناراض ہونے والے کی ناراضگی کی پرواہ نہ کروں گا۔" (نہج البلاغہ امامت وسیاست، ناسخ التواریخ وغیرہ)

مجمع نے جواب دیا کہ ہم سب اقرار کرتے ہیں کہ آپ کی اطاعت کریں گے اور آپ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نظر نہ اٹھائیں گے اب آپ ہمارے التماس کو قبول فرمائیں اور ہم سے بیعت لیں۔

حضرت نے حکم دیا کہ پہلے حضرت عثمان کی میت دفن کریں اور دوسرے روز صبح سب مسجد میں جمع ہوں خواہ عربی ہوں یا عجمی کوئی بھی باقی نہ رہے۔ (از عقیدہ علویہ)

چنانچہ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ ہجری کو مسلمانوں نے حضرت عثمان کو دفن کیا اور جوق جوق در اقدس پر جمع ہونے لگے اتنا ہجوم تھا کہ کئی لوگ تو کچلے ہی گئے۔ تکبیر و تہلیل کے فلک شگاف نعرے بلند تھے۔ مجمع حضرت کو ساتھ لیکر مسجد پہونچا حضرت نے منبر پر تشریف لیجا کر ارشاد فرمایا کہ "لوگو یہ حکومت و خلافت کا معاملہ ہے اب تک تم ہی اپنا حاکم مقرر کرتے آئے ابھی موقع باقی ہے تم مجھے چھوڑ کر جسکو چاہو اپنا خلیفہ مقرر کر سکتے ہو۔

سب نے یک زبان ہو کر جواب دیا کہ ہم اپنی بات پر قائم ہیں آج بھی ہماری وہی درخواست ہے جو کل تھی۔

حضرت نے فرمایا کہ اب تک میں تمہاری اس حکومت سے ناپسندیدگی کا اظہار کر رہا تھا چونکہ تم نے اسلام کی صحیح تعلیم کے مفقود ہو جانے کا خوف ظاہر کیا ہے میں تمہارے التماس کو قبول کرتا ہوں۔ اب بھی کہہ دو کہ تم میں سے کسی کو اختلاف تو نہیں۔

سارے مجمع نے جواب دیا کہ ہم کتاب خدا پر آپ کی بیعت کرتے ہیں۔

حضرت نے فرمایا کہ "اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ" (خداوندا تو گواہ رہنا)

اس کے بعد بیعت شروع ہوئی اس موقع پر مسلمانوں نے جس جوش و خروش کا اظہار کیا حضرت کے خطبات سے ظاہر ہے جو نہج البلاغہ میں مرقوم ہیں۔

حضرت علی کی بیعت اتفاقی یا ہنگامی جذبات کے تحت نہ تھی بلکہ حضرت نے تین روز کا وقفہ دیا تھا کہ سب اچھی طرح سوچ لیں اور مسلسل انکار کرتے رہے۔ انتہائی مجبور کئے جانے پر اپنی طرز حکومت کو سمجھایا کہ وہ کسطرح احکام خداوندی کے سب کو متحمل بنائیں گے۔ آپنے لوگوں کے اصرار سے مجبور ہو کر نہیں بلکہ خداوند عالم کے پاس جو آپ ہی کے خیال سے خلافت قبول کی۔

صاحب روضۃ الاحباب اور ابن اثیر لکھتے ہیں کہ بیعت کے بعد حضرت نے سب سے پہلے یہ خطبہ انشا فرمایا:

خطبہ اوّل بعد بیعت

الحمد للہ علیٰ احسانہ قد رجع الحق علیٰ مکانہ۔۔۔۔۔

انّ اللہ انزل کتاباً ہادیاً بیّن فیہ الخیر والشرّ فخذوا بالخیر ودعوا الشرّ الفرائض ادّوھا الی اللہ تعالیٰ یؤدکم الی الجنۃ، انّ اللہ حرم حرمات غیر مجھولۃ وفضل حرمۃ المسلم علی الحرم کلّھا وشد بالاخلاص والتوحید حقوق المسلمین فالمسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ الّا بالحق، لا یحل دم امرئ مسلم الّا بما یجب بادروا امر العامۃ وخاصۃ احدکم الموت فان الناس امامکم وان ما خلفکم الساعۃ، تحدوکم تخففوا تلحقوا فانما ینتظر بالناس اخراھم اتقوا اللہ عباد اللہ فی بلادہ وعبادہ انکم مسئولون حتی عن البقاع والبھائم۔ اطیعوا اللہ فلا تعصوہ واذا رایتم الخیر فخذوا بہ واذا رایتم الشرّ فدعوہ واذکروا اذ انتم قلیل مستضعفون فی الارض۔

(کامل ابن اثیر۔ ج ۳۔ ص ۱۰۱)

(تاریخ اسلام ذاکر حسین ج ۳)

اللہ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے حق کو اسکے مقام کی طرف لوٹا دیا۔

اللہ تعالیٰ نے راہ دکھانے والی ایک کتاب نازل فرمائی جس میں نیکی اور بدی کو بیان فرمایا پس نیکی کو قبول کرو اور بدی کو چھوڑ دو۔ فرائض سب سے اہم ہیں انھیں بارگاہ خداوندی میں ادا کرو تاکہ وہ تم کو جنت میں پہونچائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام حرام چیزوں کو صاف صاف بیان کر دیا ہے اور مسلمانوں کی عزت کو سب پر ترجیح دی اور انکے حقوق کو اخلاص اور توحید سے مستحکم کیا۔ پس مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہیں مسلمانوں کی خونریزی بغیر احکام شرع کے جائز نہیں۔ پس امور عامہ و خاصہ میں سبقت لیجاؤ تم میں سے ہر ایک کیلئے موت لازمی ہے لوگ تمہارے آگے گئے اور قیامت تمہارے پیچھے ہے انہوں نے تم سے عجلت کی پس تم سبکدوش ہو جاؤ تاکہ ان سے مل سکو کیونکہ وہ اپنے پچھلوں کے منتظر ہیں اے بندگان خدا خدا کے شہروں میں اور بندوں کے حقوق سے متعلق خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ تم سے ان کی بابتہ بلکہ مکانات اور چوپایوں کی بابتہ بھی باز پرس ہوگی۔ خدا کا حکم مانو اور نافرمانی نہ کرو۔ جب نیک کام دیکھو تو اس کو قبول کر لو اور جب کوئی برائی دیکھو تو اس کو چھوڑ دو اور اس وقت کو یاد کرو جب کہ تم دنیا میں قلیل التعداد اور کمزور تھے۔

خطبہ بعد بیعت

علامہ ابن ابی الحدید اپنی شرح نہج البلاغہ جلد اول صد ۵۲ پر اور شرح ابن میثم میں لکھا ہے کہ بیعت کے بعد حضرت امیر المومنینؑ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

ایھا الناس انکم بایعتمونی علی ما بویع علیہ من کان قبلی وانما الخیار للناس قبل ان یبایعوا فاذا بایعوا فلا خیار لھم وان علی الامام الاستقامۃ وعلی الرعیۃ التسلیم وھذہ بیعۃ عامۃ من رغب عنھا رغب عن دین الاسلام واتبع غیر سبیل اھلہ ولم تکن بیعتی ایای فلتۃ ولیس امری وامرکم واحداً وانی اریدکم للہ وانتم تریدوننی لانفسکم

ایھا الناس اعینونی علی انفسکم ایم اللہ لانصحن للخصم ولانصفن للمظلوم ولاقودن الظالم بخزامتہ حتی اوردہ منھل الحق وان کان کارھاً وقد بلغنی عن سعد وابن مسلمۃ واسامۃ وعبداللہ وحسان بن ثابت امور کرھتھا والحق بینی وبینھم (ناسخ)

اے لوگو! تم نے مجھ سے اسی طرح بیعت کی جیسا کہ مجھ سے قبل والوں کے ساتھ کی تھی بتحقیق کہ بیعت کرنے سے پہلے سب کو اختیار تھا کہ کس کی بیعت کریں اور جب بیعت کرلی پھر کسی کا اختیار باقی نہ رہا اور امام کیلئے استقامت اور رعیت کیلئے تسلیم و رضا باقی رہ گئی۔ یہ بیعت عامہ ہے جس نے اس سے منہ موڑا اس نے دین اسلام سے منہ موڑا اور نااہل کے راستہ کی پیروی کی۔ جان لو کہ تم نے میری بیعت عجلت میں نہیں کی میرا امر اور تمہارا امر ایک نہیں ہے میں تمہیں اللہ کے لئے چاہتا ہوں اور تم مجھے اپنے ذاتی مفاد کیلئے چاہتے ہو۔ اے لوگو! اپنی نفسانی خواہشات کے مقابلہ میں میری اعانت کرو۔ خدا کی قسم میں دشمن کو نصیحت کروں گا اور مظلوم کے ساتھ انصاف کروں گا اور ظالم کی ناک میں نکیل ڈالکر سرچشمۂ حق تک کھینچ کر لیجاؤں گا خواہ یہ اس کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔ مجھے سعد، ابن مسلمہ، اسامہ، عبداللہ اور حسان ابن ثابت سے مکروہ امر کی خبریں پہونچی ہیں (یعنی انہوں نے طریق مخالفت اختیار کی ہے)۔ خدا میرے اور ان کے درمیان نگراں ہے۔

خطبہ روز دوم

حضرت کی بیعت ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ یوم جمعہ ہوئی تھی۔ بیعت کے بعد خطبہ ارشاد فرما کر حضرت دولت سرائے تشریف لے گئے اور دوسرے روز پھر مسجد تشریف لا کر خطبہ ذیل ارشاد فرمایا:۔

اما بعد فانه لمّا قبض رسول الله
استخلف الناس ابا بكر ثم استخلف ابوبكر
عمر نعمل بطريقته ثم جعلها شورىٰ بين
ستةٍ فا قضى الامر منهم الىٰ عثمان نعمل
ما انكرتم و عرفتم ثمّ حُصِرَ وقُتِلَ ثمّ
جئتمونی فطلبتم الیّ وانّما انا رجلٌ منکم
لی مالکم وعلیّ ما علیکم و قد فتح الله الباب
بینکم بین اهل القبلة واقبلت الفتن کقطع
اللیل المظلم ولا یحمل هذ الامر الا اهل الصّبر
والنّصر والعلم بموا قع الامر وانیّ حاملکم
علیٰ نهج نبیّکم ومنفذ فیکم ما امرت بیه
به ان استقبتم لی وبالله المستعان اَلَا اِنَّ
موضعی من رسول الله بعد وفاته کموضعی
منه ایّام حیٰوته فامضوا الیٰ ما تؤمرون
به وقفوا عند ما تنهون عنه ولا تعجلوا
فی امری حتیٰ نبیّنه لکم فاِنّ لنا عن کلّ
امر تنکرونه عذرًا۔ اَلَا واِنّ الله عالم من
فوق سمائه وعرشه انی کنتُ کارهاً للولایة
علیٰ اُمّةِ محمّدٍ حتی اجتمع رایکم علیٰ ذلك
لانّی سمعتُ رسول الله یقول ایّما والٍ ولیّ
الامر من بعدی اُقیم الامر علیٰ حدّ الصّراط
ونشرت الملائکة صحیفته فان کان عادلاً
انجاه الله بعدله وان کان جائراً انتقض به
الصّراط حتیٰ تزائل مفاصله ثم تهوی
الی النار فیکون اوّل ما یتّقی به النّار انفه وحرّ
وجهه ولکنّی لمّا اجتمع رایکم لم یسعنی ترکَکم۔

جب رسول خدا نے رحلت فرمائی لوگوں نے ابوبکر
کو خلیفہ بنایا اس کے بعد ابوبکر نے عمر کو خلیفہ بنایا پھر انہوں
نے بھی اسی طرح عمل کیا اور چھے آدمیوں کے درمیان
شوریٰ منعقد کیا اور انہوں نے امر خلافت عثمان کے تفویض
کیا۔ پھر انہوں نے ایسا عمل کیا کہ تم لوگ ان سے منحرف ہوگئے
اور انہیں سمجھ لیا پھر وہ محصور کر کے قتل کر دیئے گئے اس کے
بعد تم لوگ میرے پاس آئے اور اس کے قبول کرنے کے مستدعی
ہوئے جبکہ میں تم میں سے ایک تن تنہا تھا اور جو میرا فائدہ
تھا وہ تمہارا بھی فائدہ تھا اور میرا نقصان تمہارا نقصان تھا
پس خدا نے تمہارے اور اہل قبلہ کے درمیان دروازہ کھول
دیا۔ فتنے پارہ ہائے شب تاریک کی مانند آرہے ہیں اس امر
کی برداشت سوائے صاحبان صبر و علم و فیروزمندی کے کوئی
نہیں کر سکتا اگر تم میرے ساتھ استوار رہے تو میں تمہیں تمہارے
تمہارے نبی کے راستہ پر لے چلوں گا اور مجھے جو حکم دیا گیا
ہے تم میں جاری کروں گا بیشک اللہ مدد کرنیوالا ہے۔ آگاہ
ہو جاؤ کہ رسول اللہ سے میرا تعلق انکی وفات کے بعد بھی ویسا
ہی ہے جیسا کہ انکی زندگی میں تھا۔ پس میں جو حکم دوں اس
پر عمل کرو اور جس بات سے منع کروں اس سے باز رہو۔ میرے
امر میں عجلت نہ کرو جب تک کہ میں تمہارے لئے واضح طور
پر بیان نہ کر دوں کیوں کہ ہر وہ بات جس سے تمہیں منع کیا جائے
اسکی ایک وجہ ہے آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اس کے آسمانوں
اور عرش کی بلندیوں پر سے جانتا ہے کہ میں امت محمدی
پر اس حکومت کو کراہت سے دیکھتا تھا یہاں تک کہ تم سب نے
اس پر میرے لئے اجماع کیا میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا ہے
کہ میرے بعد ولی الامر کی اولاد سے یا جو بھی صحیح راستہ پر امر
کو قائم کرے گا ملائکہ اس کے صحیفہ کو نشر کریں گے پس اگر

وہ عادل ہوگا اس کے عدل کیوجہ خدا اس کو نجات دیگا۔ اور اگر وہ ظالم ہوگا اور راہ راست سے ہٹ جائے تو حکم دیا جائیگا کہ اسے جہنم میں بھیجدیں پس جو چیز سب سے پہلے آتش جہنم سے مس ہوگی اسکی ناک ہوگی اور اس کا چہرہ جلے گا۔ لیکن جب تم لوگوں کی رائیں اکٹھا ہوگئیں میں نے تمہیں ترک کرنے کی کوشش نہ کی۔

اس کے بعد دائیں اور بائیں جانب ملاحظہ فرماکر خطبہ کو یوں جاری رکھا۔

الا لا یقولنّ رجالٌ منکم غداً قد غمرتهم الدنیا فاتخذوا العقار وفجّروا الانهار ورکبوا الخیول الفارھة واتخذوا الوصائف الرفقة فصار ذلک علیهم عاراً وشناراً اذا مامنعتهم ماکانوا یخوضون فیه واصرتهم الیٰ حقوقهم التی یعلمون فینقمون ذلک ویستنکرون و یقولون حرمنا ابن ابی طالب حقوقنا الا وایّما عربیٌّ ولا عجمیٌّ کان من اهل العطاء اولم یکن اذا کان مسلماً حرّاً قولی هذا واستغفر الله لی ولکم من المهاجرین والانصار من اصحاب رسول الله یریٰ انّ الفضل له علی من سواه بصحبته فانّ له الفضل النیّر له غداً عند الله وثوابه واجره علی الله وایّما رجل استجاب لله وللرسول فصدّق ملتنا ودخل دیننا واستقبل قبلتنا فقد استوجب حقوق الاسلام وحدوده فانتم عباد الله والمال مال الله یقسم بینکم بالسویة لا فضل فیه لاحدٍ علی احدٍ وللمتقین عند الله غداً احسن الجزاء وافضل الثواب لم یجعل الله الدنیا للمتقین اجراً ولا ثواباً وما عند الله

آگاہ ہوجاؤ کہ تم میں سے بعض لوگ جو دنیا کی آلائش میں آلودہ ہوگئے ہیں، جنھوں نے جاگیریں حاصل کیں، نہریں جاری کیں تنومند گھوڑوں پر سواری کرتے ہیں، متعدد غلام و کنیز رکھتے ہیں کل جب میں انھیں ان باتوں سے منع کروں جن میں وہ ڈوبے ہوئے ہیں اور انہیں ان حقوق پر مجبور کروں جنھیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں تو وہ ہرگز نہ کہیں کہ ابو طالب کے فرزند نے ہم کو ہمارے حقوق سے محروم کردیا۔ آگاہ ہوجاؤ کہ کوئی عرب ہو یا عجمی اہل عطا سے ہو یا نہ ہو اگر آزاد مسلمان ہے تو اس کے لئے میرا یہی حکم رہیگا۔

اصحاب رسول سے بھی خواہ مہاجر ہوں یا انصار جو شخص بھی یہ خیال کرے کہ اسکی فضیلت صحبت رسول کیوجہ سے ہے تو خدا سمجھے اور تمہیں معاف کرے۔ بتحقیق کہ خدا کے نزدیک اسکی فضیلت کل روز قیامت ہوگی اور اس کا اجر و ثواب اللہ پر ہوگا جس شخص نے بھی خدا و رسول کو لبیک کہا اس نے اس نے ہماری ملت کی تصدیق کی ہمارے دین میں داخل ہوا اور ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہوا وہ اسلام کے حقوق اور حدود کا مستحق اور سزاوار ہے تم سب بندگان خدا ہو اور مال اللہ کا مال ہے جو تم میں برابر تقسیم ہوگا کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ ہوگی متقین کو کل خدا کے پاس بہترین جزا ملیگی۔

خیر للأبرار، وإذا کان غدٌ فاغدوا علینا فإنّ عندنا مالاً نقسمهُ فیکم ولا یتخلفنّ احدٌ منکم۔

(از قصیدہ علویہ عبد المسیح انطاکی)

خدا نے متیقن کے لئے دنیا میں کوئی اجر یا ثواب قرار نہیں دیا اللہ کے پاس ابرار کے لئے جو کچھ ہے وہ خیر ہی ہے اور جب کل کا روز (روزِ قیامت) ہوگا تو وہ اپنا حصہ ہم سے لیں گے ہمارے پاس وہ مال ہوگا جو ہم نے تم میں تقسیم کیا جس سے تم میں کسی نے بھی اختلاف نہ کیا۔

اس کے بعد منبر سے اتر کر حضرت نے حکم دیا کہ جو مال خاص حضرت عثمان کا تھا ان کے ورثاء کے حوالہ کر دیا جائے اور بیت المال کا مال تمام مہاجرین و انصار میں بلا لحاظ سیاہ و سفید، عرب و عجم اور غلام و آزاد کے مساوی مساوی تقسیم کر دیا جائے جیسا کہ رسول خدا کا عمل تھا۔ اس طرح ہر شخص کو تین تین دینار ملے۔

حضرت کا یہ عمل بعض عناد بد قوم پر بہت ہی گراں گذرا۔ دوسرے روز طلحہ و زبیر جب مسجد میں آئے تو حضرت سے بہت دور بیٹھے اور مروان، سعید، عبداللہ ابن زبیر اور قریش کا ایک گروہ ان ہی کے پہلو میں جاگزیں ہوا۔ کچھ مشورہ کے بعد عبداللہ ابن عمر نے حضرت کے قریب آکر کہا کہ لوگوں نے آپ کی بیعت جو کی رضا و رغبت سے نہ تھی لہذا آپ اس امر کو شوریٰ پر چھوڑ دیں تاکہ وہ جس کو چاہیں خلیفہ منتخب کر لیں۔

حضرت نے جواب دیا کہ وائے ہو تجھ پر کیا تو نے لوگوں کے جوش اور کوشش نہیں دیکھی تھی کہ وہ کس طرح مجھے مجبور کر رہے تھے کہ خلافت قبول کر لوں! ایسی بات کرنے کا یہ کونسا محل ہے۔

اس کے بعد ولید بن عقبہ، سعید بن عاص اور مروان نے بھی یکے بعد دیگرے حضرت کو پرانے واقعات یاد دلائے کہ آپ نے ہمارے فلاں فلاں بزرگوں کو جنگوں میں قتل کیا تھا۔ مروان نے کہا کہ ہم اولاد بنی مناف ہونے کی وجہ سے آپ کے بھائی ہیں اسی لئے ہم نے آپ کی بیعت بھی کی اس لئے ہم چاہتے کہ آپ بھی بخشش و عطا کا سلسلہ ہمارے ساتھ اسی طرح جاری رکھیں جیسا کہ حضرت عثمان کا طریقہ تھا اور ان کے قاتلوں کو زندہ نہ چھوڑیں۔ اگر ہمارے فتنہ کا آپ کو خوف ہے تو ہم کو چھوڑ دیں تاکہ ہم شام چلے جائیں اور آپ مسلمانوں کے اس مال سے بھی دست بردار ہو جائیے جو ہمارے ذمہ ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ تم اس خون کے دعویدار ہو رہے ہو جو دین کی تقویت میں جہاد میں بہائے گئے تھے۔

کچھ گفتگو کے بعد حضرت نے منبر پر تشریف لیجا کر یہ خطبہ انشا فرمایا۔

خُطبہ

چونکہ یہ خطبہ نہج البلاغہ میں مرقوم ہے تسلسل کی خاطر صرف اس کے ترجمہ کا اقتباس یہاں دیا گیا ہے

"اخوتاہ انی لست اوجھل ما تعلمون ....

اے بھائیو جو کچھ تم جانتے ہو میں اس سے ناواقف نہیں ہوں مجھے انتقام کی قوت کس طرح حاصل ہو جب کہ ہم ان پر تسلط نہیں رکھتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ تمہارے بادیہ نشین اعراب ملتفت ہو گئے ہیں یہ لوگ تمہارے ہی درمیان ہیں اس گروہ کی مدد کے لئے بہت سی کمک تیار ہے اس امر میں لوگ مختلف الخیال ہیں ایک گروہ تو تمہارا ہم خیال ہے دوسرا تمہارا مخالف اور تیسرا وہ جو اس کو اچھا سمجھتا ہے اور نہ برا۔ تم لوگ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچو اور میری طرف سے مطمئن ہو جاؤ اور کبھی ایسا کام نہ کرو جس سے قوت متزلزل ہو جائے میں اس امر خلافت سے اس طرح تمسک کروں گا جس سے یہ محکم و استوار ہو جائے اور جب کوئی چارۂ کار نظر نہ آئے تو بالآخر درد کی دوا داغ ہی ہے۔[لہ]

خطبہ روز سوم

حضرت امیر المومنینؑ نے تیسرے روز پھر منبر پر تشریف لیجا کر بعد حمد خدا و رسول ارشاد فرمایا:۔

ان اللہ لما قبض نبیّہ استاثرت علینا قریش بالامر و دفعنا عن حقّ نحن احقّ بہ من النّاس کافّۃً فرایت انّ الصبر علی ذٰلک افضل من تفریق کلمۃ المسلمین و سفک دمائھم والناس حدیثو عھدٍ بالاسلام والدین یمخض مخض الوطب یفسدہ ادنی وھن و یعکسہ اقلّ خلق قومٌ لم یبالوا فی امرھما اجتھاداً ثمّ انتقلوا الی دار الجزاء واللہ ولیّ تمحیص سیّاٰتھم والعفو عن ھفواتھم فما بال طلحۃ و زبیر ولیسا من ھذا الامر بسبیل لم یصبرا علیّ حولاً ولا شھراً حتیٰ وثبا و مرقا و نازعانی امراً لم یجعل اللہ لھما الیہ سبیلا بعد ان بایعا طائعین غیر مکرھین یرتضعان امّاً قد فطمت و یحییان بدعۃً قد امیتت آدم

جب خدا نے اپنی نبی کی روح قبض کر لی جماعت قریش نے میرے حق پر قبضہ کر لیا اور ہمیں ہمارے حق سے محروم کر دیا حالانکہ دنیا میں ہم سے بڑھ کر اور کوئی اس کے لئے سزاوار نہ تھا پس میں نے دیکھا کہ مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے اور ان کا خون بہانے سے صبر کرنا بہتر ہے لوگ عہد اسلام کو نئے نئے طرز میں پیش کریں گے دین مشک میں ہلایا ہوا دودھ بن جائیگا اور وہ اس کو فاسد کر دینگے خلق خدا سے بہت کم لوگ ہونگے جو حقیقی دین اسلام سے منحرف نہ ہونگے پھر وہ دار جزا کی طرف منتقل ہونگے اور خدا ان کے گناہوں کو معاف کردیگا اور انکی لغزشوں کو بخش دیگا یہ طلحہ اور زبیر کو کیا ہو گیا ہے انہیں اس امر سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے میرے ساتھ ایک سال یا ایک ماہ بھی صبر نہ کیا وہ اس طرح نکل گئے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور مجھ سے اس امر کے متعلق نزاع کی جو خدا نے ان کیلئے قرار ہی نہیں دیا ہے جبکہ انہوں نے ناپسندیدگی کے

نوٹ:۔ [لہ] عرب میں یہ ایک مشہور مثل ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ درد کا علاج قتل و قتال کے داغ سے کیا جائے گا۔

عثمان نزعماً واللہ ما البتعۃ الا عندھم وفیھم وانّ اعظم حجتھم لعلی انفسھم وانا راضی بحجۃ اللہ علیھم وعلمہ فیھم فان فآء اوانا بالمحظھما اخرنا وانفسھما غنما واعظم بھا غنیمۃ وان ابیا اعطیتھما حدّ السیف و کفی بہ ناصر الحق وشافیاً الباطل۔

(ناسخ ۔ ج ۳)

بغیر نہایت خوشی سے میری بیعت کی تھی ۔ جیسا کہ ایک بچہ مدت رضاعت کے بعد بھی اپنی ماں کیطرف لپکتا ہے جب اسکا دودھ چھڑا دیا گیا ہو اور بدعت اختیار کر لی جبکہ ان کے گمان میں عثمان کا تنازعہ ختم ہو چکا تھا۔ خدا کی قسم میں ان کے خلاف کسی معاملہ میں شریک نہ تھا۔ یہ معاملہ انہی سے متعلق تھا جس کے لئے ان کے نفوس زبردست حجت ہیں اور میں خوش ہوں کہ حجت خدا اور اس کا علم ان پر قایم ہے پس اگر وہ پلٹ جائیں یا انکار کریں تو یہ انکی بدنصیبی ہے وہ اپنے کو اس الزام سے بچا لے جانے کو ہی غنیمت سمجھ رہے ہیں اور اس کو زبردست غنیمت قرار دیتے ہیں اور یہ کہ وہ تلوار کی دھار سے انکار کرتے ہیں جس کا مزہ میں نے انھیں چکھایا ہے جو حق کی نصرت کے لئے کافی ہے اور باطل کو ختم کرنے کیلئے تشفی بخش ہے۔

خُطبہ روزِ چہارم

بیعت کے چوتھے روز عمار یاسر، ابو ایوب، سہل بن حنیف اور چند اصحاب نے امیر المومنینؑ کیخدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ طلحہ، زبیر اور بنی امیہ نے آپ کے عدل سے ناراض ہو کر شکست بیعت کی ہے اور ان کے ساتھ ان کی حسب خواہش مخصوص برتاؤ نہ کرنے پر آپ کو خلافت سے علیٰحدہ کرنے کا مشورہ کیا ہے اور چاہتے ہیں کہ مدینہ سے باہر جا کر خون عثمان کی تہمت آپ پر لگا کر آپ سے اس کا انتقام لیں۔

حضرت یہ سن کر مسجد تشریف لے گئے اور یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔

اما بعد فانّا نحمد اللہ ربّنا والھنا ولیّ النعم علینا الذی اصبحت نعمہ علینا ظاھرۃ و باطنۃ امتنانا منہ بغیر حول منّا ولا قوّۃ لیبلونا انشکر ام نکفر فمن شکر زادہ ومن کفر عذبہ وافضل الناس عند اللہ منزلۃ واقربھم من اللہ وسیلۃ اطوعھم لامرہ و

ہم اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں جو ہمارا رب اور اللہ ہے اور ہمیں نعمتیں عطا کرنے والا ہے اور وہ ہستی ہے کہ جس نے ظاہری اور باطنی طور پر نعمتیں نازل کیں اور ہماری جانب سے بازگشت اور قوت کے بغیر اس نے احسان کیا خواہ ہم اس کا شکر ادا کریں یا کفر کریں پس جس نے شکر

اعملهم بطاعته واتبعهم لسنة رسوله واحياهم
لكتابه لنبيس لأحد عندنا فضل الا بطاعة الله
وطاعة رسوله هذا كتاب الله بين اظهرنا
وعهد رسول الله وسيرته فينا لا يجهل ذلك
الا جاهل عاند عن الحق منكر قال الله تعالى "يا
ايها الناس انا خلقناكم من ذكر وانثى وجعلنا
كم شعوباً وقبائل لتعارفوا ان اكرمكم عند الله
اتقيكم" ثم صاح باعلا صوته

اطيعوا الله واطيعوا الرسول فان تولوا فان
الله لا يحب الكافرين" (پ ۳)

ثم قال "يا معشر المهاجرين والانصار اتمنون
على الله ورسوله باسلامكم بل الله يمن عليكم
ان هداكم للايمان ان كنتم صادقين"

ثم قال "انا ابو الحسن القرم" وكان يقولها اذا
غضب"

ثم قال " الا ان هذه الدنيا التي اصبحتم
تمنونها وترغبون فيها واصبحت تغضبكم
وترضيكم ليست بداركم ومنزلكم الذي
خلقتم له فلا تغرنكم فقد حذرتموها واستتموا
نعم الله عليكم بالصبر لانفسكم على طاعة الله
والذل لحكمه جل ثناؤه فاما هذا الفيء
فليس لاحد على احد فيه اثرة فقد فرغ
الله من قسمته فهو مال الله وانتم عباد الله
المسلمون وهذا كتاب الله به اقررنا وله اسلمنا
وعهد نبينا بين اظهرنا فمن لم يرض به فليتول
كيف شاء فان العامل لطاعة الله والحاكم بحكم الله

ادا کیا اسکو نعمتوں میں زیادتی کی اور جس نے کفران نعمت
کیا اس کو معذب کیا۔ پس خدا کے نزدیک منزلت میں سب سے
افضل اور وسیلہ میں سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو
اس کے امر میں سب سے زیادہ اطاعت کرنیوالا ہے اس کی
اطاعت میں اچھے اعمال بجا لانے والا، اس کے رسول
کی سنت کی متابعت کرنیوالا اور اسکی کتاب کو حیات
بخشنے والا ہے" ہم میں سے کسی شخص کیلئے فضیلت نہیں
ہے مگر طاعت خدا اور طاعت رسول کے ساتھ یہ کتاب خدا
ہے جس کو میں ظاہر کر رہا ہوں اور رسول اللہ کا عہد اور انکی
سیرت ہم میں ہے اس سے کوئی تجاہل نہ کرے گا مگر منکر حق
اور عناد رکھنے والا خدا ارشاد فرماتا ہے کہ "اے لوگو ہم نے
تم کو نر و مادہ سے پیدا کیا اور تمہارے لئے قبائل وطوائف
قرار دیئے تا کہ تم لوگ معلوم کر سکو کہ خدا کے نزدیک وہ شخص
گرامی تر ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے"

پھر بلند آواز سے فرمایا "اطاعت کرو خدا کی اور اطاعت کرو
رسول کی پھر یہ لوگ سرتابی کریں (تو سمجھ لیں) کہ خدا کافروں
کو دوست نہیں رکھتا۔

پھر فرمایا "اے مہاجرین و انصار اگر تم سچے ہو تو بتاؤ آیا تم
اپنے اسلام لانے سے خدا اور رسول پر احسان جتاتے ہو یا تم پر
خدا کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کیطرف تمہاری ہدایت کی"

پھر فرمایا "میں ابو الحسن قرم ہوں"، ہنگام غضب یہ جملہ
فرمایا کرتے تھے۔

پھر فرمایا "آگاہ ہو جاؤ کہ یہی دنیا ہے جسمیں تم نے وعدہ وفا
کرتے ہوئے اور اسکی رغبت رکھتے ہوئے صبح کی پس اللہ
نے اس کے حصہ کی تقسیم سے فارغ ہو گیا پس وہ اللہ کا مال
ہے اور تم لوگ مسلمان اور اللہ کے بندے ہو اور یہ کتاب خدا ہے

لا وحشۃ علیہ"

جس کے ساتھ ہم نے اقرار کیا اور اس کو تسلیم کیا اور ہمارے نبی سے عہد کیا اور ہم نے دوستی کا اظہار کیا اور جو اس سے رضامند نہ ہوا روگردانی کی پس تحقیق کہ خدا کی اطاعت کرنے والے اور حکم خدا پر عمل کرنے والے کیلئے کوئی وحشت و پریشانی نہیں ہے۔

اس کے بعد حضرت نے طلحہ و زبیر کو قریب بلا کر پوچھا خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ تم دونوں نے میری طاعت اور طلب بیعت کے لئے خلافت کی دعوت دی تھی یا نہیں حالانکہ مجھے اس سے سخت کراہت تھی۔ دونوں نے جواب دیا کہ آپ سچ فرماتے ہیں۔ فرمایا پھر تمہارے انحراف بیعت کی یہ کیا خبریں ہیں جو میں سن رہا ہوں" دونوں نے جواب دیا کہ ہم نے آپ کی بیعت اس لئے کی تھی کہ آپ کوئی کام بغیر ہمارے مشورہ کے نہ کریں اور ہماری مرضی کے خلاف کوئی حکم جاری نہ کریں مگر آپ نے ہم کو بالکل نظر انداز کر دیا حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ ہم کو دوسروں پر فضیلت حاصل ہے تقسیم اموال میں بھی آپنے ہم کو سب کے برابر سمجھا۔

حضرت نے جواب دیا "تم نے خدا سے روگردانی کی خدا ہی تمہیں معاف کرے" اس کے بعد فرمایا کہ:۔

"کس چیز میں تمہارا حق ہے جو میں نے ادا نہیں کیا اور خود اپنے لئے رکھ لیا خدا کی قسم نہ مجھے خلافت کی رغبت تھی اور نہ اس ولایت کی حاجت تم ہی لوگوں نے مجھے اسکی دعوت دی جب خلافت میرے قبضہ میں آئی تو میں نے کتاب خدا کی پیروی کی اور رسول اللہ کا طریقہ اختیار کیا لہذا میں اس امر میں کسی کی رائے کا محتاج نہیں ہوں۔ اگر کوئی بات ایسی ہوتی جس کو میں نہ جانتا ہوتا اور مشورہ کی ضرورت ہوتی تو تم سے اور دوسروں سے مشورہ کرتا۔ مال غنیمت کی مساوی تقسیم جو میں نے کی یہ بھی حکم خدا و رسول کی متابعت میں تھی۔ اب تمہیں اور تمہارے اغیار کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ مجھے اس معاملہ میں معتوب کریں۔

ثم قال ,, لا استاثر علیکما ولا علی عبدٍ حبشیٍ مجدعٍ بدرھمٍ فما دونہ لا انا ولا ولدای ھذان فان ابیتم الا لفظ الشرکۃ فانتما عونان لی عند العجز والفاقۃ لا عند القوۃ والاستقامۃ"

(ناسخ ج ۳)

پھر فرمایا کہ میں اپنے کو اور اپنے ان دونوں فرزندوں کو تم پر یا کسی حبشی غلام پر جسکی ناک کٹی ہوئی ہو ترجیح نہیں دونگا خواہ یہ ایک درہم یا اس سے کم کے لئے ہی کیوں نہ ہو پس اگر تم لفظ شرکت کے علاوہ میرے کہنے پر عمل کرنے کا قصد رکھتے ہو تو تم عجز و فاقہ کی حالت میں میرے مددگار کہلاؤ گے نہ کہ قوت و استقامت کے دوران۔

اس کے بعد دونوں یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ جو کچھ ہمارے اختیار میں تھا ہم نے علی کے حوالہ کر دیا یہ ہم سے بڑی غلطی ہوئی جب امیرالمومنین کو اطلاع ملی کہ طلحہ و زبیر نے بیعت شکنی کر کے خون عثمان کے انتقام کا نعرہ بلند کر کے عوام کو آپ کے خلاف صف بستہ کرنا شروع کیا ہے تو آپنے فرمایا کہ "خدا کی قسم انہوں نے مجھ پر سچا الزام نہیں لگایا وہ مجھ سے اس خون

کا عوض چاہتے ہیں جسے خود انہوں نے بہایا جس کا مطالبہ صرف انہیں سے ہونا چاہیئے۔ میں نے اپنے کو کبھی اس میں ملوث نہیں نہیں کیا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اب حقیقت حال واضح طور پر سامنے آچکی ہے اور باطل اپنی بنیادوں سے ہل چکا ہے خدا کی قسم میں ان کے لئے ایک ایسا حوض چھلکاؤں گا جس کا پانی نکالنے والا میں ہی ہوں گا جس سے سیراب ہو کر پلٹنا ان کے لئے امکان میں نہ ہو گا اس کے بعد وہ کوئی گڑھا کھود کر بھی پانی نہ پی سکیں گے۔ (نہج البلاغہ)

ونیز فرمایا :۔

ابعدهما الله واغرب دارهما اما والله لقد علمت انهما سيقتلان انفسهما اخبث مقتل ويأتيان من ورد اعليه باشأم يوم والله ما العمرة يريدان ولقد اتياني بوجهي فاجرين ورجعا بوجهي غادرين فاكثين والله لا يلقيانني بعد اليوم الا في كتيبة خشناء يقتلان فيها انفسهما فبعدا لهما وسحقا۔

خدا ان دونوں کو دور ہی کرے اور انکی قرارگاہ کو دور رکھے خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ یہ دونوں ایک زشت ترین قتل میں قتل کئے جائیں گے اور جس کے پاس جائیں گے اسے مبتلائے غم کریں گے خدا کی قسم ان کا ارادہ عمرہ بجالانے کا نہیں ہے انہوں نے مجھ سے ملاقات کی اور بیوفاؤں اور بیعت شکنوں کی طرح پلٹ گئے خدا کی قسم آج کے بعد وہ مجھ سے ملاقات نہ کریں گے مگر لشکر جرار کے ساتھ جس میں یہ قتل کئے جائیں گے۔ اور بربادی نصیب ہو گی۔ (قصیدہ علویہ)

اس کے بعد حضرت نے فرمایا :۔

اما ما ذكرتم من وتجرى اياكم فالحق وتركم واقاوضعي عنكم ما اصبتم فليس لي ان اضع حق الله عنكم وعن غيركم واما قتلي قتلة عثمان فلولزمني قتلهم اليوم لقتلتهم امس ولكن لكم علي ان خفتموني ان اومنكم وان خفتكم ان اسيركم۔

تم جس خون کے دعویدار ہو رہے ہو وہ راہ حق میں بہایا گیا تھا تقویت شریعت اور ترویج دین میں جہاد تھا اور چاہتے ہو کہ تمہارے ذمہ جو حقوق خدا ہیں چھوڑ دوں یہ ممکن نہیں کیونکہ یہ مجھ پر واجب ہے کہ تم سے اور دوسروں سے بھی طلب کروں اور یہ جو کہا کہ قاتلین عثمان کو قتل کروں اگر یہ مجھ پر واجب ہے تو کل کی عوض انہیں آج ہی قتل کر دیا ہوتا۔ اگر تم مجھ سے ترسناک ہو تو مجھے چاہیئے کہ تمہیں امن دوں اور بے خوف کر دوں اور اگر تم سے مجھ کو کوئی خوف ہو تو جلا وطن کر دیے جاؤ گے۔

خُطبَہ

طلحہ و زبیر نے مدینہ سے باہر نکل جانے کے بعد معاویہ کے حسب مشورہ محمد ابن طلحہ سے حضرت امیر المومنینؑ کے پاس کہلا بھیجا کہ تمام عرب اور مہاجرین و انصار سے آپ کی بیعت کرانے کے بعد آپنے ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا حضرت نے پوچھا کہ آخر وہ چاہتے کیا ہیں، محمد نے جواب دیا کہ زبیر کوفہ کی حکومت چاہتا ہے اور طلحہ بصرہ کی۔ حضرت نے یہ سُن کر ایک خطبہ انشا فرمایا :-

لاھا اللہ اذن یحلم الادیم ویستشری الفساد و تنتقض علی البلاد من اقطارھا واللہ انی لاآمنھا وھما عندی بالمدینۃ فکیف آمنھما وقد ولیتھما العراقین۔ اذھب الیھما فقل ایھا الشیخان احذرا من اللہ ونبیہ علی امتہ ولا تبغیا المسلمین غائلۃ وکیداً وقد سمعتما قول اللہ تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لایریدون علواً فی الارض ولا فساداً والعاقبۃ للمتقین۔

جب وہ روئے زمین برباد کریں گے اور فساد پھیلائیں گے اور شہروں کے اطراف سے نقض امن شروع کریں گے خدا کی قسم میں ان کے شر سے ایمن نہ رہوں گا جبکہ وہ مدینہ ہی میں ہوں گے اور جب میں انھیں عراق کے حاکم بنا دوں تو کس طرح پر امن رہ سکوں گا۔ (محمد سے فرمایا) جاؤ اور ان سے کہدو کہ اے معمر آدمیو! خدا اور رسول سے خوف کرو اور ان کی امت میں امن و امان باقی رکھو اور مسلمانوں میں شر و مکر نہ پھیلاؤ تم نے قول خدا سنا ہے کہ دار آخرت ان لوگوں کے لئے قرار دی گئی ہے جنھوں نے زمین پر نہ کبھی فساد کیا اور نہ تکبر۔ عاقبت صرف متقیوں کے لئے ہے

خُطبَہ

حضرت نے جب دیکھا کہ دونوں نکث بیعت کر رہے ہیں فرمایا :

واللہ لا اکون کالضبع تنام علی طول اللدم حتی یصل الیھا طالبھا ویختلھا راصدھا ولکنی اضرب بالمقبل الی الحق المدبر عنہ وبالسامع المطیع العاصی المریب ابداً حتی یاتی علی یومی فواللہ ما زلت مدفوعاً عن حقی مستاثراً علی منذ قبض اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی یوم الناس ھذا۔

خدا کی قسم میں اس بجو کیطرح نہیں ہوں جسکو شکاری آہستہ آہستہ پتھر کی آواز سے سلا دیتا ہے پھر آہستہ آہستہ گھات سے اس کے قریب جاکر اس کو پکڑ لیتا ہے بلکہ میں حق کی نصرت کرنیوالوں کے ساتھ اعراض کرتا ہوں اور جو لوگ حق سے پلٹ گئے ہیں کیفر کردار کو پہنچاتا ہوں خدا کی قسم جب سے رسول خدا اس دنیا سے تشریف لیگئے ہیں آج کے روز تک میں بغیر کسی مددگار کے رہا ہوں اور اپنے حق سے باز رکھا گیا ہوں۔

کلام

جب حضرت کو اطلاع ملی کہ زبیر کہتے ہیں کہ ہم نے مالک اشتر کی تلوار کے خوف سے بیعت کی حضرت نے فرمایا کہ۔

یزعم انّه قد بایع بیده ولم یبایع بقلبه فقد اقرّ بالبیعة وادّعی الولیجة فلیأت علیها بامر یعرف والّا فلیدخل فیما خرج عنه۔

وہ اقرار کرتا ہے کہ اس نے صرف ہاتھ سے بیعت کی اور دل سے بیعت نہ کی لیس اس کو چاہیئے کہ اس سے خلاصی کیلئے ایک روشن حجت لائے ورنہ جس بات سے وہ خارج ہونا چاہتا ہے اسی میں ماخوذ رہے گا۔

لقد قتلتهم کافرین ولا قتلتهم مفتونین ومالنا الی عائشة ذنب الا انا دخلناها فی خیرنا واللّٰه۔

خطبہ (روز اوّل)

طلحہ وزبیر اور حضرت عائشہ رض کے بصرہ روانہ ہونے پر

جب حضرت امیر المومنینؑ کو اطلاع ملی کہ طلحہ وزبیر حضرت عائشہ رض کو ساتھ لے کر بارادۂ خروج بصرہ روانہ ہو چکے ہیں آپنے مسجد تشریف لاکر خطبہ ذیل ارشاد فرمایا۔

ایها الناس انّ عائشة الی البصرة ومعها طلحة والزبیر وکل منهما یری الامر له دون صاحبه امّا طلحة فابن عمها وامّا الزبیر فختنها واللّٰه لو ظفروا بما ارادوا ولن ینالوا ذلك ابدا لیضربن احدهما عنق صاحبه بعد تنازع منهما شدید واللّٰه انّ راکبة الجمل الاحمر ما تقطع عقبة ولا تحل عقدة الا فی معصیة اللّٰه وسخطه حتی تورد نفسها ومن معها موارد الهلکة ای واللّٰه لیقتلن ثلثهم ولیهربن ثلثهم ولیتوبن ثلثهم وانها التی تنبحها کلاب الحوئب وانهما

اے لوگو۔ عائشہ بصرہ کی طرف روانہ ہو چکی ہیں اور ان کے ہمراہ طلحہ وزبیر اور وہ تمام لوگ ہیں جن میں سے ہر ایک اپنے لئے حکومت چاہتا ہے لیکن طلحہ عائشہ کا عم زادہ ہے اور زبیر ان کا بہنوئی ہے خدا کی قسم ان میں سے کوئی ایک بھی اگر کامیاب ہو جائے تو وہ کبھی اس چیز کو نہ پائیگا جس کا اس نے ارادہ کیا ہے اور ایک شدید تنازع کے بعد ایک اپنے دوسرے ساتھی کی گردن مار دے گا۔ خدا کی قسم وہ سرخ اونٹ پر سوار ہونے والی نہ ہی کسی مشکل کو آسان کرے گی اور نہ کسی عقدہ کو کھولے گی مگر غضب اور معصیت خدا میں اپنے کو مبتلا کرے گی یہاں تک کہ اپنے کو اور جو بھی اس کے ہمراہ ہوں ہلاکت میں ڈالے گی۔ خدا کی قسم اس فوج

لیعلمان انهما مخطئان ورب عالم قتله جهله ومعه علمه ولا ینفعه حسبنا الله ونعم الوکیل وقد قامت الفتنه فیها الفئة الباغیة این المحتبون این المومنون مالی ولقریش اما والله لایقرن الباطل حتی یظهر الحق من خاصرته نقل لقریش فلتضج ضجیجها۔

ہیں سے جو مجھ سے جنگ کرنے آئی ہے ایک ثلث قتل ہو جائیگی ایک ثلث راہ راست پر آ جائیگی۔ یہ وہی عورت ہے جس پر حوائب کے کتے بھونکیں گے اور یہ دونوں وہ اشخاص ہیں جو جانتے ہوئے راہ خطا پر چلیں گے۔ اکثر ہوا ہے کہ جاننے والے کیلئے اس کا جہل مورث ہلاکت واقع ہوا اس اس کے ساتھ علم تھا مگر اس کو کوئی فائدہ نہ پہونچایا۔ خدا ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہترین وکیل ہے۔ یقیناً فتنہ برپا ہو گیا جس گروہ باغی بھی ہے۔ کہاں ہیں حساب کرنیوالے اور کہاں ہیں ایمان والے۔

قریش کو مجھ سے کیا بیزاری و مخالفت ہے۔ خدا کی قسم میں نے انہیں اس حالت میں بھی قتل کیا جب کہ وہ کافر تھے اور اس حالت میں بھی قتل کروں گا جبکہ وہ فتنوں میں پڑ گئے ہیں۔ عائشہ کے بارے میں ہم سے تو کوئی خطا نہ ہوئی مگر یہی کہ ہم نے ان سے نیکی اور اچھائی کی خدا کی قسم میں یقیناً باطل کا پیٹ پھاڑ کر رہوں گا یہاں تک کہ حق اس کی کوکھ سے ظاہر ہو جائے۔ قریش سے کہہ دو کہ وہ جزع فزع ہی میں مبتلا رہیں۔ (کتاب جمل ابو مخنف)

خطبۂ روز دوم

دوسرے روز حضرت امیر المومنینؑ مسجد میں بعد حمد و ثنائے خدائے تعالیٰ یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔

فانه لما قبض الله نبیه قلنا نحن اهله وورثته وعترته واولیائه دون الناس لاینازعنا سلطانه احد ولا یطمع فی حقنا طامعٌ اذا انبری لنا قومنا فغصبونا سلطان نبینا فصارت الامرة لغیرنا وصرنا سوقة یطمع فینا الضعیف

پس جب خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی کی روح قبض کی ہم نے سمجھا تھا کہ ہم اس کے اہل بیت اس کے وارث اسکی عترت اور اس کے اولیا ہیں۔ کوئی شخص رسول خدا کی سلطنت میں نہ ہی ہم سے جھگڑا کرے گا اور نہ کوئی طامع ہمارے حق میں طمع کرے گا لیکن ہماری قوم نے ہم سے

واستأثر علینا الاذلین فبکت الاعین منا لذالک وخشنت الصدور وجزعت النفوس وایم اللہ لولا مخافۃ الفرقۃ بین المسلمین وان یعود الکفر ویبور الدین لکنا علی غیر ما کنا لھم علیہ فولی الامر ولاۃ لم یألوا الناس خیراً ثم استخرجتمونی۔ ایھا الناس من بیتی فبایعتمونی علی شنآن منی لامرکم وفراسۃ تصدقنی نھضا الی البصرۃ بعائشۃ لیفرقا جماعتکم و یلقیا بأسکم بینکم اللھم فخذھا بما عملا اخذۃ رابیۃ ولا تنعش لھما صرعۃ ولا تقلھما عثرۃ ولا تمھلھما فواقاً فانھما یطلبان حقاً ترکاہ ودماً سفکاہ اللھم انی اقتضیک وعدک فانک قلت وقولک الحق لمن بغی علیہ لینصرنہ اللہ اللھم فانجزلی موعدی ولا تکلنی الی نفسی انک علی کل شیء قدیر۔

برائت اختیار کی اور ہمارے نبی کی سلطنت کو ہم سے غصب کرلیا۔ اور امارت کو ہمارے نبی سے غیروں تک پہنچا دیا اور ہمیں ٹال دیا۔ ہمارے ضعیفوں سے بداخلاقی کی اور ذلیلوں کو ہمارے مقابلہ میں معزز کیا اسکی وجہ ہماری آنکھیں روئیں اور ہم کو سخت غضبناک کیا اور ہر شخص نے اس پر اظہار رنج و غم کیا

خدا کی قسم اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ مسلمان پراگندہ ہوجائینگے اور کفر کیطرف عود کرنے لگیں گے اور دین سے بیزار ہو جائیں گے اپنی سلطنت کو ہاتھ سے جانے نہ دیتا جوان کیلئے نہ تھی پس انہوں نے امر کو اپنے دوستوں کی طرف پھیر لیا جس سے لوگ خیر حاصل کرنے سے محروم ہو گئے۔ پھر مجھے مکان سے باہر لیگئے۔ اے لوگو۔ پس انہوں نے میری منزلت کیوجہ میرے ساتھ بیعت کی پھر روگردانی کی اور عائشہ کو بصرہ لیگئے اور تمہاری جماعت میں تفرقہ ڈالدیا۔ اور تمہارے درمیان سے امن کو اٹھالیا۔ خداوندا انہیں ان کے اعمال کی پاداش میں ماخوذ کرلے اور ان کو ان کے کردار میں گرفتار کرلے اور کسی حال میں بھی انہیں ہلاکت سے نہ بچا انکی لغزش کو کم قرار نہ دے اور انہیں مطلق مہلت نہ دے کیوں کہ انہوں نے اس حق کو طلب کیا ہے جس سے خود انہوں نے ہاتھ اٹھالیا تھا اور اب اس خون کو طلب کرتے ہیں جس کو خود انہوں نے بہایا ہے۔ خداوندا جو کچھ تونے وعدہ فرمایا ہے میری نصرت فرما پس جو کچھ کہ تونے فرمایا ہے تیرا قول صحیح ہے جس نے اس سے نافرمانی کی اللہ اسکی نصرت نہیں کرتا۔ خداوندا مجھ سے کئے ہوئے وعدہ کو پورا کر اور میرے نفس ہی کے سپرد نہ کردے۔ بیشک تو ہر شے پر قدرت تامہ رکھتا ہے۔

(ناسخ)

خطبہ بمقام ربذہ

جب حضرت امیر المومنینؑ کو اطلاع ملی کہ طلحہ وزبیر نے بصرہ پہونچکر ہنگامہ آرائی شروع کردی ہے مقام ربذہ تشریف لیجاکر فوج کی فراہمی کا انتظام شروع فرمایا اور حالات سے عوام کو مطلع کرنے ارشاد فرمایا :

انه اتانی خبر متقطع ونباء جلیل ان طلحة والزبیر وردا البصرة فوثبا علی عاملی فضرباه ضربا مبرحا وترک لا یدری احی هو ام میت فقتل العبد الصالح حکیم بن جبلة فی عدة من رجال المسلمین الصالحین لقوا الله موفین ببیعتهم ماضین علی حقهم وقتلا السبابجة خزان بیت المال الذی للمسلمین قتلوهم صبرا وقتلوا غدرا۔

ثم قال : اللهم اجز طلحة والزبیر جزاء الظالم والفاجر والخفور الغادر

اور طلحہ کیلئے فرمایا : فخرجوا یجرون حرمة رسول الله کما یجر الامة عند شرائها متوجهین بها الی البصرة لنسائهما فی بیوتهما وابرزا حبیس رسول الله لهما ولغیرهما فی جیش ما منهم رجل الا وقد اعطانی الطاعة وسمح بالبیعة طائعا غیر مکره فقدموا علی عاملی بها وخزان بیت مال المسلمین وغیرهم من اهلها فقتلوا طائفة صبرا وطائفة غدرا فوالله ان لو لم یصیبوا من المسلمین الا رجلا واحدا معتمدین لقتله بلا جرم جره لحل لی قتل ذلک الجیش کله اذا حضروه فلم ینکروا ولم یدفعوا بلسان ولا بید دع ما انهم قد قتلوا من المسلمین

مجھے ایک جلیل خبر ملی ہے کہ طلحہ وزبیر بصرہ پہونچکر میرے عامل پر ٹوٹ پڑے اور تکلیف دہ ضربیں لگائیں اور اس طرح چھوڑا کر کوئی نہیں جانتا کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا اور مسلمانوں کے ایک گروہ صالحین کے ساتھ صالح حکیم بن جبلۃ کو قتل کردیا جنہوں نے عہد بیعت کو وفا کرتے ہوئے اللہ سے ملاقات کی اور انہوں نے بیت المال کے خزانہ داروں کو جو مسلمان تھے بعض کو کسی حیلہ سے اور بعض کو دھوکے سے قتل کیا اور ایک گروہ کو ان کے ہاتھ گردنوں میں باندھ کر قتل کیا۔

پھر فرمایا خداوندا طلحہ وزبیر کو فاجر وظالم اور عہد شکنوں کی سزا دے۔

یہ دونوں حرمت رسول کو اس طرح بصرہ لیگئے جیسے کسی کنیز کو بیع کرنے لیجاتے ہیں اپنی عورتوں کو اپنے مکانات میں پس پردہ چھوڑ آئے اور پردگی رسول خدا کو اپنی اور غیروں کی اغراض پورا کرنے ایک لشکر کے ساتھ لے گئے جن میں سے بعض نے میرے ساتھ بیعت بھی کی تھی پس انہوں نے پیمان شکنی کی اور میرے عامل پر حملہ کیا۔ مسلمانوں کے بیت المال کے نگہبانوں اور چند مسلمانوں کو قتل کر ڈالا اور ایک گروہ کو بند کر دیا اور ایک دوسرے گروہ کو دھوکہ سے قتل کر دیا خدا کی قسم اگر مسلمانوں میں سے ایک فرد واحد کو بھی ان لوگوں نے بلاقصور قتل کیا ہے تو ایسے گروہ کا خون مجھ پر حلال ہے جب انہیں حاضر کیا گیا تو انہوں نے نہ انکار کیا اور زبان سے مدافعت کی وہ زرہ بھی پہنے ہوئے نہ تھے۔ مسلمانوں کو اس طرح قتل کیا

مثل العداۃ التی دخلوجہا علیھم۔

جیسے کوئی گروہ ان پر ٹوٹ پڑا ہو۔

امیر المومنینؑ نے ابو موسیٰ اشعری کو جو حاکم کوفہ تھا دو مکتوب بھیجے کہ فوج فراہم کرے اور حضرت کی مدد کرے مگر اس نے تیاری کی اور عوام کو اتباع احکام سے منع کیا۔ اطلاع ملنے پر حضرت نے مالک اشتر کو حکم دیا کہ فوراً کوفہ جائے اور ابو موسیٰ سے حکومت کا چارج لے اس لئے کہ ابو موسیٰ کو میں نے حکومت سے علیحدہ کر دیا ہے مالک بعجلت ممکنہ کوفہ پہنچے اور ایک آہنی عمود سے روکنے والوں کے سر توڑنے لگے ابو موسیٰ نے پریشان ہو کر پناہ مانگی اور حکومت مالک کے حوالہ کر کے چل دیا مالک لشکر جمع کر کے حضرت کی خدمت میں بھیجنے لگے جب لشکر ذی وقار پہونچا تو حضرت نے یہ خطبہ انشا فرمایا:

خطبہ اوّل بمقام ذی وقار

الحمد للہ علیٰ کلّ امرٍ وحال فی الغدوّ والاٰصال واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانّ محمداً عبدہ ورسولہ ابعثہ رحمۃ للعباد وحیاۃً للبلاد حین امتلأت الارض فتنۃ واضطرب حبلھا وعبد الشیطان فی اکنافھا واشتمل عدوّ اللہ ابلیس علیٰ عقائد اھلھا فکان محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب الذی اطفأ اللہ بہ نیرانھا واخمد بہ شرارھا ونزع بہ اوتادھا واقام بہ میلھا امام الھدیٰ والنبی المصطفیٰ فلقد صدع بما امر بہ وبلّغ رسالات ربّہ فاصلح اللہ بہ ذات البین وآمن بہ السُّبل وحقن بہ الدماء والّف بہ بین ذوی الضغائن الواغرۃ فی الصدور حتی اتاہ الیقین ثم قبضہ اللہ الیہ حمیداً ثم استخلف الناس ابابکر فلم یالُ جھدہ ثم استخلف ابوبکر عمر فلم یالُ جھدہ ثم استخلف الناس عثمان فنال منکم ونلتم منہ حتیّ اذا کان من امرہ ما کان

شب و روز ہر حال میں اور ہر امر میں خدا کا شکر ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے اور یہ کہ محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں خدا نے ان کو بندوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور شہروں کیلئے صاحب حیات بنا کر بھیجا جبکہ زمین فتنوں سے بھری ہوئی تھی اور اسکی رسی اضطراب میں تھی اس پر شیطان کی عبادت کی جاتی تھی اور دشمن خدا ابلیس نے ان کے عقائد بگاڑ دیئے تھے پس خدا نے محمد ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب کے ذریعہ انکی آگ اور شراروں کو بجھا دیا اور ان کی میخوں کو اکھاڑ پھینکا اور انکی جگہ ہدایت کرنیوالے امام اور نبی بھیجے سنگ میل کی طرح قائم کئے اور انہیں جو حکم دیا گیا تھا انہوں نے واضح کر دیا اور اپنے رب کے تمام احکام کی تبلیغ کر دی پس خدا نے ان کے ذریعہ اصلاح کی اور اپنے راستہ کی تصدیق کرائی، خوں ریزی بند کروائی اور صاحبان بغض کو ان کے سینوں میں بھرکائے ہوئے کینوں سے روکا یہاں تک کہ انہیں یقین آگیا۔

پھر خدا نے انھیں اپنے پاس بلا لیا تو لوگوں نے ابوبکر کو خلیفہ بنا لیا جنھوں نے کوشش کرنے میں کوتاہی نہ کی اس کے

اتیتمونی لتبایعونی فقلت لا حاجة لی فی ذلک ودخلت منزلی فاستخرجتمونی فقبضت یدی فبسطتم واوقد الکم علیّ حتیٰ ظننت انکم قاتلی وانّ بعضکم قاتل بعض فبایعتمونی وانا غیر مسرور بذالک ولا جزل وقد علم اللہ سبحانہ انّی کنت کارھا للحکومة بین محمد ولقد سمعته یقول ما من وال یلی شیئا من امر امتی الا اتی به یوم القیمة مغلولة الی عنقه علیٰ رؤس الخلائق ثم ینشر کتابه فان کان عادلا نجا وان کان جائرا ھویٰ حتی اجتمع علیّ معکم و بایعنی طلحة والزبیر وانا اعرف الغدر فی اوجھما والنکث فی اعینھما ثم استاذنا فی العمرة فاعلمتھما ان لیس العمرة تریدان فسارا الی مکة واستخفا عائشة وخدعاھا وشخص معھما ابناء الطلقا فقدموا البصرة فقتلوا بھا المسلمین وفعلوا المنکر ویا عجبا لاستقامتھما لابی بکر و عمر وبغیھما علیّ وھما یعلمان انّی کنت دون احدھما ولو شئت ان اقول لقلت ولقد کان معٰویة کتب الیھما من الشام کتابا یخدعھما فیه فکتماہ عنی وخرجا یوھمان الطغام انھما یطلبان بدم عثمان واللہ ما انکرا علیّ منکرا ولا جعلا بینی وبینھم نصفا وان دم عثمان لمعصوب بھما ومطلوب منھما یا خیبة الداعی الام دعا وبماذا اجیب واللہ انھما لعلیٰ ضلالة صمّاء وجھالة جھلاء عمیاء وان الشیطان

اس کے بعد ابوبکر نے عمر کو خلیفہ بنایا انہوں نے بھی کوشش کرنے میں کوتاہی نہ کی اس کے بعد لوگوں نے عثمان کو خلیفہ بنایا انہوں نے تم سے وہ سب کچھ پایا جو وہ چاہتے تھے اور تم نے بھی ان سے اپنی اغراض حاصل کیں یہاں تک کہ اس امر سے متعلق جو ہونا تھا ہو چکا اور تم لوگ مجھ سے بیعت کرنے آئے تو میں نے کہا کہ مجھے اسکی حاجت نہیں ہے اور اپنے مکان میں چلا گیا پھر تم نے باصرار مجھے گھر سے نکالا اور ہاتھ تھام کر مجبور کرنے لگے تو میں نے گمان کیا کہ تم لوگ مجھے قبول کر رہے تھے اور یہ کہ تم میں سے بعض لوگ بعض کے قاتل تھے۔ آخرکار تم لوگوں نے میری بیعت کی مگر میں اس سے خوش نہ تھا خدا جانتا ہے کہ مجھے اس حکومت سے کراہت تھی۔ محمدؐ نے فرمایا تھا اور میں نے انھیں یہ کہتے سُنا تھا کہ "جو میری امت کے امر سے متعلق پناہ مانگتا ہے اس کیلئے آسانی ہو جاتی ہے مگر یہ کہ قیامت کے روز مخلوق اسطرح آئے گی کہ ان کے سروں پر گردن تک طوق ہونگے پھر اس کے اعمال نشر کئے جائیں گے اگر وہ عادل تھا تو نجات پائے گا اور اگر وہ ظالم تھا تو پستی میں گر جائے گا۔" حتیٰ کہ تم سب اکٹھے ہوئے اور طلحہ و زبیر نے میری بیعت کی میں ان کے چہروں سے انکی بیوفائی اور ان کی آنکھوں سے جانتا تھا کہ وہ نکث بیعت کرنے والے تھے۔ پھر انہوں نے عمرہ کیلئے جانے کی اجازت مانگی میں جانتا تھا کہ ان کا مقصد عمرہ نہ تھا وہ چاہتے تھے کہ مکہ جائیں اور عائشہ کو اور ان کے ساتھیوں کو ورغلائیں۔ پھر انہوں نے فرزندان طلقا کو اپنے ساتھ متعین کیا اور بصرہ روانہ ہوئے اور وہاں مسلمانوں کو قتل کرنے لگے اور منکرات کے حامل ہونے لگے۔ ابوبکر و عمر کے ساتھ انکی استقامت اور میرے ساتھ نافرمانی پر

قد ذمّر لهما حزبه واستجلب منهما خيله و رجله ليعيد الجور الی اوطانه ویرد الباطل الی نصابه ثم رفع یدیه فقال اللّهم انّ طلحة والزبیر قطعانی وظلمانی والبّا علیّ ونکثا بیعتی واحلّا ما عقدا و انکث ما ابرما ولا تغفر لهما ابدا واَرِهما المساءة فیما عملا واملا

تعجب ہے حالانکہ وہ جانتے تھے کہ میں ان میں سے کسی سے کم تر نہ تھا اگر میں چاہتا تو کہہ دیتا کہ وہ کیا تھے اور میں کیا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ شام سے معاویہ نے انھیں ایک غلط فہمی میں مبتلا کرنے والا خط لکھا جس کو انہوں نے مجھ سے پوشیدہ رکھا اور مجھ پر عظیم تہمت لگا کر فتنہ انگیزی کے لئے چلے گئے خدا کی قسم مجھ پر کبھی خلاف شرع بات کا عیب نہ لگا یا نہ اپنے اور میرے درمیان عدل و انصاف کی بات نہ کہی تحقیق کہ خون عثمان انہی سے متعلق ہے یہ انہی سے طلب کیا جانا چاہئیے۔ اے ماں کو بلانے والے بد باطن انھیں چھوڑ دے میں اور کیا جواب دوں۔ خدا کی قسم وہ دونوں ضلالت کے راستہ پر بہرے اور راہ جہالت پر اندھے ہو گئے ہیں۔ شیطان نے اپنی فوج ان کیلئے فراہم کر دی ہے اور ان سے اپنے گروہ کو حاصل کر لیا ہے تاکہ ظلم و جور استقرار پائے اور باطل کو کمال پر پہونچائے بس دست مبارک بلند کر کے فرمایا: کہ خداوندا طلحہ و زبیر نے مجھ سے قطع تعلق کر لیا مجھ پر ظلم کیا میری مخالفت پر اٹھ کھڑے ہو گئے اور مجھ سے جو بیعت کی تھی توڑ دی تو ان کی کی ہوئی سازش کو محو کر دے اور ان کے پروگرام کو سرنگوں کر دے انہیں کبھی معاف نہ کر اور ان کے زشت اعمال کی انہیں سزا دے۔

جب کلام یہاں تک پہونچا تو مالک اشتر نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین آپ کے ارشاد کو ہم نے سنا جو کل کا کل صدق و صواب تھا۔ آپ ہمارے پیغمبر کے پسر عم داماد اور وصی ہیں۔

خطبۂ دوم (بمقام ذی وقار)

حضرت نے ذی وقار پر کوفہ والوں کے جمع ہوتے پر اس خطبہ سے اپنے مقصد کا اظہار فرمایا۔

میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم اہل بصرہ کے مقابلہ میں میرا ساتھ دو۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ میں اصلاح کی کوشش کروں اگر اہل بصرہ باز آگئے تو سمجھو کہ میرا مقصد پورا ہوگیا اور اگر انہوں نے کجی اختیار کی اور اپنی ضد پر قائم رہے تو بھی میں ان کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آؤں گا اور جنگ سے اس وقت تک گریز کروں گا کہ وہ ظلم اور جنگ کی ابتدا کریں۔ میں انکی اصلاح کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کروں گا اور ہر حال میں فساد کے مقابلہ میں اصلاح کو ترجیح دوں گا۔

(الامام علی ابن ابی طالب، وغیرہ)

خُطبۂ سوم (بمقام ذی وقار)

ان اللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ بعث محمد ولیس احد من العرب یقرء کتاباً ولا یدعی نبوۃ فساق الناس حتی بوّئھم محلتھم وبلغھم منجاتھم فاستقامت قناتھم واطمئنت صفاتھم اما واللّٰہ ان کنت لفی ساقتھا حتی تولت بحذافیرھا ما عجزت ولا جبنت وانّ مسیری ھذا لمثلھا فلانقبنّ الباطل حتی یخرج الحقّ من جنبہ مالی ولقریش واللّٰہ لقد قاتلتھم کافرین ولاقاتلنھم مفتونین وانّی لصاحبھم بالامس کما انا صاحبھم الیوم۔

خداوند تعالیٰ نے محمدؐ کو ایسے وقت مبعوث فرمایا جب عرب میں کوئی شخص کسی کتاب پر ایمان رکھتا تھا اور نہ کسی پیغمبر کو جانتا تھا لوگ اصلاح کے راستہ سے ہٹ گئے تھے یہاں تک کہ حضرت نے انہیں اپنی منزل و منزلت میں جو فطرت اسلام ہے پناہ دی عباداتیں انہیں استقامت عطا کی اور انکی لغزشوں کو ثبات قدم سے بدل دیا خدا کی قسم میں پیغمبر کی فوج میں تھا کبھی مجبور یا خوف زدہ ہوکر میدان سے واپس نہیں آیا اور اس وقت تک نہ پلٹا جب تک کہ دشمن کی فوج کو کامل طور پر شکست نہ دیدی اس وقت میری فوج ایسی ہی ہے جیسی کہ رسول خدا کے ساتھ ہوتی تھی۔ میں باطل کے پہلو کو اسطرح شگافتہ کردوں گا کہ حق ظاہر ہوجائے قریش کو میرے ساتھ

یہ کیا خصومت ہے خدا کی قسم میں نے انھیں قتل کیا تھا جبکہ یہ کافر تھے اور اب ان سے مقاتلت اس لئے کر رہا ہوں کہ وہ فتنہ پردازی کر رہے ہیں جس طرح کل ان کے بزرگوں کو کیفر کفر پر پہونچایا تھا آج ان کے ساتھیوں کو مکافات عمل پر پہونچانا چاہتا ہوں۔

(ناسخ۔ ج ۳)

خُطبہ

(بوقت روانگی از ذی وقار)

فان الله فرض الجهاد و عظمه و جعله نصرة له والله ما صلحت دنيا ولا دين الّا به انّ الشيطان قد جمع حزبه واجلب خيله و شبّه فی ذلك وجزع وقد بانت الامور وتحصّنت والله ما انكروا منكرا ولا حصلوا بينی و بينهم نصفا وانّهم ليطلبون حقا تركوه ودما سفكوه ولان كنت شريكهم فيه ان لهم لنصيبهم منه ولان كانوا ولّوه دونی فما التبعة الّا عندهم وان اعظم حجّتهم لعلیٰ انفسهم وانّی لعلیٰ بصيرتی ما التبعت علیّ وانّها الفئة الباغية فيها اللحم والملحمة قد طالت هيغها وامكنت درّتها يرتضعون امّا فطمت ويحيون بدعة تركت ليعود الضّلال الی نصابه ما اعتذر مما فعلت ولا ابرء مما صنعت فيا خيبته للدّاعی ومن دعا لو قيل له الیٰ من دعوت والی من امامك وما سنّته اذا الوخ الباطل عن مقامه ونعمت

بتحقیق کہ خداوند تعالیٰ نے جہاد کو واجب گردانا اور اس کو عظمت عطا کی اور اپنی نصرت قرار دی۔ خدا کی قسم اس کے بغیر نہ دین کی اصلاح ہو سکتی ہے اور نہ دین باقی رہ سکتا ہے شیطان نے اپنا لشکر جمع کر لیا اور اپنے گروہ کو اکٹھا کر لیا ہے اور انھیں مشتبہ کر کے ناشکیبائی میں مبتلا کر دیا ہے اور اپنے لئے قلعہ بنا لیا ہے اور ان پر غالب ہو چکا ہے۔ خدا کی قسم انہوں نے خدا کے خلاف مرضی مجھ پر جس بات کا عیب لگایا ہے میرے اور اپنے درمیان انصاف نہیں کیا اور وہ اس حق کو طلب کرتے ہیں جسے انہوں نے ترک کر دیا اور اس خون کو طلب کرتے ہیں جسے خود انہوں ہی نے بہایا اگر میں اسمیں شریک رہا تو اس میں ان کا بھی تو حصہ رہتا اور اگر میری شرکت کے بغیر ہی ان کا خون بہایا گیا ہے تو انہوں نے سوائے اپنے کسی کی پیروی نہ کی اور خون کی ذمہ داری صرف انہی پر ہے اسطرح ان کی عظیم ترین حجت انہی پر ہے اور وہ مجھ پر کسطرح عائد کر سکتے ہیں میں نے اپنے نفس کی متابعت نہیں کی۔ وہ بیشک ایک باغی گروہ سے ہیں جس کو قتل ہی ہونا ہے اور ایک بڑی جنگ ہونی ہے جس کے نتائج طولانی ہوں گے وہ شخص جو

لسانه مما نطق وایم الله لافرطن لهم حوضا انا ماتحه لا یصدرون عنه ولا یعودون الیه ابدا وانی لراض بحجة الله علیهم وعذره فیهم اذا انا داعیهم فعذرت الیهم فان تابوا واقبلوا فالتوبة مبذولة والحق مقبول ولیس علی الله کفران فان ابوا اعطیتهم حد السیف فکفی به شافیا من باطل وناصرا للحق۔

کسی کا خون بہاتا ہے یا کسی کے خون میں شریک رہتا ہے اسے حق نہیں کہ مقتول کے خون کی طلبی کرے گویا وہ ایسی ماں سے جس کا دودھ خشک ہو گیا ہو دودھ چاہتا ہے یعنی اس بدعت کو زندہ کرنا چاہتا ہے جو مر چکی اور ضلالت کو اپنے صاحب کیطرف لوٹانا چاہتا ہے اس نے جو کیا ہے اس سے برأت حاصل نہیں ہو سکتی داعی پوشیدہ امور کو چھپا رکھتا ہے اور جس نے مدد چاہی اگر اس سے پوچھا جائے کہ کس کے لئے مدد چاہتا ہے تیرا امام کون ہے اور اسکی سنت کیا ہے جبکہ وہ باطل پر ہے ایسی صورت میں وہ جو بھی بات کرے اسکی زبان بند کر دیجائے گی۔ خدا کی قسم میں ان کے لئے حوض لبریز کروں گا جس سے پانی پلانا میرے ذمہ ہو گا اس سے انہیں نہ کچھ ملے گا اور نہ وہ تا ابد اسکی طرف لوٹ کر آئیں گے میں حجت خدا کی حیثیت سے انہیں اور ان کے عذر کو دیکھ رہا ہوں جب میں ان کا حاکم ہوں ان کے لئے حجت ہوں اگر وہ توبہ کر لیں اور اقبال کر لیں انکی توبہ قبول ہو جائے گی اور حق قبول ہو جائے گا وہ خدا کے ساتھ کفران نعمت نہ کریں۔ اگر وہ میرے عطایا سے انکار کریں تو پھر حق کی نصرت اور باطل سے چھٹکارا حاصل کرنے تلوار کی دھار کافی ہے جو ان پر وار کر دوں گا۔

خطبہ اوّل

(قبل از دخول بصرہ)

بصرہ کے قریب پہونچکر حضرت نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا:۔

اللھم رب السموات وما اظلت ورب الارضین وما اقلت رب العرش العظیم ھذہ البصرۃ

اے آسمانوں کے پروردگار اور ان چیزوں کے جو اس کے زیر سایہ ہیں اور زمینوں کے پروردگار اور جو چھوٹی

اسئلك من خيرها و اعوذ بك من شرّها

اللّهم انزلني فيها خير منزل و انت خير المنزلين

اللّهم انّ هؤلاء القوم قد بغوا علىّ و خلعوا طاعتى

و نكثوا بيعتى ۔ اللّهم احقن دماء المسلمين ۔

سے چھوٹی چیزیں اس پر ہیں اور اے خدائے عرش عظیم یہ وہ ہے جسکی بھلائی تجھ سے چاہتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۔ خداوندا مجھے اس کے اچھے مقام پر فروکش کر کہ تو بہترین اتارنے والا ہے خداوندا اس قوم نے میری نافرمانی کی اور میری طاعت سے باہر ہو گئی اور شکست بیعت کی خداوندا مسلمانوں کی خونریزی کو روک ۔

(۱۱)

خطبۂ دوم

طلحہ و زبیر نے پورا لشکر جمع کر لیا اور انہیں جوش دلانے لگے تو حضرت نے اور ایک مرتبہ نصیحت کی اور عمران بن حصین کے ذریعہ ایک مکتوب طلحہ و زبیر کو روانہ کیا اور ابن عباس کو طلب کر کے فرمایا :-

لا تلقين طلحة فانك ان تلقه تجده كالثور عاقصا قرنه يركب الصعب و يقول هو الذلول و لكن الق الزبير فانه الين عريكة فقل له يقول لك ابن خالك عرفتنى بالحجاز و انكرتنى بالعراق فما عدا مما بدا ۔

طلحہ کو مت سمجھاؤ اگر اسے سمجھاؤ گے تو اسے ایسے بیل کی مانند پاؤ گے کہ جس کے سینگ اس کے کان کی طرف گھومے ہوئے ہوں اور جس پر سواری کرنا مشکل ہو۔ کہتے ہیں کہ وہ ذلول ہے یعنی کوئی نصیحت قبول نہیں کرتا لیکن زبیر سے ملو کہ اسکی سرشت نرم ہے اور اس سے کہو کہ اے ماموں کے بیٹے تیرے لئے کہا جاتا ہے کہ تو امیر المومنین کو حجاز میں جانتا تھا اور عراق آکر انکار کر رہا ہے تجھے کس چیز نے ان کی بیعت سے منع کیا جو تو نے ان کے ساتھ آشکار کیا تھا ۔

مزید نصائح

پھر حضرت نے انس بن مالک سے فرمایا کہ جا کر طلحہ و زبیر کو سمجھائیں اور رسول اللہ نے جو فرمایا تھا یاد دلائیں مگر اس نے جواب دیا کہ مجھے یاد نہیں کہ رسول اللہ نے کیا فرمایا تھا تب حضرت نے فرمایا کہ :

ان كنت كاذبًا فضربك الله بها بيضاء لامعة لا تواريها العمامة " یعنی اگر تم جھوٹ کہتے ہو تو خدا

تمہارے چہرے پر برص اسطرح آشکار کردے کہ تمہارا عمامہ اس کو چھپا نہ سکے
اس کے ساتھ ہی انس اس قدر مبروص ہو گیا کہ اس کا عمامہ اس کو چھپا نہ سکتا تھا اور وہ ہمیشہ برقعہ استعمال کرنے لگا تھا
پھر حضرت کے دوسرے اصحاب نے آکر سنایا کہ طلحہ و زبیر صرف جنگ چاہتے ہیں طلحہ و زبیر کا لشکر کا تیس ہزار اور امیر المومنین کا لشکر بیس ہزار تھا۔

تین دن نامہ و پیام میں گذرنے کے بعد دونوں لشکر زرہ بکتر میں ہتھیاروں سے لیس ہو کر بالمقابل کھڑے ہو گئے اور امیر المومنین بغیر زرہ اور بغیر تلوار کے دشمن کی فوج کیطرف بڑھے طلحہ و زبیر سامنے ہی تھے۔ لشکر کیطرف ایک نگاہ کی اور نہایت سکون و اطمینان سے فرمایا کہ اسلحہ، فوج اور جنگی سامان تو تم لوگوں نے خوب اکٹھا کر لیا ہے یہ تو بتاؤ کہ خدا کے پاس جواب دہی کے لئے بھی کوئی عذر فراہم کیا ہے خدا سے ڈرو اور اس عورت کیطرح نہ بنو جو اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ زبیر سے پوچھا کہ یہ سب کیا کر رہے ہو اور کس لئے۔ زبیر نے جواب دیا کہ آپ ہی نے ہمیں ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ حضرت نے پوچھا کہ میں نے؟ زبیر نے جواب دیا کہ ہاں آپ نے ہم آپ کو اس خلافت کا اہل نہیں پاتے اور نہ ہم سے بڑھ کر آپ اس لائق ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم تو تمہیں عبد المطلب کی اولاد سمجھتے تھے یہاں تک کہ تمہارا بیٹا بڑا ہو کر ہمارے اور تمہارے درمیان جدائی ڈال دی زبیر نے کہا کہ ایک بات اور بھی ہے ہم خون عثمان کا انتقام بھی لینا چاہتے ہیں حضرت نے اس اتہام پر غضبناک ہو کر فرمایا کہ تم اور طلحہ ہی تو عثمان کے قتل کے باعث ہوئے۔ تمہاری توبہ یہی ہے کہ تم خود اپنے نفس سے قصاص لو اور خود کو عثمان کے ورثاء کے حوالہ کر دو۔

زبیر کیا تمہیں وہ دن یاد ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ اے زبیر اس دن سے ڈرو کہ تو علیؑ پر فوج کشی کرے گا اس دن تو ظالم ہو گا یہ سنتے ہی زبیر کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ گردن جھکا لی اور کہا کہ ٹھیک ہے آنحضرت نے ایسا کہا تھا میں بھول گیا تھا خدا کی قسم اب میں آپ سے نہیں لڑوں گا۔

اس کے بعد حضرت نے طلحہ سے پوچھا کہ اے ابو محمد تم یہاں کیوں آئے ہو۔ طلحہ نے جواب دیا کہ یہ عثمان کے خون کا بدلہ لینے۔ حضرت نے فرمایا کہ جس نے عثمان کو قتل کیا خدا اس کو قتل کرے۔ طلحہ نے کہا کہ آپ نے لوگوں کو عثمان کے خلاف کر دیا ہے اور قتل کرایا۔ حضرت نے جواب دیا کہ خدا ہی اس کا انصاف کرے گا۔ پھر طلحہ نے کہا کہ آپ خلافت سے علیحدہ ہو جائیں اور ہم مسلمانوں کے اوپر اس کا فیصلہ رکھیں گے۔ حضرت نے پوچھا کیا تم نے بخوشی اور بلا جبر و اکراہ میری بیعت نہ کی تھی۔ طلحہ نے جواب دیا کہ میں نے آپکی بیعت اس وقت کی تھی جبکہ تلوار میری گردن پر رکھی ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ میں نے تو اپنی بیعت کے لئے کسی کو مجبور نہ کیا تھا اگر مجبور ہی کرنا ہوتا تو سعد بن ابی وقاص، عبد اللہ بن عمر اور محمد بن سلمہ وغیرہ کو بھی مجبور کیا ہوتا ان لوگوں نے بھی میری بیعت نہ کی اور میں نے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا تھا جب تک تم نے بیعت نہ کی تھی تمہیں اختیار تھا کہ بیعت کرتے یا نہ کرتے لیکن اب کوئی چارہ کار ہی نہیں ہاں اگر مجھ سے ایسی کوئی بات واقع ہوئی ہو جس سے شکست مباح ہو جائے تو تمہیں بیعت توڑنے کا حق حاصل ہو گا بتاؤ کہ میں نے دین و مذہب کے خلاف کونسی بات کی کیا تم سے

یہ بہت بڑی خطا سرزد نہیں ہوئی کہ تم نے اپنی ماں کو گھر سے نکالا کیا یہ فعل پیغمبر کی خوشنودی کا باعث ہوگا۔ طلحہ نے جواب دیا عائشہ اصلاح کیلئے آئی ہیں۔ حضرت نے جواب دیا کہ اے ابو محمد خدا کی قسم وہ خود اپنے معاملات کی اصلاح کیلئے کسی اور کی محتاج ہیں۔

اس کے بعد حضرت نے اپنے لشکر میں واپس آکر فرمایا کہ زبیر تو قائل ہو گئے اور جنگ میں حصہ نہ لیں گے۔ طلحہ سے میں نے حق بات کا سوال کیا مگر انہوں نے باطل سے جواب دیا۔ خدا کی قسم میرے حق پر ہونے نے نہ انہیں کوئی فائدہ پہونچایا اور نہ ان کے باطل پر ہونے نے میرا کوئی نقصان کیا۔ پھر ایک طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ کل پہلے ہی معرکہ میں وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

(سیرت علویہ جلد ۲، الامام علی بن ابی طالب جلد ۳)

خطبۂ اوّل قبل از جنگ جمل

جب حضرت کی تمام کوششیں ناکام ہو گئیں اور طلحہ و زبیر اور حضرت عائشہ نے مصالحت سے انکار کر دیا اور سوائے جنگ کے کسی اور امر پر رضامند نہ ہوئے اور افواج لا کر میدان میں کھڑی کر دیں حضرت امیرالمومنین نے ایک مرتبہ اور نصیحت فرمائی کہ خوں ریزی سے باز رہیں اور خطبہ ذیل ارشاد فرمایا:

ایها الناس انی قد راقبت هؤلاء القوم کیما یرعوا و یرجعوا وقد وبختهم بنکثهم و عرفتهم بغیهم فلم یستحیوا وقد بعثوا الی ان ابرز للطعان واصبر للجلاد انما تمنیك نفسك امانی الباطل تعدك الغرور الا هبلتهم الهبول لقد کنت وما اهدد بالحرب وما ارهب بالضرب ولقد انصف القارة من راماها فلیرعدوا ولیبرقوا فقد رأونی قدیماً و عرفوا نکایتی فکیف رأونی انا ابو الحسن الذی فللت حد المشرکین وفرقت جماعتهم وبذلك القلب القی عدوی الیوم وانی لعلی ما وعدنی ربی من النصر والتائید وعلی یقین من امری وفی غیر شبهة من دینی۔ ایها الناس ان الموت لا یفوته المقیمون ولا یعجزه الهارب لیس عن

اے لوگو میں نے اس قوم کو ہدایت و نصیحت کی کہ اپنے زشت کردار سے باز آئیں اور بیعت شکنی پر انکی توبیخ کی۔ ان کی نافرمانی اور حق سے ہٹ جانے کو ظاہر کیا مگر وہ شرمندہ نہ ہوئے اور جنگ و قتال کی مجھے دعوت دی مگر میں نے استقلال کے ساتھ صبر کیا۔ بیشک تم نے اپنے نفوس کو باطل آرزوں سے تکبر میں مبتلا کیا اور اپنے کو دھوکے میں رکھا ان کی مائیں ان کے غم میں بیٹھیں میں ہرگز حرب و ضرب سے ڈرنے اور پریشان ہونے والا نہیں ہوں انہوں نے یہ اچھا انصاف کیا۔ انہوں نے گذشتہ زمانہ میں میری سختی اور رحم کو دیکھا ہے اور میری عقلمندی کو جانتے ہیں۔ اس وقت مجھے کیا سمجھتے ہیں۔ میں وہی ابوالحسن ہوں جس نے مشرکین کی صفوں کو توڑ دیا تھا اور ان کی جماعت کو پراگندہ کر دیا تھا۔ اسی دل سے آج بھی دشمن سے ملاقات کروں گا۔ خدا نے مجھ سے نصرت اور تائید کا وعدہ فرمایا ہے میں اپنے امر میں اور اپنے دین میں بغیر شبہ کے یقین رکھتا ہوں اے لوگو! موت نہ کسی مقیم کو مارتی ہے اور نہ کسی جنگ کرنے والے

الموت مجیداً لا محیص عمن لم یقتل مات ان افضل الموت القتل والذی نفسی علی بیدہ لالف ضربۃ بالسیف اھون من موتۃ ولحۃ علی الفراش۔ اللھم ان طلحۃ نکث بیعتی و الب علی عثمان حتی قتلہ ثم عضھنی بہ ورمانی اللھم فلا تمھلہ۔ اللھم ان الزبیر قطع رحمی فنکث بیعتی وظاھر علی عدوی ونصبہ لی الحرب وھو یعلم انہ ظالم لی فاکفیہ الیوم بما شئت۔

کو قتل کرتی ہے پھر بھی موت سے چھٹکارہ نہیں۔ جو شخص قتل نہ ہوگا اپنی موت مریگا پس بہترین موت قتل ہونا ہے۔ اسکی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے موت کے لئے تلوار کے ہزار زخم کھانا مجھے پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں فرش پر مردں۔ خداوندا بہ تحقیق کہ طلحہ نے مجھ سے نکث بعیت کی اور لوگوں کو عثمان کے خلاف ابھارا یہاں تک کہ ان کو قتل کر دیا گیا اور تہمت مجھ پر لگائی۔ خداوندا اس کو مہلت نہ دے خداوندا زبیر نے بھی مجھ سے قطع رحم کیا اور نکث بعیت کی مجھ سے عداوت کی اور میرے لئے میدان جنگ آراستہ کیا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ وہ مجھ پر ظلم کر رہا ہے آج تو اس کے شر کو مجھ سے دور رکھ جس کو تو بہتر جانتا ہے۔

پھر یہ شعر ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ یَوْمِیْ مِنَ الزُّبَیْرِ وَ مِنْ طَلْحَۃَ ... فِیْمَا یَسُوْئُنِیْ لَطَوِیْلٌ

ظَلَمَانِیْ وَلَمْ یَکُنْ عِلْمَ اللّٰہِ ... اِلَی الظَّالِمِ لِیْ لِخَلْقٍ سَبِیْلٌ

اس کے بعد ابن الکوا اور قیس ابن سعد نے عرض کیا کہ یا امیرالمومنین اب کیا حکم ہے۔ حضرت نے جواب دیا کہ:۔ انھوں نے حجاز میں میری بیعت کی تھی اور عراق میں بیعت توڑ دی پس ان سے قتال حلال ہے۔ اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی "وان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمۃ الکفر انھم لا ایمان لھم لعلھم ینتھون (پ)

ترجمہ:۔ اگر یہ لوگ عہد کر چکنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں تم کو طعنہ دیں تو تم کفر کے سربرآوردہ لوگوں سے مقاتلہ کرو انکی قسموں کا ہرگز کوئی اعتبار نہیں کہ وہ باز آئیں اس کے بعد فرمایا:

لقد عھد الی رسول اللہ وقال یا علی لیقاتلن الفئۃ الناکثۃ والفئۃ الباغیۃ والفرقۃ المارقۃ انھم لا ایمان لھم لعلھم ینتھون۔

یعنی رسول خدا نے مجھ سے فرمایا تھا کہ یا علی تم جماعت ناکثین (اصحاب جمل) فرقہ باغی (شام والے) اور فرقہ مارقین (یعنی خوارج) سے جنگ کرنا کیوں کہ ان کے پاس عہد و پیمان اور دین و ایمان نہیں ہے۔

پھر حضرت نے فرمایا:

وَاِنّی قد حللتُ بندارٍ قومٍ هم ان نظفر وانی یقتلونی	هُمُ الاعداءُ وَاِنَّهُ کَبادُ سودٌ وَاِن قتلوا فلیس لهم خلودٌ

خُطبہ دوم قبل از جنگ جمل (۱۹ جمادی الاول ۳۶ھ)

جب حضرت نے دیکھا کہ سوائے جنگ کے چارہ ہی نہیں پھر الفاظ ذیل میں یوں اپنی فوج کو ہدایت فرمائی اس علو ہمتی اور انتہائی بلند اخلاقی کو دنیا پڑھ کر محو حیرت رہ گئی۔

لا تقاتلوا القوم حتی یبدؤکم فانکم بحمد الله علیٰ حجۃٍ وکفکم عنهم حتی یبدؤکم حجۃ اُخریٰ واذا قاتلتموهم فلا تجهزوا علیٰ جریحٍ واذا هزمتموهم فلا تتبعوا مدبراً ولا تکشفوا عورۃً ولا تمثلوا بقتیلٍ واذا وصلتم علیٰ رجال القوم فلا تهتکوا ستراً ولا تدخلوا داراً ولا تتخذوا من اموالهم شیئاً ولا تهیجوا امرأۃً باذیً وان شتمن اعراضکم وسببن امرائکم وصلحائکم فانهم ضعاف القوٰی والانفس والعقول۔ لقد کنا نؤمر بالکفّ عنهنّ وانهنّ لمشرکاتٌ وان کان الرجلُ لیتناول المرأۃ بالهراوۃ والجریدۃ فیعیّرُ بهما وعقبهُ من بعدہٖ۔

اس قوم سے اس وقت تک مقابلہ نہ کرو جب تک کہ وہ تم پر حملہ آور نہ ہو۔ الحمد للہ کہ ان کی نکث بیعت تمہارے لئے فرو رحجت ہے پھر بھی آخری حجت کے تمام ہونے تک ان سے مقاتلہ نہ کرو اور جب انہیں قتل کرو تو کسی زخمی کو دوبارہ زحمت نہ دو۔

اور جب تم انہیں شکست دیدو تو کسی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرو۔ نہ ان کی شرم گاہوں کو برہنہ کرو اور نہ کسی مقتول کو مثلہ کرو جب تم دشمن کے مردوں تک پہونچ جاؤ تو ان کی آبروریزی نہ کرو نہ کسی کے مکان میں داخل ہو اور نہ ان کا مال و اسباب لوٹو۔ کسی عورت کو اذیت نہ پہونچاؤ خواہ وہ تمہیں گالیاں ہی کیوں نہ دے و نیز تمہارے سرداروں اور نیکو کاروں کو برا بھلا ہی کیوں نہ کہے کیونکہ ان کی عقلیں کمزور اور جانیں نازک ہیں ہم کو تو مشرک عورتوں سے بھی تعرض کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اگر کوئی مرد کسی عورت کو لکڑی یا عصا سے اذیت پہونچائے تو وہ اس دنیا میں مورد شفاعت اور عاقبت میں مورد عذاب ہوگا۔ (ناسخ جلد ۳)

لشکر کو نصیحت فرمانے کے بعد ثبات قدم کی ہدایت کی ان کی ہمت افزائی کی اور انہیں قوی دل کیا اور رایت جنگ محمد بن حنفیہ کے حوالہ کر کے فرمایا کہ اے فرزند پہاڑ کی طرح اپنی جگہ قائم رہنا . . . . . .

اس کے بعد حضرت نے ابن عباس اور زید بن صوحان سے حضرت عائشہ کو کہلا بھیجا کہ دونوں افواج آمادۂ پیکار ہیں ان کی خونریزی سے بچیں اور اپنے گھر جا کر آرام کی زندگی گذاریں جیسا کہ رسول اللہ کا حکم تھا مگر حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ مخاطبہ اور مکاتبہ کی بہ نسبت یہ ایک امر زرگ ہے آپ جو چاہتے ہیں حکم دیں ہم ہرگز آپ کی اطاعت نہیں کریں گے۔

دوسرا روز آیا حضرت نے اپنے افسروں کو تاکید کی کہ صبر سے کام لیں اور اپنی طرف سے جنگ کا آغاز نہ کریں دشمن کی فوج نے تیر برسانا شروع کیا اور حضرت کی فوج کے چند آدمی نشانہ بن گئے حضرت نے فوجی لباس پہنا اور آواز دی کہ کون ہے کہ یہ کتاب خدا لیجا کر کلام الٰہی کا واسطہ دیکر کہے کہ فتنہ و فساد سے باز آئیں اور احکام قرآنی کا اتباع کریں"۔

مسلم نامی ایک نوجوان نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین یہ خدمت میں بجا لاؤں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ اس میں جان کا خطرہ ہے مسلم نے جواب دیا رضائے الٰہی میں مجھے یہ منظور ہے۔

مسلم نے قرآن پیش کیا اور دشمن کی تلوار نے اس کے ہاتھ قطع کر کے قرآن کو گرا دیا اور اس کو قتل کر دیا۔

اسکی شہادت پر حضرت نے فرمایا " الان طاب الضراب "، یعنی اب ان سے جنگ کرنا حلال ہوگیا۔ اس کے ساتھ ہی گھمسان کی جنگ شروع ہوگئی ہزاروں مارے گئے مروان نے ایک تیر سے طلحہ کا کام تمام کر دیا۔ جنگ ختم بھی ہوگئی۔

زخمیوں اور مردوں کو دیکھتے ہوئے امیر المومنینؑ طلحہ کی لاش پر پہونچے اور خطبہ فرمایا :

خُطبہ

طلحہ کے قتل پر

لقد اصبح ابو محمد بھذا المکان غریبًا اما واللہ لقد کنت اکرہ ان تکون قریش قتلی تحت بطون الکواکب ادرکت وتری من بنی عبد مناف وافلتنی اعیان بنی جمح لقد اتلعوا اعناقھم الی امر لم یکونوا اھلہ فوقصوا دونہ۔

ابو محمد اس مکان غربت میں پڑا ہوا ہے۔ خدا کی قسم میں اس بات سے کراہت کرتا تھا کہ قریش قتل ہو کر اس طرح زیر آسمان پڑے رہیں فرزند ان عبد مناف کو میں نے مجھ ہی سے کینہ سوزی کرتے ہوئے پایا اور بنی جمح کے گدسوں نے رہائی پائی اور ایک ایسے امر کے لئے اپنی گردنیں لمبی کرنے لگے جس کے وہ اہل ہی نہ تھے اسی آرزو میں انکی گردنیں ٹوٹ گئیں۔

خُطبۂ اوّل بعد جنگِ جمل

جنگ کے بعد حضرت بصرہ میں گورنر ہاؤس تشریف لے گئے جہاں اتنے لوگ جمع تھے کہ جگہ باقی نہ تھی اور حضرت نے یہ خطبہ انشا فرمایا :

امابعد فان اللّٰہ ذو رحمۃ واسعۃ ومغفرۃ دائمۃ وعفو جمّ وعقاب الیم قضٰی انّ رحمتہ ومغفرتہ وعفوہ لاھل طاعتہ من خلقہ وبرحمتہ اھتدی المھتدی وقضٰی انّ نقمتہ وسطوتہ وعقابہ علٰی اھل معصیتہ من خلقہ وبعد الھدٰی والبینات ما ضل الضالون فما ظنکم یا اھل البصرۃ وقد نکثتم ببیعتی فظاھرتم علی عدوّی۔

(ناسخ: ج ۳)

بہ تحقیق کہ خدا صاحب رحمت وسیع، مغفرت دائمی اور بہت معاف کرنیوالا اور سخت عذاب کرنے والا بھی ہے اسکی مخلوق میں سے اہل طاعت کیلئے اسکی رحمت، مغفرت اور معافی کا حکم جاری ہوتا ہے اور اسکی رحمت سے ہدایت طلب کرنے والے ہدایت پاتے ہیں اور اسکی مخلوق میں سے اہل معصیت کیلئے اس کا قہر و عذاب و عقاب جاری ہوتا ہے پس اسکی ہدایت اور ظاہر دلیلوں کے بعد گمراہوں کو کس چیز نے گمراہ کیا۔ اے اہل بصرہ آخر تمہارا گمان کیا ہے کہ تم نے میری بیعت توڑ دی اور میری بظاہر دشمنی کرنے لگے۔

ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا امیر المومنینؑ ہم آپکے ساتھ گمان نیک ہی رکھتے ہیں آپ کو ہم پر فتح حاصل ہوئی اگر آپ ہم کو معذب کریں تو یہ ہماری کیفر جرم ہوگی اور اگر معاف کر دیں تو خدا اس کو بہت محبوب رکھتا ہے۔

حضرت نے جواباً فرمایا:

قد عفوتُ عنکم فایّاکم والفتنۃ فانّکم اوّل رعیّۃ نکث البیعۃ وشقّ عصا ھذہ الامّۃ۔

یعنی میں نے تمہیں معاف کر دیا پس تمہیں چاہیئے کہ فتنہ انگیزی سے پرہیز کرو تم ہی پہلی رعیت ہو کہ جس نے بیعت شکنی کی اور امت کے عصا کو شق کر دیا

خُطبۂ دُوم
بعد از جنگ جمل

جنگ ختم ہو چکی اور حضرت امیر المومنینؑ نے باآواز بلند معافی اور امان کا اعلان کر دیا مگر آپکے اکثر فوجی اپنے مقتول دشمن کے مال و متاع لوٹ لینے اور انہیں غلام و کنیز بنا لینے سے کم پر راضی نہ ہوتے تھے۔ امیر المومنین نے ان کی درخواست رد کر دی اور فرمایا:

حضرت امیر المومنینؑ: نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا یہ لوگ بھی تمہارے ہی جیسے ہیں۔

مجمع نے ناراض ہوتے ہوئے کہا آپ انہیں غلام بنانے سے منع کر رہے ہیں ان کا خون بہانے کی اجازت کیسے دی تھی۔

حضرت امیر المومنینؑ: دار ہجرت اور دار السلام میں کسی کو قیدی بنانا کیونکر جائز ہو سکتا ہے اس کے بعد فرمایا:

اما ما اجلب به القوم علیکم فی معسکرھم فھو لکم مغنم واما ما وارث الدور واغلقت علیہ الابواب فھو لاھلہ وما کان لھم من مال فی اھلیھم فھو میراث علی فرائض اللہ لا نصیب لکم فی شئ منہ۔

دشمن جو ساز و سامان لشکرگاہ میں تم سے مقابلہ کیلئے لیکر آئے وہ تمہارے لئے مال غنیمت ہے اور جو گھر میں چھوڑ آئے وہ اس کے اہل و عیال کا حصہ ہے۔ اور جو مال ان کے گھر والوں کے پاس ہے وہ میراث ہے وہ ان کے عزیزوں میں اسی طرح تقسیم ہوگا جس طرح خداوند عالم نے فرائض مقرر کئے ہیں اس میں سے کسی چیز میں تمہارا حصہ نہیں ہے۔

اس ارشاد کے بعد بھی حضرت نے دیکھا کہ اکثر لوگ نہیں مان رہے تھے تو آپنے فرمایا کہ:

"جتنے لوگ جنگ میں ہاتھ آئے ہیں ان کے حصے کرلو اور قرعہ اندازی سے آپس میں تقسیم کرلو"

لوگ بہت خوش ہو گئے۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ:

یہ تو بتاؤ تم میں سے کون اپنی ماں کو اپنے حصہ میں لے گا؟ عائشہ کے لئے قرعہ اندازی کرو جس کے نام قرعہ نکلے عائشہ کو اس کے حوالہ کردو"

یہ سننا تھا کہ سب کے ہوش اڑ گئے اور سب اپنا اپنا منہ پیٹنے لگے اور بولے کہ یا امیرالمومنین ہم معافی چاہتے ہیں۔

اس طرح امیرالمومنین نے اپنے محیرالعقول تدبر سے ایک اٹھتے ہوئے فتنہ کو روک دیا۔

حضرت کو واپس ہوتے ہوئے دیکھ کر صفیہ بنت حارث نے آپ برا بھلا کہنا شروع کیا تو آپ کے کسی صحابی نے غصہ میں آکر کہا کہ دیکھو یہ عورت امیرالمومنین سے گستاخی کر رہی ہے۔ یہ عورت ہمارے ہاتھ سے بچنے نہ پائے۔

حضرت نے بگڑ کر فرمایا کہ جو بھی عورت سے بدسلوکی کرے گا اسے سخت ترین سزا دوں گا۔

دشمنوں کے ساتھ آپ کے طرز عمل کی تصویر کشی آپکے ان الفاظ سے ظاہر ہوتی ہے جو اکثر آپ کی زبان پر جاری رہتے تھے

"متی اشفی غیضی اذا غضبت احین اعجز عن الانتقام فیقال لی، لو صبرت ام حین اقدر علیہ فیقال لی لو عفوت"

ترجمہ:۔ غضب ناک ہونے کی حالت میں میں اپنے غصہ کی آگ کب بجھاؤں۔ آیا اس وقت جبکہ میں انتقام سے عاجز

رہوں اور کہنے والا میری بے بسی دیکھ کر کہے کہ کاش صبر کر لیا ہوتا یا انتقام کی قدرت رکھنے کے وقت کہ لوگ کہیں کہ کیا اچھا ہوتا جو آپ معاف کر دیتے۔ (نفس رسول ج ۳)

ایک مکالمہ

جب امیر المومنین مال غنیمت سے متعلق گفتگو فرما رہے تھے عباد بن قیس جو بڑا طلیق اللسان اور سخن تراش تھا۔ اٹھا اور کہنے لگا کہ یا امیر المومنینؑ آپ نے عدل نہیں کیا۔ حضرت نے پوچھا کہ تو یہ کس طرح کہہ رہا ہے۔ عرض کیا کہ جو کچھ لشکرگاہ میں آپ نے تقسیم کر دیا اور انکی عورتوں اور بچوں اور اموال سے ہاتھ روک لیا۔ حضرت نے فرمایا:

امیر المومنینؑ: ایھا الناس من کانت به جراحة فلیداوھا بالسمن۔

عباد: جئنا نطلب غنائمنا فجائنا بالترھات۔

امیر المومنینؑ: ان کنت کاذبًا فلا اماتک الله حتی یدرکک غلام ثقیف

عباد: ومن غلام ثقیف

امیر المومنین: رجل لایدع لله حرمة الا انتھکھا۔

عباد: افیموت او یقتل

امیر المومنین: یقصمه قاصم الجبارین بموت فاحش یحترق منه دبرہ لکثرة مایجری من بطنه

(ناسخ۔ ج ۳)

امیر المومنین: اے لوگو جس کسی کو زخم آیا ہے گھی سے اس کا علاج کرو۔

عباد بن قیس: ہم اپنے غنائم طلب کرنے آئے ہیں اور باطل باتوں کے ساتھ آئے ہیں۔

امیر المومنینؑ: اگر تو جھوٹ کہہ رہا ہے خدا تجھے اس وقت تک موت نہ دے کہ غلام ثقیف تجھ کو پالے۔

عباد: وہ غلام ثقیف کون ہے۔

امیر المومنینؑ: وہ ایک آدمی ہے جو احکام خدا بجا نہیں لاتا ہوگا سوائے اسکے کہ اس کو پارہ پارہ کر دے گا۔

عباد: وہ اپنی موت سے مرے گا یا قتل ہوگا۔

امیر المومنین: خدائے جبار اس پر سخت موت مسلط کرے گا اس طرح کہ جو کچھ اس کے بطن سے خارج ہوگا اس سے اسکی دبر شدت سے جلتی رہے گی۔

خطبہ سوم بعد جنگ جمل

اس کے بعد حضرت نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔

یا اخابکر انت امرء ضعیف الراۓ او ما علمت انا لا ناخذ الصغیر بذنب الکبیر وان

اے بھائی بکر تو ایک ضعیف الرائے آدمی ہے یا تو نہیں جانتا کہ ہم صغیر کو گناہ کبیرہ میں ماخوذ نہیں کرتا مال اس تفریق

الاموال کانت لھم قبل الفرقۃ وتزوجوا علی الشدۃ وولد وا علی فطرۃ وانما لکم ما حوی عسکرھم وما کان فی دورھم فھو میراث فان عدا منھم احد اخذنا بذنبہ وان کف عنا لم نحمل علیہ ذنب غیرہ

یا اخا بکر لقد حکمت فیھم بحکم رسول اللہ فی اھل مکۃ فقسم ما حوی العسکر ولم یتعرض لما سوی ذلک وانما اتبعت اثرہ حذو النعل بالنعل۔

یا اخا بکر اما علمت ان دار الحرب یحل ما فیھا وان دار الھجرۃ یحرم ما فیھا الا بحق فمھلا مھلا رحمکم اللہ فان لم تصدقونی واکثرتم علی وذلک انہ تکلم فی ھذا غیر واحد فایکم یاخذ عائشۃ بسھمہ

سے پہلے ان کا تھا انہوں نے راہ ہدایت پر تزویج کی اور فطرت کے موافق صاحب اولاد ہوئے اور جو کچھ ان کے لشکر نے مکانوں میں جمع کیا وہ میراث ہے اور جو کچھ انہوں نے رزم گاہ میں لایا وہ تمہارے لئے ہے پس اگر ان میں سے کوئی شخص کوئی گناہ کرتا ہے تو اس گناہ میں ہم اس کو ماخوذ کریں گے اور اگر اس سے باز رہا تو ہم کسی کو کسی دوسرے کے گناہ کی وجہ کچھ نہ کہیں گے۔

اے بھائی بکر میں نے ان لوگوں کو وہی حکم دیا جو رسول اللہ نے فتح مکہ کے وقت دیا تھا اور فوج میں تقسیم کر دیا جو کچھ جمع تھا اور کسی نے اعتراض نہ کیا میں نے قدم بقدم رسول خدا کے عمل کی متابعت کی۔

اے بھائی بکر کیا تم جانتے ہو کہ دار الحرب میں جو کچھ ہے حلال ہے اور دار الھجر میں جو کچھ ہے حرام ہے سوائے حق واجب کے پس ٹھہر جاؤ ٹھہر جاؤ خدا تم پر رحم کرے۔ تم نے میری تصدیق نہ کی جب کہ تم میں سے اکثر میرے خلاف ہیں اور یہ اختلاف اسی وجہ سے واقع ہوا پس تم میں کون ہے جو عائشہ کو اپنے حصہ میں لے۔

جب کلام یہاں تک پہونچا ہر طرف سے آوازیں بلند ہوئیں یا امیر المومنین آپ راہ صواب پر ہیں اور ہم خطا کار ہیں۔ آپ دانا ہیں اور ہم جاہل ہیں۔ ہم نے جو کچھ کہا تھا اس سے توبہ کرتے ہیں اور خدا سے مغفرت کے خواستگار ہیں۔

(ناسخ)

خطبہ در مسجد بصرہ

ابن عباس سے روایت ہے کہ جنگ جمل سے فارغ ہونے کے بعد امیر المومنین نے حضرت عائشہ کے مقام پر تشریف لیجاکر انہیں مدینہ واپس جانیکی ہدایت فرمائی اس کے بعد اہل بصرہ کو مخاطب فرمایا:

یا اھل البصرۃ، یا اھل المؤتفکۃ، یا اھل الداء

اے اہل بصرہ اے عذاب خدا سے تباہ ہونے والی بستی کے رہنے والو

العضال، اتباع البهيمه، ياجند المرأة رغا فاجبتم وعقر فهربتم، ماء كم زعاق و دينكم نفاق واخلاقكم دقاق وعهدكم شقاق المقيم بين اظهركم مرتهن بذنبه والشاخص عنكم متدارك برحمة من ربه كانی بمسجدکم کجوجوء سفينة اونعامة جاثمة قد بعث اللّٰه تعالیٰ عليها العذاب من فوقها ومن تحتها وغرق من فی ضمنها۔

اے مجبور کر دینے والی بیماری میں مبتلا ہونے والو، چوپایوں کی پیروی کرنے والو۔ اے عورت کی فوج والو جب تمہیں مشغول کیا گیا بلبلاتے ہو جنگ کیلئے چلنے کو کہا گیا تو کترا تے ہو۔ تمہارا پانی تلخ، تمہارا دین نفاق اور تمہارے اخلاق گھٹیا ہیں تمہارا عہدوپیمان پُر عداوت۔ یہ تمام صفات تم میں قائم ہو گئی ہیں تم اپنے گناہوں کے مرتہن ہو تم سے پلٹ جانیوالا اپنے پروردگار سے حاصل کنندۂ رحمت ہے۔

گویا میں تمہاری مسجد کو دیکھ رہا ہوں جیسا کہ پانی پر کشتی کا سینہ یا سینہ پر سوتا ہوا شتر مرغ۔ اور خدا کا عذاب اس کے اوپر اور نیچے سے آیا ہوا ہے اور بصرہ کے تمام لوگ غرق ہو گئے ہیں۔

حسن بصری سے مکالمہ

ابن عباس سے مروی ہے کہ اوپر کا خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد حضرت منبر سے نیچے تشریف لائے اور چلنے لگے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ چلے یہاں تک کہ حسن بصری کے قریب سے گزرے جو وضو کر رہا تھا حضرت نے فرمایا اے حسن وضو مکمل طور پر کرو۔

حسن بصری: يا امير المومنين لقد قتلت بالامس اناسا يشهدون ان لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له وان محمدا عبده و رسوله، يصلون الخمس ويسبغون الوضوء امير المومنين، قد كان ما رأيت فما منعك ان تعين علينا عدونا؟

حسن بصری: یا امیر المومنین میں نے کل چند آدمیوں کو قتل کیا تھا جو لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له وان محمد عبده و رسوله کی گواہی دیتے تھے پنجگانہ نماز ادا کرتے تھے اور وضو مکمل طور پر کرتے تھے

امیر المومنین: جب تو نے یہ سب کچھ دیکھا پھر کس چیز نے تجھے ہمارے دشمنوں کی اعانت کرنے سے روکا۔

حسن بصری : واللہ لاصدقنک، یا امیر المومنین لقد خرجت فی اول یوم فاغتسلت وتحنطت وصببت علیّ سلاحی وانا لا اشک فی ان التخلف عن ام المومنین عایشۃ ھو الکفر فلما انتھیت الی موضع من الخریبۃ فادانی منادیا "یا حسن الی این ارجع فان القاتل والمقتول فی النار۔ فرجعت ذعرا وجلست فی بیتی فلما کان فی الیوم الثانی لم اشک ان التخلف عن ام المومنین عایشۃ ھو الکفر فتحنطت وصببت علیّ سلاحی وخرجت ارید القتال حتی انتھیت الی موضع من الخریبۃ فنادانی منادمن خلفی "یا حسن الی این مرۃ بعد اخری فان القاتل والمقتول فی النار"

امیر المؤمنین : صدقک افتدری من ذلک المنادی ؟

حسن : لا

امیر المومنینؑ : ذلک اخوک ابلیس وصدقک ان القاتل والمقتول منھم فی النار

حسن : الان عرفتُ یا امیر المومنین ان القوم ھلکی۔

حسن بصری : یا امیر المومنین خدا کی قسم میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں۔ پہلے روز میں نے غسل کیا حنوط لگایا اپنے کو سلاح سے آراستہ کیا اور ام المومنین عایشہ سے تخلف کو کفر جانتے ہوئے گھر سے نکلا پھر جب میں ایک خرابہ تک پہونچا ایک منادی نے مجھے آواز دی کہ اے حسن کدھر جا رہا ہے پلٹ جا کیوں کہ قاتل ومقتول دونوں جہنم میں جائینگے پس میں حیران ہو کر واپس ہو گیا اور اپنے گھر بیٹھ گیا۔ پھر جب دوسرا دن آیا ام المومنین عایشہ سے تخلف کو بے شک کفر سمجھا اور اپنے کو حنوط لگا کر اسلحہ سے آراستہ کیا۔ اور قتال کے ارادہ سے نکلا یہاں تک کہ اسی خرابہ تک پہونچا تھا کہ پیچھے سے کسی منادی کی آواز آئی کہ اے حسن کدھر جا رہا ہے بہ تحقیق کہ قاتل ومقتول دونوں جہنم میں جائینگے۔

امیر المومنین : تونے سچ کہا کیا تونے سمجھا کہ وہ منادی کون تھا۔

حسن : نہیں۔

امیر المومنین : وہ تیرا بھائی ابلیس تھا اس نے تیرے لئے تصدیق کی کہ انہی میں سے قاتل ومقتول دونوں جہنم میں جائینگے

حسن : یا امیر المومنین اب میں نے جانا کہ قوم نے مجھے ہلاک کیا۔ (ناسخ)

ابی یحییٰ واسطی سے مروی ہے کہ فتح کے بعد حسن بصری اور بہت سے لوگ جو امیر المومنین کے اطراف تھے ان کے پاس چند تختیاں تھیں جن پر یہ لوگ حضرت کے ارشادات لکھ لیتے تھے۔ حضرت نے بلند آواز سے حسن بصری سے پوچھا۔

امیر المومنینؑ : ما تضع ؟

حسن : نکتب اثارکم لنحدث بھا بعد کم

امیر المومنین : یہ کیا بنا رکھا ہے ؟

حسن : ہم اس پر آپکے آثار لکھ لیتے ہیں تا کہ آپکے بعد لوگوں سے بیان کر سکیں

امیرالمومنین : اما ان لکل قوم سامری وھذا سامری ھذہ الامۃ ۔ اما انہ لا یقول : لامساس ولکن یقول لا قتال

(احتجاج طبری جلد ۱)

امیرالمومنین : ہر قوم میں ایک سامری ہوتا ہے اس امت کا سامری یہی ہے البتہ وہ یہ نہیں کہتا کہ مجھے مس نہ کرو بلکہ وہ کہتا ہے مجھے قتل نہ کرو۔

زید بن صوحان کی شہادت پر حزن

زید بن جب کسی قدر جان باقی تھی حضرت انکے سرہانے آئے تو زید نے عرض کیا یا امیرالمومنین میں آپ کی رکاب میں جہاد نہ کرسکا۔

یا زید فواللہ ما عرفتک الا خفیف المؤنۃ کثیر المؤنۃ

اے زید خدا کی قسم تجھے کسی نے نہیں پہچانا مگر کم مایہ اور زیادہ مایہ والوں نے۔

پھر اس کے بعد سر کو اٹھایا اور فرمایا :

رایت یرحمک اللہ فواللہ ما عرفتک الا باللہ عالماً وبآیاتہ عارفاً واللہ ما قاتلت معک من جھل ولکنی سمعت حذیفہ بن الیمان یقول سمعت رسول اللہ یقول علیؑ امیر البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من نصرہ ومخذول من خذلہ الا وان الحق معہ

(〃)

میں نے تجھے دیکھا خدا تجھ پر رحم کرے خدا کی قسم تجھ کو نہیں پہچانا کسی نے سوائے عالم باللہ اور اسکی آیات کے عارف کے۔ خدا کی قسم تجھے قتل نہیں کیا مگر جاہلوں نے۔ لیکن میں حذیفہ بن یمان کو یہ کہتے سنا ہے کہ انھوں نے رسول خدا کو یہ فرماتے سنا تھا کہ علی نیک لوگوں کے سردار اور بدکاروں کے قاتل ہیں۔ جس نے اسکی مدد کی مدد کیا جائے گا جس نے اسکی مدد نہ کی اور چھوڑ دیا وہ بھی بے یار و مددگار چھوڑ دیا جائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ حق اس کے ساتھ ہے۔

خطبہ در مسجد بصرہ

جنگ کے بعد امیرالمومنینؑ تقریباً ایک ماہ بصرہ میں قیام پذیر رہے۔ گاہے گاہے اپنے نصیحت آمیز خطبات سے

ھدا ۔ مذہب موسیٰ کے بعد سامری اور اسکی اولاد "لامساس" کے نام سے مشہور ہو گئی تھی اس لئے کہ وہ ایک ایسے مرض میں مبتلا ہو گئی تھی کہ اگر انھیں کوئی مس کر لیتا تو انھیں سخت تکلیف ہوتی تھی اور مس کرنیوالا بھی اسی مرض میں مبتلا ہو جاتا تھا اس لئے وہ "لامساس" یعنی ہم کو مت چھوؤ چیختے رہتے تھے۔

اہل بصرہ کے خیالات صاف کرتے رہے چند روز بعد ایک جمعہ کو مسجد بصرہ میں یہ خطبہ انشا فرمایا اس خطبہ میں حضرت نے خاص طور پر احنف ابن قیس کو مخاطب فرمایا اور بصرہ کے شدائد و دواہی سے مطلع فرمایا۔

یا احنف کانی بہ وقد سار بالجیش الذی لا یکون لہ غبار ولا لجب ولا قعقعہ لجم ولا حمحمۃ خیل یثیرون الارض باقدامھم کانھا اقدام النعام یؤمی بذلک الی صاحب الزنج۔ ویل لسککم العامرۃ والدور المزخرفۃ التی لھا اجنحۃ کاجنحۃ النسور وخراطیم کخراطیم الفیلۃ من اولئک الذین لا یندب قتیلھم ولا یفقد غائبھم انا کاب الدنیا لوجھھا وقادرھا بقدرھا وناظرھا بعینھا۔

اے احنف گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک شخص ایک لشکر کے ساتھ گذر رہا ہے جس سے نہ گرد اٹھ رہی ہے نہ آوازیں ہیں نہ گھوڑوں کی ہنہناہٹ اور نہ لگام و اسلحہ کی آوازیں وہ زمین کو اپنے پیر سے اسطرح کھندلتے ہیں جیساکہ شتر مرغ پیر سے کھندلتے ہیں اس کلام سے حضرت صاحب زنج کیطرف اشارہ فرماتے ہیں۔

وائے ہو تمہاری آباد کردہ عمارات پر تمہارے آراستہ کردہ مکانوں پر جس کے باز و عقاب کے بازو جیسے اور سامنے کا حصہ ہاتھی کی سونڈ کیطرح ہے اور ان لوگوں پر جو نہ اپنے مقتولوں پر گریہ کرتے ہیں اور نہ اپنے گم شدہ لوگوں کو تلاش کرتے ہیں میں دنیا کو اس کے چہرہ کے بھل پچھاڑ دینے والا ہوں میں اس پر قادر ہوں اور اس کو دیکھتا ہوں۔

خُطبَہ

اس خطبہ میں بھی حضرت نے آیندہ ہونے والے چند واقعات بیان فرمائے۔

کانی اراھم قوما کان وجوھھم المجان المطرقۃ یلبسون السرق والدیباج ویعتقبون الخیل العتاق ویکون ھناک استحرار قتل حتی یمشی المجروح علی المقتول ویکون المفلت اقل من الماسور

فقال لہ بعض اصحابہ لقد اعطیت یا امیر المومنین علم الغیب؟

گویا میں ایک گروہ کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے چہرے ٹھونکے ہوئے سپر کے جیسے ریشمی اور نفیس لباس میں ملبوس تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہو کر قانون کارزار کی حرارت بتا رہے ہیں حتیٰ کہ زخمیوں کو مقتولوں پر چلایا جا رہا ہے جو رہا ہونے والے قیدیوں سے بھی کمتر ہیں۔

بعض اصحاب نے پوچھا یا امیر المومنین آیا آپ کو علم غیب عطا ہوا ہے۔؟

فضحک علیہ السلام وقال للرجل وکان کلبیا یا اخا کلب لیس ھو بعلم انما علم الغیب وانما ھو تعلم من ذی علم انما علم الغیب علم الساعۃ وما عددہ اللہ سبحانہ بقولہ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام فیعلم اللہ سبحانہ ما فی الارحام من ذکر او انثی و قبیح او جمیل و سخی او بخیل و شقی او سعید ومن یکون للنار حطبا او فی الجنان للنبیین مرافقا فھذا علم الغیب الذی لا یعلمہ احدا الا اللہ وما سوی ذلک فعلم علمہ اللہ نبیہ فعلمنیہ ودعا لی بان یعیہ صدری و تضطم علیہ جوانحی۔

حضرت نے ہنس کر اس کو جواب دیا جو بنی کلب سے تھا کہ اے بھائی کلب یہ علم غیب نہیں ہے بلکہ صاحب علم سے سیکھا ہوا علم ہے۔ بہ تحقیق کہ علم غیب ظہور قیامت کا علم ہے جس کا حساب خداوند تعالٰے کے پاس ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ "بے شک وقوع قیامت کا علم خدا کے پاس ہے وہی مینہ برساتا ہے اور رحم میں جو کچھ ہے وہ جانتا ہے"۔ پس خدا ہی جانتا ہے کہ رحم میں نر ہے یا مادہ، نیک ہے یا بد، سخی ہے یا بخیل، شقی ہے یا سعید اور وہ جہنم میں جانے والا ہے یا پیغمبروں کے ساتھ جنت میں رہنے والا یہ علم غیب ہے جو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا اس کے علاوہ بھی علم ہے جسکی اللہ نے اپنی نبی کو تعلیم دی اور انہوں نے مجھے تعلیم دے کر دعا کی کہ میرا سینہ اس کا مخزن بن جائے اور میرے پہلو اس کا احاطہ کر لیں۔

ارشاد یہاں تک پہونچا تھا کہ احنف بن قیس نے سوال کیا کہ یا امیر المومنین بصرہ پانی میں کب غرق ہوگا۔ حضرت نے جواب دیا کہ تو اس زمانہ تک باقی نہ رہے گا۔ اس کے لئے کئی قرن گذر جائیں گے۔ حاضرین کو چاہیئے کہ غائبین تک پہونچا دیں اور یہ بصرہ کہ جو آج تم لوگ دیکھ رہے ہو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچ جائیگا۔

اس کے بعد سیدھی جانب ملاحظہ فرمایا اور پوچھا کہ یہاں سے اُبلہ تک کتنا فاصلہ ہے۔ منذر بن جارود نے جواب دیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں ابلہ یہاں سے چار فرسخ ہے۔ اسکی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا۔

فوالذی بعث محمدا و اکرمہ بالنبوۃ وخصہ بالرسالۃ وعجل بروحہ الی الجنۃ لقد سمعت منہ کما تسمعون منی ان قال لی یا علیؑ ھل علمت ان بین التی تسمی البصرۃ وتسمی الابلۃ اربعۃ فراسخ وسیکون فی التی تسمی الابلۃ موضع اصحاب العشور یقتل فی ذلک الموضع من امتی سبعون الفا شھید ھم یومئذ بمنزلۃ شھداء بدر

اسکی قسم جس نے محمد کو معبوث کیا، نبوت سے کرم کیا اور رسالت سے مخصوص فرمایا اور انکی روح کو جنت میں بھیجنے میں تعجیل کی میں نے ان سے سنا ہے جیسا کہ تم مجھ سے سن رہے ہو۔ فرمایا کہ یا علیؑ آیا تم جانتے ہو کہ بصرہ اور ابلہ کے درمیان فاصلہ چار فرسخ ہے ابلہ میں جو مقام اشاراں ہے وہاں میری امت سے ستر ہزار آدمی قتل کئے جائیں گے اور ان کے شہداء کو شہدائے بدر کا درجہ ملے گا۔

منذر نے پوچھا کہ یا امیر المومنین ان مسلمانوں کے قاتل کون ہوں گے؟

قال. یقتلھم اخوان الجن وھم جیل کانھم الشیاطین سود الوانھم منتنۃ اراحھم شدید کلبھم قلیل سلبھم طوبی لمن قتلھم وطوبی لمن قتلوہ ینفر لجھادھم فی ذلک الزمان قوم اذلۃ عند المتکبرین من اھل ذلک الزمان مجھولون فی الارض معرفون فی السماء تبکی السماء علیھم وسکانھا والارض وسکانھا ثم ھملت عیناہ بالبکاء۔

ثم قال ویحک یا بصرۃ فویلک یا بصرۃ من جیش من نقم اللہ لا رھج لہ ولا حس وسیبتلی اھلک بالموت الاحمر و بالجوع الاغبر واللہ ھادی الی الرشاد۔

دزنگیوں کو جو صاحب زنج کے لشکر سے ہوں گے اسطرح بیان فرمایا ہے) کہ انہیں جنوں کے بھائی قتل کریں گے یہ شیاطین کے طایفہ کی مانند ہوں گے انکا رنگ سیاہ ہوگا اور انکی بو گندہ ہوگی ان کا کاٹنا بہت شدید ان کا لباس ماتمی اور قیمت بہت کم ہوگی بشارت ہے اس کے لیئے جس نے انہیں قتل کیا نیز اس کیلئے جو ان کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ اس زمانہ میں جو قوم ان سے جہاد کرنے کیلئے متحد ہوگی جو متکبرین کی نظر میں کھٹکے گی اور اہل زمانہ کے نزدیک گمنام رہے گی لیکن آسمان والے فرشتے انھیں اچھی طرح جانتے ہوں گے اور ان پر آسمان اور ساکنین ارض و سما گریہ کریں گے۔ حضرت کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا کہ اے بصرہ والے ہو تجھ پر اس فوج کیوجہ جو عقوبت خدا رکھتی ہے اور جس میں نہ آواز ہے اور نہ جنبش۔ تیرے رہنے والے جلد عبرتناک سرخ موت (قتل) اور بھوک سے ہلاک ہوں گے۔ بیشک اللہ راہ راست کی ہدایت کرنیوالا ہے۔

اس کے بعد فرمایا:۔

یا ابن جارود والذی خلق الحبۃ و برء النسمۃ لو اشاء لاخبرتکم بخراب العرصات عرصۃ عرصۃ متی تخرب ومتی تعمر بعد خرابھا الی یوم القیمۃ وان عندی من ذلک علماً جماً وان تسألونی تجدونی بہ عالماً لا اخطی منہ علماً ولا دافناء ولقد استودعت علم القرون الاولی وما ھو کائن الی یوم القیمۃ۔

اے فرزند جارود اسکی قسم جس نے دانہ کو شگفتہ کیا اور مخلوق کو پیدا کیا اگر میں چاہوں تو قیامت تک ایک ایک مقام کی بربادی سے متعلق تمہیں خبر دوں کہ کب اسکی تباہی ہوگی اور خرابی کے بعد پھر کب آباد ہوگا بہ تحقیق کہ میرے پاس بیحساب علم ہے اگر تم مجھ سے سوال کرو گے تو جانو گے کہ اس سے میں ایسا عالم ہوں کہ جس سے خطا نہیں ہوتی خواہ وہ قرنہائے گذشتہ سے متعلق ہوں یا قیامت تک راتع ہونے والے امور سے۔ یہ سب مجھ میں ودیعت ہیں۔

پھر فرمایا:

واقسم لکم یا اھل البصرۃ ما الذی ابتدأتکم بہ من التوبیخ الا تذکیرٌ و موعظۃ لما بعد لکی لا تسرعوا الی الوثوب فی مثل الذی وثبتم وقد قال اللہ لنبیہ صلوات اللہ علیہ والہ "وذکر فان الذکری تنفع المومنین۔

اے اہل بصرہ خدا کی قسم میں نے جو کچھ زجر و توبیخ کی یہ سب تمہاری نصیحت کیلئے تھی نہ کہ طعن و تشنیع تاکہ میری نصیحتوں پر کاربند رہو اس کے بعد ایسے امور میں جلد بازی نہ کرو اور خودداری سے کام لو۔ خداوند تعالیٰ اپنے پیغمبر سے فرماتا ہے کہ وعظ کرے کہ وعظ و نصیحت مومنین کو فائدہ پہونچاتے ہیں۔

بصرہ والوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا امیرالمومنین اہل جماعت، اہل فرقہ، اہل بدعت اور اہل سنت سے متعلق کچھ فرمائیے۔

قال اذا سالتنی فافھم عنی مولا علیک ان لا تسئل احداً بعدی اما اھل الجماعۃ فانا ومن اتبعنی وان قلوا ذلک الحق عن امر اللہ وامر رسولہ۔ واما اھل الفرقۃ المخالفون لی ومن اتبعھم وان کثروا۔ واما اھل السنۃ فالمستمسکون بما سنۃ اللہ لھم ورسولہ وان قلوا۔ واما اھل البدعۃ فالمخالفون لامر اللہ ولرسولہ والعاملون برایھم واھوائھم وان کثروا وقد مضی منھم الفوج الاول وبقیت افواجٌ وعلی اللہ قصمھا واستیصالھا عن جدد الارض وباللہ التوفیق۔

(ناسخ)

جب تو نے سوال کیا ہے اس کا جواب بھی مجھ سے سمجھ لے۔ تجھ پر لازم نہیں کہ میرے بعد کسی اور سے سوال نہ کرے۔ سن لے کہ اہل جماعت میں ہوں اور جنہوں نے میرا اتباع کیا خواہ وہ کتنے ہی کم کیوں نہ ہوں وہ احکام خدا و رسول کے پابند ہیں۔ اہل فرقہ میرے مخالفین اور انکی اتباع کرنے والے ہیں خواہ وہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں اور اہل سنت وہ ہیں جو خدا اور رسول کی سنت سے متمسک ہوں خواہ وہ کتنے ہی کم کیوں نہ ہوں اور اہل بدعت وہ ہیں جو احکام خدا و رسول کی مخالفت کرتے ہوں اور اپنی خواہش اور رائے پر عمل کرتے ہوں خواہ وہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں ان کا گروہ اول تو گذر چکا اور بہت سے ابھی باقی ہیں۔ یہ خدا کے اختیار میں ہے کہ انھیں ہلاک کرے اور ان کا سطح زمین سے استیصال کرے۔ توفیق خدا کے اختیار میں ہے۔

خطبہ بمقام رحبہ

(بعد واپسی از جنگ جمل)

اما بعد یا اهل الکوفة فان لکم فی الاسلام فضلاً مالم تبدّلوا وتغیّروا ودعوتکم الی الحق فاجبتم وبدأتم بالمنکر فغیّرتم الا انّ فضلکم فیما بینکم وبین الله فامّا فی الاحکام والقسم وانتم اسوة غیرکم ممّن اجابکم ودخل فیما دخلتم فیه الا انّ اخوف ما اخاف علیکم اتباع الهوی وطول الامل فامّا اتباع الهوی فیصدّ عن الحق وامّا طول الامل فینسی الاخرة۔ الا انّ الدنیا قد ترحّلت مدبرة والاخرة قد ترحّلت مقبلة ولکل واحدة منهما بنون فکونوا من ابناء الاخرة الیوم عملٌ ولا حساب وغداً حسابٌ ولا عمل الحمد لله الذی نصر ولیّه وخذل عدوّه واعزّ الصادق المحق واذلّ الناکث المبطل علیکم بتقوی الله وطاعة من اطاع الله من اهل بیت نبیّکم الذین هم اولی بطاعتکم فیما اطاعوا الله فیه من المنتحلین المدّعین القائلین لنا تفضّلون بفضلنا ویجاحدونا امرنا وینازعونا حقّنا ویدافعونا عنه فقد ذاقوا وبال ما اجترموا فسوف یلقون غیّاً الا انّه قد قعد عن نصرتی منکم رجال فانا علیهم عاتب زار فاهجروهم واسمعوهم ما یکرهون حتی یعتبوا۔

اے کوفہ والو! تمہارے لئے اسلام میں فضیلت ہے تم اسے تبدیل یا متغیر نہ کرو میں نے تمہیں حق کیطرف دعوت دی اور تم نے اسے قبول کیا اور پھر راستہ سے برگشتہ ہوگئے اور منکرات کی ابتدا کی اور اس کو بدل ڈالا جان لو تمہاری فضیلت تمہارے اور خدا کے درمیان کس وجہ سے ہے احکام کی تعمیل اور غنیمت کی تقسیم میں تم اور تمہارے اغیار سب برابر ہیں میں کسطرح تمہارے کہنے کو منظور کروں تم نے یہ اعتراض کس وجہ سے کیا۔ آگاہ ہوجاؤ کہ تمہاری وجہ مجھے بہت خوف ہے کہ تم ہوا و ہوس کے اور طویل آرزوں کے تابع ہوجاؤ گے۔ خواہشات کی اتباع تمہیں راہ حق سے روک دیگی اور حرص دنیا آخرت کو بھلادے گی۔ آگاہ ہوجاؤ کہ دنیا منہ پھیر کر چلی جاتی ہے اور آخرت آپہونچتی ہے ان میں سے ہر ایک کے تم لوگ گویا فرزند ہو پس تم آخرت کے فرزند بنو آج کا دن عمل کرنے کا ہے حساب کا نہیں اور کل کا دن حساب کا ہوگا عمل کا نہیں۔ تمام حمد خدا کیلئے ہے کہ وہ اپنے دوست کی نصرت کرتا ہے اور اپنے دشمن کو ذلیل کرتا ہے سچے طور پر حق کے ماننے والے کو عزت بخشتا ہے اور ناکث و مبطل کو ذلیل کرتا ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ اللہ سے تقویٰ اختیار کریں اور اسکی اطاعت کریں جس نے خدا کی اور تمہارے نبی کے اہل بیت کی اطاعت کی جو اطاعت کے لئے سب سے بہتر ہیں نہ کہ دوسروں کی فضیلت کو اپنے پر تحویل کرنے والے اس کے مدعی اور اقرار کرنے والے انھوں نے

خدا کی اطاعت کی۔ انہوں نے ہماری فضیلت سے اپنے فضل کا دعویٰ کیا، ہمارے امر سے عمداً انکار کیا، ہمارے حقوق میں تنازعہ کیا اور ہمیں اس سے دفع کیا پس یہ ضرور ہوگا کہ وہ ایک روز اپنے کیفر اعمال کا ذائقہ چکھیں گے اور اپنی گمراہی سے ملاقات کریں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ایک جماعت نے میری نصرت سے ہاتھ روک لیا مگر میں ان کی سرزنش سے نہیں رکا مگر تم لوگوں نے ان سے کنارہ کشی اختیار کی اور انہیں سخت مکروہ باتیں سنائیں تاکہ وہ اپنی حرکات سے پشیمان ہوں۔

(ناسخ ج ۲)

خطبہ در مسجد کوفہ

(۱۶ ارجب سنہ ۳۶ھ جمعہ)

چار روز تک لوگ حضرت امیر المومنینؑ سے مقام رحبہ پر ملتے رہے بعض نے شریک جہاد نہ ہونے پر اظہار شرمندگی کیا اور عذر خواہی کی اس کے بعد حضرت کوفہ تشریف لے گئے اور ۱۶ ارجب کو مسجد کوفہ میں یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

الحمد لله احمده واستعينه واستهديه واعوذ بالله من الضلالة من يهدى الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له واشهد ان محمداً عبده ورسوله انتجبه لامره واختصه بالنبوة اكرم خلقه عليه واحبهم اليه فبلغ رسالة ربه ونصح لامته وادى الذى عليه واوصيكم بتقوى الله امرتم والاحسان وخلقتم فاحذروا من الله ما حذركم من نفسه فانه حذر باساً شديداً واخشوا الله

تمام تعریف اللہ کیلئے ہے میں اسکی حمد کرتا ہوں اور اسی سے استعانت و ہدایت چاہتا ہوں گمراہی سے بچنے میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اللہ نے جسکی ہدایت کی اس کے لئے گمراہی نہیں اور جو گمراہ ہو پھر اس کا کوئی ہادی نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں جن کا اس نے ایک امر کیلئے انتخاب کیا اور نبوت سے مخصوص کیا اور تمام مخلوق سے برگزیدہ کیا اور تمام مخلوق سے چاہا کہ ان سے محبت کرے پس انہوں نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ کی اور امت کو

خشیۃً لیست بتعذیر واعملوا فی غیر ریاء ولا سمعۃٍ فانہ من عمل لغیر اللہ وکلہ اللہ الی ما عمل لہ ومن عمل للہ مخلصا تولی اللہ اجرہ واشفقوا من عذاب اللہ فانہ لم یخلقکم عبثاً ولم یترک شیئاً من امرکم سدیً قد سمّی آثارکم وعلم اعمالکم وکتب اجالکم فلا تغتروا بالدنیا فانھا غرارۃ باھلھا مغرور من اغتر بھا والی فناء ما ھی۔ ان الاخرۃ ھی دار الحیوان لو کانوا یعلمون۔ اسئل اللہ منازل الشھداء و مرافقۃ الانبیاء و معیشۃ السعداء فانما نحن لہ وبہ۔

(ناسخ۔ جلد ۲)

نصیحت کی اور اپنی ذمہ داری کو پورا کیا جس پر وہ مامور تھے، اور فرمایا کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے تقوی اختیار کریں تم نیک کاموں کے لئے ہی پیدا کئے گئے ہو خدا سے ڈرو اور ان امور سے جن سے ڈرنے کو تمہیں کہا گیا ہے۔ بیشک اس نے عذاب شدید سے ڈرایا ہے۔ خدا سے خوف کرو ان امور سے جو تدبیر معذرت سے باہر ہیں بغیر ریاکے ہوں دکھانے اور سنانے کے نہ ہوں جس نے غیر خدا کیلئے کوئی عمل کیا اللہ اس کو اسی کے سپرد کردیتا ہے اور جس نے خدا کیلئے کوئی عمل خلوص کے ساتھ بجالایا اللہ اسکی، اس کو جزا دیتا ہے خدا کے عذاب سے ڈرو کیونکہ خدا نے تم کو نہ ہی بیکار پیدا کیا ہے اور نہ ہی کوئی غیر نفع بخش کام تمہارے ذمہ کیا تمہارے آثار کو موسوم کیا اور تمہیں نیک عمل کی تعلیم دی اور تمہاری موت کا وقت مقرر کیا پس تم دنیا پر فریفتہ نہ ہو کیونکہ وہ اپنے اہل کو فریب دینے والی اور اپنے عاشقوں کو دھوکا دینے والی ہے اسکی ہر چیز فانی ہے بتحقیق کہ آخرت زندگانی جاوید کی حامل ہے اگر تم اس بات کو سمجھو۔ میں اللہ سے شہداء کے منازل انبیاء کی ہمراہی، اور سعداء کی معیشت کے متعلق سوال کرتا ہوں کیونکہ ہم اس کے لئے ہیں اور اسی کے لئے ہیں۔

کتاب الصفین

مدینہ والوں کی بیعت سے فارغ ہونے کے بعد امیر المومنین نے اپنے حکام صوبجات کے نام فرامین جاری فرمائے کہ اپنی اپنی رعایا سے حضرت کی بیعت لیں۔ ونیز ایک فرمان معاویہ کے نام بھیجا کہ تمام مہاجر و انصار نے میری بیعت اسی طرح کرلی ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر، عمر، و عثمان کی کی تھی۔ یہاں حضرت نے اپنا خلافت کا منصوص

من اللہ ہونا بیان نہیں فرمایا بلکہ یہ تحریر فرمایا کہ امت کا اجماع جو تمہاری عقیدت میں حجت امامت ہے میرے حق میں قرار پایا لہذا تم معہ اپنے تمام اراکین حکومت و سربرآوردہ اشخاص آکر میری بیعت کر لو۔

(یہ مکتوب نہج البلاغہ میں مرقوم ہے)

اس دوران طلحہ وزبیر نے امیر المومنینؑ کی طرز جہاں بانی کو اپنی مرضی کے خلاف پا کر عمرہ کے بہانہ سے مدینہ سے نکل گئے اور ام المومنین حضرت عائشہ اور چند دیگر اشخاص سے مشورہ کرکے بیٹھے کیا کہ امیر المومنین سے خلافت چھین لیں۔ میدانِ کارزار بصرہ قرار دیکر ام المومنین کو کمانڈر انچیف کی حیثیت سے ساتھ لیکر بصرہ روانہ ہوئے اس جنگ کی وجہ یہ بتائی گئی کہ ام المومنین خون عثمان کا انتقام لینا چاہتی ہیں جس کے ذمہ دار امیر المومنین ہیں۔ معاویہ کو ایک بہانہ مل گیا اور انھوں نے امیر المومنینؑ کو جواب بھیجا کہ پہلے قاتلین عثمان انکے حوالہ کئے جائیں اور بیعت کا دوبارہ انتظام کیا جائے اس لئے کہ یہ بیعت عامہ نہ تھی بلکہ چند مخصوصین نے بیعت کی تھی۔ اس سلسلہ میں ایک طویل مراسلت چلی جو باب مکتوبات نہج البلاغہ، مستدرک، آل کاشف الغطا، مکتوبات علی از حکیم نبی احمد خاں رامپوری اور نہج الاسرار جلد سوم وغیرہ میں مرقوم ہیں۔ نہج الاسرار جلد سوم میں صرف وہی مکتوبات لکھے گئے ہیں جو نہج البلاغہ میں نہیں ہیں۔

جب حضرت کی تمام نصائح و ہدایات ناکام رہیں اور معاویہ نے اس امر کے فیصلہ کو میدانِ کارزار ہی قرار دیا حضرتؑ مجبور ہو گئے اور اپنے حکام کے نام فرامین بھیجے کہ جلد فوجی کمک روانہ کریں اور ترغیب و تحریص جہاد میں حضرتؑ نے کوفہ میں یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

خُطبہ

إنّ الله قد اكرمكم بدينه و خلقكم لعبادته فانصبوا انفسكم فى اداء حقه وَ وا نجزوا موعودة.

وَاعلموا انّ الله جعل اساس الاسلام متينةً وعراه وثيقةً ثمّ جعل الطاعة حظ الانفس برضا الربّ وغنيمة الاكياس عند تفريط العجزة وقد حُمِّلت اُسودها ولا قوة الا بالله ونحن سائرون انشاء الله الى مَن سَفِهَ نفسه وتناولُ ماليس له وما لا يُدرِكه

بہ تحقیق کہ خدا نے تمہیں اپنے دین سے مکرم کیا اور تمہیں اپنی عبادت کیلئے خلق فرمایا پس اپنے کو اس کے حق کی ادائیگی میں وقف کردو اور اپنے کو اس سے وفائے عہد کا جز قرار دے کو جان ہو کہ خدا نے اساس اسلام کو محکم بنایا اور اس کو وثیقہ قرار دیا۔ پھر تفریط العجز کے ساتھ اپنی طاعت کو رب کی رضا اور عقلمندوں کے لئے مال غنیمت اور اپنی پسندیدگی کا ایک جز قرار دیا عوام کے امور کا حل وعقد میرے حوالہ کیا کوئی قوت نہیں سوائے اللہ کے۔ اگر خدا نے چاہا تو ہم اس شخص کی

معاویة وجند الفئة الباغية يقودهم
ابليس ويبرق لهم ببارق تسويفه و
يدليهم بغروره وانتم اعلم الناس
بحلاله وحرامه فاستغنوا بما علمتم
واحذروا ما حذركم الله من الشيطان
وارغبوا فيما انالكم من الاجر والكرامة
واعلموا ان المسلوب من سلب دينه وامانته
والمغرور من اتى الضلالة على الهدى فلا
اعرفن احد أ منكم تقاعس عنّى

وقال في غيري كفاية فان الذود
الى الذود ابل ومن لا يذد عن حوضه
تيهدم ثم اني امركم بالشدة في الامر
والجهاد في سبيل الله وان لا تغتابوا
مسلما وانتظروا النصر العاجل من الله۔

کیطرف کوچ کریں گے جس نے اپنے نفس کو سفاہت میں
مبتلا کر لیا ہے اور اس کام میں دست اندازی کی ہے
جو اس کے لئے نہیں ہے اور وہ اس کا ادراک نہیں
کر سکتا۔ معاویہ اور ان کے باغی گروہ کے منہ میں ابلیس
نے لگام دیدی ہے اور اسکی چمک سے انہیں دھمکاتا
رہتا ہے وعدہ کر کے ایفا نہیں کرنا دھوکے کے دلائل
پیش کرتا ہے تم لوگ خدا کے حلال و حرام کو سب سے
زیادہ جانتے ہو میں تمہیں جو کچھ کہتا ہوں اسمیں میری
استعانت کرو خدا سے ڈرو جیسا کہ خدا نے شیطان سے
بچنے ڈرایا ہے اور میں جس اجر و کرم کی تمہیں اطلاع دیتا
ہوں اسکی طرف راغب ہو۔ جان لو کہ مسلوب وہ ہے
جس نے شعار دین اور آثار امانت کو عریاں کر دیا اور
مغرور وہ ہے جس نے ہدایت پر ضلالت کو اختیار کیا
میں تم میں سے ایسے شخص کو بھی نہیں جانتا جو اپنے کو مجھ
زیادہ برگزیدہ سمجھتا ہو۔

میرے اغیار کے پاس شکست کھانا اور لوٹنا ہے
ان کو دفع کرنا گویا اونٹوں کو دفع کرنا ہے اور جس نے
انہیں حوض سے دفع نہ کیا ایک دوسرے کے خون کو
مباح کیا میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کیلئے دل کو جہاد
کیلئے منضبط بناؤ مسلمانوں کو مغلوب کرنے کا خیال نہ کرو
اور اللہ سے نصرت کے منتظر رہو۔

حضرت امیر المومنینؑ ۵ شوال ۳۶ھ یوم چہار شنبہ شام روانہ ہوئے اور روانگی سے قبل بمقام
نخیلہ خطبہ ارشاد فرمایا۔ " الحمد للہ کلما وقب لیل . . . . . جو نہج البلاغہ میں درج ہے۔

(۲) خطاب بہ مالک اشتر

زیاد اور شریح کو حضرت نے پہلے ہی بجانب شام روانہ کر دیا تھا جو منازل طے کرتے جا رہے تھے کہ ابوالاعور سلمہ کے تحت سپاہ شام کا ایک دستہ نظر آیا جنہیں زیاد نے متابعت حضرت امیر المومنین کی دعوت دی مگر انہوں نے انکار کیا۔ اس پر زیاد نے فوراً حضرت امیر المومنین کو صورت حال کی تفصیلی رپورٹ روانہ کی۔ رپورٹ ملنے پر حضرت نے مالک اشتر کو طلب فرما کر حکم دیا کہ :-

یا مالک اِنّ زیاداً و شریحاً ارسلا اِلَیَّ یُعلمانِ اَنّهما لقیا اَبا الاعور السّلمی فی جُندٍ من اهلِ الشّام بسُورِ الرّوم فنبّانی الرّسولُ اَنّه ترکهم متواقفین فالنّجا اِلی اَصحابک النّجا فاذا اتیتهم فانت علیهم وایّاک اَن تبدء القومَ بقتالٍ اِلّا اَن یبدؤک حتّی تلقاهم وتسمع منهم ولا یجرمنّک شنآنهم علی قتالهم قبل دعائهم والاعذار الیهم مرّة بعد مرّة واجعل علی میمنتک زیاداً وعلی میسرتک شریحاً وقف بین اَصحابک وسطاً ولا تدن منهم دنوّ من یرید اَن ینشب الحرب ولا تباعد منهم تباعد من یهاب الباس حتّی اقدم الیک فانّی حثیث السّیر الیک ان شاء الله۔

اے مالک! زیاد و شریح نے میرے پاس پیامبر کے ذریعہ اطلاع بھیجی ہے کہ انہوں نے ابوالاعور اسلمی سے جو شامی فوج کے دستہ کے ساتھ ہے روم کے قلعہ کی فصیل کے قریب ملاقات کی ہے اور اپنے مقام پر ساکن ہیں اور احکام کے منتظر ہیں پس تم انکی جانب روانہ ہو میں تمہیں ان پر حاکم مقرر کرتا ہوں تمہیں چاہیئے کہ ان سے اسوقت تک جنگ کی ابتدا نہ کریں جب تک کہ وہ ابتدا نہ کریں اور تم ان سے سن نہ لو کہ انہوں نے قتال کیلئے اظہار دشمنی نہ کر دیا اور جب تک تم مکرر سکرر ہدایت نہ کر لو۔ زیاد کو میمنہ پر شریح کو میسرہ پر مقرر کر دو اور تم اپنے اصحاب کے درمیان قلب میں رہو۔ دشمن کے لشکر سے اس قدر نزدیک نہ رہو کہ ناچار آتش حرب سلگ جائے اور اس قدر دور بھی نہ رہو کہ وہ گمان کریں کہ تم ڈر گئے اور میدان حرب سے کنارہ کشی اختیار کی۔ انشاء اللہ میں بہت جلد وہاں پہونچتا ہوں۔

زیاد و شریح کو حضرت نے ہدایت فرمائی کہ مالک اشتر کی متابعت کریں اور اس وقت تک جنگ شروع نہ کریں جب تک میں وہاں نہ آجاؤں۔

خُطبَہ

(۴۳) رسالت شرجیل وجواب حضرت امیر المومنینؑ

صفین پہونچنے کے بعد بھی حضرت امیر المومنینؑ نے ہدایت ونصائح اور دعوت ایمان میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور معاویہ کے پاس اپنے متعدد اصحاب سے کہلا بھیجا کہ راہ راست پر آجائے اور خون ریزی سے بچے مگر معاویہ نے ہر وقت وہی جواب دیا کہ قاتلین عثمان اس کے حوالہ کر دیں اور آپ خلافت سے دست کش ہوجائیں چنانچہ حبیب بن مسلمہ اور شرجیل سے بھی معاویہ نے یہی کہلا بھیجا جس کے جواب میں حضرت نے ان دونوں سے فرمایا

أمّا بعد فانّ الله قد بعث النبیّ فانقذ به من الضلالة ونعش به من الهلكة وجمع به بعد الفرقة ثم قبضه الله الیه وقد أدّی ما علیه ثمّ استخلف الناس ابا بكر ثم استخلف ابو بكر عمر و نحن آل الرسول واحق بالأمر فغفرنا ذلك لهما ثمّ ولّی الناس عثمان فعمل جا شیاء عابها الناس علیه فسار الیه ناس فقتلوه ثم اتانی الناس وأنا معتزل أمرهم فقالوا لی بایع فابیت علیهم فقالوا لی بایع فانّ الامّة لا ترضی الا بك وانا نخاف ان لم تفعل ان یفترق الناس فبا یعتهم فلم یرعنی الا شقاق رجلین قد بایعانی وخلاف معویة ایّا الذی لم یجعل الله له سابقة فی الدین ولا سلف صدق فی الاسلام طلیق ابن طلیق وحزب من الاسلام لم یزل لله وللرسول وللمسلمین عدوا هو وابوه حتی دخلا فی الاسلام كارهین مكرهین فعجبنا لكم ولاجلا بكم معه و

بتحقیق کہ اللہ نے نبی کو مبعوث کیا کہ لوگوں کو گمراہی اور ہلاکت سے بچائے اور اس فرقہ واریت سے نجات دے جو انہیں پہلے سے موجود تھی پھر اللہ نے دنیا سے انہیں اٹھا لیا۔ انہوں نے حق رسالت ادا کیا جو انہیں کرنا تھا ان کے بعد لوگوں نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا پھر ابوبکر نے عمر کو خلیفہ بنایا۔ ہم آل رسول ہیں اور اس امر کے سب سے زیادہ حقدار ہیں ان دونوں نے ہمیں نظر انداز کر دیا پھر لوگوں نے عثمان کو اپنا ولی بنایا انہوں نے بعض کام ایسے کئے کہ لوگوں نے انکی وجہ ان پر عیب لگایا شورش کی اور انہیں قتل کر دیا اس کے بعد لوگ میرے پاس آئے جبکہ میں انکے امر سے بالکل بے تعلق ہوکر خانہ نشین تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ میری بیعت کرنا چاہتے ہیں مگر میں نے انکار کیا پھر انہوں نے کہا کہ بیعت لیں کیونکہ امت سوائے آپ کے اور کسی کی بیعت پر رضامند نہیں ہے ہمیں خوف ہے کہ اگر آپ ہمارے التماس کو قبول نہ کریں تو امت پریشان اور پراگندہ ہو جائے گی اس لئے میں نے ان سے بیعت لی اس وقت کسی نے مخالفت نہ کی مگر دو آدمیوں نے پہلے تو بیعت کی پھر معاویہ کو خلیفہ مان لیا یہی وہ ہے

انقیاد کم له وتداعون أهل بیت نبیکم
الذی لا ینبغی لکم شقاقهم ولا خلافهم
ولا أن تعدلوا بهم أحداً من الناس إنی
أدعوکم إلی کتاب الله عزوجل وسنة
نبیکم وإماتة الباطل وإحیاء معالم الدین
أقول قولی هذا وأستغفر الله لنا ولکل
مومن ومومنة ومسلم ومسلمة (ناسخ)

جس کیلئے اللہ نے دین میں سابقیت ہی قرار دی
اور نہ اسلاف اسلام میں اسکو صدق حاصل تھا
بلکہ وہ طلیق ابن طلیق ہے، اسلام کی فوج اللہ
اس کے رسول اور مسلمانوں سے وہ اور اس کا باپ
ہمیشہ مخالفت ہی کرتے رہے اور دشمنی ہی کرتے
رہے بالآخر کراہیت طبع اور انکار قلب کے ساتھ
اسلام میں داخل ہوئے۔ مجھے تم پر اور تمہارے اس
کا ساتھ دینے پر اور اسکی اطاعت کرنے اور اپنے نبی
کی اہل بیت کو چھوڑ دینے پر تعجب ہے جن سے دشمنی
اور مخالفت ہرگز جائز نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ عوام
الناس میں سے کسی ایک فرد واحد کو بھی ان پر فوقیت
دیں۔ میں تمہیں کتاب خدا اور سنت نبی، باطل کے
ابطال اور احیائے معالم کیطرف دعوت دیتا ہوں میں
یہی کہتا ہوں اور اللہ سے تمام مومنین و مومنات
اور مسلمین و مسلمات کیلئے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(۴۸) رسالت ابو درداو ابو ہریرہ وجواب امیر المومنینؑ

شرجیل سے امیر المومنین کا جواب سننے کے بعد معاویہ نے ابو درداء اور ابو ہریرہ کے ذریعہ اپنے اتہامات اور خواہشات کو دہرایا کہ قاتلان عثمان پہلے حوالہ کر دیئے جائیں تاکہ ان سے خون عثمان کا قصاص لیا جائے اس کے بعد متابعت کے سوال پر غور کیا جائیگا۔ امیر المومنین نے اس کا جواب ابو درداء اور ابو ہریرہ کو اسطرح دیا۔

تم نے حق رسالت ادا کر دیا اور رسالت کے مقصد کو واضح کر دیا اب میرا جواب سنو اور معاویہ کو سنا دو۔ اگر عثمان خلیفہ برحق تھے اور امامت کے سزاوار تھے ان کا خون حرام، انکی نصرت واجب اور ان کو ان کے حال پر چھوڑ دینا گناہ تھا اگر انہوں نے اس خلافت کو غصباً حاصل کیا تھا تو انکی امارت و امامت ضلالت کیطرف منعطف ہوتی ہے اور ان کا خون حلال اور نصرت حرام قرار پاتی ہے۔ ان دونوں صورتوں کے علاوہ اور کوئی تیسری صورت

ممکن نہیں ۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص امام قرار دیا جا چکا خواہ وہ مومن و متقی ہو خواہ فاسق و فاجر حکم خدا اور قانون شریعت کے پیش نظر مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کے امور میں دخل نہ دیں اور اس کے خلاف ہاتھ یا زبان اس وقت تک استعمال نہ کریں جب تک کہ اپنے لئے امام عادل، عالم فرائض و سنن اور دانا و بینا مقرر نہ کرلیں تاکہ ان کے درمیان عدل و انصاف کرے، انکی سرحدوں کی حفاظت کرے ان کے تمام حالات پر غور کرے اور ان کے صدقات کا صحیح استعمال کرے، اس وقت مقتول امام سے متعلق بات کریں خواہ وہ ناحق مارا گیا ہو یا حق پر۔ اس مقتول امام کے ورثا کو چاہیئے کہ نئے امام کے پاس حاضر ہوں اور اپنی مرضی سے مطلع کریں۔ خلیفہ کے انتخاب کا حق خدا اور رسول کو حاصل ہے تو اللہ نے خلیفہ کے انتخاب اور اس کے متعلق غور کرنے سے روک دیا ہے ۔ خدا کے رسول نے لوگوں کیلئے ان کا امام منتخب کر لیا ہے اور رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس امام اور خلیفہ کی پیروی کریں ۔ حضرت عثمان کے قتل کے بعد تمام مہاجر و انصار نے تین روز تک شوریٰ منعقد کیا اس کے بعد مجھ سے بیعت کی اور غازیان بدر اور سابقین مہاجر بھی حاضر ہوئے تھے ۔ یہ وہ گروہ تھا جس نے عوام سے مشورہ کئے بغیر تینوں خلفاء کی بیعت کی تھی اور میری بیعت کے وقت عوام الناس سے مشورہ کیا تھا۔ اب اگر خداوند عالم اس امر کو امت کے اختیار میں اور ان کے اجماع میں قرار دیا ہے اور انہوں نے مجھے اختیار کیا ہے تو معاویہ پر بھی میری اطاعت واجب ہو چکی ہے اگر امت کو کوئی اختیار نہیں ہے اور حکم خدا کے بغیر کوئی حکومت نہیں کر سکتا تو موجب حکم کتاب خدا و سنت رسول یہ خلافت میرے ہی لئے ہے ۔ اے ابودردا و ابوہریرہ اب بتاؤ کہ اگر عثمان عہد ابوبکر و عمر میں قتل کئے جاتے تو کیا معاویہ ان کے خون کا طلب گار ہوکر ان پر خروج کرتے ۔

انہوں نے جواب دیا کہ کوئی بات بھی نہ کرتے ۔

فرمایا کہ اگر معاویہ کہے کہ وہ تینوں خلفاء کے زمانہ میں بھی ایسا ہی کرتے تو تم ان سے کہنا کہ ہر اس شخص کا قتل جائز ہے جس نے ظلم کیا ہو آیا مقتول کیلئے یہ جائز ہے کہ مسلمانوں کے عضاء کو تشگافتہ کردے یعنی اتحاد کو پارہ پارہ کر دے اور امام زمانہ پر خروج کرے اور مسلمانوں کو پراگندہ کرے حالانکہ عثمان کے فرزند موجود ہیں اور وہ اپنے باپ کے خون کا قصاص طلب کرنے میں سب سے زیادہ سزاوار ہیں ۔

ابودردا اور ابوہریرہ نے کہا کہ علیؑ نے یہ بات انصاف کی کہی ۔

حضرت نے فرمایا کہ میری جان کی قسم اگر معاویہ میری سچائی کی داد دے اور سچائی سے بات کرے تو اس جنگ و جوش کو فرو کر دیگا اور مسلمانوں کو اس رنج و مشقت اور عذاب سے رہا کر دے گا ۔ عثمان کے فرزند معاویہ ہی کے پاس موجود ہیں اور بچے نہیں ہیں اور خوں بہا چاہتے ہیں ۔ اور قاتلان عثمان میرے لشکر میں ہیں فرزندان عثمان کو چاہئے کہ میرے پاس حاضر ہوں تو میں قاتلین عثمان کی نشان دہی کردوں گا اور ان کے درمیان

کتاب خدا اور سنت رسول کے تحت حکم دوں گا اگر عثمان کا قتل واجب تھا تو ان کے خون کی طلبی باطل قرار پائے گی ورنہ ان کے قاتلین کو فرزندان عثمان کے سپرد کر دوں گا۔ اگر وہ چاہتے ہیں تو انہیں قتل کر دیں بصورت دیگر ان سے خونبہا لیں یا معاف کر دیں اگر معاویہ کی خواہش ہے کہ فرزندان عثمان کی وکالت میں مجھ سے بات کرے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں وہ حاضر ہو کر دعویٰ دائر کرے۔

ابو درداء اور ابو ہریرہ نے کہا کوئی شخص اس سے بہتر انصاف کی بات نہیں کر سکتا۔ یا علی آپ نے انصاف کی انتہا کر دی۔

آپ نے معاویہ کی دلیل کو باطل کر دیا اور ایسی سچی اور محکم دلیل پیش کی جسمیں کسی قسم کی آمیزش نہیں جب ابو درداء اور ابو ہریرہ اور امیر المومنین باہر آئے بیس ہزار آدمیوں نے سر پر لوہے کے خود پہنے ہوئے ملے اور کہنے لگے کہ ہم نے حضرت عثمان کو قتل کیا ہے اور اقرار کرتے ہیں کہ امیر المومنین ہمارے خلاف یا ہمارے حق میں جو بھی فیصلہ کریں ہم اس پر رضامند ہیں۔

اس کے بعد دونوں نے واپس جا کر معاویہ کو حضرت امیر المومنین کا جواب سُنا دیا۔

(کتاب السقیفہ سلیم ابن قیس)

(۵) خُطبَہ بمقام صفین قبل از جنگ

خوارزمی نے کتاب مناقب میں لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ نے یہ خطبہ اس وقت فرمایا جب کہ آپ کی فوج نے شامی فوج کو دریائے فرات کے کنارہ سے ہٹا کر گھاٹ پر قبضہ کر لیا تھا اس لیے کہ شامی فوج نے آپ کی فوج پر پانی بند کر دیا تھا اس کے بعد معاویہ نے درخواست کی کہ پانی لینے کی اجازت دیں۔ حضرت نے فرمایا کہ:۔

یا معاشر الناس انا اخو رسول اللّٰہ وَوَصِیُّہٗ ووارث علمہٖ خصَّنی وحبانی بِوَصِیَّتِہٖ واختارنی من بینھم وزوّجنی بابنتہ بعدَ ما خطبھا عِدّۃٌ فلم یُزوّجھم وانما زوّجتُھا بامر ربّہٖ نُوھَبُ اللّٰہُ

اے لوگو۔ میں رسول خدا کا بھائی ان کا وصی اور ان کے علوم کا وارث ہوں۔ مجھے رسول خدا نے اپنی وصایت سے مخصوص کیا اور سب کے درمیان مجھکو برگزیدہ کیا اور اشراف قریش کی خواستگاری کو رد کر کے اپنی بیٹی کی مجھ سے تزویج کی بتحقیق کہ یہ

لی منها ذریة طیبة فمن اعطی مثل
ما اعطیت انا الذی عمی سید الشهداء
واخی یطیر مع الملائکة حیث یشاء بجناحین
مکللین بالدر والیاقوت۔ انا صاحب
الدعوات انا صاحب النقمات انا صاحب
الآیات العجیبات انا قرنٌ من حدید انا
آبدٌ جدیدٌ انا مبیر الارامل والیتامی
انا مبیر الجبارین وکهف المتقین و سید
الوصیین وامیر المومنین وحبل الله
المتین والکهف الحصین والعروة الوثقی
التی لا انفصام لها والله سمیع علیم۔

تزویج امر رب سے عمل میں آئی کہ ان سے پاک
ذریت وجود میں آئے پس کون ہے جس کو میری
طرح عطا کیا گیا ہو۔ میں وہ ہوں کہ میرا چچا سید الشہداء
اور میرا بھائی ملائکہ کے ساتھ موتی اور یاقوت سے
مرصع پروں سے جہاں چاہتا ہے پرواز کرتا ہے میں
صاحب دعوات ہوں میں صاحب نقمات ہوں (یعنی
گناہوں کی سزا دینے والا ہوں) میں عجیب و غریب
آیات کا صاحب ہوں۔ میں فولاد کا قرن (سینگ) یعنی
ہتھیار کا زخم مجھ پر کارگر نہیں ہوتا میں ابدی طور پر
تازہ دم ہوں کہ کبھی نیست و نابود نہیں ہونا۔ میں بیوہ
عورتوں اور یتیموں کی مدد کرنے والا ہوں میں جباروں
کا قاتل اور پاکبازوں کو پناہ دینے والا سید الوصیین
اور امیر المومنین ہوں اور اللہ کی مضبوط رسی ہوں
میں محکم پناہ گاہ ہوں کہ سوائے میرے اور کوئی پناہ
دینے والا نہیں بے شک خدا سب سنتا اور جانتا ہے
اس کے بعد معاویہ کے پیامبروں سے فرمایا
کہ معاویہ سے کہدیں کہ تمہارے اور پانی کے درمیان
کوئی شخص حائل نہ ہوگا۔ تم لوگ بغیر کسی روک و مالعت
کے پانی لیں اور اپنی حاجات پوری کریں

(۶) خطبہ دوران جنگ

صفین پہونچنے کے بعد بھی حضرت امیر المومنین نے ہدایات و نصائح کا سلسلہ جاری رکھا جو مکتوبات
کے باب حصہ سوم میں مرقوم ہیں آخری مکتوب کا جواب سجھائی نہ دینے پر معاویہ نے صرف اس قدر لکھ بھیجا کہ:
"هنیئاً لک یا ابو الحسن تملک الاخرة و هنیئاً لنا تملک الدنیا" یعنی اے ابوالحسن تمہیں سلطنت آخرت

مبارک ہو اور رہیں سلطنت دنیا۔

اس کے بعد لشکر آرائی شروع ہوئی اور یکم صفر ۳۷ھ یوم چہارشنبہ جنگ شروع ہو گئی پانچویں صفر معاویہ اور عمرو بن عاص نے اپنے فوجیوں کو مخاطب کیا اور حضرت امیرالمومنینؑ سے متعلق غیر صحیح امور بیان کر کے آپ کے خلاف مشتعل کرنے اور تحریص جنگ دلانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ جب حضرت کو اس کی اطلاع ملی آپ نے انکی پیدا کردہ غلط فہمیوں کو دفع کرنے منبر پر تشریف لیجا کر خطبہ ذیل ارشاد فرمایا۔

نحمد الله واثنیٰ علیه ثم قال

أيها الناس استمعوا مقالتي وعوا كلامي فان الخيلاء من التجبر وان النخوة من التكبر وان الشيطان عدو حاضر يعدكم الباطل الا ان المسلم اخو المسلم لا تنابزوا ولا تخاذلوا فان شرائع الدين واحدة وسبله قاصدة من اخذ بها لحق ومن تركها مرق ومن فارقها محق ليس المسلم بالخائن اذا ائتمن ولا بالمخلف اذا وعد ولا بالكذب اذا نطق نحن اهل بيت الرحمة وقولنا الصدق ومن فعالنا القصد ومنا خاتم النبيين وفينا قادة الاسلام ومنا قراء الكتاب ندعوكم الى الله والى رسوله والى جهاد عدوه والشدة في امره وابتغاء رضوانه واقام الصلوة وايتاء الزكوة وحج البيت وصيام شهر رمضان وتوفير الفئ لاهله الا وان من اعجب العجائب ان معوية بن ابي سفيان الاموي وعمرو بن العاص السهمي اصبحا يحرضان الناس على طلب الدين بزعمهما وقد علمتم اني لم اخالف رسول الله قط

بعد حمد وثنائے الٰہی فرمایا کہ اے لوگو میرے کلام کو سنو اور یاد رکھو عوام کے گروہ جو متجبر ہیں اور مغرورین تکبر میں ہیں انکی روش اختیار نہ کرو شیطان جو تمہارا دشمن ہے موجود ہے اور باطل کی دعوت دیتا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے ایک دوسرے سے کینہ پروری نہ کرو ایک دوسرے کی مدد سے ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ شرائع دین اور اس کا راستہ ایک ہی ہے جس نے اسکو اختیار کیا حق کے ساتھ پیوست ہو گیا اور جس نے اس کو چھوڑ دیا ہلاک ہو گیا۔ مسلمان وہ ہے کہ جب اس پر اعتماد کیا گیا تو پھر اس نے خیانت نہ کی اور جب اس نے وعدہ کیا تو وعدہ خلافی نہ کی اور جب بات کی تو جھوٹ نہ کہا۔ جان لو کہ ہم اہل بیت رحمت ہیں ہم سوائے صدق کے بات نہیں کرتے۔ اور سوائے عدل کے کوئی کام نہیں کرتے۔ خاتم النبیین ہم سے ہیں اسلام کی قیادت ہم میں ہے اور قرآن کا نزول ہم سے متعلق ہے۔ ہم ہی ہیں جو تم کو خدا اور اس کے رسول کی طرف بلاتے ہیں اور شدت امور میں دشمنان نبی سے جہاد کی دعوت دیتے ہیں اور انکی خوشنودی، نماز کا قیام زکوٰۃ کی ادائی، حج کعبۃ اللہ ماہ رمضان کے روزے اور اس کے اہل میں مال فئے کی تقسیم چاہتے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ عجیب ترین بات یہ ہے کہ معاویہ ابن ابی سفیان

ولم اعصیه فی امرٍ قطاقیه بنفسی فی
المواطن التی ینکص فیها الابطال وترعد
فیها الفرائص بنجدة اکرمنی اللّٰه بها فله
الحمد ولقد قبض رسول اللّٰه وان راسه
لفی حجری ولقد ولیت غسله بیدی و
هدی تقلبه الملائکة المقربون معی و
ایم اللّٰه ما اختلف امة قط بعد نبیها
الا ظهر اهل باطلها علی حقها۔

اموی اور عمر ابن عاص سہمی لوگوں کو اپنے زعم میں طلب
دین کی حرص دلاتے ہیں اور تم لوگ جانتے ہو کہ میں نے
ہرگز رسول خدا کی مخالفت نہ کی اور نہ کسی امر میں انکی
معصیت کی میں اپنے کو میدانہائے جنگ میں جہاں بڑے
بڑے بہادر کانپنے لگتے اور رک جاتے تھے بڑھکر شجاعت
کے ساتھ رسول اللہ کی مدد کرتا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ
اس نے مجھے اس کے ساتھ مکرم فرمایا۔ جب رسول اللہ
نے رحلت فرمائی تو ان کا سر میری گود میں تھا میں نے
انہیں اپنے ہاتھوں سے غسل دیا اور ملائکہ مقربین
انہیں پلٹاتے تھے۔ خدا کی قسم نبی کے بعد امت نے
اختلاف نہیں کیا مگر یہ کہ اہل باطل اہل حق پر غالب
آگئے۔

(۷) خطبہ بمیدان جنگ ، صفر

ایک بڑے حملہ کیلئے اپنے لشکر کو آمادہ کرنے حضرت نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا:۔

الحمد للّٰه الذی لا یُبْرَمُ ما نقض
ولا ینقض ما أبرمه ولو شاء ما اختلف
اثنان من هذه الامة ولا من خلقه ولا
تنازعت الامة فی شیئٍ من امره ولا
جحد المفضول ذا الفضل فضله وقد ساقتنا
وهؤلاء القوم الاقدار حتی لفت بیننا
فی هذا المکان فنحن من ربنا بمرأی و
مسمعٍ ولو شاء لعجل النقمة وکان منه
التغییر حتی یکذب اللّٰه الظالم ویعلم الحق

خدا کا شکر ہے جو کسی محکم کو پریشان نہیں
کرتا اور کسی پریشان حال کی مخالفت نہیں کرتا۔ اگر وہ
چاہتا تو اس امت کے دو اشخاص میں بھی اور مخلوق میں
اختلاف نہ پیدا ہوتا اور امت کسی شئے کیلئے تنازعہ نہ
کرتی اور کسی مفضول کو صاحب فضل پر فضیلت نہ دیتی۔
اب دست تقدیر اس قوم کو اس مقام پر ہمارے ساتھ
کردی ہے اور پروردگار ہمارے درمیان ہماری گفتار و کردار
کو دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے اگر وہ چاہے تو عقوبت
میں تعجیل کرے اور اسکی حالت کو بدل دے یہاں تک کہ

أيْنَ مُصِيرُهُ وَلٰكِنَّهُ جعل الدنيا دار الاعمال وجعل الآخرة عنده دار القرار ليجزى الذين أساؤا بما عملوا ويجزي الذين احسنوا بالحسنى۔ ألا إنكم لاقوا العدو غداً انشاء الله فاطيلوا الليلة القيام واكثروا تلاوة القرآن واسئلوا الله الصبر والنصر والقوهم بالجد والحزم وكونوا صادقين۔

خدا ظالم کی تکذیب کردے خداوند عالم جانتا ہے کہ کون حق کی کشت کد ہر ہے۔ اس نے اس دنیا کو مقام عمل قرار دیا ہے اور آخرت کو دار قرار تاکہ بد کرداروں کو ان کے عمل کے مطابق جزا دے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ کل تم دشمنوں سے ملاقی ہو گے پس آج شب بیداری کرو زیادہ سے زیادہ تلاوت قرآن کرو اور اللہ سے صبر و نصرت طلب کرو۔ احتیاط اور محنت سے اپنے دشمن سے مقابلت کرو اور اپنا شمار صادقین میں کرلو۔

(۸) خطبہ بہ میدان جنگ

حضرت امیرالمومنین نے جب دیکھا کہ شامی کسی صورت راہ ہدایت پر آنا نہیں چاہتے چاہا کہ اس کام کو جلد تکمیل کو پہونچا دیں اس لئے لیلۃ الہریر سے دو روز قبل بوقت چاشت یہ خطبہ ارشاد فرمایا:۔

الحمد لله على نعمه الفاضلة على جميع خلقه البر والفاجر وعلى حججه البالغة على خلقه من اطاع او عصاه ان يعف فبفضل منه وان يعذب فبما قدمت أيديهم وما الله بظلام للعبيد أحمده على حسن البلاء وتظاهر النعماء واستعينه على ما نابنا من أمر ديننا وأومن به واتوكل عليه وكفى بالله وكيلا ثم أني اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ان محمد عبده ورسوله ارسله بالهدى ودينه الذي ارتضاه وكان اهله واصطفاه على جميع العباد

میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اسکی کثیر نعمتوں پر جو اس نے اپنی تمام نیک و بد مخلوق کو عطا کیں خواہ وہ اس کے حجج ہوں جو اسکی مخلوق کے لئے بھیجے گئے یا وہ جنہوں نے اسکی اطاعت کی اور ان پر جنہوں نے اس کا عصیان کیا اور اس نے ان کو اپنے فضل سے معاف کر دیا اور اس پر جنہیں اس نے معذب کیا۔ باوجود ان کے گناہوں پر اقدام کرنے کے خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ میں اسکی حمد کرتا ہوں کہ وہ بلاؤں کو آسان کرتا نعمتوں کو ظاہر کرتا اور ہمارے امر دین میں استعانت کرتا ہے۔ میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور اس پر توکل کرتا ہوں جس کے لئے

بتبليغ رسالته وحجته على خلقه وكان لعلمه فيه رؤفاً رحيماً اكرم خلق الله حسباً واجملهم منظراً واسخاهم نفساً وابرهم بوالدٍ وامنهم على عقد لم يتعلق عليه مسلم ولا كافر بمظلمة قط بل كان يظلم فيغفر ويقدر فيصفح ويعفو حتى مضى مطيعاً لله صابراً على ما اصابه مجاهداً في الله حق جهاده عابداً لله حتى اتاه اليقين فكان ذهابه اعظم المصيبة على جميع اهل الارض البر والفاجر ثم ترك فيكم كتاب الله يامركم بطاعة الله وينهكم عن معصيته ولقد عهد الى رسول الله صلى الله عليه وآله عهداً لن اخرج عنه وقد حضركم عدوكم وقد عرفتم من رئيسهم يدعوهم الى الباطل وابن عم نبيكم بين اظهركم يدعوكم الى طاعة ربكم والعمل بسنة نبيكم ولا سواءٌ من صلى قبل كل ذكر لم يسبقني بالصلوة غير نبي الله وانا والله من اهل بدر والله انكم لعلى الحق وان القوم لعلى الباطل فلا يصبر القوم على باطلهم ويجتمعوا عليه وتفرقوا عن حقكم قاتلوهم يعذبهم الله بايديكم فان لم تفعلوا يعذبهم بايدي غيركم۔

وہ کافی ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی اللہ[1] نہیں۔ وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمدؐ اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں جنہیں اس نے ہدایت کیلئے بھیجا اور ان کے دین سے راضی ہوا۔ ان کی تبلیغ رسالت کیوجہ ان کو اور ان کے اہل بیت کو تمام بندوں پر برگزیدہ کیا اور تمام مخلوق پر اپنی حجتیں قرار دیا وہ انہیں اپنا علم عطا کرنے رؤف ورحیم ہے۔ حسب ونسب میں اس نے اپنی مخلوق میں انہیں مکرم کیا ان میں تمام خوبیاں اکٹھا کر دیں انہیں ذاتی طور پر شجاع ترین عالم بنا دیا (وہ امت سے ایسی محبت کرتے تھے کہ) انہیں باپوں سے بری کر دیا (ارشاد رسول ہے کہ میں اور علیؑ امت کے باپ ہیں) اور اس معاہدہ سے مسلمانوں اور کفار کو مامون کر دیا۔ اگر کسی نے کوئی ظلم کیا تھا تو معاف کر دیا کسی نے زیادتی کی تھی تو درگذر کیا اور انہیں معاف کر دیا جنہوں نے اللہ کی اطاعت میں ان مصائب پر صبر کرتے ہوئے گذار دیا جو ان پر ڈھائے گئے تھے انہوں نے راہ خدا میں جہاد کیا جو حق جہاد کرنے کا تھا۔ اللہ کی اتنی عبادت کی کہ یقین حاصل ہو گیا۔ پس اہل زمین سے تمام نیک وبد کی عظیم ترین مصیبتوں کو دفع کر دیا پھر تم میں کتاب خدا چھوڑی انہیں طاعت خدا کا حکم دیا اور گناہوں سے منع کیا اور رسول اللہ نے میرے متعلق عہد لیا کہ کبھی اس سے خارج نہ ہوں اور فرمایا کہ تمہارا دشمن تمہارے لئے ایک گڑھا کھودا ہے اور تم

[1] اللہ وہ بزرگ ترین ہستی ہے جو غائب ہو۔ اور جس کا کوئی ادراک نہ کر سکے۔

ان کے رئیس کو جانتے ہو جو انہیں باطل کی طرف دعوت دے رہا ہے۔ تمہارے پیغمبر کا ابن عم تمہارے درمیان ہے اور تمہیں طاعت حق اور اپنے نبی کی سنت پر عمل کرنے دعوت دے رہا ہے جس نے سب سے پہلے نماز ادا کی کسی اور نے نماز میں مجھ پر سبقت نہیں کی سوائے رسول اللہ کے۔ پس کوئی میرا مساوی نہیں ہو سکتا۔ خدا کی قسم میں اہل بدر سے ہوں۔ خدا کی قسم تم لوگ حق پر ہو اور یہ قوم باطل پر ہے۔ یہ کب جائز ہے کہ وہ اپنے باطل پر متحد و مجتمع ہوں اور تم لوگ حق پر ہوتے ہوئے اپنے حق سے پراگندہ ہوں۔ ان سے مقاتلہ کرو تاکہ خدا انہیں تمہارے تمہارے ہاتھوں سے معذب کرے اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خدا تمہارے اغیار کے ہاتھوں انہیں معذب کریگا

(طبری ناسخ)

(۹) خطبہ در تحریص لشکر

میدان صفین میں ایک روز اپنے لشکر کی ایک جماعت پر سے گذرتے ہوئے حضرت نے دیکھا کہ وہ ایک فولادی دیوار کی طرح اپنے مقام پر جمے ہوئے ہیں۔ ان سے فرمایا کہ:

فَاِنَّ هٰؤلاءِ القوم لا یزولوا عن موقفهم دون طعنٍ دراكٍ یخرج منه النسم و ضربٍ یفلق الهام و یطیح العظام و تسقط منه المعاصم والاَکُفّ حتی تصدع جباههم و تنتثر حواجبهم علی الصدور والاذقان این اهل الصبر و طلاب الخیر این من یشتری وجهه لله عزوجل۔

اے وہ لوگو جو اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتے سوائے اس کے کہ نیزے ان کے جسموں سے گذر جائیں اور تلواریں ان کے سروں کو دوپارہ کر دیں اور انکی ہڈیاں ٹوٹ جائیں انکے ہاتھ بدن سے علیحدہ ہو جائیں اور انکی پیشانی و ابرو کٹ کر سینہ پر گر جائیں اور شکست کھانا نہیں چاہتے کہاں ہیں اہل صبر اور طالبان خیر جو اپنے کو خدا کو بیچ دیتے ہیں (ناسخ)

(۱۰) خطبہ در تحریض لشکر

جنگ صفین کے دوران ایک روز جب کہ حضرت امیر المومنینؑ لشکر شام کے سامنے سے گذر رہے تھے بعض اصحاب نے عرض کیا کہ یا امیر المومنینؑ ولید بن عقبہ اور معاویہ کے چند اصحاب آپ کو سب و شتم سے یاد کر رہے ہیں۔ حضرت نے فرمایا:

انهدوا الیهم وعلیکم السکینة و سیما الصالحین و وقار الاسلام والله لاقرب قوم من الجهل بالله عز وجل قوم قائدهم ومودبهم معٰویة وابن النابغة وابو الاعور اسلمی وابن ابی معیط شارب الحرام والمجلود حدا فی الاسلام وهم اولیٰ یقومون فیقضبوننی ویشتموننی وقبل الیوم ما قاتلونی وشتمونی وانا اذ ذاک ادعوهم الی الاسلام وهم یدعوننی الی عبادة الاصنام فالحمد لله ولا اله الا الله وقدیما ما عادانی الفاسقون ان هذا لهو الخطب الجلیل ان فساقاً کانوا عندنا غیر مرضیین وعلی الاسلام واهله متخوفین حتیٰ خدعوا شطر هذه الامة واشربوا قلوبهم حب الفتنة واستمالوا اهواءهم بالافک والبهتان وقد نصبوا لنا الحرب وجدوا فی اطفاء نور الله والله متم نوره ولو کره الکافرون ۔ اللهم

ان سے مقابلہ کرو۔ تمہیں آرام و آسایش حاصل ہو۔ تم میں صالحین کی علامات اور اسلام کا وقار رہے خدا کی قسم کہ وہ قوم خدا کے ساتھ جہل سے سب سے زیادہ قریب ہے۔ یہ وہ قوم ہے جس کا قائد اور مودب معاویہ، فرزند نابغہ، ابوالاعور اسلمی اور ابن ابی معیط شراب خوار ہے جس اسلام میں حد جاری کی گئی تھی اس سے قبل یہ لوگ نہ مجھ سے قتال ہی کر سکتے تھے اور نہ ناشائستہ الفاظ میرے خلاف نکال سکتے تھے میں نے انہیں متابعت اسلام کی دعوت دی ہے اور وہ مجھے بتوں کی عبادت کیلئے بلا رہے ہیں۔ آج معاملہ دگرگوں ہو گیا ہے کہ وہ مجھ پر عیب لگا رہے ہیں اور مجھ سے بد زبانی کر رہے ہیں پس اللہ کا شکر ہے کوئی اللہ نہیں سوائے اللہ کے۔ ان کا مقصد بس یہی ہے جو مجھ سے جنگ کرنا چاہتا ہے وہ سب فاسقین ہیں بیشک یہ ایک جلیل خطبہ ہے کہ یہ فاسقین ہمارے نزدیک اور اسلام میں ناپسندیدہ ہیں حتی کہ وہ اس امت کے آدھے آدمیوں کو سوائے نفس اور فتنہ کے شیفتہ اور کذب و بہتان کے فریفتہ بنا دیئے ہیں اور ہمارے سے مقابلہ و مقاتلہ کیلئے لا کھڑا کئے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ خدا

فانھم قد ردّوا الحق فافضض جمعھم شتت کلمتھم وابسلھم بخطایاھم فانہ لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت۔

کے نور کو بجھا دیں حالانکہ خدا اپنے نور کو پورا کرنا ہی چاہتا ہے خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔ وہ کیوں نہ معلوم ہو۔ خدا وندا اس گروہ نے حق کو رد کر دیا ان کی جماعت کو پریشان اور انکی رائے کو پراگندہ کر دے انکی خطاؤں کی وجہ ان کو ھلاک کر بتحقیق کہ وہ اپنے دوستوں کو ذلیل نہیں کرتا اور اپنے دشمنوں کو عزت نہیں عطا کرتا۔

مکتوب بنام معاویہ بسلسلہ تحکیم

معاویہ نے لکھا کہ ہمارے درمیان مقاتلت بہت طول کھینچی اور ہم میں سے ہر شخص یہی سمجھتا ہے کہ وہ حق پر ہے۔ اب تک بہت سے لوگ قتل ہوئے ہیں ڈرتا ہوں کہ اس کے متعلق ہم سے یوم قیامت باز پرس ہو گی جس کے ہم اور تم ذمہ دار ہیں اس لئے اب میری ایک تجویز ہے کہ دو حکم مقرر کئے جائیں جو ہمارے درمیان قرآن سے فیصلہ کریں.... اس کے جواب میں حضرت نے مکتوب ذیل بھیجا۔

من عبد اللہ علیؑ امیر المومنین الیٰ معٰویہ ابن ابی سفیان اما بعد فانّ افضل ما شغل بہ المرء نفسہ اتّباع ما حسُن بہ فعلہ ویستوجب فضلہ ویسلم من عیبہ وانّ البغی والزور یزریان بالمرء فی دینہ ودنیاہ ویبدیان من خللہ عند من یعیبہ ما استرعاہ اللہ ما لا یغنی عنہ تدبیرہ فاحذر الدنیا فانہ لا فرح فی شیئ وصلت الیہ منھا ولقد علمت انک غیر مدرک ما قضی فواتہ وقد رام قوم امراً بغیر حق فتاولوا علی اللہ تعالیٰ فاکذبھم ومتعھم قلیلاً ثم اضطرھم الی

منجانب بندہ خدا علیؑ امیر المومنین بنام معاویہ ابن ابی سفیان واضح ہو کہ کسی انسان کیلئے بہترین شغل یہ ہے کہ ایسے کام کے در پے ہو جو بہت اچھا ہو اور خدا کے فضل کا باعث بنے وہ ہر عیب سے بچا رہے بغاوت اور جھوٹ کسی انسان کو دین و دنیا میں ذلیل کر دیتے اور کسی عیب کے سامنے اس کے عیوب ظاہر کر دیتے ہیں۔ پس دنیا سے بچو اس لئے کہ جو چیز اس سے حاصل ہو اسمیں فرحت نہیں تم جانتے ہو کہ جس چیز کا تم سے گم ہو جانا مقدر ہو چکا ہے تم اسے پا نہیں سکتے۔ بیشک لوگوں نے ایسے کام کا ارادہ کیا ہے جس کا انہیں کوئی حق نہیں جس کیلئے انہوں نے کلام خدا کی تاویل کی اور

عذاب غليظ فاحذر يوماً يغبط فيه من احمد عاقبة عمله ويندم من امكن الشيطان من قيادة لم يجاذبه فغرته الدنيا واطمان اليها ثم انك قد دعوتني الى حكم القرآن ولقد علمت انك لست من اهل القرآن و لست حكمه تريد والله المستعان وقد اجبنا القرآن الى حكمه ولسنا اياك اجبنا و من لم يرض بحكم القرآن فقد ضل ضلالاً بعيداً۔ (ناسخ جلد ۳)

انہیں خدا نے جھٹلا دیا اور تھوڑا سا فائدہ پہونچایا پھر (آخرت میں) ان کے لئے سخت عذاب کا انتظام کر دیا پس اس روز سے ڈر و جس دن کیلئے کسی نے اپنے اچھے عمل سے اپنی عاقبت اچھی کر لی اور وہ شخص پشیمان ہو گا جس نے شیطان کو اپنے پر مسلط کر کے اس کی قیادت قبول کر لی اور اس نے اس سے بحث تک نہ کی اور دنیا کے دھوکے میں آکر اس پر مطمئن ہو گیا۔ تم مجھے قرآن کے فیصلہ کی طرف بلا رہے ہو حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تم نہ اہل قرآن ہو اور نہ اس کے فیصلہ پر عمل کرنا چاہتے ہو خدا ہی مدد کرنے والا ہے ہم تمہاری دعوت کو نہیں بلکہ قرآن اور اس کے فیصلہ کو قبول کرتے ہیں اور جو حکم قرآن پر رضامند نہ ہو وہ بڑی گمراہی میں مبتلا ہے۔

مکتوب بنام عمرو بن عاص (بسلسلۂ حکمین)

اس کے بعد حضرت نے ایک مکتوب عمرو بن عاص کے نام تحریر فرمایا۔

اما بعد فَإِنَّ الدنيا مشغلةٌ عن غيرها ولم يُصِب صاحبها منها شيئاً الا فتحت له حرصاً يزيده فيها رغبةً ولن يستغني صاحبها بما نال عما لم يبلغها ومن وراء ذالك فراق ما جمع والسعيد من وعظ بغيره فلا تحبط ابا عبد الله اجرك فلا تجار معوية في باطله۔

یہ تحقیق کہ دنیا اپنے سوا ہر چیز سے بے پرواہ کر دینے والی ہے اور اس کے چاہنے والے کو کچھ نصیب نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ اسکی حرص بڑھ جاتی ہے اور ذخیرہ کرنیکی لالچ سے مستغنی نہیں ہوتا اور اسکو کچھ حاصل نہیں ہوتا اسکے بعد جو کچھ اس نے جمع کیا ہے اس سے جدائی واقع ہوتی ہے نیک بخت وہ ہے جو اپنے سوا دوسروں سے نصیحت حاصل کرے پس اے ابو عبداللہ معاویہ کے باطل کے ساتھ اپنے اجر کو ساقط نہ کر۔

وباحناءِ مشاربهم ومسارحهم وحتّٰی
تشنّ علیهم الغارات من کل فجٍ وحتّٰی تلقاهم
قومٌ صُدّقٌ صُبّرٌ لا یزیدهم هلاکُ مَنْ
هَلَکَ مِنْ قتلاهم وموتاهم فی سبیل الله
الا جِدّاً فی طاعة الله وحرصاً علی لقاء الله
ولقد کُنّا مع الرسول الله صلی الله علیه وآله
تقتل آبائنا وابنائنا واخواننا واعمامنا ما
یزیدنا ذلک الّا ایماناً وتسلیماً و مُضِیّاً علی
اُمضِّ الاَلَمِ وجِدّاً علی جهادِ العدوّ والا
ستقلال بمبارزة الاَقران ولقد کان الرجلُ
منّا والاخرُ من عدوّنا یتصاولان تصاولَ
الفحلین ویتخالسان انفسهما ایّهما یسقی
صاحبه کاس المنون فمرّةً لنا مِنْ عدوّنا و
مرّةً لعدوّنا مِنّا فلمّا راٰنا الله صبراً صدقاً
انزل الله علی عدوّنا الکبت وانزل علینا النصر
ولعمری لو کنّا نأتی مثل الذی آتیتم ماقام
الدین ولا عزّ الاسلام وایم الله لتحلبنّها
دماً فاحفظوا ما اقولُ لکُمْ۔

اور ان کے اموال و اثقال مالِ غنیمت کی طرح
لوٹ لیں گے یہاں تک کہ وہ ایسی جماعت سے ملیں
گے جو اہلِ صدق و صبر سے ہو طاعت خدا میں ان کی
حرص زیادہ اور راہ خدا میں وہ موت کے خواہشمند
ہوں گے وہ طاعت خدا اور لقائے خدا کے بہت حریص
ہوں گے۔ ہم رسول اللہ کے ہمراہ تھے اور ہمارے باپ،
بیٹے، بھائی اور چچا سے مقاتلہ کیا تھا جس سے ہمارے
ایمان میں ترقی ہوئی اور جہاد کے لئے ہماری جد و جہد
بڑھتی ہی گئی اور مبارزت اور استقلال میں اضافہ ہوتا
گیا اور پھر ایسا ہوا کہ ایک آدمی ہماری جانب سے اور ایک
ہمارے دشمن کی جانب سے مبارزت کیلئے نکلتا تھا یہ
گھوڑوں پر سوار ہو کر گرزوں وغیرہ سے ایک دوسرے
پر حملہ کرتے تھے یہاں تک کہ ان میں سے ایک دوسرے
کو موت کا پیالہ پلا دیتا تھا کبھی ہمارا آدمی دشمن کے آدمی
کو قتل کرتا تھا اور کبھی دشمن کا آدمی ہمارے آدمی کو۔
جب خدا نے ہم کو قرین صبر و صدق دیکھا ہمارے دشمن
پر غضب نازل کیا اور ہماری نصرت فرمائی۔ میری جان
کی قسم اگر یہ لوگ ایسے ہی ہوتے جیسے کہ تم لوگ آج
ہو خدا کا دین برپا ہی نہ ہوتا اور اسلام عزیز ہی نہ
ہوتا۔ خدا کی قسم اس کردار سے سوائے خوں ریزی کے
کچھ حاصل نہ ہو گا میں تمہیں جو کہتا ہوں یاد رکھو۔

خُطبَہ

بعد تحکیم

تحکیم کے فریب میں نہ آنے حضرت نے لاکھ سمجھایا مگر فوج کا ایک بڑا حصہ اڑا رہا کہ صلح و تحکیم کا معاہدہ ہونا چاہیئے اور جب معاہدہ ہو چکا تو بات عقل میں آئی اور حضرت امیر المومنین سے عرض کرنے لگے کہ معاویہ سے جو معاہدہ ہوا ہے فسخ کر دیا جائے اور پھر جنگ آغاز کی جائے ان کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔

وَيحكم أبَعدَ الرِّضا والعَهدِ نرجِعُ أوَليسَ اللهُ يقولُ "أوفوا بالعقودِ" وقال "اوفوا بعهد الله اذا عاهدتم ولا تنقضوا الايمان بعد توكيدها وقد جعلتم الله عليكم كفيلاً اِنّ اللهَ يَعلمُ ما تفعلونَ" (النحل ۹۱)

وائے ہو تم پر عہد و پیمان کے بعد چاہتے ہو کہ میں عہد شکنی کروں کیا اللہ نے نہیں فرمایا کہ "اپنے وعدوں کو پورا کرو" (المائدہ ۱) و نیز فرمایا کہ "جب تم لوگ باہم کوئی عہد کرو تو خدا کے عہدو پیمان کو پورا کرو اور قسموں کو ان کے پورا ہونے کے بعد نہ توڑو حالانکہ تم خدا کو اپنا ضامن بنا چکے ہو تم جو کچھ کرتے ہو خدا ضرور جانتا ہے۔ (النحل)

جب حضرت نے وعدہ شکنی سے انکار فرمایا ایک شخص نے کہا کہ یا امیر المومنین مالک اشتر اس عہد نامہ سے ناراض ہے اور پھر جنگ کا خیال رکھتا ہے حضرت نے جواباً ارشاد فرمایا۔

انّ الاشتر ليرضى اذا رضيتُ وقد رضيتُ ورضيتم ولا يصلح الرجوعُ بعد الرضا ولا التبديل بعد الاقرار الّا ان يعصى الله ويتعدى ما فى كتابه واما الذى ذكرتم من تركه امرى وما انا عليه فليس من اولئك ولا اتخوّفه على ذلك وليت فيكم مثله اثنان بل ليت فيكم مثله واحدٌ يرى فى عدوه مثل رايه اذاً لخفّت علىّ مؤنتكم ورجوت ان يستقيم لى بعض اودكم واما القضية فقد استوثقنا لكم فيها وقد طمعت ان لا تضلّوا ان شاء الله رب العالمين۔

جب میں رضامند ہو چکا ہوں اشتر بھی ضرور راضی ہو جائیگا و نیز میں نے اپنی رضا دیدی ہے اور تم لوگ بھی اپنی رضا دیدیتے ہو۔ رضا دینے کے بعد عہد سے انحراف نہیں ہو سکتا اور اقرار کے بعد تبدیلی ممکن نہیں سوائے اسکے کہ خدا کے گنہگار ہوں اور کتاب خدا کے خلاف عمل کریں اور جو تم لوگوں نے کہا اشتر میرے حکم کا تابع نہیں ہے میں اس بات کو قبول نہیں کرتا میں اشتر کو ہرگز اس قسم کا آدمی نہیں سمجھتا اور نہ اس سے مجھے کسی طرح کا خوف ہے کاش تم میں اسکے مثل دو ہی آدمی ہوتے بلکہ ویسا ایک ہی آدمی نظر آتا تو کام مجھ پر آسان ہو جاتا۔ دشمن میں ایسے لوگ نظر آتے ہیں۔ امید نہیں

کہ تم لوگ کچھ کر سکو گے۔
حکمین کے مقرر کرنے میں اور ان کے فیصلہ میں ہم چاہتے تھے کہ تم گمراہ نہ ہوں۔ (ناسخ)

مقالات در قبرستان کوفہ

نخیلہ سے کوفہ تشریف لاتے ہوئے حضرت امیر المومنین قبرستان کوفہ پر سے گذرے اور وہاں ارشاد فرمایا

علیکم السلام یا اھل الدیار الموحشۃ والمحال المقفرۃ من المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات انتم لنا سلف و فرط ونحن لکم تبع فیکم عما قلیل لاحقون۔ اللھم غفر لنا ولھم و تجاوز عنا وعنھم۔ ثم قال الحمد للہ الذی جعل الارض کفاتا احیاء و اموات الحمد للہ الذی جعل منھا خلقنا وفیھا یعیدنا وعلیھا یحشرنا طوبیٰ لمن ذکر المعاد وعمل للحساب وقنع بالکفاف ورضی عن اللہ بذالک۔

(ناسخ - ج ۳)

اے مسلمین و مسلمات اور مومنین و مومنات جو اس وقت اہل دیار وحشت اور ویرانہ و تنہائی میں ہو تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے ہی آنے والے اور تم سے ملحق ہونے والے ہیں خداوندا ہماری اور انکی مغفرت فرما اور درگذر فرما۔

پھر فرمایا: خدا کی حمد کرتا ہوں جس نے زمین کو ہمارا نگہبان قرار دیا خواہ ہم بقید حیات ہوں یا مر چکے ہوں تمام حمد و ثنا اللہ کیلئے ہے جس نے ہمیں مٹی سے پیدا کیا اور پھر مٹی میں لوٹا دیگا اور مٹی ہی پر ہمارا حشر کرے گا۔ خوش خبری ہے اس کیلئے جو قیامت کو یاد کرتا رہا اور اس روز کے حساب کے پیش نظر عمل بجا لاتا رہا اور قناعت کو نیک جانا اور رضائے خدا کا لحاظ رکھا۔

حکم نامہ بنام قیس بن سعد

میدان صفین ہی سے امیر المومنین نے قیس بن سعد کو حاکم مصر بنا کر بھیجا اور فرمایا کہ:
"میں نے تمہیں مصر کا عامل بنایا ہے فوراً روانہ ہو جاؤ اور اپنے ساتھ چند قابل اعتماد آدمیوں اور فوج کا ایک

دستہ لے جاؤ تاکہ تمہارے مخالفین پر تمہارا اثر قائم ہو اور وہ تمہارے خلاف کوئی منصوبہ بندی اور شرارت نہ کرسکیں۔ جب تم مصر پہونچو وہاں کے عوام وخواص سے نرمی اور محبت سے پیش آؤ۔ جو لوگ سرکشی دکھائیں ان پر سختی کرو اور اگر ضرورت محسوس ہو تو طاقت استعمال کرنے سے بھی دریغ نہ کرو۔"

(الامام علی ابن ابی طالب ۔ ج ۳)

منشور برائے مردم مصر

امیر المومنینؑ نے مصریوں کے نام منشور ذیل روانہ فرمایا ہے۔

من عبد الله علیٌّ امیر المومنین الیٰ من بلغه کتابی بین المسلمین۔ سلام علیکم فانی احمد الله الیکم الذی لا اله الا هو۔ اما بعد فان الله بحسن صنعه وقدره و تدبیره اختار الاسلام دیناً لنفسه و ملائکته ورسله وبعث به انبیائه الیٰ عباده فکان مما اکرم الله هذه الامة وخصهم به من الفضل ان بعث محمداً صلی الله علیه وآله الیهم فعلمهم الکتاب والحکمة والسنة والفرائض وادبهم لکیما یهتدوا وجمعهم لکیما لا یتفرقوا وزکاهم لکیما یتطهروا فلما قضیٰ من ذلک ما علیه قبضه الله الیه فعلیه صلوات الله وسلامه ورحمته ورضوانه ثم ان المسلمین من بعده استخلفوا امیرین ثم توفیا فولّٰی بعدهما والٍ من احدث احداثاً فوجدت الامة علیه مقالاً فقالوا ثم نقموا علیه

منجانب بندۂ خدا علی امیر المومنین ان مسلمانوں کے نام جنھیں میرا یہ مکتوب ملے تم پر سلامتی ہو۔ میں اس اللہ کی حمد بجالاتا ہوں جس کے سوائے کوئی اللہ نہیں۔

امابعد۔ اللہ نے اپنی کارسازی اور حسن تقدیر و تدبیر سے اپنے لئے اپنے فرشتوں اور اپنے رسولوں کے لئے مذہب اسلام منتخب فرمایا۔ اور اس کے ساتھ اپنے بندوں کے پاس اپنے پیغمبر بھیجے اور اس امت کو اسکی وجہ مکرم کیا اور ان بندوں کو اس دین سے مخصوص کیا اور یہ فضیلت عطا فرمائی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو ان کی طرف بھیجا اور انہوں نے انہیں کتاب خدا، حکمت، سنت و فرائض کی تعلیم دی تاکہ وہ ہدایت یافتہ ہوں انھیں متحد کیا تاکہ ان میں افتراق نہ پیدا ہو ان کا تزکیہ کیا تاکہ پاک و طاہر ہوجائیں جب وہ اس سے فارغ ہوگئے جو آپکے ذمہ تھا اللہ نے آپ کو دنیا سے اٹھالیا پس آپ پر اللہ کی صلوات، سلام، رحمت اور رضا نازل ہو۔ پھر مسلمانوں نے آپ کے بعد یکے بعد دیگرے دو امیروں کو خلیفہ بنایا پھر وہ وفات پاگئے ان کے بعد ایک ایسے

فغيّروا ثم جاؤني فبايعوني وانا استهدي الله للهدى واستعينه على التقوى الا وإنّ لكم علينا العمل بكتاب الله وسنّة رسوله والقيام بحقه والنصح لكم بالغيب والله المستعان وحسبنا الله ونعم الوكيل وقد بعثت قيس بن سعد الانصاري اميراً فوازروه وليسوه على الحق قد امرته بالاحسان الى محسنكم والشدّة على مريبكم والرفق بعوامكم وخواصكم وهو ممن ارضى هديه وارجو صلاحه اسأل الله لنا ولكم عملاً ذاكياً وثواباً جزيلاً ورحمة الله وبركاته واسعة والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔

(طبری۔ ۵ شرح ابن الحدید)

صاحب کو لوگوں نے اپنا ولی بنایا جنہوں نے نئی نئی باتیں نکالیں اس پر امت کو ان کے خلاف کہنے کا موقعہ ملا اس لئے انہوں نے ان میں عیب نکالا اور انہیں ہلاک کر دیا۔ پھر لوگ میرے پاس آئے اور میری بیعت کی سب کی ہدایت کے لئے میں اللہ سے ہدایت کا طالب ہوں اور اسکی مدد کا بحوالہ تقوی کے لئے طلبگار ہوں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تم پر لازم ہے کہ ہمارے ساتھ کتاب خدا اور اس کے رسول کی سنت پر عمل کریں اور تم پر خدا کے حقوق ہیں ادا کریں اور غائبانہ خیر خواہی کریں۔ اللہ ہی مدد چاہنے کے لائق ہے اور وہی اچھا کارساز ہے۔

میں نے قیس بن سعد انصاری کو امیر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے تم اس کو قوت پہونچاؤ راہ حق میں ان کی مدد کرو میں نے انہیں حکم دیا ہے کہ نیک انسانوں کے ساتھ حسن سلوک سے اور ورغلانے والوں کے ساتھ سختی سے پیش آئیں خواص اور عوام سے نرمی کا برتاؤ کریں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے دیۓ سے میں راضی ہوں اور جن سے مجھے بھلائی کی امید ہے میں اللہ سے میرے اور تمہارے لئے پاکیزہ عمل حسن ثواب اور وسیع رحمت کا طالب ہوں خدا تمہیں سلامت رکھے اور تم پر رحمت و برکت نازل کرے

قیس بن سعد کی معزولی

قیس بن سعد کو معاویہ نے اپنانے کی بہت کوشش کی اور جب یقین ہو گیا کہ قیس نہ دھمکیوں میں آنے والے تھے اور نہ انکے ساتھ مکر و فریب چل سکتا تھا ایک نئی تدبیر اختیار کی۔ قیس کیجانب سے جعلی خطوط اپنے نام لکھوا کر اسکی تشہیر کی جس سے تمام رعایا مغالطہ میں آگئی کہ قیس نے درپردہ معاویہ سے معاہدہ کر لیا ہے اور امیر المومنین کی مخالفت کر رہے ہیں اور امیر المومنین کے پیچھے پڑ گئے کہ قیس کو مصر سے ہٹا دیں۔ امیر المومنین نے مجبوراً قیس کو معزول کر کے محمد بن ابوبکر کو حاکم مصر مقرر فرمایا (الفتنۃ الکبریٰ ج ۲ طہ حسین)

فرمان بنام محمد بن ابوبکر و اہل مصر

حضرت امیرالمومنینؑ نے محمد بن ابوبکر کو فرمان ذیل کے ساتھ یکم رمضان ۳۸ھ حکومت پر روانہ فرمایا۔ وہ ۱۵ رمضان وارد مصر ہوئے اس کے بعد محمد اور اہل مصر کو برابر نصیحت فرماتے رہے۔ حضرت کا ہر خط حقائق و معارف کا ایک گراں قدر خزینہ ہوتا تھا۔

اما بعد فانی اوصیکم بتقوی اللہ
فی سر امرکم وعلانیتہ وعلی ای حال کنتم
علیھا ولیعلم المرء منکم ان الدنیا دار بلاء
وفناء والاخرۃ دار جزاء وبقاء فمن استطاع
ان یوثر ما یبقی علی ما یفنی فلیفعل فان الاخرۃ
تبقی والدنیا یفنی رزقنا اللہ وایاکم بصرا
کما بصرنا وفھما لما فھمنا حتی لا نقصر عما
امرنا ولا نتعدی الی ما نھانا۔ واعلم یا محمد
انک وان کنت محتاجا الی نصیبک من الاخرۃ
احوج فان عرض لک امران احدھما للاخرۃ
والاخر للدنیا فابدء بامر الاخرۃ ولتعظم
رغبتک فی الخیر ولتحسن فیہ نیتک فان
اللہ عزوجل یعطی العبد علی قدر نیتہ و
اذا احب الخیر واھلہ ولم یعملہ کان انشاء اللہ
لمن عملہ فان رسول اللہ قال حین رجع من
تبوک ان فی المدینۃ لاقواما ما سرتم
من مسیر ولا ھبطتم ھم وادیا الا کانوا
معک ما حبسھم الا المرض یقول کانت لھم
نیۃ ثم اعلم یا محمد انی ولیتک اعظم
اجنادی اھل مصر واذ ولیتک من امر الناس

واضح ہو کہ میں تم کو ظاہر و باطن ہر امر میں اور
ہر حالت میں تقوی الٰہی کی وصیت کرتا ہوں تم میں سے
ہر شخص کو جان لینا چاہیئے کہ دنیا دار بلا اور دار فانی ہے
اور آخرت باقی رہنے والا مقام اور مقام جزا ہے پس کوئی
شخص فانی پر باقی کو مقدم کر سکتا ہے تو اسے یہی کرنا
چاہیئے پس بہ تحقیق کہ آخرت باقی رہنے والی ہے اور دنیا
فنا ہونے والی ہے۔ خدا تم کو بصارت عطا کرے۔ جیسا کہ
مجھے عطا فرمائی ہے اور ہمیں فہم عطا کرے جیسا کہ مجھ کو
عطا کیا یہاں تک کہ ہم ان باتوں میں کوتاہی نہ کریں
جن کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور ان امور کے مرتکب ہوں
جن سے منع کیا گیا ہے۔ اے محمد جان لو کہ دنیا میں تم اپنے
حصہ کے جتنے حاجت مند ہو اس سے زیادہ آخرت میں اپنے
حصہ کے محتاج ہو پس اگر دو امر تمہارے پیش نظر ہوں
جن میں سے ایک دنیا کیلئے اور دوسرا آخرت کے لئے
تو تم کو چاہیئے کہ امر آخرت سے ابتدا کریں اور تمہاری رغبت
امر خیر کیلئے بہت عظیم ہو اور اس کے انجام دینے میں
تمہاری نیت خالص ہو کیونکہ خدائے عزوجل بندہ کو
اسکی نیت کے مطابق عطا کرتا ہے اور اگر کوئی عمل خیر
کرنا چاہے اور اس کو انجام نہ دے سکے تو انشاء اللہ
یہ اسی طرح ہو گا جیسا کہ کسی نے یہ عمل کیا ہے چنانچہ

فَاِنَّكَ مَحْقُوقٌ اَنْ تَخَافَ فِيهِ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُحَذِّرَ فِيهِ عَلٰى دِيْنِكَ وَلَوْ كَانَ سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا تُسْخِطَ رَبَّكَ لِرِضَا اَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ فَافْعَلْ فَاِنَّ فِي اللّٰهِ خُلْفًا مِنْ غَيْرِهِ وَلَيْسَ فِي شَيْئٍ غَيْرِهِ خَلَفٌ مِنْهُ فَاشْتَدَّ عَلَى الظَّالِمِ وَلِنْ لِاَهْلِ الْخَيْرِ وَقَرِّبْهُمْ اِلَيْكَ وَاجْعَلْهُمْ بِطَانَتَكَ وَاِخْوَانَكَ۔ وَالسَّلَامُ

رسول خدا نے تبوک سے واپسی پر فرمایا کہ مدینہ میں کچھ ایسے لوگ رہ گئے تھے جو نہ تمہارے ساتھ گئے تھے اور نہ کسی وادی میں اترے جہاں تم نے منزل کی تھی اس لئے کہ ان کے مرض نے انہیں جانے نہ دیا تھا مگر وہ تمہارے ساتھ تھے اور رہتے تھے کہ وہ چلنے کی نیت رکھتے تھے۔

اے محمد یہ بھی جان لو کہ ہم نے تمہیں عظیم ترین لشکر یعنی اہل مصر کا حاکم اور عوام الناس کے امور کا والی بنایا ہے۔ پس تمہیں چاہیئے کہ اس معاملہ میں اپنے نفس کے متعلق ڈرتے رہو اور اپنے دین سے متعلق حذر کرو خواہ دن میں ایک ساعت کے لئے ہی کیوں نہ ہو پس اگر تم میں استطاعت ہے کہ مخلوق میں سے کسی کو راضی رکھنے کیلئے خدا کو غضب ناک نہ کرو تو ضرور ایسا ہی کرو۔ کیونکہ خدا کے پاس اس کے غیر کیلئے قائم مقام موجود ہے لیکن کوئی خدا کا عوض نہیں بن سکتا۔ پس ظالم کیلئے شدید ہو جاؤ اور صاحبان خیر کیلئے نرم ہو اور انہیں اپنے قریب کرو اور انہیں اپنے بھائیوں اور مخصوصین میں قرار دو (ناسخ)

(۴۸) دستور العمل بنام محمد بن ابوبکر در باب فرائض و سنن و انتظام مملکت

حکومت مصر کا جائزہ لینے کے بعد محمد بن ابوبکر نے حضرت امیر المومنین سے استدعا کی کہ ایک دستور العمل متعلقہ فرائض و سنن اور قضایا لکھ کر بھیجیں تاکہ انتظام حکومت میں رہبری اور سہولت ہو اس کے جواب میں حضرت نے مکتوب ذیل مرقوم فرمایا جو قضات، ذکر موت، حساب، صفت بہشت و دوزخ، کتاب امامت، کتاب وضو و مواقیت نماز، ذکر رکوع و سجود، کتاب آداب امر بالمعروف و نہی عن المنکر، ذکر اعتکاف، احکام متعلقہ زنادقہ و نصرانیان وغیرہ پر مشتمل ہے

حضرت نے ہدایت فرمائی کہ یہ مکتوب پڑھ کر اہل مصر کو سُنا دیا جائے۔

اسی طرح امیر المومنین نے ایک حیرت انگیز درس حکومت مالک اشتر کے نام لکھ بھیجا تھا جبکہ وہ حاکم مصر بنا کر بھیجے گئے تھے۔ یہ نہج البلاغہ میں مرقوم ہے اور آجتک دنیا کی کئی زبانوں میں اسکا ترجمہ ہو چکا ہے

اما بعد فانی اوصیکم بتقوی الله والعمل فیما انتم عنه مسئولون فانتم به رهنٌ وانتم الیه صائرون فان الله عزّ وجل یقول "کل نفسٍ بما کسبت رهینة" وقال "ویحذرکم الله نفسه والی الله المصیر" وقال فوربک لنسئلنّهم اجمعین عمّا کانوا یعملون فاعلموا عباد الله انّ الله سائلکم عن الصغیر من اعمالکم والکبیر فان یعذّب فنحن ظالمون وان یغفر فهو ارحم الراحمین۔

واعلموا انّ اقرب مایکون العبدُ الی الرحمةِ والمغفرةِ حین مایعمل بطاعة الله ومناصحته فی التّوبة فعلیکم بتقوی الله عز وجل فانّها یجمع من الخیر مالا یجمع غیرها ویدرک بها من الخیر مالا یدرک بغیرها غیر الدنیا وغیر الآخرة یقول سبحانه "وقیل للّذین اتّقوا ماذا انزل ربکم قالوا خیرًا للّذین احسنوا فی هذه الدنیا حَسَنَة ولدار الآخرة خیرٌ ولنعم دار المتقین"

واعلموا عباد الله انّ المومن یعمل لثلث اما لخیر الدّنیا فانه یشبه بعمله قال الله واتیناه اجره فی الدّنیا وانّه فی الآخرة

بعد حمد و صلوٰۃ واضح ہو کہ میں تمہیں خدا سے تقویٰ اختیار کرنے اور ان امور پر عمل کرنے کی وصیت کرتا ہوں جن کا تم سے سوال کیا جائے گا جن کے تم ذمہ دار رہو۔ اور جن سے تمہارا انجام وابستہ ہے۔

خداوند عز وجل فرماتا ہے "ہر نفس اپنے مکسوبہ عمل کے ساتھ ماخوذ ہے"۔ و نیز فرماتا ہے کہ "خدا تمکو اپنی ذات کا خوف دلاتا ہے اور خدا ہی کیطرف بازگشت ہے"۔ و نیز فرماتا ہے کہ "تیرے رب کی قسم ہم ضرور لوگوں سے ان کے اعمال کی باز پرس کریں گے"۔ اے بندگان خدا جان لو کہ اللہ تمہارے ہر چھوٹے اور بڑے عمل سے متعلق سوال کرے گا پس اگر اس نے معذب کیا تو (سمجھ لو کہ ہم) ظالم ہیں اور اگر اس نے معاف کر دیا اور رحم کیا تو سمجھو کہ وہ تمام رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

جان لو کہ بندہ خدا کی رحمت اور مغفرت سے بہت زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو نصیحت کرتا طاعت الٰہی پر کاربند رہتا اور خلوص کے ساتھ توبہ کرتا ہے۔ تم پر لازم ہے کہ خدائے عز و جل سے تقویٰ اختیار کرو کیونکہ یہ تمہارے لئے اتنا خیر جمع کرے گا کہ اس کے علاوہ کوئی اور عمل جمع نہیں کر سکتا اور اس سے دنیا و آخرت کا اتنا خیر حاصل ہو گا جو کسی دوسرے عمل سے حاصل نہ ہو گا

لمن الصالحين فمن عمل لله تعالى اعطاه
اجره فی الدنیا والاخرة وكفاه المهم فيهما
وقد قال الله تعالى "يا عباد الذين امنوا
اتقوا ربكم للذين احسنوا في هذه الدنيا
حسنة وارض الله واسعة انما يوفى الصابرون
اجرهم بغير حساب ٥ فما اعطاهم الله في
الدنيا لم يحاسبهم به في الاخرة قال الله
تعالى "للذين احسنوا الحسنى وزيادة"
فالحسنى الجنة والزيادة الدنيا واما الخير
الاخرة فان الله يكفر عنه بكل حسنة سيئة
يقول ان الحسنات يذهبن السيئات ذالك
ذكرى للذاكرين حتى اذا كان يوم القيمة
حسبت لهم حسناتهم واعطوا بكل واحدة
عشر امثالها الى سبعمائة ضعف فهوا
الذى يقول جزاءً من ربك عطاءً حساباً
ويقول عز وجل "فاولئك لهم جزاء الضعف
بما عملوا وهم فى الغرفات امنون" فارغبوا
فيه واعملوا به وتحاضوا عليه۔

"واعلموا عباد الله ان المؤمنين المتقين
قد ذهبوا بعاجل الخير واجله شركوا اهل
الدنيا في دنياهم ولم يشاركهم اهل الدنيا
فى اخرتهم يقول الله عز وجل قل من حرم
زينة الله التى اخرج لعباده والطيبات
من الرزق قل هى للذين امنوا فى الحيوة
الدنيا خالصة يوم القيمة كذالك نفصل
الايات لقوم يعلمون سكنوا الدنيا بافضل

خدائے پاک فرماتا ہے کہ "جو لوگ خدا سے ڈرتے
تھے ان سے کہا گیا کہ تمہارے رب نے تمہارے لئے
کیا نازل کیا تو انہوں نے کہا کہ خیر۔ جو لوگ اس دنیا
میں کوئی نیکی کرتے ہیں ان کے لئے اس دنیا میں ایک
حسنہ ہے اور آخرت میں بھلائی ہے وہ متقین کے لئے
بڑا ہی اچھا مقام ہے۔

اے بندگان خدا جان لو کہ کوئی مرد مومن تین
طرح سے عمل کرتا ہے اگر یہ دنیا کی خیر کیلئے ہے تو وہ اس
کو اپنے عمل سے ثابت کر دکھاتا ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے
کہ "ہم نے اس کو دنیا میں اس کا اجر عطا کیا اور یہ کہ وہ
آخرت میں صالحین سے ہوگا"، جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے
کوئی عمل کیا اس کو دنیا اور آخرت میں اس کا اجر عطا کیا
جاتا ہے اور ان دونوں عالموں میں اسکی مشکلات آسان
کی جاتی ہیں ونیز خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اے
میرے ایماندار بندو اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو جن
لوگوں نے اس دنیا میں نیکی کی انہی کیلئے (آخرت میں
بھلائی ہے خدا کی زمین تو کشادہ ہے صبر کرنے والوں
کو ان کا اجر بغیر حساب کے دیا جائے گا (پ ۲۳)
جو کچھ انہیں خدا نے دنیا میں عطا فرمایا ہے آخرت
میں اسکا حساب نہیں لیا جائیگا۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے
جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لئے آخرت میں اور زیادہ
بھلائی ہے (پ ۱۱) جنت کی بھلائی دنیا سے زیادہ ہوگی
اگر تم آخرت کی بھلائی چاہو پس خدا اسکی تمام نیکیوں
کے عوض اس کے گناہ معاف کردے گا چنانچہ فرماتا ہے
نیکیاں یقیناً گناہوں کو دفع کر دیتی ہیں (پ ۱۲)
خدا کا ذکر کرنے والوں کیلئے یہ ایک یاد دہانی ہے یہاں تک

ما سكنت واكلوها بافضل ما اكلت شاركوا
اهل الدنيا في دنياهم فاكلوا من افضل
ما ياكلون وشربوا من افضل ما يشربون
ولبسوا من افضل ما يلبسون وتزوجوا من
افضل ما يتزوجون وركبوا من افضل ما
يركبون اصابوا لذة الدنيا مع اهل الدنيا
مع انهم غدا من جيران الله عز وجل
يتمنون عليه لا يرد لهم دعوتهم ولا
ينقص لهم لذة اما في هذا ما يشتاق
اليه من كان له عقل ولا حول ولا قوة
الا بالله۔ واعلموا عباد الله انكم ان اتقيتم
ربكم وحفظتم نبيكم في اهل بيته فقد
عبدتموه بافضل
ما عبد وذكرتموه بافضل ما ذكر وشكرتموه
بافضل ما شكر واخذتم بافضل الصبر و
وجاهدتم بافضل الجهاد وان كان غيركم
اطول صلوة منكم واكثر صياما اذا
كنتم اتقى لله وانصح لاولياء الله من آل محمد
واخشع واحذروا عباد الله الموت ونزوله
وخذوا له عدته فانه يدخل بامر عظيم
خير لا يكون معه شر ابدا او شر لا يكون
معه خير ابدا فمن اقرب الى الجنة
من عاملها وليس احد من الناس يفارق
روحه جسده حتى يعلم الى اي المنزلتين
يصير الى الجنة ام الى النار اعدو هو
لله ام ولي له فان كان وليا فتحت ابواب الجنة

کہ روز قیامت آ جائے انکی نیکیوں کا شمار کیا جاتا
ہے اور ایک ایک نیکی کے عوض دس دس حسنات
عطا ہوتے ہیں یہاں تک کہ سات سو گنا ہو جائیں
پھر ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ تمہارے پروردگار
کی جانب سے کافی عطا اور جزا ہے" (پ ۳۰)
جن لوگوں نے اچھے کام کئے ان کے لیے دوسری
جزا ہے وہ جنت کے جھروکوں میں اطمینان سے رہیں گے
(پ ۲۲) پس نیک کاموں کیطرف راغب ہو نیک
عمل کرو اور دوسروں کو بھی اس کے لئے اکساؤ۔
اے بندگان خدا جان لو کہ متقی مومنین جلد
اور دیر سے حاصل ہونے والے دونوں طرح کے خیر
کو لے گئے۔ اہل دنیا ان کی دنیا میں شریک ہو گئے۔
مگر اہل دنیا ان کی آخرت میں شریک نہ ہو سکے
چنانچہ خدائے عزوجل فرماتا ہے کہ ان سے کہہ دو
کہ خدا کی زینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے
پیدا کی ہے اور پاکیزہ رزق کو کس نے حرام کیا۔
کہہ دو کہ یہ ان لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے حیات
دنیا میں یوم قیامت پر خلوص کے ساتھ ایمان لایا ہے
اسی طرح ہم اپنی آیات اس قوم کے لئے تفصیل سے
بیان کرتے ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ دنیا میں بہت
اچھے طریقہ سے رہے جیسا کہ دنیا میں رہا جاتا ہے اور
(نعمات) دنیا بہتر سے بہتر طرح سے کھائیں اور اہل
دنیا کے ساتھ ان کی دنیا میں شریک ہوئے اور ان
بہتر اکل وشرب استعمال کیا اور ان سے اچھے لباس
پہنے۔ ان سے زیادہ اچھی عورتوں سے شادی کی
ان سے زیادہ اچھی سواریوں پر سواری کی اور اہل دنیا

وشرع له طريقتها ونظر الى ما اعد الله
عز وجل لاوليائه فيها فرغ من كل شغل
ووضع عنه كل ثقل وان كان عدو الله فتحت
له ابواب النار وسهل له طريقها ونظر الى
ما اعد الله فيها لاهلها واستقبل كل
مكروه وفارق كل مسرور كل هذا يكون
عند الموت وعنده يكون بيقين قال الله
الذين تتوفيهم الملائكة طيبين يقولون
سلام عليكم ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون
ويقول الذين (النحل) تتوفيهم الملئكة
ظالمي انفسهم فالقوا السلم ما كنا نعمل
من سوء بلى ان الله عليم بما كنتم تعملون
فادخلوا ابواب جهنم خلدين فيها فلبئس
مثوى المتكبرين ۔

واعلموا عباد الله ان الموت ليس منه
فوت فاحذروه قبل وقوعه واعدوا له
عدته فانكم طرد الموت ان اقمتم اخذكم
وان هربتم ادرككم وهو الزم لكم من
ظلكم معقود بنواصيكم والدنيا تطوى
من خلفكم فاكثروا ذكر الموت عند ما تنازعكم
اليه انفسكم من الشهوات وكفى بالموت
واعظا فانه هادم اللذات ۔

کے ساتھ لذت دنیا حاصل کی۔ کل وہ خدائے عزوجل
کے جوار میں رہیں گے اور تمنا کریں گے کہ ان کی کوئی
دعا رد نہ ہو اور ان کی کسی لذت میں کمی نہ ہو گیا ان
میں کسی صاحب عقل کے لئے مشتاق ہونے کی کوئی
بات نہیں ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

بندگان خدا جان لو کہ اگر تم نے اپنے رب کا خوف
اختیار کیا اور اہل بیت کے معاملہ میں اپنے نبی کے
حقوق کی حفاظت کی تو تم نے خدا کی بہترین عبادت
کر لی اور اس کا افضل ترین ذکر کیا اور اس کا زیادہ
سے زیادہ شکر ادا کیا افضل ترین صبر اختیار کیا اور
افضل ترین جہاد کیا۔ اگر تمہارے غیر تم سے زیادہ
طولانی نمازیں ادا کریں اور زیادہ سے زیادہ
روزے رکھیں تو یہ اسی وقت کارآمد ہوں گے
جب کہ تم سب سے زیادہ خوف خدا کرو اور اولیائے
آل محمد کے ساتھ اخلاص اور خضوع و خشوع رکھو۔

بندگان خدا موت سے اور اس کے آنے سے ڈرو اس
کے لئے زادراہ جمع کر لو کیونکہ موت خیر کے ساتھ ایک
امر عظیم لے آئیگی جس کے ساتھ کبھی شر نہ ہوگا یا ایسے
شر کے ساتھ آئے گی جس کے ساتھ تا ابد خیر نہ ہوگی پس
دیکھ لو کہ ان امور پر عمل کرنیوالوں میں کون سب سے
زیادہ جنت سے قریب ہے۔ انسانوں میں سے کسی
فرد واحد کی روح اس وقت تک اپنے جسم کو نہیں
چھوڑتی جب تک کہ اسکو معلوم نہیں ہو لیتا کہ دونوں
منزلوں میں اسکی جگہ کہاں ہے جنت میں یا جہنم میں
و نیز انسان کو یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ خدا کا
دوست ہے یا دشمن۔ اگر وہ دوست ہے تو اس کیلئے

واعلموا عباد الله ان ما بعد الموت اشد
من الموت لمن لم يغفر الله له ويرحمه و
احذروا القبر وضمته وضيقه وظلمته
فانه الذي يتكلم كل يوم انا بيت التراب
انا بيت الغربة انا بيت الدود والقبر
روضة من رياض الجنة او حفرة من
حفر النار فان المسلم اذا مات قالت له
الارض مرحبا واهلا قد كنت ممن احب
ان تمشي على ظهري واذا وليتك فستعلم
كيف صنعي بك فيتسع له مد بصره و
اذا دفن الكافر قالت له الارض لا مرحبا
ولا اهلا قد كنت ممن ابغض ان تمشي
على ظهري واذا وليتك فستعلم كيف
صنعي بك فتضمه عليه يلتقي اضلاعه
واعلموا ان المعيشة التي قال الله
سبحانه ومن فان له معيشة ضنكا هي
عذاب القبر وانه يسلط على الكافر في
قبره تسعة وتسعين تنينا فتنهش
لحمه ويكسرن عظمه تيرددون عليه كذلك
الى يوم يبعث لو ان تنينا منها نفخ في
الارض ما انبتت الزرع فيها ابدا
واعلموا عباد الله ان انفسكم واجسادكم

جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جنت کا
راستہ اس کیلئے ہموار کر دیا جاتا ہے اور جو کچھ خدائے
عزوجل نے اپنے دوستوں کیلئے مہیا کر رکھا ہے وہ دیکھ
لیتا ہے اسکے بعد اسکو ہر شغل سے فراغت ہو جاتی ہے
اور اسکا ہر بوجھ اتار لیا جاتا ہے اور اگر وہ خدا کا دشمن
ہے تو اس کے لئے جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے
اور اسکے راستہ میں سہولت پیدا کر دی جاتی ہے اور
وہ دیکھ لیتا ہے کہ خدا نے اہل جہنم کے لئے کیا کیا مہیا کر
رکھا ہے اور ہر مکروہ امر کا سامنا کرتا ہے اور ہر مسرت
خیز چیز سے علیحدہ ہو جاتا ہے یہ سب موت کے وقت
ہوتا ہے خدا فرماتا ہے کہ وہ لوگ جن کو ملائکہ پاک و
طیب حالت میں قبض روح کرتے ہیں انہیں کہتے ہیں
کہ تمہارے لئے سلامتی ہو تم جو عمل کرتے تھے اس کے
عوض میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اور وہ لوگ جن کا
خاتمہ ملائکہ نے اس حالت میں کیا کہ وہ اپنے نفس پر ظلم
کرتے تھے پھر وہ صلح کے خواستگار ہوں گے اور کہتے
ہوں گے کہ ہم نے تو کوئی فعل بد نہیں کیا تھا بے شک
خدا خوب جانتا ہے جو کچھ تم عمل کرتے تھے۔ پس ان
دروازوں سے جہنم میں داخل ہو جاؤ اور ہمیشہ یہیں رہو
متکبرین کیلئے یہ کیسا برا ٹھکانہ ہے۔

بندگان خدا سمجھ لو کہ کسی کو موت سے چھٹکارہ
ممکن نہیں اسکے وقوع سے پہلے اس سے خوف کرو
اور اس کے لئے سامان مہیا کر لو بہ تحقیق کہ موت تم کو
پکار رہی ہے اگر تم کھڑے بھی ہو تو تم کو پا جائے گی۔
اور اگر تم نے بھاگنا شروع کیا جب بھی تمہیں پکڑ لیگی
وہ سایہ سے زیادہ تمہارے ساتھ لگی ہوئی ہے وہ تمہاری

الرقیقۃ التی یکفیہا الیسیر من العقاب ضعیفۃ عن ھذا فان استطعتم ان ترحموا انفسکم واجسادکم مما لا طاقۃ لکم بہ ولا صبر لکم علیہ فتعملوا بما احب اللہ سبحانہ وتترکوا ما کرہ اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

واعلموا عباد اللہ ان ما بعد القبر اشد من القبر یوم تشیب فیہ الصغیر ویسکر فیہ الکبیر ویسقط فیہ الجنین وتذھل کل مرضعۃ عما ارضعت واحذروا یوما عبوسا قمطریرا کان شرہ مستطیرا اما ان شر ذلک الیوم وفزعہ استطار حتی فزعت منہ الملئکۃ الذین لیست لھم ذنوب والسبع الشداد والجبال والاوتاد والارضون المھاد فاذا انشقت السماء فھی یومئذ واھیۃ فتتغیر فکانت وردۃ کالدھان وتکون الجبال سرابا مھیلا بعد ما کانت صما صلابا یقول اللہ سبحانہ ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ فکیف من عصی بالسمع والبصر واللسان والید والرجل والفرج والبطن ان لم یغفر اللہ ویرحم۔

واعلموا عباد اللہ ان ما بعد ذلک الیوم اشد وادھی علی من لم یغفر اللہ لہ من ذلک الیوم۔ فاحذروا نارا قعرھا بعید وحرھا شدید وعذابھا جدید و

نفذیر سے وابستہ ہے اور دنیا تمہیں پیچھے سے لپٹتی جا رہی ہے تم اس وقت موت کو زیادہ یاد کرو جب تمہارا نفس خواہشات دنیا میں سے کسی چیز کیلئے اصرار کرے کیونکہ موت ہی نصیحت کرنے کافی ہے اس لئے کہ وہ لذتوں کو فنا کرنے والی ہے۔

بندگان خدا جان لو کہ موت کے بعد کی منزل موت سے بھی زیادہ سخت ہے مگر یہ اس کے لئے جس کی خدا مغفرت نہ کرے اور جس پر وہ رحم نہ کرے۔ قبر اس کے فشار، اسکی تنگی اور اسکی تاریکی سے ڈرو کیونکہ قبر ہی ہے جو ہر روز آواز دیا کرتی ہے کہ میں مٹی کا گھر ہوں، میں غربت کا مکان ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا آگ کی خندقوں میں سے ایک خندق ہے جب کوئی مسلمان مرتا ہے تو اس سے قبر کہتی ہے تیرا آنا مبارک ہو اور کہتی ہے کہ تو ان لوگوں میں سے تھا جن کو میں چاہتی تھی کہ میری پشت پر چلیں اور اب جبکہ تو میرے بس میں ہے تو دیکھ لے کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں اس کے ساتھ ہی اسکی حد نظر تک قبر وسیع ہو جاتی ہے۔ اور جب کوئی کافر دفن ہوتا ہے تو اس سے زمین کہتی ہے کہ تیرا آنا مبارک نہ ہو تو ان لوگوں میں تھا جن کا میں اپنی پشت پر چلنا ناپسند کرتی تھی اور اب جبکہ میں تجھ پر مسلط ہوں تجھے معلوم ہو جائیگا کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں یہ کہکر اسے ایسا فشار دیتی ہے کہ اسکی دونوں پسلیاں آپس میں مل جاتی ہیں۔

سمجھ لو کہ ان کے کھانے کیلئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ

مقامعها حديد وشرابها صديد لا يفتر عذابها ولا يموت سكانها ليست لله سبحانه فيها رحمة ولا يسمع فيها دعوة۔

واعلموا عباد الله ان مع هذا رحمة الله التي وسعت كل شيئ لا تعجز عن العباد جنة عرضها كعرض السموات والارض خير لا يكون بعده شر ابدا وشهوة لا تنفد ابدا ولذة لا تفنى ابدا ومجمع لا يتفرق ابدا قوم قد جاوروا الرحمن وقام بين ايديهم الغلمان بصحاف من ذهب فيها الفاكهة والريحان فقال رجل يا رسول الله اني احب الخيل أفي الجنة خيل؟ قال نعم والذي نفسي بيده ان فيها خيلا من ياقوت احمر عليها يركبون تتزف بهم خلال ورق الجنة قال رجل يا رسول الله اني يعجبني الصوت الحسن أفي الجنة الصوت الحسن قال نعم والذي نفسي بيده ان الله ليأمر لمن احب ذلك منهم بشجر يسمعه صوتا بالتسبيح ما سمعت الآذان باحسن منه قط قال رجل يا رسول الله اني احب الابل أفي الجنة ابل قال نعم والذي نفسي بيده ان فيها نجائب من ياقوت احمر عليها رحال الذهب قد الحفت بنمارق الديباج يركبون فتزف بهم خلال ورق الجنة وان فيها صور رجال و

فرماتا ہے "جس نے میری یاد سے منہ پھیر لیا اسکی بہت تنگی میں بسر ہو گی یہ عذاب قبر ہے۔ وہ کافرین پر قبر میں ننانوے بڑے بڑے اژدھا مسلط کر دیتا ہے جو ان کا گوشت اور ہڈیاں نوچ نوچ کر کھاتے ہیں یہ اسکی تکرار قیامت تک کرتے رہیں گے۔ اگر ان میں سے کوئی اژدھا زمین پر پھونک مار دے تو ابد تک غلہ نہ اُگے۔

بندگان خدا جان لو کہ تمہارے نفوس اور نرم و نازک بدن جو معمولی سے عذاب کو برداشت نہیں کر سکتے اس (عظیم عذاب) کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں پس حتی الامکان اپنے نفوس اور اجساد پر رحم کرو اور انہیں ایسے عذاب میں مبتلا نہ ہونے دو جس کے برداشت کی نہ تم میں استطاعت ہے اور نہ جس پر تم صبر کر سکتے ہو پس وہی عمل بجالاؤ جو خداوند تعالیٰ کو پسند ہو اور جو عمل اسکو پسند نہ ہو چھوڑ دو۔ تمام قوت و طاقت سوائے خدا کے اور کسی کو نہیں۔

بندگان خدا سمجھ لو کہ قبر کے بعد کی منزل قبر سے بھی زیادہ سخت ہے وہ ایسا دن ہو گا کہ اسکی ہولناکی سے بچہ بوڑھا ہو جائیگا اور بوڑھا بیہوش ہو جائے گا حمل ساقط ہو جائیں گے اور دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں سے غافل ہو جائیں گی۔ لہذا تم اس سخت دن سے ڈرو جسمیں شر کی چنگاریاں اڑ رہی ہوں گی جان لو کہ اس روز کے شر اور خوف کا یہ عالم ہو گا کہ ملائکہ بھی جن کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو گا خوف زدہ ہو جائیں گے۔ ساتوں مضبوط اور سخت آسمان اور زمین میں گڑھے ہوئے پہاڑ اور بچھی ہوئی زمینیں سب کے سب

لنسائہم یرکبون مراکب اھل الجنۃ فاذا اعجب
احدھم الصورۃ قال رب اجعل صورتی
مثل ھذہ الصورۃ فیجعل صورتہ علیھا
فاذا اعجبتہ صورۃ المراۃ قال رب اجعل
صورۃ فلانۃ زوجتی مثل ھذہ الصورۃ
فیرجع وقد صارت صورۃ زوجتہ علیٰ
ما اشتھیٰ وانّ اھل الجنۃ یزورون الجبار
سبحانہ فی کل جمعۃٍ فیکون اقربھم منہ
علیٰ منابر من نورٍ یلونھم علیٰ منابر من
یاقوت ۲ والذین یلونھم علیٰ منابر من مسکٍ
فبینما ھم کذٰلک ینظرون الی نور اللہ جلّ
جلالہ وینظر اللہ فی وجوھھم اذا اقبلت
سحابۃ تغشیٰھم فتمطر علیھم من النعمۃ
واللذّۃ والسرور والبھجۃ ما لا یعلمہ الا اللہ
سبحانہ ومع ھذا ما ھو افضل منہ رضوان
اللہ الاکبر امّا انّا لو لم نخوف الا ببعض ما خوّفنا
بہ لکنا محقوقین ان یشتدّ شوقنا الی ما لا
غنیٰ لنا عنہ ولا بدّ لنا منہ وان استطعتم
عباد اللہ ان یشتدّ خوفکم من ربکم ویحسن
بہ ظنکم فافعلوہ فانّ العبد انما تکون
طاعتہ علیٰ قدر خوفہ وانّ احسن الناس
للہ طاعۃً اشدّھم لہ خوفاً وانظر محمد صلوٰتک
کیف تصلیھا فانما انت امامٌ ینبغی لک ان
تتمھا وان تخفّفھا لوقتھا فانہ لیس من
امامٍ یصلّی بقومٍ فیکون فی صلوٰتہ وصلوٰتھم
نقص الا کان اثم ذلک علیہ ولا ینتقص

۲ والذین یلونھم علیٰ منابر من زبرجد

۳ وان (نسخہ)

خائف و لرزاں ہوں گی اور آسمان شق ہو کر پھٹ
جائیگا اور اسکی حالت متغیر ہو جائے گی اور وہ تیل کی
طرح سُرخ ہو جائیگا پہاڑ جو ٹھوس اور سخت تھے
ٹوٹ ٹوٹ کر باریک ریت بن جائیں گے ۔ خدائے
پاک فرماتا ہے کہ "جب صور پھونکا جائے گا تو جو کچھ
آسمان اور زمین میں ہے فنا ہو جائیگا سوائے اس کے
کہ جس کو خدا چاہے پس اس کا کیا حال ہو گا جس نے
کان آنکھ زبان ، ہاتھ ، پاؤں ، شرمگاہ اور شکم سے
گناہ کیا ہو اگر خداوند تعالیٰ اس کو معاف نہ کرے اور
اس پر رحم نہ کرے

بندگان خدا جان لو کہ اس دن کے بعد جو ہو گا وہ
اس سے بھی زیادہ سخت اور پریشان کن ہو گا جس کو خدا
نے معاف نہ کیا ہو ۔ اس آگ سے ڈرو جسکی گہرائی بہت
زیادہ ہے اور جسکی حرارت بہت تیز ہے جسمیں نئے نئے
عذاب ہیں سروں پر لوہے کے گرز لگائے جائیں گے
اور پینے کیلئے پیپ ملیگی نہ یہ عذاب ختم ہو گا اور نہ اس
کا ساکن مرے گا یہ ایسا گھر ہو گا کہ جسمیں رحمت خدا
مطلق نہ ہو گی اور وہاں کوئی دعاؤں کا سننے والا نہ ہو گا

بندگان خدا جان لو کہ اس کے ساتھ ہی ساتھ
اللہ کی رحمت ہر شئے پر چھائی ہو گی بندوں کے اقتدار
سے باہر جنت ہو گی جس کا عرض زمین اور آسمانوں کے
برابر ہو گا وہاں ایسا خیر ہو گا کہ ابد تک کبھی شر وہاں
نہ آئیگا ، ایسی خواہشیں جو ابد تک ختم نہ ہوں اور ایسی
لذتیں جو کبھی فنا نہ ہوں گی اور ایسا اجتماع جو کبھی
منتشر نہ ہو گا وہاں ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے
جوار خداوند رحمٰن کو پسند کیا ہو انکے سامنے غلمان

ذلك صلوتهم شيئًا
واعلم انّ كل شيئٍ من عملك يتبع صلوتك
فمن ضيّع الصّلوٰة فهو لغيرها اشدّ
تضييعًا ووضوئك من تمام الصلوٰة ثمّ تمضمض
ثلث مرّات واستنشق ثلث واغسل وجهك
ثم يدك اليمنٰى ثم اليسرىٰ ثم امسح
راسك ورجليك فانّي رايت رسول الله
يصنع ذلك واعلم انّ الوضوء نصف الايمان
ثم ارتقب وقت الصلوٰة فصلّها لوقتها
لا تعجل بها عن الوقت لفراغ ولا تؤخرها
عن الوقت لشغلٍ فانّ رجلاً جاء الى رسول
الله فسئله عن وقت الصلوٰة فقال النّبي
اتاني جبرئيل فارانى وقت الصلوٰة فصلّى
الظهر حين زالت الشمس. صلّى العصر
حين صلّ شيئ مثله ثم صلّى المغرب
حين غابت الشمس ثم صلّى العشاء حين
غابت الشفق ثم صلّى الصبح فاغلس بها
والنجوم مشتبكة كان النبي صلى الله عليه
وآله كن ايصلّي قبلك فان استطعت
ولا قوة الا بالله ان تلتزم السنّة المعروفة
وتسلك الطريق الواضح الذى اخذوا فافعل
لعلّك تقدم عليهم غدًا. ثم انظر ركوعك
وسجودك فانّ النّبي كان اتمّ الناس
صلوٰة واحفظها وكان اذا ركع قال
سبحان ربي العظيم وبحمده. ثلث مرّات
واذا رفع صلبه قال سمع الله لمن حمده

سونے کے طبق لئے کھڑے ہوں گے جن میں میوے اور
پھول ہوں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں
گھوڑوں کو پسند کرتا ہوں آیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے
فرمایا کہ ہاں۔ اسکی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان
ہے جنت میں سرخ یاقوت کے گھوڑے ہونگے جن پر سوار ہو
کر آسودگی کے ساتھ لوگ جنت کے درختوں کے درمیان
تفریح کریں گے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
میں خوش الحانی کو پسند کرتا ہوں۔ آیا جنت میں ایسی
سریلی آوازیں ہوں گی۔ فرمایا کہ ہاں۔ وہ جس کے
قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک اللہ اس کے
لئے جو اس کو پسند کرتا ہے حکم دیگا اور وہ تسبیح سے ایسی
اچھی آوازیں سنیگا جو اس کے کان کبھی نہ سنے ہوں گے
پھر اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اونٹ کو
بہت پسند کرتا ہوں۔ آیا جنت میں اونٹ بھی ہیں فرمایا
کہ ہاں۔ وہ جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے
جنت میں سرخ یاقوت کے عمدہ قسم کے اونٹ ہیں جن
پر عماریاں ہوں گی اور ریشم کے تکیے لگے ہوں گے ان پر
سوار ہو کر لوگ جنت کے درختوں کے درمیان خوشیاں
مناتے گذریں گے ان میں عورتیں اور مرد ہوں گے جو
جنت کی سواریوں پر سوار ہوں گے جبکہ انہیں کی ایک ایک
صورت متعجب کردے گی۔ عرض کیا کہ پروردگارا میری
صورت بھی ان صورتوں کے مثل بنادے پس اسکی
صورت ویسی بنادی جائے گی پس جب اس کو عورت
کی صورت متعجب کریگی کہیگا کہ پروردگار میری اس زوجہ
کی صورت اس جیسی بنادے پس اسکی زوجہ کی صورت
جیسا کہ اس نے چاہا تھا بنادی جائے گی۔

اللهم لك الحمد ملاء سمواتك و ملاء
ارضك وملاء ماشئت من شيء فاذا سجد
قال سبحان ربي الاعلى و بحمده ثلث مرات
اسئل الله الذي يرى ولا يرى وهو بالمنظر
الاعلى ان يجعلنا واياك ممن يحبه الله ويرضه
واياك على شكره وذكره وحسن عبادته
واداء حقه وعلى كل شيء اختاره لنا في
دنيانا و ديننا و آخرتنا وان يجعلنا من المتقين
الذين لا خوف عليهم ولا هم يحزنون
فان استطعتم يا اهل المصر فاليصدق
اقوالكم افعالكم وان يتوافق سركم علانيتكم
ولا تخالف السنتكم قلوبكم فافعلوا عصمنا
الله واياكم بالهدى وسلك بنا وبكم
المحجة العظمى واياكم دعوة الكذاب ابن
هند وتاملوا واعلموا انه لا سواء امام
الهدى وامام الردى ووصي النبي وعدو
النبي جعلنا الله واياكم ممن يحب ويرضى
لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله
يقول اني لا اخاف على امتي مومنا ولا
مشركا اما المومن فيمنعه الله بايمانه
واما المشرك فيخزيه الله بشركه ولكني
اخاف عليكم كل منافق عالم اللسان يقول
ما تعرفون ويفعل ما تنكرون وقال النبي
من سرته حسناته وسائته سيئاته
فذلك المومن حقا وقد كان يقول خصلتان
لا تجتمعان في منافق حسن سمت ولا فقه في سنة

بہ تحقیق کہ اہل جنت خداوند جبار کے نور کی ہر جمعہ کو زیارت
کیا کریں گے اور سب سے زیادہ خدا سے قربت رکھتے ہوں گے
اور نور کے منبروں پر بیٹھیں گے ان سے کم درجہ والے یاقوت
کے منبروں پر اور جو ان سے کم درجہ ہوں گے زبرجد کے
منبروں پر اور جو لوگ ان سے کم درجہ ہوں گے مشک کے
منبروں پر بیٹھیں گے اس طرح وہ اللہ جل جلالہ کے نور
کو دیکھتے رہیں گے اور خدا ان پر نظر رحمت ڈال رہا ہوگا جب
ایک ابر آکر ان پر چھا جائیگا اور ان پر ایسی نعمت لذت
سرور و شادمانی کا مینہ برسائیگا جس کا علم سوائے خدا
کے کسی کو نہیں۔ اس کے ہوتے ہوئے جو چیز اس سے افضل
ہے وہ خدا کی خوشنودی ہے یہ سب سے زیادہ ہے۔
جتنی چیزوں سے خدا نے ڈرایا ہے ان سب سے نہ ڈراتا بلکہ
بعض سے ڈراتا جب بھی ہم کو بہت ڈرنا چاہیئے تھا کیونکہ
ہم میں اس کے برداشت کی قابلیت نہیں ہے ہمیں صرف
ان چیزوں کا شوق بہت زیادہ ہونا چاہیئے جنکی ہمیں ضرورت
ہے جن سے ہم بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ بندگان خدا اگر
تم میں استطاعت ہے کہ خدا کا بہت خوف کر سکتے ہو
تو ضرور ایسا ہی کرو کیونکہ بندہ خدا کی اطاعت اتنی کرتا ہے
جتنا اسے خوف خدا ہوا اور نیک ترین انسان طاعت خدا
میں وہی ہوتا ہے جو خدا سے سب سے زیادہ خوف کرتا ہے
اے محمدؐ اپنی نماز پر غور کرو کہ کیونکر پڑھتے ہو تم امام جماعت
ہو تم پر لازم ہے کہ وقت پر تمام و کمال با ضابطہ ارکان
و آداب کے ساتھ نماز ادا کرو۔ امام جو جماعت کے ساتھ
نماز پڑھتا ہے اسکی کسی غلطی کی وجہ سے ماموین کی نمازوں
میں جو نقص واقع ہوتا ہے اسکا تمام بار امام کے سر ہوتا ہے
ماموین کی نمازوں میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔

وَاعلم یا محمّدُ اِنّ افضل الفقہ الورعُ
فی دین اللہ وَالعملُ بطاعتہٖ اَعاننا اللّٰہُ
وَایّاکَ علیٰ شکرہٖ وذکرہٖ واداءِ حقّہٖ
والعمل بطاعتہٖ فعلیک بالتقویٰ فی سرّ
امرک وعلانیتہٖ وعلیٰ ایّ حالٍ کنت علیہا
جعلنا اللّٰہ وایاک من المتقین اُوصیکَ
بسبع خصالٍ ھُنّ جوامعُ الاسلام اخشَ
اللّٰہَ ولا تخشی الناسَ فی اللّٰہِ وَخیرُ القولِ
ما صدّقہُ العملُ ولا تقض فی امرٍ واحدٍ
بقضائین مختلفین فیتناقضَ امرُکَ وتزیغَ
عن الحقّ واحبّ لعامّۃ رعیّتک ما تحبّ
لنفسکَ واکرہ لھم ما تکرہُ واھلِ بیتکَ
والزم الحجّۃ عند اللّٰہ فاصلح احوالَ رعیّتک
وخض الغمراتِ الی الحقِّ ولا تخف فی
اللّٰہ لومۃ لائمٍ وانصح لمن استشارکَ
واجعل نفسکَ اُسوۃً لقریب المسلمین
وبعیدھم وعلیک بالصوم وانّ رسول
اللّٰہ عکفَ عامًا فی العشر الاول من شھر
رمضان وعکف العام المقبل فی العشر
الاوسط من شھر رمضان فلمّا کان العام
الثالث قضیٰ ورجع اعتکافہ فنام
وراٰی فی منامہ لیلۃ القدر فی
العشر الاواخر کانہ یسجد فی ماءٍ و
طین فلمّا استیقظ ورجع من لیلتہ الی
ازواجہٖ واناس معہ من اصحابہٖ ثمّ
انّھم مطروا لیلۃ ثلث وعشرین فصلّی النبی

جان لو کہ تمہارا ہر عمل تمہاری نمازوں کے
تابع ہے جس نے نماز کو ضائع کیا وہ دوسرے اعمال
کو اور زیادہ ضایع کرے گا۔ اور وضو نماز کے اتمام
کا باعث ہے اسے اس کے طریقہ سے اس طرح بجالاؤ
کہ تین مرتبہ پانی منہ میں پھرا کر کلی کرو۔ تین مرتبہ ناک میں
پانی لو اور پھر اپنے چہرے کو دھو پھر داہنا ہاتھ اور پھر
بایاں ہاتھ دھو اسکے بعد اپنے سر کا اور پیروں کا مسح کرو
میں نے رسول اللہ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔
جان لو کہ وضو آدھا ایمان ہے پھر نماز کے وقت کا انتظار
کرو۔ نماز اس کے وقت پر ادا کرو عجلت کر کے نہ وقت
سے پہلے پڑھو اور نہ اس سے فارغ ہونے میں تعجیل کرو
اور نہ نماز میں مشغول ہونے میں تاخیر کرو۔ ایک شخص خدمت
رسول میں حاضر ہو کر نماز کے وقت سے متعلق سوال کیا
تو رسول اللہ نے جواب دیا کہ جبرئیل میرے پاس آئے
تھے اور نماز کا وقت بتلایا کہ نماز ظہر اسوقت ادا کرو جب
کہ آفتاب کو زوال ہو جائے۔ عصر کی نماز اسوقت پڑھو
جبکہ کسی چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے۔ نماز مغرب
اس وقت ادا کرو جبکہ آفتاب غائب ہو جائے پھر نماز
عشا اس وقت ادا کرو جبکہ شفق غائب ہو جائے اور
نماز فجر رات کے آخری حصہ میں اور ستاروں کے غائب
ہونے سے قبل ادا کرو۔ رسول خدا اسی طرح عمل کرتے
تھے اگر تم میں استطاعت ہے نماز اس طرح ادا کرو۔
کوئی قوت نہیں سوائے خدا کے کہ سنت معروفہ کو لازم
قرار دے روشن راستہ سے متمسک رہو تاکہ کل یوم قیامت
سب سے مقدم رہو۔ پھر تم اپنے رکوع اور سجود پر غور
کرو کہ رسول خدا کس طرح خوام الناس کی نمازوں کو

حین اصبح فرای فی وجہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ الطین فلم یزل یعتکف فی العشر الاواخر من شہر رمضان حتیٰ توفیہ اللہ وقال النبی مَن صام شہر رمضان ثم صامَ ستۃ ایامٍ مِن شوالٍ فکانما صام السنۃ جعل اللہ خلقنا ورزقنا خلۃ المتقین وودّ المخلصین وجمع بیننا وبینکم فی دار الرضوان اخواناً علیٰ سُرُرٍ مُتقابلین انشاء اللہ۔

(ناسخ، بحار ج ۱۷ ص ۱۰۲)
شرح نہج البلاغہ۔ ج ۲
ابن الحدید۔

تمام کرتے تھے اور تحفظ فرماتے تھے جب وہ رکوع میں جاتے تھے "سبحان ربی العظیم وبحمدہ" تین مرتبہ کہتے تھے اور جب سجدہ سے اٹھتے تھے "سمع اللہ لمن حمدہ اللّٰھم لک الحمد بلاء سمٰواتک وملاء ارضک وملاء ماشئت من شیئٍ کہتے تھے اور جب سجدہ میں جاتے تھے "سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ" تین مرتبہ کہتے تھے۔

میں اس خدا سے سوال کرتا ہوں جو دیکھتا ہے مگر دکھائی نہیں دیتا اور وہ منظر اعلیٰ پر رہتے ہیں اور ہمیں ان بندوں میں قرار دے جن کو وہ دوست رکھتا ہے اور ان سے راضی ہے ہمیں چاہیئے کہ اس کے شکر اسکی یاد، حسن عبادت اور ادائے حق اور ان تمام چیزوں کو اختیار کریں جنہیں اس نے ہمارے لئے ہماری دنیا اور دین میں اور ہماری آخرت کیلئے پسند کیا ہے اور ہمیں ان متقین میں قرار دے جن کیلئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ ہیں اے اہل مصر اپنی حسب استطاعت کوشش کرو کہ تمہارے افعال تمہارے اقوال کی تصدیق کریں۔ تمہارا باطن ظاہر کے موافق رہے۔ تمہاری زبانیں تمہارے قلوب کی مخالف نہ ہوں۔ خدا ہماری اور تمہاری ہدایت کرے اور حجت عظمیٰ کے ساتھ متمسک رکھے۔ تمہیں چاہیئے کہ کذاب ابن ہندہ کے پیغام سے بچو اور اس پر غور و تامل کرو جان لو کہ امام ہدایت و امام ہلاکت اور وصی نبی و دشمن نبی برابر نہیں ہو سکتے خدا نے ہمیں (تمہاری ہدایت کیلئے) مقرر کیا ہے اور

یہ تم پر ہے کہ کس سے محبت کریں اور کس کو خوشنود کریں۔
میں نے رسول خدا صلعم کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں اپنی امت کے
لئے نہ مومن سے ڈرتا ہوں اور نہ مشرک سے مومن کو تو خدا
اسکے ایمان کیوجہ بچا لیگا اور مشرک کو اسکے شرک کیوجہ رسوا
کریگا مگر میں تمہارے لئے تمام منافقین سے خوف کرتا ہوں جو
زبان سے وہی کہتے ہیں جو تم جانتے ہو اور کرتے وہی ہیں
جس سے تمہیں نفرت ہو۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ مومن وہ ہے
جو اپنی نیکیوں کو پوشیدہ رکھے اور اپنی برائیوں کو ظاہر کرتا رہے
و نیز فرمایا کہ دو خصلتیں ہیں جو منافق میں جمع نہیں ہوتیں
یعنی حسن رائے اور سنت و شریعت کا علم۔
اے محمد جان لو کہ خدا کے دین میں افضل ترین صفت
پرہیزگاری ہے اور اسکی طاعت میں عمل کرنا ہے۔ خدا
اسکا شکر ادا کرنے میں اسکے ذکر میں اسکا حق ادا کرنے اور اسکی
طاعت میں عمل بجا لانے میں ہماری اور تمہاری اعانت کرے
تمہارے لئے ضروری ہے کہ ظاہر اور باطن میں تقویٰ اختیار
کرو۔ اور ہر حال میں اس پر باقی رہو۔ خدا ہم کو اور تم کو
متقین میں قرار دے۔ میں تمہیں سات باتوں کی وصیت
کرتا ہوں جو اسلام کیلئے جامعیت رکھتی ہیں۔ خدا سے ڈرو
اور اسکی خوشنودی حاصل کرنے بندوں کا خوف نہ کرو بہترین
قول وہ ہے جسکی تصدیق عمل سے ہو ایک ہی امر میں دو
مختلف فیصلے نہ کرو کہ یہ اختلاف کا سبب نہ بن جائیں اور
تم کو حق سے دور کر دیں۔ عام رعایا کے لئے وہی چاہو
جو تم اپنے نفس کے لئے چاہتے ہو۔ اور ان کیلئے ان باتوں
کو مکروہ سمجھو جو اپنے اور اپنے اہل بیت کیلئے مکروہ سمجھتے
ہو۔ اللہ کیلئے اسکی حجت کو لازم قرار دے لو اپنی رعیت
کے حالات کی اصلاح کرو۔ راہ حق میں سختیاں جھیلو حق

کے معاملہ میں ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرو۔ جو تم سے مشورہ کا طالب ہو اسے مخلصانہ مشورہ دو اپنے نفس کو تمام مسلمین کیلئے قریب کے ہوں یا دور کے پیشوا بناؤ۔

تمہیں چاہیئے کہ روزے برابر رکھیں رسول خدا رمضان کے عشرۂ اول میں عموماً اعتکاف کرتے تھے اور دوسرے سال عشرۂ دوم میں عموماً دوپہر میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اور جب سال سوم شروع ہوتا تھا اعتکاف کرتے تھے۔ اور سوتے تھے اور خواب میں عشرۂ آخر میں شب قدر ملاحظہ فرماتے تھے گویا وہ پانی اور مٹی پر سجود رہتے تھے پھر وہ بیدار ہو کر رات میں اپنی بیویوں کے پاس جاتے تھے آپ کے ہمراہ آپکے چند اصحاب بھی رہتے تھے اگر تیسویں شب میں بارش ہوتی تو رسول خدا نماز فجر ادا کرنے کے بعد میں ان کا چہرہ مٹی میں آلودہ دیکھتا وہ عشرۂ آخر میں اعتکاف ترک نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا رسول اللہ فرماتے تھے کہ جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد شوال کے چھ روزے بھی رکھے وہ گویا سال بھر صائم رہا۔

خدا ہماری محبت اور دوستی متقین اور مخلصین کے ساتھ قرار دے اور ہم کو اور تم کو خوشنودی کے گھر میں جمع کرے جہاں برادران ایمانی ایک دوسرے کے سامنے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

نوٹ :۔ محمد بن ابوبکر کی شہادت کے بعد یہ مکتوب معاویہ کے پاس پہونچایا گیا جس کو پڑھ کر معاویہ نے ولید بن عقبہ سے کہا کہ میں نے آجتک ایسا جامع اور پر از حکمت ہدایت نامہ نہیں دیکھا۔ پھر اس مکتوب کو بنی امیہ کے خزانہ میں محفوظ کر دیا جو عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ تک مقفل رہا جس نے اسکو منظر عام پر لا یا۔

فرمان بنام مالک بن اشتر

امیر المومنینؑ نے مالک اشتر حاکم جزیرہ ونصیبین کو حاکم مصر بناتے وقت مکتوب ذیل روانہ فرمایا۔

اما بعد فانک ممن استظھر بہ علی اقامۃ الدین واقمع بہ نخوۃ الاثیم و اسد بہ الثغیر المخوف وقد کنت ولیت محمد بن ابوبکر مصر فخرج علیہ خوارج وکانا حدثا لا علم لہ بالحروب فاقدم علی لتنظر فی امر مصر واستخلف علی عملک اھل الثقۃ والنصیحۃ من اصحابک

واضح ہو کہ تم ان لوگوں سے ہو جن سے دین کے قائم رکھنے اور گنہگاروں کی نخوت مٹانے میں مدد لیتا ہوں اور خطرناک سرحدوں کی حفاظت کرواتا ہوں میں نے محمد بن ابوبکر کو مصر کا حاکم بنایا ہے ان پر خوارج نے خروج کیا۔ محمد کمسن نوجوان ہے اُسے جنگوں کا تجربہ نہیں ہے پس تم میرے پاس چلے آؤ تاکہ اس امر میں غور کریں۔ اپنی جگہ اپنے اصحاب میں سے کسی قابل اعتماد اور ناصح آدمی کو نائب بنادو۔

(شرح نہج البلاغہ۔ ج ۲)

جواب امیر المومنین علیہ السّلام

محمد بن ابوبکر نے حضرت کی خدمت میں ایک عریضہ بھیجا کہ عمر ابن عاص ایک بڑے لشکر کے ساتھ مصر کے قریب آگیا ہے۔ بہت سے مصری جو اس کے ہم خیال تھے اس کے گرد جمع ہو گئے ہیں۔ باقی لوگوں میں بزدلی دیکھ رہا ہوں لہذا انسان کار اور اموال سے میری مدد فرمایئے۔

اس خط کے جواب میں حضرت نے تحریر ذیل ارسال فرمائی۔

اما بعد فقد اتانی رسولک بکتابک تذکر ان ابن عاص قد نزل ادانی مصر فی جیش جرار وان من کان علی مثلہ رایہ قد خرج الیہ وخروج من کان علی رایہ خیر

بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ تمہارا مرسلہ خط پہونچا جس میں تم نے لکھا ہے کہ ابن عاص ایک جرار لشکر کے ساتھ مصر کے قریب آگیا ہے اور جو لوگ اس کے ہم خیال تھے اس سے جا ملے۔ ایسے لوگوں کا تمہارے

من اقامته عندك وذكرت انك قد رايت ممن قبلك فشلاً فلا تفشل وان فشلوا حصّن قريتك واضمم اليك شيعتك واذك الحرس فى عسكرك واندب الى القوم كنانة ابن بشير المعروف بالنصيحة والتجربة والبأس وانا نادب اليك الناس على الصعب والذلول فاصبر لعدوك وامض بصيرتك وقاتلهم على نيتك وجاهدهم محتسباً لله سبحانه وان كان فئتك اقل الفئتين فان الله تعالى يعين القليل ويخذل الكثير وقد قرات كتابى الفاجرين المتحابين على المعصية والمتلائمين على الضلالة والمرتشين فى الحكومة والمنكرين على اهل الدين استمتعوا بخلاقهم كما استمتع الذين من قبلهم بخلاقهم فلا يضرنك اذ عادهما وابرقهما وارجهما ان كنت لم تجبهما بما هما اهله فانك تجد مقالاً ما شئت ۔ والسلام۔

پاس سے چلے جانا جو اس کے ہم خیال تھے تمہارے پاس رہنے سے بہتر ہے۔ تم نے لکھا ہے کہ تم اپنی طرف والوں میں بزدلی محسوس کر رہے ہو تم بزدل نہ بنو خواہ وہ لوگ بزدل ہو جائیں۔ تم قلعہ بند ہو جاؤ اور اپنے دوستوں کو اپنے پاس جمع کر لو اور لشکر میں دیدبان پھیلا دو اور ان سے جنگ کرنے کنانہ بن بشیر کو نامزد کرو جو اپنے تجربہ، خلوص اور شجاعت میں مشہور رہے ہیں تمہاری مدد کیلئے لوگوں کو بھیجنے ہی والا ہوں۔ اپنے دشمن کے مقابلہ پر جمے رہو اور اپنی بصیرت کو نافذ کرو اور اپنی نیت پر ان سے مقاتلہ کرو۔ خدا کی راہ میں ان سے جہاد کرو۔ اگر دونوں افواج میں تمہاری فوج قلیل ہے تو مضائقہ نہیں اکثر خداوند عالم قلیل کی اعانت کرتا ہے اور کثیر کو چھوڑ دیتا ہے۔ میں نے دونوں فاجرین کے خطوط پڑھے جو معصیت خدا پر ایک دوسرے کے دوست ہیں اور گمراہی میں متحد ہیں۔ حکومت میں رشوت لیتے اور دیتے ہیں، اہل دین سے انکار کرتے ہیں وہ اپنے اخلاق سے فائدہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ ان کے پیش رو نے اپنے اپنے اخلاق سے فائدہ اٹھایا تھا۔ ان کا گرجنا اور چمکنا تم کو نقصان نہیں پہونچا سکتا اگر تم نے اب تک ان کے خطوط کا جواب نہیں دیا ہے تو ان کی اہلیت کے لحاظ سے انہیں ویسا ہی جواب لکھو کیوں کہ تم جو چاہو کہہ سکتے ہو۔

شہادت محمد بن ابوبکر کے بعد حضرتؑ نے ابن عباس کو ایک خط تحریر فرمایا جو نہج البلاغہ میں مرقوم ہے۔

خطبہ

دنیا کے دھوکے سے بچنے

ایھا الناس انظروا الی الدنیا نظر الزاھدین فیھا الصادفین عنھا فما خلق امرؤ عبثاً فیلھو ولا اھمل سدیً فیلغو وما دنیاہ التی تزینت لہ بخلف من الآخرۃ التی قبحھا سوء النظر الیھا وما المغبون الذی ظفر بہ من الآخرۃ علیٰ سھمتہ لا یرجع بما تولیٰ منھا فادبر ولا یدری ما ھو آت منھا فینتظر فاعتبروا وانظروا ادبار ما قد ادبر وحضور ما قد حضر فکانّ ما ھو کائن من الدنیا لم یکن وکانّ ما ھو آت قد نزل

(دستور معالم الحکم)

اے لوگو دنیا کی طرف زاہدین کی طرح نظر کرو اس میں نفرت انگیز چیزیں ہیں کوئی چیز بیکار نہیں پیدا کی گئی پس اس کا ذکر چھوڑ دو اس کے رخنہ کو دور کرنے میں دیر نہ کرو اور انہیں باطل قرار دو۔ دنیا نے اپنے فرزند کی آخرت کے لئے جو کچھ زینت کر رکھی ہے وہ سب اس کی برائیاں اور بدنظری ہے۔ خسیس نے اپنا آخرت کا حصہ حاصل کرنے میں اس سے کامیابی حاصل نہ کی جس نے اس سے روگردانی کی پھر نہیں لوٹا پس پلٹ جاؤ کیونکہ اس سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھاؤ گے پس انتظار کرو نصیحت حاصل کرو اور گذشتہ و موجودہ لوگوں کی بداعمالی پر غور کرو گویا کہ جو کچھ دنیا سے تھا وہ تھا ہی نہیں اور جو کچھ آنے والا ہے وہ نازل ہو چکا ہے

خُطبَہ

(حضرت محمد بن ابو بکر کے لئے)

حضرت امیرالمومنینؑ نے محمد بن ابو بکر کو مصر کا حاکم مقرر کیا تھا اس کے ساتھ ہی معاویہ نے عمرو بن عاص کے تحت ایک فوجِ کثیر بھیجکر حملہ کیا۔ محمد نے امیر المومنین سے کمک کی درخواست کی۔ حضرت نے تمام مسلمانوں کو مسجد میں جمع ہونے کا حکم دیا اور محمد کی مدد کے لئے جانے خطبۂ ذیل ارشاد فرمایا۔

امابعد فھذا صریخ محمد بن ابی بکر واخوانکم من اھل مصر قد سار الیھم

اے لوگو یہ (عبداللہ ابن قیس) محمد ابن ابوبکر اور تمہارے اہل مصر کے بھائیوں کی جانب سے استغاثہ

ابن النابغة عدو الله وعدو من والاه وولی من عادی الله فلا یکونن اهل الضلال الی الحق باطلهم والرکون الی سبیل الطاغوت اشد اجتماعاً علیٰ باطلهم منکم علیٰ حقکم فکأنکم بهم وقد بدؤکم واخوانکم بالغزو فاعجلوا بالمواساة والنصر عباد الله ان مصر اعظم من الشام خیراً و خیراً و اهلاً فلا تغلبوا علیٰ مصر فان بقاء مصر فی ایدیکم عز لکم وکبت لعدوکم اخرجوا الی الجرعة لنتوافی هناک کلنا غداً انشاء الله۔

وامداد کے لئے یہاں آیا ہے کیونکہ نابغہ کے بیٹے نے جو خدا کا دشمن اور خدا کو دوست رکھنے والوں کا دشمن ہے اور اس شخص کا دوست ہے جو خدا کو دشمن رکھتا ہے ایک لشکر جرار کے ساتھ مصر کو تاخت و تاراج کرنے آپہونچا ہے بندگان خدا یہ نہیں کہ اہل ضلالت و گمراہی اپنے باطل امور میں استوار، پائیدار رہیں اور اپنے باطل ارادوں سے سبیل طاغوتی پر گامزن رہیں اور تم اپنے اور اپنے بھائیوں کے حقوق سے ہاتھ روکے رکھیں کہ یہ ہلاک و برباد ہو جائیں پس عجلت کرو اور بندگان خدا کی نصرت کرو کہ بلحاظ ارشاد رسول وہاں کے رہنے والوں کے لحاظ سے انکی مدد کرو مصر شام سے بھی زیادہ عظیم تر ہے پس مصر کو ہاتھ سے جانے نہ دو کیونکہ مصر کا تمہارے پاس باقی رہنا تمہاری عزت کا باعث اور تمہارے دشمن کی ذلت کا موجب ہے پس تم سب وہاں جانے کیلئے جرعہ چلے جاؤ تاکہ سفر پر کل روانہ ہو سکو

دوسری صبح حضرت امیرالمومنین مقام جرعہ تشریف لیگئے اور ملاحظہ فرمایا کہ مصر جانے ایک سو آدمی بھی نہ آئے دوپہر تک انتظار کر کے بہت حزین و ملول دولت سرائے واپس ہوئے اور تمام اشراف قبائل کو طلب فرما کر ایک خطبہ ارشاد فرمایا جو نہج البلاغہ میں مرقوم ہے۔ اس خطبہ میں حضرت نے اصحاب کی شکایت و شناعت کی۔

خطبہ بر شہادت محمد بن ابوبکر

حضرت کی انتہائی کوشش پر بڑی مشکل سے دو ہزار افراد مصر جانے تیار ہوئے جنہیں حضرت نے مالک ابن کعب کی سرکردگی میں محمد کی مدد کیلئے روانہ فرمایا۔ فوج اس قدر دیر سے روانہ ہوئی کہ کوفہ سے نکلتے ہی خبر ملی کہ محمد بن ابوبکر شہید کر دیئے گئے اس خبر سے حضرت بہت غمدیدہ اور محزون ہوئے اور مالک بن کعب کو واپس بلا لیا اور یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔

محمد الله واثنیٰ علیه ثم قال۔ الا وان مصر قد افتتحها الفجرة اولیاء الجور والظلم الذین صدوا عن سبیل الله وبغوا الاسلام عوجاً۔ الا وان محمد بن ابی بکر قد استشهد رحمة الله علیه وعند الله نحتسبه اما والله لقد کان ما علمت ینتظر القضاء ویعمل للجزاء ویبغض شکل الفاجر ویحب سمت المومن وانی والله ما الوم نفسی علی تقصیر ولا عجز وانی لمقاساة الحرب بصیر انی لاقدم علی الحرب واعرف وجهه ووجه الحزم واقوم برای المصیب فاستصرخکم معلناً واناديکم متغیثاً فلا تسمعون لی قولاً ولا تطیعون لی امراً حتی تصیر الامور الی عواقب المساءة وانتم القوم لا یدرک بکم الثار ولا ینقص بکم الاوتار دعوتکم الی غیاث اخوانکم منذ بضع وخمسین لیلة فجرجرتم جرجرة الجمل الاسر وتثاقلتم تثاقل من لانیة له فی الجهاد ولا رای له فی الاکتساب الاجر

بعد حمد و ثنائے الٰہی فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ مصر کو ان فجار اور اولیائے ظلم و جور نے فتح کر لیا جنہوں نے لوگوں کو راہ خدا سے روکا اور اپنی گمراہی کی وجہ اسلام سے بغاوت کی ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ محمد بن ابوبکر شہید ہو گئے خدا ان پر اپنی رحمت نازل کرے ہم انکی مصیبت کو اللہ کیلئے برداشت کرتے ہیں۔ خدا کی قسم مجھے معلوم ہے کہ وہ قضائے الٰہی کے منتظر رہتے تھے اور اسکی جزا کیلئے عمل کرتے تھے وہ فاجر کے دشمن اور مومن کی صورت کے عاشق تھے۔ خدا کی قسم میں اپنے نفس میں کوئی تقصیر و کوتاہی نہیں پاتا جس پر اسے سرزنش کروں اور میں جنگ کی ہولناکیوں سے اچھی طرح واقف ہوں۔ میں جنگ کیطرف پیش قدمی کرتا ہوں اور اسکی حقیقت اور دور اندیشی کے اطوار سے واقف ہوں اور کسی کام کی حقیقت کو صحیح طور پر جا پہنچتا ہوں۔ صائب رائے کے ساتھ اٹھا کرتا ہوں اور تمہیں پکارتا ہوں کہ مدد کریں مگر تم لوگ میری بات نہیں سنتے اور میرے حکم کی اطاعت نہیں کرتے یہاں تک کہ امور

ثم خرج الیّ منکم جُنیدٌ مُتذائبٌ ضعیفٌ
کانما یساقون الی الموت وھم ینظرون اُف لکم۔

کا انجام خراب ہو جاتا ہے تم ایسے لوگ ہو کہ نہ
تمہارے ذریعہ کسی خون کا بدلہ لیا جا سکتا ہے اور نہ
قصاص۔ میں نے تمہیں اپنے بھائیوں کی مدد کیلئے اب
آج سے تقریباً پچاس راتیں پہلے دعوت دی تھی مگر
تم اس طرح بوجھل اور کاہل ہو گئے کہ نہ جہاد کی پرواہ
رہی اور نہ ثواب کی فکر پھر تم میں سے ایک چھوٹا سا کمزور
اور ضعیف لشکر نکل آیا جیسے اسے موت کی طرف ہنکایا
جا رہا تھا اور وہ اپنی موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا
تھا۔ افسوس ہے تم لوگوں پر۔

(شرح نہج البلاغہ از ابن الحدید)
و ناسخ ج ۲۔

خطبہ برائے اطاعت احکام

مه تناهوا ایها الناس ولیُنهِد عَلَمُ
الاسلام ووقارہ عن التباغی والتهاذی
ولتجمع کلمتکم والزموا دین الله الذی لا تقبل
من احدٍ غیره وکلمة الاخلاص التی هی قوام الدین
وحجة الله علی الکافرین واذکروا اذ کنتم قلیلاً
مشرکین متباغضین متفرقین فالّف بینکم
الاسلام فکثرتم واجتمعتم وتحاببتم فلا
تفرقوا بعد اذ اجتمعتم وتباغضوا بعد اذ
تحاببتم واذا رایتم الناس وبینهم النایرة
تداعوا الی العشائر والقبائل فاقصدوا
لهامهم ووجوههم بالسیف حتی یفزعوا

اے لوگو اپنے کو حمیت جاہلیت سے باز رکھو کہ
اسلام کا علَم اور وقار سرکشی اور بیہودہ گوئی سے باز رکھتا
ہے اور تمہارے کلمات کو مجتمع کرتا ہے۔ دین خدا کو اپنے
پر لازم قرار دے لو کیونکہ اس کے سوائے خدا کو کوئی اور
دین قبول نہیں اور کلمۂ توحید کا جو دین کے لئے باعث
قیام ہے اور کفار پر حجت ہے ذکر کرتے رہو جب تم تعداد
میں کم تھے مشرکین تم سے بغض کرتے تھے اور تم پراگندہ تھے
اسلام نے تمہاری مخالفتوں کو تالیف قلوب سے بدل
دیا اور تمہاری کثرت ہو گئی اور آپس میں ملنے جلنے لگے اور
ایک دوسرے کو دوست رکھنے لگے جب تم مجتمع ہو گئے
پراگندہ نہ ہوں اور جب آپس میں دوست ہو گئے

الی اللہ والی کتابہ وسنتہ نبیہ فانہا نزعات الحمیۃ من خطرات الشیطان فانتھوا عنھا لا ابا لکم تفلحوا وتنجوا۔

ایک دوسرے سے دشمنی نہ کرو اگر تم کسی جماعت کو علیحدگی اختیار کرتے دیکھو انہیں سختی کے ساتھ کنبوں اور قبائل کیطرف بلاؤ اور ان کے سر کاٹتے جاؤ تاکہ وہ خدا کی طرف بازگشت کریں حتی کہ وہ اللہ، اسکی کتاب اور اس کے نبی کی سنت سے خوف کرنے لگیں۔ جان لو کہ یہ جاہلیت کی حمیت شیطان کے وسوسوں سے ہے۔ اس سے باز رہو ان کی نفرت کرو۔ فلاح پاؤ اور رستگار رہو۔ (ناسخ)

خطبہ برائے دفع شورش بصرہ

جب بنی تمیم نے بصرہ میں حکومت امیر المومنینؑ کے خلاف شورش شروع کی دفع شورش کیلئے حضرت نے فوج کے روانہ کرنے بہت کوشش کی تب اعین بن صبیعہ جانے تیار ہوا اس وقت حضرت نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔

الیس من العجب ان ینصرنی الازد وتخذلنی مضر واعجب من ذالک تقاعد تمیم الکوفۃ بی وخلاف تمیم البصرۃ علیّ وانا استنجد بطائفۃ منھا تشخص الی اخوانھا فیدعوھم الی الرشاد فان اجابت والا فالمنابذۃ والحرب فکانی اخاطب صمّاً وبکماً لا یفقھون حواراً ولا یجیبون نداءً کل ھذا جنباً عن الباس وحبّاً للحیاۃ لقد کنا مع رسول اللہ نقتل اٰبائنا وابنائنا الفصل الی الاخرۃ۔

آیا یہ باعث تعجب نہیں کہ ازد کے لوگ میری مدد کریں اور مضر والے مدد سے باز رہیں اور عجب تر ہے کہ کوفہ کے بنی تمیم والے بھی مدد سے باز رہیں اور بصرہ کے بنی تمیم بھی مجھ سے مخالفت کریں اور میں تم میں سے ایک شخص ہی کیوں نہ ہو استعانت چاہتا ہوں کہ اس کو اپنے بھائیوں کی جانب بھیجوں تاکہ وہ انہیں رشد و ہدایت کی دعوت دے اگر انہوں نے قبول کر لیا تو بہتر ہے ورنہ جنگ کی آگ بھڑک اٹھے گی۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں بہروں اور گونگوں کو مخاطب کر رہا ہوں جو جواب دینا نہیں جانتے اور مجھے جواب نہیں دیتے ایسا نہیں ہے بلکہ انہیں جان کا خوف اور زندہ رہنے کی خواہش ہے ہم رسول اللہ کے ساتھ رہتے تھے اور اپنے باپوں اور بیٹوں

کو ساتھ لیکر جنگ کرتے تھے تاکہ آخرت میں اسکی جزا پائیں۔ (ناسخ)

خُطبَہ

(حزن وغم امیر المومنینؑ بر موت مالکِ اشتر)

محمد بن ابوبکر کے شہید ہو جانے پر امیر المومنین نے مالک اشتر کو حاکم مصر بنا کر بھیجا اور مالکؒ روانہ ہو گئے مالک اشتر کو سفر مصر کے دوران ہی مقام قلزم پر معاویہ کے کارندوں نے زہر دیکر کام تمام کر دیا۔ جب حضرت امیر المومنین کو خبر ملی بہت غمگین ہوئے اور فرمایا۔

انّا للہ وانا الیہ راجعون والحمد للہ رب العٰلمین۔ اللّٰھم انّی احتسبہ عندک فانّ موتہٗ من مصائب الدّھر رحم اللہ مالکًا فلقد وفی عھدہٗ وقضٰی نحبہٗ ولقی ربّہٗ مع انّا قد وطنّا انفسنا ان نصبر علٰی کل مُصیبۃٍ بعد مُصابنا برسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ فانّھا من اعظم المصیبات۔

ہم خدا ہی کے لئے ہیں اور اسی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔ تمام مدح پروردگار عالم ہی کے لئے ہے۔ خداوندا میں مالک اشتر کی موت پر تجھ سے اجر کا طالب ہوں۔ اسکی موت زمانہ کے مصائب سے ہے خدا رحم کرے مالک اشتر پر اس نے اپنے عہد کو پورا کیا اسکی زندگی کے دن پورے ہو گئے اور وہ پروردگار کے پاس پہونچ گیا۔ میں نے پیغمبر کی جدائی کی شدید ترین مصیبت اٹھانے کے بعد جس سے بڑھ کر اور کوئی مصیبت نہیں ہو سکتی ہر مصیبت پر اپنے کو صبر کا عادی بنا لیا ہے۔ کیونکہ وہ عظیم ترین مصیبت تھی۔

(شرح ابن الحدید ج ۲، ناسخ)

اس کے بعد حضرت منبر سے نیچے تشریف لا کر راہی دولت سرائے ہوئے تھے کہ شیوخ نخع کی ایک جماعت آپ سے ملاقی ہوئی اور حضرت نے فرمایا کہ:

وللہ درّ مالکٍ وما مالکٌ لو کان

خدا بھلا کرے مالک کا۔ کون جانتا ہے کہ مالک

من جبل لکان فندا اً ولو کان من حجر لکان صلدا اما واللہ لیھدن موتک عالما ولیفرحن عالما علی مثل مالک فلتبک البواکی وھل مرجو کمالک وھل موجود کمالک وھل قامۃ النساء بمث مثل مالک۔

کیا تھا۔ اگر وہ پہاڑوں سے ہوتا تو ایک بڑا پہاڑ ہوتا اور اگر پتھر سے ہوتا تو ایک سخت چٹان ہوتا۔ خدا کی قسم مالک تیری موت ایک عالم کو مغموم اور ایک عالم کو مسرور کردے گی۔ مالک جیسے آدمی پر ہی رونے والی عورتوں کا رونا بجا ہے۔ آیا کوئی امید کرتا ہے کہ مالک کے جیسا کوئی ہوگا آیا کوئی شخص مالک جیسا اب موجود ہے۔ آیا جننے والی عورتیں اسکے بعد کوئی ایسا بچہ پیش کریں گی جو مالک کی مانند ہو۔

اس وقت قریش کی ایک جماعت حاضر خدمت ہوئی اور حضرت نے فرمایا۔

مالک وما مالک لو کان جبلا لکان فندا لایرتقیہ الحافر ولا یرقی علیہ الطائر اما واللہ ھلاکہ قد اعز اھل المغرب واذل اھل المشرق ولا اری مثلہ بعدہ ابداً۔

مالک! مالک کیا تھا اگر پہاڑ تھا تو بلند ترین ایسا بلند کہ کوئی چلنے والا اس پر قدم نہ رکھ سکتا تھا اور کوئی پرندہ اسکی بلندی پر پہونچکر پرواز نہ کر سکتا تھا۔ خدا کی قسم کہ اسکی موت اہل مغرب کو بہت پیاری تھی (یعنی اہل شام کو) اور اہل مشرق کو ذلیل کی۔ اس کے بعد ابد تک اس کے مثل نہیں دیکھوں گا۔

(ناسخ)

حکمین کے فیصلہ کے بعد

حکمین نے شرائط مصالحت کے خلاف جو فیصلہ کیا تمام تواریخ اسلام گواہ ہیں امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ چونکہ حکمین نے احکام قرآن مجید کی خلاف ورزی کی ہے حاکم شام سے اس وقت تک جنگ ضروری ہے کہ وہ بیعت کرے یا حکومت سے دست بردار ہو جائے چنانچہ آپنے تمام حکام صوبہ جات اور سرداران قبائل کے نام احکام بھیجے کہ جلد از جلد جنگ کیلئے تیار ہو جائیں اور اپنی اپنی افواج لیکر حاضر ہوں مگر دیکھا گیا کوئی فوج چلنے آمادہ نہ تھا اس لئے کہ شام کی اشرفیاں حائل راہ ہو رہی تھیں۔

دوسرا کام جو حاکم شام نے کیا یہ تھا امیرالمومنینؑ کے مقبوضہ علاقہ میں فوجی دستے بھیجکر لوٹ مار اور قتل و غارتگری شروع کر دی اب قیام امن کے لئے سرحدی قوت کی ضرورت تھی جو امیرالمومنینؑ کو میسر نہیں ہو رہی تھی جسکی وجہ روز بروز یہ ہنگامے بڑھتے ہی جارہے تھے۔ دوسرا فتنہ جو حضرتؑ کے درپیش تھا وہ خوارج کا تھا انہوں نے بھی امیرالمومنینؑ کے ماننے والوں کا قتل اور لوٹ و غارتگری سے ایک ہنگامہ مچا رکھا تھا۔ اس لئے امیرالمومنینؑ نے مناسب سمجھا کہ پہلے خوارج کی خبر لیں اس کے بعد شام کا رخ کریں چنانچہ جتنی بھی فوج جمع ہو سکی تھی ساتھ لیکر آپ نہروان روانہ ہوئے جہاں تمام خوارج کا اجتماع تھا۔ جنگ ہوئی اور سوائے نو مفرورین کے تمام خوارج جو وہاں جمع تھے مارے گئے۔

فرمان بنام عبداللہ ابن عباس حاکم بصرہ

زیاد ابن حفصہ نے حضرتؑ کو اطلاع دی کہ خریت بن راشد خارجی ایک فوجی دستہ کے ساتھ مدائن آیا تھا جہاں اس سے مقابلہ ہوا اور اندھیرا ہوتے ہی اہواز کی جانب فرار ہو گیا۔ اسکی بیخ کنی کیلئے حضرتؑ نے عبداللہ ابن عباسؓ کے نام فرمان ذیل بھیجا:

اما بعد فابعث رُجلاً من قِبلکَ صَلیباً شُجاعاً معروفاً بالصَّلاحِ فی اَلفَی رَجلٍ مِن اَھلِ البَصرۃِ فلیتبع معقلَ بن قیس فاذا خرج مِن اَرضِ البصرۃِ فھوا میرُ اَصحابِہ حتی یلقیٰ معقلاً فاذا لقیَ معقلاً فمعقلٌ امیرُ الفریقین فلیسمع منہُ و لیطعہُ ولا یخالفہُ وَامُر زیاد بن خفصہ فلیقبل الینا فنعمُ المرءُ زیادٌ ونعم القبیل قبیلہ۔ والسلام

تم اپنی جانب سے ایک بہادر، شریف اور مشہور اور سمجھدار آدمی کو دو ہزار آدمیوں کے ساتھ معقل ابن قیس کے پیچھے روانہ کرو یہ شخص بصرہ سے نکل کر معقل سے ملنے تک اس لشکر کا امیر رہے اور جب معقل مل جائے تو معقل دونوں لشکروں کا امیر رہے گا۔ اس کے حکم کی تعمیل کی جائے اسکی مخالفت نہ کیجائے زیاد بن خفصہ کو حکم دو کہ میرے پاس چلا آئے زیاد بہترین آدمی اور اس کا قبیلہ بہترین قبیلہ ہے۔

جواب بنام زیاد بن خصفہ

زیاد بن خصفہ کے مذکورہ بالا مکتوب ملنے پر حضرت نے ایک حکم ابن عباس کے نام جاری فرمایا اور زیاد بن خصفہ کو مندرجہ ذیل جواب ارسال فرمایا۔

اما بعد فقد بلغنی کتابك وفهمت ماذکرت به الناجی واصحابه الذین طبع الله علی قلوبهم وزین لهم الشیطان اعمالهم فهم حیاری یعمهون ویحسبون انهم یحسنون صنعا ووصفت ما بلغ بك وبهم الامر فاما انت واصحابك فلله سعیکم وعلیه جزاؤکم والیسر ثواب الله للمؤمنین خیر له من الدنیا التی یقتل الجاهلون انفسهم علیها فما عندکم ینفد وما عند الله باق "ولنجزین الذین صبروا اجرهم باحسن ما کانوا یعملون" واما عدوکم الذین لقیتموهم فحسبهم خروجهم من الهدی الی الضلال وارتکاسهم فی الضلالة وردهم الحق وجماحهم فی التیه فذرهم وما یفترون ودعهم فی طغیانهم یعمهون فاسمع بهم وابصر فکانك بهم عن قلیل بین اسیر وقتیل فاقبل الینا انت واصحابك ماجورین فقد اطعتم وسمعتم واحسنتم البلاء والسلام۔

تمہارا مکتوب ملا تم نے ناجی اور اس کے اصحاب کے متعلق جو لکھا ہے سمجھ گیا خدا نے ان کے قلوب پر مہر لگا دی ہے اور شیطان نے ان کے اعمال کو انکی نظر میں مزین کر رکھا ہے وہ متحیر اور سرگرداں ہیں پھر بھی گمان کرتے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں تمہارے اور اس کے درمیان جو واقعہ گذرا وہ بھی معلوم ہوا۔ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی کوشش اللہ کے واسطے ہے اور وہی اس کی جزا دے گا۔ مومنین کے لئے خدا کی جانب سے کم سے کم جزا بھی اس دنیا سے جس پر نادان لوگ جان دیتے ہیں کہیں زیادہ بہتر ہے پس تمہارے پاس جو بھی چیز ہے فانی ہے اور جو کچھ خدا کے پاس ہے (یعنی آخرت) وہ باقی رہنے والی ہے۔ ارشاد باری ہے کہ "ہم اپنے صابر بندوں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ ضرور دیں گے"۔ تمہارے دشمن جن سے تم نے مقابلہ کیا ہے ان کا ہدایت سے نکل کر گمراہی میں داخل ہونا۔ ضلالت میں پھنس جانا۔ حق کو ادا کرنا اور فتنہ و فساد میں مبتلا ہو جانا ہی انکی بربادی کی لئے کافی ہے تم انہیں اور انکی فتنہ پردازی کو نظر انداز کر دو اور انہیں سرکشی میں سرگرداں ہی رہنے دو ان کے متعلق سن لو اور پیش نظر

رکھو کہ وہ بہت جلد قید اور قتل ہو جائیں گے پس تم معہ اپنے ساتھیوں کے میرے پاس چلے آؤ تمہاری اطاعت حکم ماننے اور مصیبت جھیلنے کا اجر خدا عطا فرمائیگا۔

(والسلام)

مکتوب بنام قرظہ بن کعب

قرظہ نے اطلاع دی کہ خوارج کی ایک جماعت کوفہ کی جانب سے آکر فرات کے مواضعات میں چند نمازیوں کو یہ جانتے ہوئے کہ آپ کے شیعوں سے ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اسکو حضرت نے جواب ذیل تحریر فرمایا۔

اما بعد فقد فہمت ما ذکرت من امر العصابۃ التی مرت بعملک فقتلت البر المسلم وامن عندھم المخالف المشرک فان اولئک قوم استھویھم الشیطان فضلوا کالذین حسبوا ان لا تکون فتنۃ فعموا وصموا فاسمع بھم وابصر یوم یحشر اعمالھم فالزم عملک واقبل علی اخراجک فانک کما ذکرت فی طاعتک ونصیحتک۔ والسلام

تم نے جس جماعت کا ذکر کیا ہے کہ وہ تمہارے پاس سے ہو کر گذری اور ایک مسلمان کو قتل کر دیا اور ایک مخالف و مشرک نے ان کے پاس پناہ لی میں سمجھ گیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں شیطان نے مدہوش کر دیا ہے اور وہ گمراہ ہو گئے ہیں یہ ان لوگوں کیطرح ہیں جو گمان کرتے تھے کہ آزمائش نہیں ہو گی پس وہ اندھے اور بہرے ہو گئے پس ان کے متعلق سنو اور سمجھو کہ اس روز ان کے اعمال کا کیا حساب ہو گا تم اپنے عمل پر جمے رہو اور ان سے خراج لیتے رہو کیونکہ بقول تمہارے وہ ایک اطاعت گذار آدمی ہے۔

مکتوب بنام زیاد بن خصفہ

خوارج کی ایک جماعت خریت بن راشد کی سرکردگی میں بصرہ کی طرف چلی گئی اور ہمبان علی کو پکڑ کر قتل

قتل کرنے لگی تو قرظہ بن کعب حاکم بصرہ نے حضرت کو اطلاع دی اور حضرت نے قرظہ بن کعب کو فرمان بھیجنے کے ساتھ ہی ایک حکم زیاد بن خصفہ کے نام روانہ فرمایا۔

امابعد فقد امرتك ان تنزل دیر ابی موسیٰ حتیٰ یاتیك امری وذلك انی لم اکن علمت این توجه القوم وقد بلغنی انهم اخذوا نحو قریة من قری السواد فاتبع آثارهم وسل عنهم فانهم قد قتلوا رجلاً من اهل السواد مسلماً مصلیاً فاذا انت لحقت بهم فارددهم الی فان ابوا فناجزهم فاستعن بالله علیهم فانهم قد فارقوا الحق وسفکوا الدم الحرام واخافوا السبیل۔

میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ جب تک میرا دوسرا حکم تمہیں نہ پہونچے تم دیر ابی موسیٰ ہی میں ٹھہرے رہنا اسکی وجہ یہ تھی کہ مجھے اطلاع نہ ملی تھی کہ قوم کے لوگ (خریت اور اس کے ساتھی) کدھر گئے ہیں اب معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ مضافات شہر (بصرہ) میں ایک قریہ میں جا پہونچے ہیں۔ تم ان کا تعاقب کرو اور انہیں قتل کرو اس لئے کہ انہوں نے اہل شہر میں سے ایک نمازی مسلمان کو قتل کر دیا ہے پس جب تم ان سے ملاقی ہو تو انہیں میرے پاس بھیج دو اور اگر وہ نہ مانیں تو خدا سے استعانت مانگ کر ان سے جنگ کرنا۔ ان لوگوں نے حق کو چھوڑ کر خون ناحق کیا ہے اور راہیروں کو خوف زدہ کیا ہے

فرمان بنام معقل بن قیس

خریت کی قتل و غارت گری بہت بڑھ گئی جسکی رپورٹ معقل نے حضرت کو بھیجی اور حضرت نے فرمان ذیل جاری فرمایا۔

امابعد فالحمد لله علی تائید اولیائه و خذلان اعدائه جزاك الله والمسلمین خیراً فقد احسنتم البلاء وقضیتم ما علیكم فاسئل عن اخی بنی ناجیة فان بلغك انه قد استقر

اس کے دوستوں کی تائید اور دشمنوں کو ذلیل کرنے پر اللہ کی حمد بجا لاتا ہوں۔ خدا تمہیں اور مسلمانوں کو جزائے خیر دے تم نے مصائب کا اچھی طرح مقابلہ کیا اور تم پر جو ذمہ داری تھی تم نے پورا حق ادا کیا اب بنی ناجیہ

فی بلدٍ من البلدان فسر الیه حتیٰ تقتله او تنفیه فانه لم یزل للمسلمین عدواً و للقاسطین ولیاً ما بقی۔

کے آدمی "خریت" کو تلاش کرو اور جب تمہیں معلوم کہ وہ کس شہر میں ہے تو وہاں جاؤ اور اس کو قتل کر دو یا ملک بدر کر دو کیونکہ وہ ہمیشہ مسلمانوں کا دشمن اور حق سے روگردانی کرنے والوں کا دوست رہا ہے اور آیندہ ایسا ہی رہے گا۔

منشور

فرمان بالا کے ساتھ حضرت امیر المومنینؑ نے منشور ذیل بھی معقل کو بھیجا تاکہ سب کو سُنا دے۔

من عبد اللّٰہ علی امیر المومنین الیٰ من من قُرِءَ علیه کتابی هٰذا من المسلمین والمومنین والمارقین والنصاریٰ والمرتدین سلامٌ علیٰ من اتّبع الهدیٰ وامن باللّٰه و رسوله و کتابه والبعث بعد الموت واوفیٰ بعهد اللّٰه ولم یکن من الخائنین امّا بعد فانّی ادعوکم الیٰ کتاب اللّٰه وسنّة نبیّه وانْ اعْمَلَ فیکم بالحقّ و بما اَمر اللّٰهُ تعالیٰ فی کتابه فمن رجع منکم الیٰ اهله وکفّ یدہ واعتزل هٰذا المارق الهالك المحارب الّذی حارب اللّٰه ورسوله والمسلمین وسعیٰ فی الارض فساداً فله الامان علیٰ ماله ودمه ومن تابعه علیٰ حربنا والخروج من طاعتنا استعنا باللّٰه علیه وجعلناه بیننا وبینه وکفیٰ باللّٰه نصیراً والسلام

منجانب علیؑ امیر المومنین ان لوگوں کے نام جن کے سامنے یہ پڑھا جائے خواہ وہ مسلمان ہوں، مومن ہوں یا مارقین سے ہوں یا نصاریٰ و مرتدین سے سلام ہے اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی اور اللہ، رسول اسکی کتاب پر اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان لایا اللہ سے کیا ہوا عہد پورا کیا اور کوئی خیانت نہ کی۔

امابعد میں تمہیں کتاب خدا اور اس کے نبی کی سنت اور عمل بالحق کی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حکم دیا ہے دعوت دیتا ہوں۔ پس تم میں سے جو شخص اپنے اہل و عیال میں واپس چلا جائے، جنگ سے اپنے ہاتھ روک لے اور اس گمراہ اور فنا ہونیوالے جنگجو سے علیحدہ ہو کر خانہ نشین ہو جائے جو اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں سے لڑنے آیا ہے اور زمین پر فساد برپا کر رہا ہے اُسے جان و مال کی امان ہے اور جو ہم سے لڑنے اور ہماری نافرمانی کرنے میں اسکی متابعت کرے گا اور ہمارے خلاف

خروج کرے گا ہم اس کے خلاف خدا سے مدد طلب کریں گے اور اس کو ہمارے اور اس کے درمیان حکم مقرر کریں گے۔ اللہ ہماری نصرت کیلئے کافی ہے۔

کتاب النہروان

دعائے حضرت امیر المومنین بوقت سفر نہروان

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَالْکِتَابِ الْمَسْطُوْرِ اَسْئَلُکَ الظَّفَرَ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ نَبَذُوْا کِتَابَکَ وَرَاءَ ظُھُوْرِھِمْ وَفَارَقُوْا اُمَّۃَ اَحْمَدَ علیہ السلام عُتُوًّا عَلَیْکَ

خداوندا، اے بیت المعمور کے آسمان کی بلند چھت کے بھرے ہوئے سمندر کے اور کتاب مسطور کے پروردگار میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اس قوم پر فتح عطا فرما جنھوں نے تیری کتاب کو پس پشت ڈال دیا اور امت احمدیہ میں تفرقہ ڈال دیا ہے یہ تیرے ساتھ تکبر کرتے ہیں۔

خطبہ

خوارج سے متعلق

اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ یَقُوْلُ یَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِیْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَیْسَ قِرَاءَتُکُمْ اِلٰی قِرَاءَتِھِمْ بِشَیْءٍ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّہٗ لَھُمْ وَھُوَ عَلَیْھِمْ وَلَا یُجَاوِزُ قِرَاءَتُھُمْ تَرَاقِیَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ لَوْ یَعْلَمُ الْجَیْشُ الَّذِیْنَ یُصِیْبُوْنَھُمْ مَا لَھُمْ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّھِمْ

میں نے رسول اللہ سے سنا ہے حضرت نے فرمایا تھا کہ میری امت میں سے ایک گروہ نکلے گا جو لوگ کہ قرآن پڑھنے ہوں گے جن کی قرأت تمہاری قرأت جیسی نہ ہوگی۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور گمان کریں گے کہ یہ انہی کے لئے ہے حالانکہ یہ ان کو نقصان پہونچائے گا۔ ان کا قرأت پڑھنا ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا اور یہ لوگ دین سے ایسے باہر ہو جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے وہ لشکر جو انکے ساتھ ہوگا

لتنكلوا من العمل وآية ذلك أنّ فيهم رجلاً له عضد ليس له ذراع على عضده مثل حلمة الثدي عليه شعرات بيض فتذهبون الى معوية واهل الشام وتتركون هؤلاء يخلفونكم فی دياركم واموالكم والله إني لأرجو أن يكونوا هؤلاء القوم فانهم سفكوا الدم الحرام فاغاروا على سرح الناس فسيروا۔

اگر جان لے کہ ان کے نبی کی زبان سے ان سے متعلق کیا کلام نکلے تھے تو انکی منافقت میں سبقت لیجائیں گے اس قوم کی ایک نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہوگا جس کو ایک بازو (یعنی کہنی سے انگلیوں تک) نہ ہوگا اس کے بازو پر سر پستان کیطرح گوشت ہوگا اور اس پر سفید بال ہونگے تم چاہتے ہو کہ اہل شام اور معاویہ کے پاس جائیں اور ان لوگوں کو یہاں چھوڑیں تاکہ وہ تمہارے اموال لوٹ لیں اور تمہارے فرزندوں کو قتل کر دیں۔ خدا کی قسم میں اس قوم کو اسی طرح جانتا ہوں جیسی کہ وہ ہے۔ (یعنی جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا) وہ ضرور بے گناہوں کا خون بہائیں گے اور ان کا مال لے کر چل دیں گے۔

(ناسخ)

تہدید عفیف ابن قیس منجّم

نہروان جاتے وقت جب ایک منجم نے ساعت کے بد ہونے اور جنگ میں شکست پانے کی خبر دی تو حضرت نے منجم کو اس کے علم کے نقص کو سمجھا کر فرمایا:۔

اما والله لئن بلغني أنك تعمل بالنجوم لأخلدنّك السجن أبداً ما بقيت ولأحرمنّك العطاء ما كان لي من سلطان۔

خدا کی قسم اگر مجھے یہ اطلاع ملے کہ تو علم نجوم پر عمل کرتا ہے تو تجھے حبس دوام کی سزا دوں گا اور میں فرمانروا رہوں تو تجھے کوئی عطا نہ کروں گا۔

خُطبہ بعد جنگ نہروان

اس کے بعد اپنے لشکر سے فرمایا:۔

لو سرنا في الساعة التي أمرنا بها المنجم

جس ساعت میں منجم نے جانے کے لئے کہا تھا اگر ہم اس

لقال الناس سار فی الساعۃ التی اَمَرَ بھا المنجم و ظفر و ظھر اَما اَنّہ ما کان لمحمدٍ منجمٌ و لا لنا من بعدہ حتیٰ فتح اللہ علینا بلاد کسریٰ و قیصر ایھا الناس توکلوا علی اللہ و ثقوا بہ فانہ یکفی ممن سواہ۔

ساعت میں کوچ کرتے تو لوگ کہتے کہ ہم نے اس ساعت میں سفر کیا جس میں سفر کرنے پر منجم نے کامیابی اور فتح کا یقین دلایا تھا اسی لئے کامیابی ہوئی رسول خدا کیلئے کوئی منجم تھا اور نہ ان کے بعد ہمارے لئے کوئی منجم تھا حتیٰ کہ اللہ نے ممالک قیصر و کسریٰ پر ہمیں کامیابی عطا فرمائی پس اے لوگو خدا پر بھروسہ کرو وہ ضرور کفایت کرتا ہے کہ سوائے اس کے کوئی اور نہیں ہے۔

خوارج کے معروضہ کا جواب

جب لشکر امیر المومنینؑ نہروان کیجانب روانہ ہوگیا دوران راہ میں عمرو بن حریث، اشعث بن قیس شبث بن ربعی اور جریر بن عبداللہ نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین اگر اجازت ہے تو ایک دو روز راستہ ہی میں کچھ آرام لیکر حاضر خدمت ہوتے ہیں۔ حضرت نے جواب دیا کہ :-

لھم قد فعلتموہ سوئۃ لکم من مشائخ فواللہ ما لکم من حاجۃ تتخلفون علیھا انی لاعلم ما فی قلوبکم و ما تبیّن لکم تریدون ان تثبطوا عنی الناس و کانی بکم بالخورنق و قد بسطتم سفر بکم للطعام اذ یمرّ بکم ضبّ فتامرون جبیانکم فیصیدونہ فتخلعونی و تبایعونہ۔

میں جانتا ہوں اس زشت امر کو جس کے تم شیوخ مرتکب ہونا چاہتے ہو۔ خدا کی قسم مجھ سے تمہارا تخلف کسی حاجت کے لئے نہیں میں جانتا ہوں کہ تمہارے دل میں کیا ہے۔ تم نے جو ارادہ کیا ہے میں جلد اس کو ظاہر کردوں گا کہ لوگوں کو مجھ سے باز رکھیں وہ ایسا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہی ہوں۔ جب تم خورنق پر ٹھہر وگے اور دستر خوان بچھاؤ گے سوسمار تم پر سے گذرے گا اپنے جوانوں سے کہنا کہ اسکو پکڑلیں اسوقت میری خلافت سے خلع کرکے اسکی بیعت کرلینا۔ (ناسخ)

(نوٹ) یہ روز یکشنبہ تھا کہ یہ لوگ حضرت سے تخلف کرکے خورنق میں ٹھہر گئے۔ دوسری صبح جب ناشتہ پر بیٹھے

تھے ایک سوسمار نکل آیا۔ عمر بن حریث نے اس کو پکڑ لیا اور کہنے لگا کہ اسکی بیعت کرو کہ یہ امیر المومنین ہے پس عمراور اسکے سات ساتھیوں نے اسکی بیعت کی اس کے بعد یہ لوگ روانہ ہو کر جمعہ کو نہروان اسوقت پہونچے جبکہ امیر المومنین منبر پر خطبۂ ذیل ارشاد فرمارہے تھے۔

خطبہ بمقام نہروان

نہروان پہونچنے کے بعد امیر المومنین نے یہ خطبہ انشا فرمایا:۔

یا ایھا الناس انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اسرّ الیّ الف حدیث فی کل حدیث الف باب لکلّ باب الف مفتاح وانی سمعت رسول اللہ یقول یوم ید عو کلّ اناس با مامھم فانی اقسم لکم باللہ لیبعثنّ یوم القیمۃ ثمانیۃ نفر با مامھم وھو ضبّ ولو شئت ان اسمیھم فعلتُ فقال لھم بئس الظالمین بد لاً لیبعثنّکم اللہ یوم القیمۃ مع امامکم الضبّ الذی بایعتم کانی انظر الیکم یوم القیمۃ مع امامکم الضبّ وھو لیسوقکم الی النار

ثم قال لئن کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ منافقون فانّ معی منافقین اما واللہ یاشبث و یا بن حریث لتقاتلان ابنی الحسین ھکذا اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ۔

(ناسخ)

اے لوگو رسول خدا نے مجھے ہزار احادیث پہونچائیں جن میں سے ہر حدیث کے ہزار باب تھے۔ اور ہر باب کی ہزار کنجیاں تھیں۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ اس روز (روز قیامت) تمام لوگ اپنے اپنے اماموں کے ساتھ بلائے جائیں گے میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ قیامت کے روز ایسے آٹھ آدمی اپنے امام کے ساتھ زندہ کئے جائیں گے جو سوسمار ہو گا اگر میں چاہوں تو ان کے نام بھی بتا سکتا ہوں پھر فرمایا کہ ظالمین کے لئے جزائے نیک نہیں ہے ہر آئینہ خداور عالم روز قیامت تمہیں تمہارے امام کے ساتھ اٹھائے گا جو سوسمار ہو گا جسکی تم نے بیعت کی ہے گویا کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم معہ تمہارے امام کے جو سوسمار ہے تمہیں جہنم کی طرف لیجا رہا ہے۔

پھر فرمایا کہ اگر رسول اللہ کے ساتھ منافقین تھے تو میرے ساتھ بھی منافقین ہیں۔ خدا کی قسم اے شبث اور اے ابن حریث تم میرے فرزند حسین سے قتال کرو گے۔ مجھے رسول اللہ نے اسی طرح خبر دی ہے۔

خُطبہ

معانی الاخبار میں جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے نہروان سے واپسی پر کوفہ میں یہ خطبہ انشا فرمایا۔

اللّٰھم لک الحمد علی نعمک التی
لا تحصی وفضلک الذی لا ینسی الی ان قال
انا اخو رسول اللہ وابن عمہ وسیفہ
نقمتہ وعماد نصرتہ وباسہ وشدتہ
انا رحی جھنم الدائرۃ واضراسھا الطاحنۃ
انا موتم البنین والبنات، انا قابض الارواح
وباس اللہ الذی لا یردہ عن القوم المجرمین
الی ان قال وانی مخصوص بالقرآن باسماء
احذروا ان تغلبوا علیھا فتضلوا فی دینکم
یقول اللہ عزوجل "الذین یذکرون اللہ
عزوجل وان اللہ لمع المحسنین (الروم ۶۹)
وانا ذوالقلب یقول اللہ عزوجل "ان فی
ذلک ان اللہ مع الصادقین" (   ) انا
ذلک الصادقین وانا المؤذن فی الدنیا
والاخرۃ وقال واذان من اللہ ورسولہ و
انا ذلک الاذان وانا المحسن ویقول اللہ عزو
جل "الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی
جنوبھم" ونحن اصحاب الاعراف وانا وعمی
اخی وابن عمی واللہ فالق الحب والنوی لا
یلج النار لنا محب ولا یدخل الجنۃ لنا مبغض
یقول اللہ عزوجل "وعلی الاعراف رجال"

خداوندا تیری ان نعمتوں پر جو ناقابل شمار
ہیں اور تیرے اس فضل پر جو ناقابل فراموش ہے تیرا
شکر ادا کرتا ہوں۔

میں رسول کا بھائی اور ابن عم ہوں اور ان کے
دشمنوں کیلئے عذاب کی تلوار ہوں اور ان کی نصرت کا
ستون ہوں ان کے دشمنوں پر نازل ہونیوالا عذاب ہوں
گردش کرنیوالے جہنم کی چکی ہوں اور اس کے آٹے
کا ذخیرہ کن ہوں۔

میں قابض ارواح ہوں اور عذاب خدا کا نازل
کرنیوالا ہوں جس کو مجرمین رد نہیں کر سکتے۔ میں اسمائے
ساتھ قرآن سے مخصوص ہوں اس پر غالب آنے سے ڈرو
کیونکہ اپنے دین میں گمراہ ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالے
فرماتا ہے "یقیناً اللہ نیکی کرنیوالوں کے ساتھ ہے اور
میں صاحب قلب ہوں ارشاد باری ہے کہ اللہ صادقین
کے ساتھ ہے" وہ صادقین میں ہوں دنیا اور آخرت
میں خبردار کرنے والا (موذن) میں ہوں اور فرمایا کہ
اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے جو آذان (سننے
والا کان) ہے تحقیق کہ وہ آذان اور محسن میں ہوں۔
اور اللہ فرماتا ہے "وہ جو لوگ اٹھتے اور بیٹھتے اور
کروٹوں پر اللہ کا ذکر کرتے ہیں" (پ ۴ ع ۱۹۱) میں میرے
چچا میرے بھائی اور میرے ابن عم سب اصحاب اعراف

یعرفون کلا بسیما ھم" وانا الصھر۔ یقول اللہ عزوجل " ھوالذی خلق من المآء بشرا وجعلہ نسبا و صھرا " (فرقان ع۲) و انا الاذن یقول اللہ عزوجل " و تعیھا اذن واعیہ (الحاقہ ع۱) والسلم لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقول اللہ عزوجل " ورجلا سلما الحدیث "

(بحر المعارف)

ہیں اللہ دانہ کو شگافتہ کرنیوالا ہے ہمارے محبوں کے لئے جہنم میں داخل ہونا نہیں ہے اور ہمارے دشمنوں کیلئے جنت میں داخل ہونا نہیں ہے اور خدا فرماتا ہے " اعراف پر کچھ مرد ہوں گے جو ایک دوسرے کو ان کے نشانوں سے پہچان لیں گے " (پ ع۴) میں صہر ہوں چنانچہ اللہ فرماتا ہے " وہ وہی ہے جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا پھر اسے نسب اور داماد قرار دیا " اور میں اذن (کان) ہوں چنانچہ اللہ فرماتا ہے " اسے ایک یاد رکھنے والا کان یاد رکھے " میں رسول اللہ کو آفات سے بچانے والا تھا۔ خدا فرماتا ہے " دو مرد ہیں جو حدیثوں کو بچاتے ہیں "

جنگ نہروان کے بعد

خوارج کا فتنہ جنگ نہروان کے بعد بظاہر ایک حد تک فرو ہو گیا تھا مگر بہت سے افراد کوفہ اور بصرہ میں پوشیدہ طور پر اپنی فتنہ انگیزیوں کے پروگرام میں مشغول تھے۔ امیر المومنین اپنے لشکر کو شام چلنے اصرار کرتے مگر لشکری ہر وقت ایک نہ ایک عذر لنگ کرتے اور جنگ کرنے نہیں چلتے اسکی تفصیل نہج البلاغہ میں مرقوم ہے۔ جب معاویہ نے صورت حال کا جائزہ لیا انہیں بڑی تقویت پہونچی اور فوج کے دستے مسلسل امیر المومنین کے مقبوضہ علاقہ میں بھیجنا شروع کئے کہ امیر المومنین کے تابعین کو قتل و غارت کریں چنانچہ عین التمر پر دھاوا بولنے دو ہزار سپاہی بھیجے گئے ایک فوجی دستہ انبار بھیجا گیا مزید دستے تیما، مکہ، مدینہ، اسفل، واقصیہ، بلاد جزیرہ و عراق بھیجے گئے۔ یہ تمام دستے لوٹ مار قتل و غارت و آتش زدگی کرتے اور فرار ہو جاتے۔ ایک محاذ تو یہ تھا دوسرا محاذ خوارج کا تھا جن کے سینوں میں امیر المومنین کے خلاف انتقامی آگ بھڑک رہی تھی یہ چھوٹے چھوٹے جتھوں کی شکل میں نکلتے اور قتل و لوٹ مار مچاتے۔ ان کے تدارک کے لئے امیر المومنین اپنی افواج کو طلب کرتے مگر کوئی گھر سے باہر نہ نکلتا

خطبہ در تحریص جہاد

عراق کی آبادیوں میں قتل و لوٹ مچانے معاویہ کا لشکر آیا اور کئی مقامات پر ہنگامے مچاتے ہوئے سواد تک آپہونچا اور قریب کی تمام آبادیوں میں قتل و خون کر کے سامان لوٹ کر تیزی سے واپس ہوگیا جب حضرت امیر المومنین کو اطلاع ملی سخت غضبناک ہوئے اور منبر پر ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔

إنّي خشيت أن يدال هؤلاء القوم عليكم بطاعتهم إمامهم ومعصيتكم إمامكم وبأدائهم الأمانة وخيانتكم وبصلاحهم في أرضهم وفسادكم في أرضكم وباجتماعهم على باطلهم وتفرّقكم عن حقكم حتى يطول دولتهم وحتى لا يدعوا لله محرّماً إلا استحلّوه حتى لا يبقى بيت وبر ولا بيت مدر إلا دخله جورهم وظلمهم حتى يقوم الباكيان باكٍ يبكي لدينه وباكٍ يبكي لدنياه وحتى لا يكون منكم إلا نافعاً لهم أو غير ضارٍّ بهم وحتى يكون نصرة أحدكم منهم كنصرة العبد من سيّده إذا شهد أطاعه وإذا غاب سبّه فإن أتاكم الله بالعافية فاقبلوا وإن ابتلاكم فاصبروا فإن العاقبة للمتقين۔

مجھے خوف ہے کہ یہ قوم جرأت کرے اور تمہیں اپنا اور اپنے امام کا ماتحت بنالے جبکہ وہ اطاعت کرتے ہیں اور تم اپنے امام کی معصیت کرتے ہو۔ وہ ادائے امانت کرتے ہیں اور تم لوگ خیانت کرتے ہو۔ وہ اپنے ملک میں صلح و آشتی سے کام کرتے ہیں اور تم لوگ اپنے ملک میں فتنہ و فساد برپا کرتے ہو وہ اپنے باطل پر مجتمع اور متفق ہیں اور تم لوگ حق پر ہوتے ہوئے متفرق ہو حتیٰ کہ ان کی حکومت طویل ہوگی یہاں تک کہ شریعت میں حرام باقی نہ رہنے مگر یہ کہ اس کو حلال شمار کریں یہاں تک کہ کوئی مکان خالی ہو یا مٹی کا بنا ہوا ایسا نہ ہوگا کہ جس میں ان کا ظلم و جور داخل نہ ہوا ہو اور اس کو وہ غارت و پامال نہ کئے ہوں حتیٰ کہ کچھ رونے والے دین کے لئے روئیں گے اور ایک گروہ اپنی دنیا کیلئے روئے گا یہاں تک کہ تم میں سے کوئی نہ ہوگا مگر انہیں نفع پہونچانے والا یا ضرر نہ پہونچانے والا حتیٰ کہ تم میں کا ہر ایک انکی اسطرح نصرت کریگا۔ جیسے کوئی غلام اپنے آقا کی نصرت کرتا ہے جبکہ وہ حاضر ہو اور جب وہ غائب ہو تو اسے دشنام دے گا۔ پس اگر خدا تمہیں عافیت نصیب کرے اس کو قبول کرلو اور اگر تمہارا

امتحان سے تو صبر کرو۔ بتحقیق کہ عافیت کی خیر متقین کے لئے ہی ہے۔

مکتوب بر تباہی انبار و قتل و خون

معاویہ کی افواج اس مرتبہ شہر انبار پر دھاوا کیں اور حسان البکری شہید کئے گئے اس کے بعد کئی مواضعات میں لوٹ و قتل کا ہنگامہ مچا۔ جب حضرت کو اطلاع ملی تو فرمایا کہ "اے لوگو سمجھ لو کہ کوئی شخص اس دنیا میں ہمیشہ باقی نہ رہے گا کچھ لوگ تو مر چکے ہیں اور کچھ مرنے والے ہیں پس لشکر شام کے دفع کرنے میں عجلت کرو اور اسطرح انہیں کیفر کردار پر پہونچاؤ کہ پھر عراق آنے کی ہمت نہ کر سکیں۔

حضرت امیر المومنین کے اس کلام کو سن کر کسی نے بھی جواب نہ دیا سب خاموش بیٹھے رہے۔ اس خموشی سے حضرت بہت خشمناک ہو کر منبر سے نیچے تشریف لائے اور تنہا پیادل ہی راہی نخلیہ ہوئے۔ لوگ آپ کے پیچھے دوڑے اور عرض کی کہ یا امیر المومنین آپ تنہا تشریف نہ لیجائیں ہم آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت نے مکتوب ذیل لکھ کر سعید ابن قیس سے فرمایا کہ پڑھ کر سب کو سنا دے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ من عبد اللہ علی امیر المومنین الیٰ من قرئ علیہ کتابی ھٰذا من المسلمین سلامٌ علیکم۔ اما بعد فالحمد للہ رب العالمین وسلامٌ علی المرسلین ولا شریک للہ الاحد القیوم و صلی اللہ علی محمدٍ والسلام علیہ فی العالمین۔

منجانب بندہ خدا علی امیر المومنین ان تمام مسلمانوں کیلئے جنہیں یہ سنایا جائے۔ تمام حمد اللہ کیلئے ہے جو تمام عالمین کا پروردگار ہے اور سلام ہے تمام مرسلین پر۔ اس خدائے احد و قیوم کا کوئی شریک نہیں محمد پر اللہ رحمت نازل کرے اور ان پر ہمارا سلام ہو۔

اما بعد فانی قد عاتبتکم فی رشدکم حتی سمعت وراجعتمونی بالھزء من قولکم حتی برمت ھزراً من القول لا یعاذ بہ وخطلٍ لا یعز اھلہ ولو وجدت بداً من خطابکم والعتاب الیکم ما فعلت وھذا کتابی یقرء علیکم فردوا

اے قوم تمہاری ہدایت میں میں نے تمہیں مورد خطاب و عتاب کیا یہاں تک کہ مائدہ اور ملول ہوا اور تم نے سوائے ہزل و استہزا کے اور راستہ اختیار نہ کیا۔ ہزل کبھی لوگوں کو عزیز نہیں بناتا اگر ایسا جب نہ ہوتا تو ہرگز تمہیں مخاطب نہ کرتا۔ یہ میرا مکتوب ہے جو تم پر پڑھا جا رہا ہے نیکی کیساتھ

خيراً او تفعلوه وما اظن ان تفعلوا والله المستعان۔

ايها الناس فان الجهاد باب من ابواب الجنة فتحه الله لخاصة اوليائه وهو لباس التقوى ودرع الله الحصينة وجنته الوثيقة فمن تركه رغبة عنه البسه الله ثوب الذل وشملة البلاء وديث بالصغار والقماءة وضرب على قلبه بالاسهاب واديل الحق بتضييع الجهاد وسيم الخسف ومنع النصف۔

الا واني قد دعوتكم الى قتال هؤلاء القوم ليلاً ونهاراً سراً واعلاناً وقلت لكم اغزوهم قبل ان يغزوكم فوالله ما غزي قوم قط في عقر دارهم الا ذلوا فتواكلتم وتخاذلتم حتى شنت عليكم الغارات وملكت عليكم الاوطان فهذا اخو غامد قد وردت خيله الانبار وقد قتل حسان ابن حسان البكري وازال خيلكم عن مسالحها ولقد بلغني ان الرجل منهم كان يدخل على المرأة المسلمة والاخرى المعاهدة فينتزع حجلها وقلبها وقلائدها ورعاثها وما تمتنع منه الا بالاسترجاع والاسترحام ثم انصرفوا وافرين ما نال رجلاً منهم كلم ولا اريق له دم فلو ان امرءً مسلماً مات من بعد هذا اسفاً ما كان به ملوماً بل كان به عندي جديراً فيا عجباً والله يميت القلب ويجلب الهم من اجتماع هؤلاء على باطلهم وتفرقكم

اس کا جواب دو اور نیک عمل بجالاؤ میں گمان نہیں کرتا کہ تم عمل نیک بجالاؤ گے اللہ مددگار ہے۔

اے لوگو جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کو خدا اپنے خاص دوستوں کیلئے کھولتا ہے اور جان لو کہ جہاد تقویٰ کا لباس ہے اور اللہ کی مضبوط زرہ اور فیروزمندی کی سپر ہے پس جس نے اس کو ترک کیا خداوند عالم اسکو جامہ مذلت پہناتا اور بلاؤں کو اکٹھا کر دیتا ہے چھوٹوں کی دیت قرار دیتا اور ذلیل کرتا ہے اور امراض سے اسکے قلب پر ضرب لگاتا ہے اور تضیع جہاد سے حق کو کھو دیتا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے تمہیں پنہاں و آشکار اور روز و شب اس قوم کی مقاتلت کی دعوت دی اور تمہیں کہا کہ ان پر حملہ کرو قبل اس کے کہ وہ تم پر حملہ کریں خدا کی قسم کوئی شخص مکان میں نہ بیٹھا رہا کہ دشمن اسکی سرکوبی کرے مگر یہ کہ وہ ذلیل ہوا تم اپنے دشمنوں کو دفع کرنے تیار نہ ہوئے اور سختیوں میں ایک دوسرے کے مددگار نہ بنے ہر جانب سے غارت گری کے چنگل تم پر قبضہ کئے جا رہے ہیں اور تمہاری املاک و اوطان پر قابض ہو رہے ہیں (یہ سفیان ابن عوف) غامد کا بھائی ہے کہ اپنے لشکر کے ساتھ انبار میں گھس آیا اور حسان بکری کو قتل کر کے تمہاری افواج سے اسلحہ چھین لیا اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ ان ایک آدمی ایک مسلمان عورت پر در آیا اور ایک دوسرے شخص نے ایک اہل ذمہ عورت کے گھر میں گھس گیا اور پازیب گوشوارہ اور ہار چھین لیا ان کا سوائے زاری و عاجزی کے کوئی فریادرس نہ تھا۔ ان میں کا ہر شخص جو کچھ وہاں پایا لے لیا اور پھر سب لوگ بغیر اس کے کہ ان میں سے کسی ایک کو بھی زخم آیا ہو چلے گئے اگر کوئی مرد مسلم اس ہنگامہ کے بعد حزن و اندوہ کے ساتھ مر جائے

عن حقکم فقبحا لکم وترحا حین صرتم
غرضا یرمی یغار علیکم لا تغیرون وتغزون
ولا تغزون ویعصی الله فاذا امرتکم بالسیر
الیهم فی ایام الحر قلتم هذه حمارة القیظ
امهلنا حتی یسبخ عنا الحر واذا امرتکم بالسیر
الیهم فی الشتاء قلتم هذه صبارة القر
امهلنا ینسلخ عنا البرد کل هذا فرارا من
الحر والقر فاذا کنتم فی الحر والقر تفرون فانتم
والله من السیف افر یا اشباه الرجال ولا
رجال حلوم الاطفال وعقول ربات الحجال
لوددت انی لم ارکم ولم اعرفکم معرفة
والله جرت ندما واعقبت سدما
قاتلکم الله لقد ملأتم قلبی قیحا وشحنتم
صدری غیظا وجرعتمونی نغب التهمام
انفاسا وافسدتم علی رأیی بالعصیان والخذ
لان حتی لقد قالت قریش ان ابن ابی طالب
رجل شجاع ولکن لا علم له بالحرب لله
ابوهم وهل احد منهم اشد لهم مراسا و
اقدم فیها مقاما منی وقد نهضت فیها
وما بلغت العشرین وها انا قد ذرفت
علی الستین لکنه لا رأی لمن لا یطاع۔

=

تو قابل ملامت ہوگا بلکہ میرے نزدیک مناسب سزاوار
ہوگا۔ تعجب ہے تعجب کہ یہ ہنگامہ خدا کی قسم قلوب اور ہم
وغم کا باعث بنانے والا تھا اور ان کا اجتماع ان کے باطل اور
حق سے تمہاری پراگندگی پر تھا۔ یہ بدنمائی اور رنج و غم
تمہارے ہی لئے ہے چاہیئے تھا کہ خود کو ہدف آرزو بناتے
وہ تمہیں غارت گری کے حوالہ کر رہے ہیں مگر تم اس کی
مدافعت کیلئے باہر نکلنا نہیں چاہتے اور خدا کا عصیان کرتے
ہو جب میں تمہیں جنگ کیلئے انکی طرف چلنے کا حکم دیتا ہوں موسم
گرما ہو تو کہتے ہو کہ گرمی بہت شدید ہے اتنی مہلت دیجئے
کہ گرمی کچھ کم ہو جائے اور جب ٹھنڈے موسم میں چلنے کا حکم
دیتا ہوں تو کہتے ہو کہ سخت سردی کے دن ہیں اتنی مہلت
دیجئے کہ یہ گذر جائیں۔

اس طرح تمام وقت سردی اور گرمی کہکر تم لوگ
راہ فرار اختیار کر رہے ہو پس جب تم گرمی اور سردی
سے اس طرح فرار ہو رہے ہو تو خدا کی قسم تم ضرور تلوار کی
صورت سے فرار ہو جاؤ گے۔ اے مردوں کی شکل والو تم
مرد نہیں ہو بچوں کی عقل والو عورتوں کی سیرت والو مجھے
یہ پسند ہے کہ تمہاری صورتیں نہ دیکھوں اور تمہیں نہ پہچانوں
کیونکہ تمہیں جاننا موجب رنج و ندامت کے سوا کچھ نہیں۔
خدا تمہیں قتل کرے کہ تم نے میرے قلب کو برائی سے بھر
دیا اور سینہ کو غیظ و غضب سے بھر دیا گویا گندہ گوشت گھونٹ
گھونٹ کرکے کھلایا جو تم نے چاہا اور میرے متعلق عصیان
کے ساتھ رائے دی اور مجھے چھوڑ دیا یہاں تک کہ قریش
کہنے لگے کہ ابی طالب کا فرزند ایک بہادر انسان ہے لیکن
تدبیر حرب نہیں جانتا۔ خدا کے لئے بتاؤ کہ ان کے باپ یا
انہیں سے کوئی شخص جوان سے زیادہ اشد ہو یا میری طرح

تدبیر حرب جانتا ہو اور مقاتلت میں مجھ سے آگے بڑھ سکتا ہے۔ میں نے ان پر تیزی سے حملہ کیا اور جنگ کی ہے جب کہ میں بیس سال کا بھی نہ تھا اور اب میں ساٹھ سال سے تجاوز کر گیا ہوں لیکن رائے و تدبیر اس کے لئے نہیں ہے جو احکام کی تعمیل نہ کرتا ہو۔

خطبہ بر تحریض لشکر

سفر شام کیلئے لوگوں کے جمع نہ ہونے پر حضرت امیر المومنینؑ کا حزن داندوہ بڑھتا گیا اور پھر ایک اور خطبہ ارشاد فرمایا ہے۔

امّا بعد ایها الناس فوالله لاهل مصرکم من الامصار اکثر من الانصار فی العرب وما کانوا یوم اعطوا رسول الله ان یمنعوه ومن معه من المهاجرین حتّی یبلّغ رسالات ربّه الّا قبیلتین قریبًا مولدهما با قدم العرب میلادًا ولا باکثرهم عددًا فلمّا اوو النبی واصحابه ونصروا الله ودینه رمتهم العرب عن قوس واحد فتحالفت علیهم الیهود وغزتهم قبائل قبیلة فتجرّدوا للنصر دین الله وقطعوا ما بینهم وبین العرب وما بینهم وبین الیهود من الحلف ونصبوا لاهل نجد وتهامة واهل مکة والیمامة واهل الحزن والسهل وقناة الدین وصبروا تحت جماس الجلاد حتّی دانت لرسول الله العرب ورای منهم قرة العین قبل ان یقبضه الله عزوجل الیه

اے لوگو خدا کی قسم تمہارے اہل شہر عرب میں اکثر انصار سے زیادہ مرتبہ والے ہیں اور جو لوگ مہاجرین سے ان کے ساتھ تھے رسول اللہ نے انہیں زمینات عطا کیں حتی کہ آپ نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ شروع کر دی مگر دونوں قبائل بلحاظ مولد عربوں سے زیادہ اشرف نہ تھے و نیز ان کی تعداد بھی کم تھی پس جب کبھی پیغمبر اور ان کے اصحاب اسکی نصرت کرتے تھے اللہ اپنے دین کی اور انکی مدد کرتا تھا قبائل عرب انکی دشمنی میں متحد ہو کر ان پر ایک ہی کمان سے تیر باراں کرتے تھے یہود بھی انکی مخالفت میں متحد ہو کر متقاتارت کرتے تھے اور دھو کا دیتے تھے پس وہ دین خدا کی نصرت میں جد و جہد کرتے تھے اور انکے اور قبائل عرب کے درمیان و نیز انکے اور یہود کے درمیان انہوں نے جس عہد پر قسم کھائی تھی قطع کر دیا تھا اور اہل نجد، تہامہ، اہل مکہ و یمامہ اور اہل حزن و سہل سے مقاتلت کی یہاں تک کہ رایت دین قائم کر دیا اور شدائد بر

وانتم الیوم فی الناس اکثر من اولئك ذلك الزمان فی العرب۔

صبر کیا حتی کہ عرب پیغمبرؐ کی نظر میں ذلیل ہوگئے اور آنحضرت کو بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونے سے پہلے میں نے ان سے خوش ہوتا ہوا دیکھا تھا اور آج تم لوگ ان انصار سے زیادہ افضل ہو جو اس زمانہ میں عرب میں تھے۔

مکتوب بنام عبید اللہ ابن عباس حاکم یمن

ابن عباس نے حضرت امیر المومنین کو اطلاع دی کہ یمن کے اکثر لوگ معاویہ کی حمایت میں مخالفت شروع کردیئے ہیں اور خراج وزکوٰۃ روک لئے ہیں۔ حضرت اس اطلاع سے بہت خشم آلود ہوئے اور فرمان ذیل روانہ فرمایا۔

من علی امیر المومنین الی عبید اللہ بن عباس وسعید بن نمران سلام اللہ علیکما فانی احمدہ الیکما اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فانہ اتانی کتابکما تذکران فیہ خروج ھذہ الخارجۃ وتعظمان من شانھما صغیراً و تکثران من عددھا قلیلاً وقد علمت ان نخب افئدتکما وصغر انفسکما وشتات رایکما وسوء تدبیرکما ھو الذی افسد علیکما فاسداً وجرء علیکما من کان عن لقائکما جباناً فاذا قدم رسولی علیکما فامضیا علی القوم حتی تقرا علیھم کتابی الیھم وتدعواھم الی حظھم وتقویھم فان اجابوا حمدنا اللہ وقبلنا ھم وان حاربوا استعنا باللہ علیھم ونابذ ناھم علی سواء ان اللہ لا یحب الخائنین۔

منجانب علی امیر المومنین بنام عبید اللہ ابن عباس وسعید بن نمران۔ تم دونوں پر سلام ہو۔ میں حمد کرتا ہوں اس اللہ کی جسکے سوا کوئی اللہ نہیں۔ واضح ہو کہ تمہارا مکتوب ملا جسمیں تم نے اس گروہ کے خروج کا ذکر کیا ہے اور اس کو بہت ہی عظیم قرار دیا ہے حالانکہ وہ صغیر ہیں۔ انکی تعداد کو تم نے کثیر سمجھا حالانکہ وہ قلیل ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ تمہاری یہ بد دلی، ضعف نفس، ضعف رائے اور تدبیر کی غلطی کی وجہ وہ شخص جو تم سے ملنے میں بزدلی محسوس کرتا تھا بہت جری ہوگیا اور تم سے آمادۂ فساد ہوگیا۔ جب میرا پیامبر تمہارے پاس آجائے اس قوم کے پاس جاؤ اور میرا مکتوب پڑھکر انہیں سناد و اور انہیں اپنی طرف آنکی دعوت دو اور ڈراؤ اگر انہوں نے قبول کرلیا تو انہیں مان لو اور خدا کا شکر ادا کرو اور اگر انہوں نے انکار کیا اللہ سے استعانت چاہو اور ان کے بیما سلوک پر ان سے مقاتلت کرو۔ اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

مکتوب بنام اہل یمن

مذکورہ بالا جواب کے ساتھ ہی حضرت امیر المومنین ؑ نے ایک مکتوب اہل یمن کے نام مرقوم فرمایا اور حکم دیا کہ یہ انہیں سُنا دیا جائے۔

من عبد اللہ علی امیر المومنین الی من ساق وغدر من اھل الجند وصنعاء اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو الذی لا یُعَقِّبُ لہ حکمٌ ولا یُرَدُّ لہ قضاءٌ ولا یُرَدُّ باسُہ عن المجرمین وقد بلغنی تجرُّبُکُم وشقاقکم واعراضکم عن دینکم بعد الطاعۃ واعطاء البیعۃ فسئلت اھل الدین الخالص والورع الصادق واللُّبِّ الراجح عمّا بدا اُجِرامُکُم وما نویتم بہ وما احمشکم لہ فحدثت عن ذلک بما لم ار لکم فی شیئ منہ عذراً مبیناً ولا مقالاً جمیلاً ولا حجۃً ظاھرۃً فاذا اتیکم رسولی تفرقوا وتصیروا الی رحالکم اعفُ عنکم واصفح عن جاھلکم واحفظ قاضیکم واعمل فیکم بحکم الکتاب فان لم تفعلوا فاستعدّ وا لقدوم جیش جمّ الفرسان عظیم الارکان یقصد لمن طغی وعصی فتطحنوا کطحن الرّحی فمن احسن فلنفسہ ومن اساء فعلیھا وما ربک بظلّام للعبید۔

منجانب بندۂ خدا علی امیر المومنین ان فوجیوں کے نام جنہوں نے غدر کیا واضح ہو کہ میں اس اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی اللہ نہیں وہ ہستی کہ جس کے حکم کو نہ کوئی ٹال سکتا ہے اور نہ اسکے فیصلہ کو رد کر سکتا ہے اور نہ مجرمین سے اس کے عذاب کو دفع کر سکتا ہے طاعت اور بیعت کے بعد تمہارے دین سے اعراض، مخالفت اور جنگ کی مجھے اطلاع ملی ہے میں خالص دیندار دل سچے پرہیزگاروں اور صاحبان عقل سے سوال کرتا ہوں کہ باطل پر تمہارے اجتماع کا سبب کیا ہے تمہیں کس بات نے اس پر غضب ناک کیا مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے اس میں نہ کوئی قابل اعتراض بات دیکھی اور نہ اچھی بات سنی اور نہ بظاہر حجت و تحریث کی ـــ اس وقت جب کہ میرا فرستادہ تمہارے پاس آئے اپنے اجتماع کو متفرق کر دو اور خانہ نشین ہو جاؤ تاکہ تمہارے قصور معاف کر دوں اور تمہاری جہالت کو نظر انداز کر دوں تمہارے قاضی کی حفاظت کروں اور تمہارے درمیان کتاب خدا کے مطابق احکام جاری کروں اگر تم نے میری نصیحت نہ مانی تو پھر کثیر گھوڑوں کی فوج کے استقبال کیلئے تیار ہو جاؤ جکی قوت بہت غلبہ ہے جو تمہیں اس طرح پیس دے گی جیسے چکی غلہ کو پیس دیتی ہے پس جس نے میرے فرمان کو قبول کیا

اس نے اپنے لئے جاں بخشی حاصل کر لی اور جس نے خلاف ورزی کی اسکو بھگتنا ہو گا۔ خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

حضرت امیر المومنین کے اس مکتوب کو سن کر اہل یمن نے آپ کی اطاعت سے انکار کر دیا اور ساتھ ہی معاویہ کو لکھ بھیجا کہ فوراً لشکر کثیر بھیجکر ان کی استعانت کرے ورنہ وہ حضرت امیر المومنین سے معافی چاہ کر مل جائیں گے معاویہ نے اس اطلاع کے ملتے ہی بسر ابن ارطاۃ کو طلب کیا جو ایک انتہائی قسی القلب، غلیظ طبع، خبیث فطرت اور خونخوار انسان تھا اور بے رحمی کو فخر سمجھتا تھا بسر کو ہدایت کی گئی کہ ہر شہر و قصبہ میں جہاں سے اس کا گذر ہو شیعان علی کو طلب کرے اور بیعت معاویہ کی دعوت دے اگر قبول کر لیں تو بہتر ورنہ سب کو موت کے گھاٹ اتار دے اس طرح پورے ملک حجاز میں ایک انقلاب پیدا کر دے پس بسر چار ہزار کی فوج لیکر روانہ ہوا اور مدینہ پہونچا جہاں ابو ایوب انصاری حاکم تھے جو بسر کا مقابلہ نہ کر سکے۔ بسر مدینہ میں داخل ہوا اور تمام مہاجرین و انصار کو طلب کر کے خوب گالیاں دیں اور کہنے لگا اے گروہ یہود اور غلاموں کی اولاد تمہارے منہ کالے ہوں ہمتیں اتنی دردناک تکالیف پہونچاؤں گا کہ مومنین کے کلیجے ٹھنڈے ہو جائیں۔ .... اس کے بعد بہت کشت و خون کیا، مکانوں میں آگ لگوا دی، سامان لوٹ لیا... پھر مکہ معظمہ کی راہ لی۔ مکہ کے راستہ میں جتنے محبان امیر المومنین ملے تہ تیغ کرتا اور لوٹتا گیا۔ پھر طوائف گیا اور جتنے بھی شیعہ طائف اور تبالہ میں رہتے تھے قتل کیا وہاں سے قبیلہ کنانہ پہونچکر عبید اللہ ابن عباس کے دو بچوں کو ذبح کر دیا اور تمام شیعوں کو قتل کر کے مکانات لوٹ لئے۔ یہاں سے نکل کر نجران پہونچا اور تمام لوگوں کو جمع کر کے کہنے لگا کہ اے گروہ نصاریٰ اور بندروں کی اولاد اگر تم نے کوئی بھی بات میری مرضی کے خلاف کی تو تمہارے ساتھ ایسا سلوک کروں گا جس سے نسل برباد کھیتی تباہ اور گھر ویران ہو جائیں گے۔ اس کے بعد بسر نے صنعا پہونچکر بے شمار آدمیوں کو قتل کیا اس کے بعد حسابہ، ارجیب، حضر موت وغیرہ پہونچکر ہزاروں آدمیوں کو قتل کیا۔

مورخین لکھتے ہیں کہ اس دہاوے میں بسر نے تیس ہزار سے زائد آدمیوں کو قتل کیا اور سینکڑوں کو آگ میں جلا دیا۔ بسر کے مظالم سن کر حضرت امیر المومنین بے حد محزون ہوئے اور اسکی سرکوبی کیلئے لشکر روانہ کرنا چاہا مگر کوفہ والوں کا یہ حال تھا کہ آپ کے حمیت و غیرت دلانے پر بھی آمادۂ جہاد نہ ہوتے تھے۔ بہ مشکل تمام ایک ہزار آدمی تیار ہوئے جنھیں حضرت نے بسر بن ارطاۃ کی سرکوبی کیلئے بھیجا جب بسر کو اس فوج کے آنے کی اطلاع ملی قبل اس کے کہ اس فوج سے مقابلہ ہو دمشق فرار ہو گیا۔

بسر بن ارطاۃ کیلئے بد دُعا

امیر المومنین کو جب بسر ابن ارطاۃ کے مظالم اور عبید اللہ ابن عباس کے دو چھوٹے بچوں کو ذبح کر دینے کی اطلاع ملی بیحد محزون ہوئے اور بسر کیلئے بد دُعا کی۔

اللّٰھم انّ بسراً باع دینہ بالدّنیا وانتھک محارمک وکانت طاعۃ مخلوقٍ فاجر ان عندہ مما عندک۔ اللّٰھم فلا تمتہ حتی تسلبہ عقلہ ولا توجب لہ رحمتک ولا ساعۃً من نہار۔ اللّٰھم العن بسراً وعمرواً ومعاویۃ ولیحلّ علیھم غضبک ولتنزل بھم نقمتک ولیصبھم نقمتک وخبروک الذی لا تردّہ عن القوم المجرمین۔

خداوندا بسر نے اپنے دین کو دنیا کے ساتھ بیچ دیا اور ارتکاب محرمات کیا اور مخلوق کی طاعت تیری طاعت پر برگزیدہ کیا۔ خداوندا اس پر اس وقت تک موت کو مسلط نہ کر جب تک کہ اسکی عقل سلب نہ کر لی جائے اور اس کو تیری رحمت سے دور نہ کر دیا جائے۔ خداوندا بسر، عمرو اور معاویہ کو اپنی رحمت سے دور کر دے اور ان پر تیرا غضب جائز قرار دے۔ ان پر اپنی نقمت نازل فرما۔ انہیں تیرا زجر و یاس نصیب کر جس کو مجرمین رد نہیں کر سکتے۔

حضرت کی بد دعا فوراً قبولِ بارگاہِ ایزدی ہو گئی اور بسر دمشق پہونچتے ہی دیوانہ ہو گیا۔ اس دیوانگی میں وہ انسانی فضلہ سے کھیلتا رہتا اور اکثر اوقات کھاتا تھا۔ اس حرکت سے روکنے کیلئے بعض اوقات لوگ اس کے ہاتھ پشت سے باندھ دیتے تھے تو وہ جھک کر منہ سے پاخانہ کھا لیتا تھا۔ اس حالت میں اس نے ستاون سال گذارے اور بالآخر ۹۶ھ میں مر گیا۔ (تاریخ مروج الذہب)

احراقِ کُتب خانہ اسکندریہ

اسکندریہ کے بادشاہ بطلیموس سوٹر متوفی ۲۸۳ قبل مسیح نے ایک کتب خانہ کی تاسیس کی تھی جس کو اس کے بعد کے ایک علم دوست بادشاہ بطلیموس فیلاڈلفس نے بہت زیادہ ترقی دی تھی اس کتب خانہ کے ناظم Zemodolus نے بڑی کوششوں سے ۵۴۱۲۰ کتابیں جمع کیں اور بادشاہ سے کہا کہ ابھی سندھ، ہند، فارس، جرجان، موصل، امینیا، بابل اور روم سے بہت سی کتابیں آنی ہیں جو وہاں دستیاب ہیں (الفہرست ابن الندیم)

اس رپورٹ کے ملنے پر بادشاہ نے احکام جاری کئے اور ہر ملک سے کتابیں فراہم کرنے کا حکم دیا چنانچہ جب تک بادشاہ زندہ تھا دنیا کے ہر گوشہ سے کتابیں جمع ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ ان کی تعداد لاکھوں تک پہونچ گئی جس میں تمام علوم و فنون مثلاً (فلسفہ، منطق، الہیات، طبیعات، کیمیا، معاشیات وغیرہ وغیرہ پر کتابیں تھیں۔

جب عمرو عاص نے اسکندریہ فتح کیا وہاں کے ایک بہت بڑے عالم یحیٰی نحوی نے اس سے ملاقات کی گفتگو کے دوران ابطال تثلیث اور انقضاء دہر پر اس کے منطقی اور فلسفی دلائل سنکر عمرابن عاص متحیر ہو گیا اس لئے کہ اس وقت تک مسلمانوں کو ان علوم کی ہوا بھی نہیں لگی تھی۔ ایک روز یحیٰی نے کہا کہ آپ اسکندریہ پر قابض ہو گئے ہیں اور ہر چیز سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان میں سے جو چیز آپکے کام کی نہیں ہے ہمیں عطا کر دیں۔

عمرو عاص: تم کو کس چیز کی ضرورت ہے؟

یحیٰی: کتبِ حکمت کی جو شاہی کتب خانہ میں ہیں۔

عمرو عاص: اس کو کس نے جمع کیا تھا یہ کیسا کتب خانہ ہے

یحیٰی: بطلیموس نے ابتداء کی تھی اس کے بعد ہر بادشاہ نے اس میں کتابوں کا اضافہ کرتا رہا اس کام کے لئے بادشاہوں نے اپنے خزانے مخصوص کر دیئے تھے اور اطرافِ عالم سے جس قیمت پر بھی کوئی کتاب ملتی تھی منگواتے تھے۔ اسوقت سے یہ ذخیرہ محفوظ چلا آ رہا ہے

عمرو عاص: میں اس کے متعلق کوئی حکم نہیں دے سکتا جب تک اپنے امیر سے اجازت نہ لے لوں چنانچہ عمرو عاص نے حضرت عمر کو اطلاع دی اور اس کے متعلق احکام طلب کئے حضرت عمر نے یہ جواب تیار کیا کہ اگر یہ کتابیں قرآن کے موافق ہیں تو قرآن ہمارے لئے کافی ہے اور ہم ان کتابوں سے مستغنی ہیں اور اگر یہ کتابیں قرآن کے خلاف ہیں تو ہم کو ان کی ضرورت نہیں فوراً جلا کر تباہ کر دو اور حضرت امیر المومنینؑ سے مشورہ کیا حضرت نے فرمایا کہ:

حضرت علیؑ: انہا علوم لیست تخالف القرآن العزیز بل تعاضدہ وتفسرہ احق التفسیر کا سرارہ الغامضۃ الدقیقۃ۔ ترجمہ: یہ کتابیں ذخائر علوم ہیں اور قرآن کے مخالف نہیں ہیں بلکہ ان سے قرآن کی تائید ہوگی یہ قرآن کے رموز و دقایق کی پوری تفسیر کرنے میں مددگار ثابت ہوں گی۔ مگر حضرت عمر نے اس مشورہ پر عمل نہ کیا اور کتب خانہ کے جلانے کا حکم بھیجدیا اور عمرو عاص نے تمام کتابوں کو اسکندریہ کے حماموں اور بقالوں میں تقسیم کر دیا کہ جلا دیں۔ چنانچہ کتابیں جلا دی گئیں جو چھ ماہ تک جلتی رہیں۔

اس وقت اسکندریہ میں ایک ہزار حمام اور بارہ ہزار بقال تھے۔

(مفتاح السعادت ج ۱)

جناب سیدہؑ کی تدفین پر

دفن سے فارغ ہونے کے بعد امیر المومنینؑ نے جن دل گداز الفاظ میں قبر پیغمبرؐ کی طرف متوجہ ہو کر فریاد کی ہے اس سے آپ کے روحانی کرب کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

یا رسولؐ اللہ آپؐ پر میرا اور آپ کی دختر کا سلام ہو جو آپ سے ملنے اور آپ کے ہمسایہ میں رہنے آئی ہیں اور آپ کے بقعہ میں زیر خاک آرام کریں گی۔ خدا نے ان کو آپ سے بہت جلد ملا دیا۔ یا رسولؐ اللہ آپ کی محبوبہ دختر کی جدائی سے میرا صبر جاتا رہا لیکن آپکی جدائی کا صدمہ اور تکلیف میں نے برداشت کی ہیں اب تقلید کرتا ہوں۔ میں نے آپ کو لحد میں سلایا آپ کی روح وجان کی جدائی اسوقت ہوئی جبکہ آپ کا جسم میری گردن اور سینہ کے درمیان تھا۔ قرآن شریف کا حکم میرے لئے کافی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے اپنی ودیعت واپس لے لی اور اپنی پارہ جگر کو جو میرے پاس چھوڑا تھا اپنے پاس بلا لیا۔ زمین و آسمان میرے لئے اندھیر ہو گئے اور میرا غم دائمی ہو گیا۔ میری راتیں نیند اور آرام سے خالی ہو گئیں جب تک کہ خداوند تعالیٰ مجھے بھی اس مقام پر نہ بلالے جہاں آپ ہیں میرے دل میں زخم اور پیپ پڑ گیا اور غم کی موجیں جوش میں آگئیں۔ کس قدر جلد ہم ایکدوسرے کے درمیان جدائی ہو گئی۔ میں خدا سے شکایت کرتا ہوں۔ آپؐ کی بیٹی آپ کو آگاہ کریں گی کہ آپ کی امت نے آپ کی دختر کے حق کو غصب کرنے میں آپس میں مدد کی۔ آپؐ ان سے سوال کریں تو وہ آپ کو سارا حال بتا دیں گی۔ ان کے سینہ میں شدید غم والم بھرا ہوا تھا جس کے ظاہر کرنے کا موقع انھیں اس دنیا میں نہیں ملا اب وہ آپ کو بتائیں گی۔ خدا سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ تم دونوں پر میرا سلام ہو۔ وداع کرنے والا سلام ہو۔ اگر میں یہاں سے چلا جانا چاہوں تو یہ نہ ہو سکے گا اس لئے کہ میں ملول ہوں اور اگر میں یہیں قبر پر ٹھہرنا چاہوں تو وہ بھی نہ ہو سکے گا اس لئے کہ خدا نے صابرین کے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اس پر مجھے یقین ہے۔ ہائے افسوس! صبر ہی بہتر ہے۔ اگر جابر و ظالم لوگوں کا غلبہ نہ ہوتا تو میں قبر پر مقیم ہو جاتا اور اس مصیبت عظیم پر گریہ وزاری کرتا کہ جیسے کسی مرحوم پر گریہ وزاری کیجاتی ہے۔ بس خدا کے سامنے آپ کی دختر پوشیدگی کے ساتھ دفن کی گئی۔ ان کا حق تلف کر لیا گیا اور ان کو میراث بھی نہ دی گئی۔ حالانکہ ابھی آپ کی یاد دلوں سے بھولی نہ گئی تھی۔ یا رسول اللہ ہم خدا سے شکایت کرتے ہیں آپ سے بہتر کون ہے جس سے فاطمہ زہراؑ کی رحلت کی تعزیت کی جائے۔ (اعیان الشیعہ۔ ج ۲)

حضرت خضر کا رسالت مآبؐ کے پرسہ کو آنا :-

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباء طاہرین کے سلسلہ سے حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسالت مآب کا انتقال ہوا کلمات تسلی و تعزیت سننے میں آئے۔ لوگ آواز اور آہٹ سنتے تھے مگر کوئی شخص نظر نہ آتا تھا۔

السلام علی اهل البیتؑ ورحمة اللہ و	سلام ہو آپ پر اے اہل بیت اور خدا کی رحمتیں

برکاتہ ۔ کل نفس ذایقۃ الموت وانما توفون اجورکم یوم القیمۃ ان فی اللہ عزاء عن کل مصیبۃ وخلفا من کل ھالک ودرکا من کل مافات فباللہ فثقوا وایاہ انما المصاب من حرم الثواب والسلام رحمۃ اللہ ۔

آپ پر نازل ہوں ۔ ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ آپ لوگ قیامت کے روز اپنا پورا پورا اجر پائیں گے ہر امرمیں خدا ہی تسلی دینے والا ہے وہی دنیا سے ہر اٹھنے والے کا جانشین پیدا کرنے والا ہے اور ہر فوت ہونے والی چیز کی تلافی کرنے والا ہے اسی پر بھروسہ رکھو اور اسی سے رجوع ہو مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم رہے ۔ تم پر خدا کی سلامتی اور رحمتیں نازل ہوں ۔

(طبقات ابن سعد وغیرہ)

حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ یہ خضرؑ ہیں جو پیغمبرؐ کے تعزیت دینے آئے ہیں ۔

وقت احتضار اور حضرت علی علیہ السلام

حارث ہمدانی نے جو بہت ضعیف ہو چکے تھے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا کہ یا امیرالمومنینؑ اس میں شک نہیں کہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں مگر دو اوقات سے بہت خوف زدہ ہوں ایک وقت نزع سے اور دوسرے صراط پار کرنے کے وقت سے ۔

حضرتؑ نے جواب دیا " لا تخف یا حارث فما من احد من اولیائی من اعدائی الا وھو یرانی فی ھاتین الحالتین وارہ ویعرفنی واعرفہ " یعنی اے حارث تو خوف نہ کر میرے دوستوں اور دشمنوں میں سے ایک شخص بھی ایسا نہ ہوگا کہ ان دو حالتوں میں مجھے نہ دیکھ لے اور میں اس کو نہ دیکھوں اور وہ مجھکو نہ پہچانے اور میں اسکو نہ پہچانوں ۔

اس کے بعد حضرتؑ نے مندرجہ ذیل ابیات ارشاد فرمائے :-

یا حار ھمدان من یمت یرنی ٭ من مومن او منافق قبلا

اے حارث ہمدان جو شخص بھی مرتا ہے وہ مجھے دیکھتا ہے خواہ وہ مومن ہو یا منافق ہو ـــــ

یعرفنی طرفہ و اعرفہ ٭ بنعتہ واسمہ وما فعلا

وہ ایک چشم زدن میں مجھ کو پہچان لے گا اور میں اس کو اس کے نام افعال اور وصف کے ساتھ جانتا ہوں ۔

وانت عند الصراط معترضی ٭ فلا تخف عثرۃ ولا زللا ٭

اور تو صراط پر مجھ سے ملے گا ۔ پس کسی لغزش یا ٹھوکر کا خوف نہ کر ۔

اقول للنار حین توقف ٭ للعرض ذریہ لا تقربی الرجلا

جب تو وہاں ٹہرے گا میں جہنم سے کہونگا کہ اس شخص کو چھوڑ دے اور اس کے قریب نہ جائے

ذریہ لا تقربیہ ان لہ ٭ حبلا بحبل الوصی متصلا

اس کو چھوڑ دے اور اس کے قریب نہ جائے کیونکہ اس کی رسّی وصی کی رسّی سے متصل ہے

اسقیک من بارد علی ظماء ٭ تخالہ فی الحلاوۃ العسلا

میں پیاس کے وقت تجھے ٹھنڈا پانی پلاؤنگا جو اتنا میٹھا ہوگا کہ تو اس کو شہد خیال کرے گا

هذا النا شيعة و شيعتنا ؛ اعطانى الله فيهم الا ملا

قول على لحارث عجب ؛ کم ثم اعجوبة له جملا

(بحر المعارف ص۳۴۷) ناسخ التواریخ

کتب اربعہ

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا :۔

" قرأت توراة والانجيل والزبور والفرقان فاخترت من كل كلمة من التوراة من صمت نجى ومن الانجيل من قنع شبع ومن الزبور من ترك الشبهات فقد سلم من الافات ومن القران ومن يتوكل على الله فيكفيه به "

ترجمہ : میں نے توریت انجیل زبور اور قرآن پڑھی۔ توریت کے کلمات سے یہ پایا کہ جس نے خاموشی اختیار کی نجات پائی۔ انجیل سے یہ پسند کیا کہ جس نے قناعت کی سیر ہوا اور زبور سے یہ پسند کیا کہ جس نے شبہات کو دور کیا آفات سے محفوظ رہا اور قرآن سے یہ پسند کیا کہ جس نے خدا پر توکل کیا اس کے لئے کافی ہوگیا۔

(بحر المعارف ص۳۸)

مکالمہ با ابلیس لعنہ اللہ

مروی ہے کہ ایک روز امیر المومنین علیہ السلام نے ابلیس لعنۃ اللہ سے پوچھا کہ :

امیر المومنینؑ : یا ابا الحارث ما ذخرت ليوم معادك ؟

ابلیس لعنہ : حبك فاذا كان يوم القيمة اخرجت ما اذخرت من اسمائك التى يعجز عن وصفها كل واصف ذلك اسم مخفى عن الناس ظاهر عندى قد رمزه الله فى كتابه لا يعرفه الا الله والراسخون فى العلم - فاذا احب الله عبداً كشف الله عن بصيرته وعلمه اياه فكان ذلك العبد بذلك السر عين الامة

امیر المومنینؑ : اے ابو حارث قیامت کے روز کیلئے تو نے زاد آخرت کیا جمع کیا ہے ؟

ابلیس : آپ کی محبت جب قیامت کا دن آئے گا آپکے ان ناموں کو جنکا وصف کرنے ہر واصف عاجز و مجبور ہے اور جنہیں میں نے ذخیرہ کیا ہے کالونگا آپکا وہ نام انسانوں سے مخفی ہے اور مجھ پر ظاہر ہے خدا نے اسکا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے کہ اس کو سوائے خدا کے اور ان کے جو علم میں راسخ ہیں کوئی نہیں جانتا پس خداوند عالم جب کسی بندہ کو پسند فرماتا ہے اس کی بصیرت سے پردوں کو اٹھا دیتا ہے اور اس کو اس علم کی تعلیم دیتا ہے اور وہ بندہ اس راز کے ذریعہ امت

حقیقة وذلك الاسم هو الذی قامت به السموت والارض المتصرف فی الاشیا کیف یشاء

کی حقیقت انکے بن جاتا ہے - یہ وہی اسم ہے جس کے ذریعہ زمین و آسمان قایم ہوئے اور یہی اسم جیسا چاہے تصرف کرتا ہے۔

(بحر المعارف ص۲۶۸، مشارق الانوار ص۱۹۱)

فیصلہ در ملاء اعلیٰ

مقداد کندی سے مروی ہیکہ ایک روز امیر المومنین علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے آپکے ہاتھ میں تلوار بھی تھی۔ حضرتؑ دوزانو بیٹھ گئے اور آسمان کی جانب مرتفع ہوگئے میں آپ کی طرف دیکھتا رہا یہاں تک کہ آپ نظر سے غائب ہوگئے پھر قریب وقت ظہر کے واپس آئے۔ میں نے دیکھا کہ آپکی تلوار سے خون ٹپک رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ میرے آقا آپ کہاں تشریف لے گئے تھے۔ حضرت نے جواب دیا کہ:

امیر المومنینؑ: ان نفوسا فی الملاء الاعلیٰ اختصمت فطوتها۔

مقداد: یا مولای امر الملاء الاعلی الیك

امیر المومنینؑ: یا بن الاسود انا حجة الله علی خلقه من سماواته وارضه وما فی السماء ملکا یخطو قدما الا باذنی فلا تقل کیف صعد الی السماء وهو جسم ثقیل - (بحر المعارف ص۲۹۳)

امیر المومنینؑ: ملاء اعلیٰ میں بعض نفوس نے فطرت سے متعلق نزع کی تھی۔

مقداد: مولا - آیا ملاء اعلیٰ کے امور آپ سے متعلق ہیں۔

امیر المومنینؑ: اے ابن اسود خدا کی مخلوق جو آسمانوں اور زمین سے متعلق ہے اور جو ملائک آسمانوں میں ہیں میں ان سب پر حجت خدا ہوں - آسمانوں میں جتنے ملائک ہیں بغیر میری اجازت کے اپنی جگہ سے ایک قدم بھی نہیں ہٹ سکتے - یہ مت پوچھ کہ کہ جسم ثقیل سے آسمان کی طرف کس طرح صعود کئے

مشاہدہ حق

ابن مسعود نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے حق دکھائیے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ:

"الج المخدع" فلما دخلت رایت علیاً علیه السلام ساجداً وهو یقول فی سجوده "اللّٰهم انی اسئلك بحق محمدٌ نبیك ان تغفر لعلیٍ ولیك"۔

فلما خرجت لاخبر رسول الله رایته ساجداً وهو یقول فی سجوده "اللّٰهم بحق علیٍ

کمرہ میں داخل ہوجا۔ پس جب میں کمرہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ علی علیہ السلام سجدہ میں تھے اور عرض کر رہے تھے کہ خداوندا تیرے نبی محمدؐ کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنے ولی علیؑ کی مغفرت فرما۔

جب میں کمرہ سے باہر نکلا کہ رسول اللہ کو خبر کردوں تو دیکھا کہ رسول اللہؐ سجدہ میں تھے اور عرض کر رہے تھے کہ

ولیک ان تغفر لمحمدؐ نبیک فعلمت من سوال النبیؐ انه ما وجد افضل من علی علیه السلام حیث سئل الله به مغفرة

(بحر المعارف ص۶۲۳)

خداوندا تیرے ولی علیؑ کا واسطہ اپنے نبی محمدؐ کی مغفرت فرما۔ پس میں نے پیغمبر خدا کے سوال سے جان گیا کہ نبی کے نزدیک علی علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی افضل نہیں ہے اسی لئے نبیؐ نے علیؑ کے واسطہ سے خدا سے مغفرت کی دعا فرمائی۔

خانہ کعبہ کے زیورات

حضرت عمر سے آپ کی خلافت کے زمانہ میں آپ کے مشیروں نے کہا کہ خانہ کعبہ کے تمام زیورات نکالکر فوج کے سازو سامان میں صرف کریں تو بہت مناسب ہوگا۔ خانہ کعبہ کو زیورات کی ضرورت ہی کیا ہے۔ حضرت عمر امادہ ہوگئے اور حضرت امیر المومنینؑ سے مشورہ کیا تو حضرتؑ نے جواب دیا کہ :۔

حضرت علیؑ: کتاب خدا میں چار ہی قسم کے اموال کا تذکرہ ہے جن کے متعلق خداوند عالم کے صریحی احکام موجود ہیں۔ ایک اموال مسلمین جنھیں خداوند عالم نے متروکہ (ورثہ) میں تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ دوسرے مال غنیمت جسے مستحقین میں تقسیم کرنے کا حکم ہے۔ تیسرے مال خمس ہے جسے خداوند تعالیٰ نے جس کے لئے قرار دیا ہے سب جانتے ہیں چوتھے صدقات مال وغیرہ ہیں جس کے مستحقین سے بھی کوئی بے خبر نہیں۔ خانہ کعبہ کے زیورات ان چار قسموں میں کسی میں بھی داخل نہیں۔ پیغمبر کے زمانہ میں بھی خانہ کعبہ کے زیورات موجود تھے مگر حضرت نے انہیں چھوا تک نہیں بلکہ انہیں اسی طرح چھوڑ دیا حالانکہ نہ آنحضرتؐ سے یہ زیورات پوشیدہ تھے اور نہ آپ نے انہیں بھول گیا تھا۔ ظاہر ہے کہ پیغمبرؐ کے زمانہ میں بہ نسبت اس زمانہ کے مسلمان زیادہ محتاج تھے۔ لشکر کے سازو سامان کیلئے زیادہ پیسوں کی ضرورت تھی۔ باوجود ان اسباب کے رسالت مآبؐ کا ان زیورات سے تعرض نہ کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ اس قسم کے تصرفات کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت عمر: یا علیؑ اگر آپ نہ ہوتے میری بڑی رسوائی ہوتی۔

(ربیع الابرار زمخشری)

تاریخ ہجری کی ابتدا

حضرت عمر کے زمانہ تک مسلمانوں میں کسی سن تاریخ کا تعین نہ تھا اور تمام سرکاری و خانگی مراسلات بغیر تاریخ لکھنے کے ہوتے تھے کسی خاص واقعہ کا ذکر کرنا ہوتا تو لوگ کبھی عام الفیل سے حساب لگاتے جس سال ابرہہ نے خانہ کعبہ پر یلغار کی تھی جو رسالت مآبؐ کی ولادت کا سال بھی تھا۔ کبھی حرب فجار کے سال سے حساب جوڑتے کبھی خانہ کعبہ کی تعمیر کے سال سے حساب لگاتے یا کسی دوسرے اہم واقعہ کے سال سے حساب لگاتے تھے۔ اب یہ احساس پیدا ہوا کہ متفقہ طور پر ایک سن مقرر کرلیا جائے تاکہ مراسلت اور حکومت کے مکاتیب و فرامین میں اسی سن کے حساب سے تاریخ درج کی جائے۔ حضرت عمر نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا۔ بعض نے کہا کہ ایرانیوں نے جو تاریخ مقرر کررکھی ہے وہی ہم بھی اختیار کرلیں۔ کسی نے یہودیوں کی تاریخ اختیار کرنے کو کہا کسی نے عیسوی

کے لئے کہا اور کسی نے عام الفیل کے لئے کہا۔

حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ جس سال پیغمبر خدا نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی اسی سال سے تاریخ کی ابتدا قرار دی جائے کہ مدینہ آنے کے بعد اسلام ایک نئے دور میں داخل ہوا اور مسلمانوں کو ایک نئی زندگی نصیب ہوئی۔

تمام مجمع نے آپ کی رائے کو پسند کیا اور محرم کو پہلا مہینہ اور ذی الحجہ کو آخری مہینہ قرار دیا گیا۔

(مستدرک امام حاکم، تاریخ ابن اثیر وغیرہ)

متفرقات:

(۱) حضرت نے فرمایا کہ جب تم کسی بلا میں گرفتار ہو تو نماز فجر اور مغرب کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ ان کلمات کو پڑھو۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" (کافی)

(۲) امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ

واللہ لو علم ابوذر ما فی قلب سلمان لقتلہ "، خدا کی قسم اگر ابوذر جان لے کہ سلمان کے قلب کا کیا حال ہے تو وہ اس کو قتل کر دے گا

(۳) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایمان کے دس مدارج ہیں سلمان دسویں درجہ پر فائز ہے، ابوذر نویں درجہ پر اور مقداد آٹھویں درجہ پر۔ (بحر المعارف ص۲۶)

(۴) "صدیق عدوی داخل فی عداوتی" یعنی ہمارے دشمن کا دوست ہمارے دشمنوں میں داخل ہے۔

(۵) لا تقاتلوا الخوارج من بعدی فلیس من طلب الحق فاختاہ کمن طلب الباطل فادرکہ
یعنی میرے بعد خوارج کو قتل نہ کرنا اس لئے کہ جو شخص حق کا طلب گار ہو اور بھٹک جائے اس شخص جیسا نہیں جو باطل کو طلب کرے اور اسے پا بھی لے۔ (الامام علی)

(۶) "الصدق اشرف خلائق الموقن"۔ صداقت واہل یقین کی گرامی ترین صفت ہے۔

(۷) لا تخف الا ذنبک ولا ترج الا ربک۔ اپنے گناہ کے سوائے کسی سے نہ ڈرا اور اپنے رب کے سوا کسی سے امید نہ رکھ۔

(۸) الیقین یثمر الزھد۔ یقین کا ثمر زہد ہے۔

(۹) غایۃ الدین الایمان وغایۃ الایمان الایقان۔ غایت دین ایمان ہے اور نہایت ایمان یقین ہے۔

(۱۰) من احبنا فلیعد للبلاء جلبابا۔ جو ہم سے محبت کرتا ہے اسے چاہیئے کہ تحمل مشکلات کیلئے لباس برداشت پہنے۔

(۱۱) الامامۃ نظام الامۃ۔ امامت نظام امت ہے۔ (غرر الحکم)

(۱۲) ان ابغض الناس الی اللہ عز وجل من یقتدی بسنۃ امام ولا یقتدی باعمالہ، "خداوند عز وجل کے نزدیک مبغوض ترین انسان وہ ہے جو (گفتار میں) امام کی اقتدا کرتا ہے مگر عملاً اقتدا نہیں کرتا۔ (بحار الانوار)

راس الیہود کے سوال کا جواب

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جنگ نہروان سے واپس ہونے کے بعد ایک مرتبہ جب امیر المومنین علیہ السلام مسجد کوفہ میں تشریف رکھتے تھے رئیس یہود حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ سے ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہتا ہوں جس کا جواب سوائے نبی یا اس کے وصی کے اور کوئی نہیں جانتا:۔

امیر المومنینؑ: سل عما بدا لك یا اخا الیهود

امیر المومنینؑ: اے بھائی یہود جو چاہتا ہے سوال کرے

راس الیهود: ان نجد فی الکتاب ان الله عزوجل اذا بعث نبیاً اوحی الیه ان یتخذ من اهل بیته من یقوم بامر امته من بعده وان یعهد الیهم فیه عهداً یحتذی علیه ویعمل به امته من بعده وان الله عزوجل یمتحن الاوصیاء فی حیات الانبیاء ویمتحنهم بعد وفاتهم - فاخبرنی کم یمتحن الله الاوصیاء فی حیات الانبیاء، وکم یمتحنهم بعد وفاتهم من مرة والی ما یصیر آخر امر الاوصیاء اذا رضی محنتهم؟

راس الیہود: ہم نے اپنی کتاب میں پڑھا ہے کہ جب خداوند عالم کسی پیغمبر کو بھیجتا ہے اس پر وحی نازل کرتا ہے کہ اپنے اہل بیت سے کسی شخص کو منتخب کرے تاکہ اس کے بعد امت کے کام انجام دے اور ان امور کو پہنچا دے جن پر وہ مامور ہے تاکہ امت اس پر عمل کرے۔ و نیز خداوند عزوجل انبیاء کی زندگی میں اور انکی رحلت کے بعد انکے اوصیاء کا امتحان لیتا ہے۔ پس یہ بتایئے کہ اوصیاء کا امتحان پیغمبروں کی زندگی میں کتنی بار لیا جاتا ہے اور انکی وفات کے بعد کتنی مرتبہ۔ اور جب اوصیاء امتحان میں کامیاب ہو جائیں تو ان کا انجام کیا ہوتا ہے

امیر المومنینؑ: والله الذی لا اله غیره الذی فلق البحر لبنی اسرائیل وانزل التوراة والانجیل علی موسیٰ وعیسیٰ لئن اخبرتك بحق عما تسأل عنه لتقرن به

امیر المومنینؑ: خدائے یگانہ کی قسم جس کے سوائے کوئی معبود نہیں کہ اس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا کو شگافتہ کیا اور توریت و انجیل موسیٰ اور عیسیٰ پر نازل فرمائی اگر میں حقیقت موضوع سے تجھکو آگاہ کروں جس سے متعلق تو نے سوال کیا ہے کیا تو اعتراف کریگا (یعنی میری حقیقت کا اقرار کریگا)

راس الیهود: نعم

راس الیہود: جی ہاں

امیر المومنینؑ: والذی فلق البحر لبنی اسرائیل وانزل التوراة علی موسیٰ لئن اجبتك لتسلمن؟

امیر المومنینؑ: جس نے دریا کو بنی اسرائیل کیلئے شگافتہ کیا اور موسیٰ پر توریت نازل فرمائی اگر میں صحیح جواب دوں تو کیا تو اسلام قبول کریگا

راس الیهود: نعم

راس الیہود: جی ہاں

امیر المومنینؑ: ان الله عزوجل یمتحن الاوصیاء فی حیات الانبیاء فی سبع مواطن لیبتلی طاعتهم فاذا رضی طاعتهم ومحنتهم

امیر المومنینؑ: خداوند عزوجل انبیاء کی زندگی میں اوصیاء کا سات مقامات پر امتحان لیتا ہے تاکہ ان کی طاعت کو آزمائے اور جب ان کی طاعت و آزمائش سے رضامند ہوتا ہے انبیاء کو حکم دیتا

امر الانبياء ان يتخذوهم اولياء في حياتهم واوصياء بعد وفاتهم و يصيروا طاعة الاوصياء في اعناق الامم ممن يقول بطاعة الانبياء ثم يمتحن الاوصياء بعد وفاة الانبياء في سبعة مواطن ليبلوا صبرهم فاذا رضي محنتهم ختم لهم بالسعادة ليلحقهم بالانبياء وقد اكملهم السعادة

ہے کہ انھیں اپنے زندگی حیات ہی میں اپنا ولی اور اپنی وفات کے بعد اپنا وصی مقرر کریں اور اپنے وصی کی اطاعت تمام امت پر جو اسکی پیرو ہے لازم قرار دیں پیغمبرؐ کی وفات کے بعد اس کے وصی کا امتحان سات مقامات پر لیا جاتا ہے تاکہ اس کے صبر کی آزمائش ہو جب امتحان رضایت بخش ہو تو اس کے انجام کو سعادت و خوش بختی قرار دیتا ہے تاکہ انبیاء کے ساتھ ملحق ہوں اور سعادت کامل سے ہم آغوش ہوں۔

راس الیهود : صدقت یا امیر المومنین۔ فاخبرني كم امتحنك الله في حياة محمدؐ من مرة وكم امتحنك بعد وفاته من مرة والى ما يصير اخر امرك

فاخذ عليؑ بيده قال : انهض بنا انبئك بذلك يا اخا اليهود۔

راس الیہود : یا امیر المومنین آپ نے سچ فرمایا۔ اب فرمائیے کہ خدا نے محمدؐ کی زندگی میں آپ کا امتحان کتنی مرتبہ لیا اور ان کی رحلت کے بعد کتنی مرتبہ۔ یہ بھی بتائیے کہ آپ کا سر انجام کیا ہوگا۔

امیر المومنینؑ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اٹھو اور میرے ساتھ چلو تاکہ میں تجھے اس موضوع سے آگاہ کروں

حضرت علیؑ کے اصحاب نے جو وہاں تھے عرض کیا کہ ہم کو بھی اس کے ساتھ آگاہ فرمائیے

امیر المومنینؑ : انی اخاف ان لا تحملة قلوبكم۔

امیر المومنینؑ : میں ڈرتا ہوں کہ تمہارے قلوب کہیں اس کے متحمل نہ ہوں۔

اصحاب : ولم ذلك يا امير المومنين

اصحاب : یا امیر المومنینؑ ایسا کیوں ہوگا۔

امیر المومنینؑ : لا مور بدت لي من كثير منكم

امیر المومنینؑ : اس لئے کہ میں نے تمہاری بہت سی ایسی باتیں سُنی ہیں جو قابل اعتراض ہیں۔

مالک اشتر : یا امیر المومنینؑ انبئنا بذلك والله انا لنعلم انه ما على ظهر الارض وصي نبيؐ سواك وانا لنعلم ان الله لا يبعث بعد نبينا نبياً سواه طاعتك لفي اعناقنا موصولة بطاعة نبينا محمدؐ

مالک اشتر : یا امیر المومنینؑ اس سے ہمکو بھی آگاہ کیجئے خدا کی قسم ہمارا اعتقاد ہے کہ روئے زمین پر آپکے سوا کوئی وصی پیغمبر نہیں ہے دیگر خداوند تعالیٰ ہمارے پیغمبرؐ کے بعد کوئی اور پیغمبر نہیں بھیجے گا آپ کی طاعت کا طوق ہماری گردن میں ہے اور آپ کی اطاعت ہمیشہ پیغمبر کی اطاعت ہے۔

امیر المومنینؑ نے مالک اشتر کی استدعا کو قبول کرلیا اور یہودی سے فرمایا :

امیر المومنینؑ : یا اخا الیهود ان الله عزوجل

امیر المومنینؑ : اے بھائی یہود خدائے عزوجل نے پیغمبرؐ کے

امتحننی فی حیات نبینا محمدؐ فی سبع مواطن فوجدنی فیهن من غیر تزکیة لنفسی بنعمت الله مطیعا

راس الیهود : فیم وفیم یا امیرالمومنینؑ

امیرالمومنینؑ[1] : اما اولهن فان الله عزوجل اوحی الی نبینا وحمله الرسالة وانا احدث اهلبیتی سنا اخدمه فی بیته واسعی بین یدیه فی امره فدعا صغیر بنی عبدالمطلب وکبیرهم الی شهادة ان لا اله الا الله وانه رسول الله فامتنعوا من ذلک وانکروه علیه وهجروه ونابذوه واعتزلوه واجتنبوه وسائر الناس مقصین له ومخالفین علیه وقد استعظموا ما اوردوه علیهم مما لم تحمله قلوبهم ولم تدرکه عقولهم فاجبت رسول الله وحدی الی ما دعا الیه مسرعا مطیعاً موقناً لم یتخالجنی فی ذلک شک فمکثنا بذلک ثلث حجج وما علی وجه الارض من خلق یصلی و یشهد لرسول الله مما اتاه الله غیری وغیر ابنة خویلد رحمها الله وقد فعل

ثم اقبل الی اصحابه فقال الیس کذلک

قالوا : بلی یا امیرالمومنینؑ

(۲) امیرالمومنینؑ : واما الثانیة یا اخا الیهود فان قریشا لم تزل تجیل الاراء وتعمل الحیل فی قتل النبیؐ حتی کان فی آخر ما اجتمعت فی ذلک فی یوم الدار دار الندوة وابلیس الملعون حاضر فی

زمانہ حیات میں سات مقامات پر میرا امتحان لیا تھا جس میں اپنے نفس کو ملوث نہ کرتے ہوئے اس کی اطاعت میں خدا کی نعمتیں پائیں۔

راس الیهود : یا امیرالمومنینؑ کن کن امور میں امتحان لیا گیا

امیرالمومنینؑ[1] : جب خداوند تعالیٰ نے پہلی بار ہمارے پیغمبر پر وحی نازل فرمائی اور ان کو جامۂ رسالت پہنایا میں اہلبیتؑ میں سب سے کم عمر تھا اور آنحضرتؐ کی خدمت کرتا اور انکی فرمایشات بجالاتا تھا حضرت نے عبدالمطلب کے خاندان کے خورد وکلاں کو دعوت دی کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور آپکو خدا کا رسول مانیں مگر سب نے اس سے انکار کیا اور ان سے قطع تعلق کرلیا، دشمنی شروع کردی ترک معاشرت کردی اور اجتناب کرنے لگے دوسروں نے بھی جوان سے دوری اختیار کرلی تھی ان سے مخالفت کرنے لگے اور جو کچھ ان پر وارد ہوا تھا اس سے انکار کرنے لگے اس لئے کہ ان کے قلوب اسکے متحمل نہیں ہوتے تھے اور انکی عقلیں سمجھ نہیں سکتی تھیں۔ میں تنہا تھا جس نے شتابانہ و مطیعانہ عقیدہ کے ساتھ جو کچھ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا قبول کیا اور شک و تردید کو اپنے قلب میں آنے نہ دیا۔ اس عقیدہ کیساتھ تین سال گذر گئے اور روئے زمین پر سوائے میرے، دختر خویلد (یعنی خدیجہؑ) کے کوئی اور نہ تھا جو رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتا یا جو کچھ خدا کیجانب سے وہ لائے تھے اس کی شہادت دیتا۔

حضرت نے پھر اپنے اصحاب سے مخاطب ہوکر پوچھا کہ ایا ایسا نہ تھا

اصحاب : بیشک یا امیرالمومنینؑ۔

(۲) امیرالمومنینؑ : اے بھائی یہود قریش ہمیشہ پیغمبر کو ہلاک کرنے اور قوت کے استعمال سے انھیں ہم سے چھین لیجانے کی رائے دیتے تھے۔ بالآخر وہ اس امر کے لئے ایک روز اپنے شوریٰ خانہ میں جمع ہوئے (اس مجلس میں ابلیس ملعون بھی ایک کانے آدمی کی شکل میں ثقیف کی جانب سے شریک ہوا تھا) اور سب کی اتفاق رائے

صورة اعور ثقيف فلم تزل تضرب امرها
ظهراً و بطنا حتى اجتمعت اراء اهم على
ان ينتدب من كل فخذ من قريش رجل
فيضربونه جميعهم باسيافهم ضربة رجل
واحد يقتلوه فاذا قتلوه منعت قريش رجالها
ولم تسلمها فيذهب دمه هدرا فهبط جبرئيل
على النبي فانباه بذلك و اخبره بالليلة
التي يجتمعون فيها و الساعة التي
ياتون فراشه فيها وامره بالخروج في
الوقت الذي خرج فيه الى الغار فاخبرني رسول الله
بالخبر وامرني اضطجع في مضجعه واقيه
بنفسي فاسرعت الى ذلك مطيعا له مسرورا
لنفسي بان اقتل دونه فمضى لوجهه و
اضطجعت في مضجعه واقبلت رجالات
قريش موقنة في انفسها ان يقتل النبي
فلما استوى بي وبهم البيت الذي انا فيه
ناهضتهم بسيفي ودفعتهم عن نفسي بما
قد علم الله والناس۔

ثم اقبل الى اصحابه فقال اليس كذلك؟
قالو بلى يا امير المومنينؑ

(۳) امیر المومنینؑ: واما الثالثة يا اخا اليهود
فان ابني ربيعة وابن عتبة كانوا فرسان
قريش دعوا الى البراز يوم بدر فلم يبرز
لهم خلق من قريش فانهضني رسول الله
مع صاحبي... وقد فعل وانا احدث اصحابي
سنا واقلهم للحرب تجربة فقتل الله عزوجل

ہوئی کہ قریش میں سے خشمناک پہلوانوں کو منتخب کریں اور جب
پیغمبر سو رہے ہوں پوری جماعت بیک وقت ان پر حملہ
کرنے اور ہر شخص اپنی تلوار سے ان پر ضرب لگائے
اس طرح پیغمبرؐ کو ہلاک کردیں اور پیغمبرؐ کے قتل کے بعد قریش
کا ہر قبیلہ اپنے نمایندہ کی حمایت میں ٹھہرا رہے اور قتل کی ذمہ داری
کو تسلیم نہ کرے اس طرح ان کے خون کے قصاص کا سوال
ہی ختم ہو جائے گا۔ جبرئیل پیغمبرؐ پر نازل ہوئے اور انھیں اس
پروگرام سے مطلع کردیا و نیز اس رات کی اور اس ساعت
کی بھی اطلاع دی کہ وہ آپ کے بستر پر کب آئینگے اور (حکم خدا سنایا کہ) فلاں
وقت وہاں سے نکل کر غار میں پوشیدہ ہو جائیں۔ رسول اللہ نے مجھے
تمام ماجرا سنا کر فرمایا کہ میں ان کے بستر پر سو کر اپنی جان قربان
کروں۔ میں نے فوراً قبول کرلیا اور بہت خوش ہوا کہ رسول خدا
کے عوض مارا جاؤں گا۔ پیغمبرؐ نے غار کا راستہ اختیار کیا اور میں نے
ان کے بستر پر سو گیا۔ قریش کے پہلوان پیغمبر کو قتل کرنے کے ارادہ
سے پہونچے چونکہ مکان میں میں تنہا تھا تلوار لے کر ان سے مقابلہ کرنے
لگا اور ان کو دفع کیا جیسا کہ خدا اور تمام لوگ جانتے ہیں۔

اصحاب کیطرف پلٹ کر حضرتؑ نے پوچھا کیا ایسا نہ ہوا تھا۔
اصحاب: بیشک یا امیر المومنینؑ ایسا ہی ہوا تھا۔

(۳) امیر المومنینؑ: اے بھائی یہود ربیعہ کے دو بیٹوں اور
عتبہ کے بیٹے کا قریش کے شہسواروں میں شمار تھا۔ یوم بدر
جب ان لوگوں نے میدان میں آکر مبارز طلبی کی قریش میں سے
کسی نے بھی انھیں جواب دینے نہ نکلا۔ رسول اللہؐ نے
مجھے اور میرے دو رفیقوں (حمزہ و عبیدہ) کو ان کے مقابلہ پر
بھیجا۔ میں اپنے رفقا میں سب سے کم عمر اور میدان جنگ کا

بیدی ولیداً وشیبة سوی من قتلت من
جحاجحة قریش فی ذلک الیوم وسوی
من اسرت وکان منی اکثر مما کان من
اصحابی واستشھد ابن عمی فی ذلک الیوم
رحمة اللہ علیہ ۔

ثم التفت الی اصحابہ فقال الیس کذلک
قالو: بلی یا امیرالمومنین

(۴) امیرالمومنینؑ: واما الرابعة یا اخا
الیھود فان اھل المکة اقبلوا علینا علی بکرة
ابیھم قد استجاشوا من یلیھم من قبائل
العرب وقریش طالبین بثار مشرکی قریش
فی یوم بدر فھبط جبرئیل علی النبیؐ فانباہ
بذلک وذھب النبی وعسکر اصحابہ فی
سد احد واقبل المشرکون علینا فحملوا علینا
حملة رجل واحد واستشھد من المسلمین
من استشھد وکان ممن بقی ما کان من
الھزیمة وبقیت مع رسول اللہ ومضی
المھاجرون والانصار الی منازلھم فی
المدینة کل یقول قتل النبیؐ وقتل اصحابہ
ثم ضرب اللہ عزوجل وجوہ المشرکین وقد
جرحت بین یدی رسول اللہ نیفا وسبعین
جراحة منھا ھذہ ۔ ثم القی علیہ السلام
ردائہ وامر یدہ علی جراحاتہ وکان منی
فی ذلک الیوم ما علی اللہ عزوجل ثوابہ
انشاء اللہ ۔ ثم التفت الی اصحابہ فقال
الیس کذلک ۔ فقالو بلی یا امیرالمومنینؑ

سب سے کم تجربہ رکھتا تھا۔ خداوند عزوجل نے میرے ہاتھ سے
ولید اور شیبہ کو قتل کرایا ان کے علاوہ میں نے قریش کے بڑے بڑے
جنگجو پہلوانوں کو قتل کیا۔ اس کے علاوہ جتنوں کو میں نے قتل یا اسیر
کیا میرے ہمراہیوں میں سے تھے۔ میرے ابن عم (عبیدہ بن حرث) اس روز
شہید ہو گئے۔

اسکے بعد اپنے اصحاب کیطرف رخ کر کے فرمایا کہ آیا ایسا نہ ہوا تھا
سب نے کہا کہ بیشک یا امیرالمومنینؑ۔

(۴) امیرالمومنینؑ: اے بھائی یہود چوتھا امر یہ تھا کہ اہل مکہ نے
اپنے بزرگوں کی طاقتور جماعت کے ساتھ ہم پر چڑھائی کردی اور دست
آزاد کردہ قبائل عرب وقریش سے جوانکے زیر اثر تھے ہنگامہ برپا
کردیا جو جنگ بدر کے مقتول مشرکین کے خون کے طالب تھے پس
جبرئیلؑ نے پیغمبرؐ پر نازل ہو کر اس امر سے آگاہ کیا اور پیغمبرؐ اپنے
اصحاب کے لشکر کے ساتھ درۂ احد تشریف لے گئے آپ کے وہاں
پہونچتے ہی مشرکین سے سامنا ہوا اور انھوں نے یکبارگی ہم پر
سخت حملہ کیا اور بہت سے مسلمانوں کو شہید کردیا اور بقیہ
شکست کھا کر فرار ہو گئے اور صرف میں رسول اللہ کے ساتھ
باقی رہ گیا۔ فرار شدہ مہاجرین وانصار مدینہ میں اپنے مکانوں
میں پہونچ گئے اور کہنے لگے کہ پیغمبرؐ اور ان کے ساتھی قتل
کردیئے گئے پس خدا نے مشرکین کو گرفت میں لیا اور مجھے رسول
اللہ کے سامنے ستر سے زائد زخم آئے جن میں سے چند نشان یہ
باقی ہیں۔ پس ردا ہٹا کر زخموں پر ہاتھ پھراتے ہوئے فرمایا کہ میں نے
اس روز وہ کام کیا کہ جس کا ثواب خدا ہی کے پاس ملے گا۔

پھر اصحاب کی طرف ملتفت ہو کر فرمایا کہ کیا ایسا
نہ ہوا تھا۔

اصحاب نے کہا کہ بیشک یا امیرالمومنینؑ

(۵) امیرالمومنینؑ: واما الخامسة یا
اخا الیهود فان قریشاً والعرب تجمعت و
عقدت بینهما عقداً ومیثاقاً لا ترجع من
وجهها حتی تقتل رسول الله وتقتل معه
معاشر بنی عبد المطلب۔ ثم اقبلت بحدها
وحدیدها حتی اناخت علینا بالمدینة و
اثقة بانفسها فیما توجهت له۔ فاهبط
جبرئیل علی النبیؐ فانبأه بذلک فخندق علی
نفسه ومن معه من المهاجرین والانصار
فقدمت قریش فاقامت علی الخندق محاصرة
لنا تری فی انفسها القوة وفینا الضعف
ترعد وتبرق ورسول الله یدعوها الی الله
عزوجل ویناشدها بالقرابة والرحم فابی
علیه ولا یزیدها ذلک الا عتواً وفارسها
وفارس العرب یومئذ عمرو بن عبدود
یهدر کالبعیر المغتلم یدعو الی البراز و
یرتجز ویخطر برمحه مرة وبسیفه مرة
لا یقدم علیه مقدم ولا یطمع فیه طامع
ولا حمیة تهیجه ولا بصیرة تشجعه
فانهضنی الیه رسول الله وعممنی بیده
واعطانی سیفه هذا (وضرب بیده الی
ذی الفقار) فخرجت الیه ونساء اهل
المدینة بواکی اشفاقاً علی من ابن عبدود
فقتله الله عزوجل بیدی والعرب لا یعد لها
فارس غیره وضربنی هذه الضربة و
(اومی بیده الی هامة) فهزم الله قریشاً

(۵) امیرالمومنینؑ: اے بھائی یہود تمام اہل قریش وعرب نے
جمع ہو کر آپس میں عہد و پیمان کیا کہ رسول اللہ سے پھر جنگ کریں گے
اور جب تک انہیں اور خاندان عبدالمطلب کے تمام مسلمان افراد
کو قتل نہ کر دیں گھر واپس نہ ہونگے پس وہ اپنے تمام سامان حرب
کے ساتھ آئے تاکہ مدینہ ہی میں ہم پر حملہ کریں اور متوقع تھے کہ
انہیں قطعی کامیابی حاصل ہوگی۔ جبرئیلؑ پیغمبرؐ پر نازل ہو کر اس
امر کی خبر دی اور پیغمبر نے اپنے اور انصار و مہاجرین کے اطراف
خندق کھدوا دی۔ قریش آگے بڑھے اور خندق کے اطراف
محاصرہ کر لیا اور اپنے کو قوی اور ہم کو کمزور خیال کرنے لگے اور
غرور وشیخی کرنے لگے اور رسول اللہؐ انہیں خدا کے دین کی طرف
دعوت دی اور قرابت داری کے پیش نظر رحم کا وعدہ
کیا مگر۔ پیغمبرؐ کی اس دعوت نے انہیں اور سرکش وجری
بنا دیا۔ اس روز عرب و قریش کا مشہور ترین شہسوار عمرو
بن عبدود تھا جو ایک مست اونٹ کی طرح تندی طبع دکھا رہا
تھا اور مبارز طلبی کر رہا تھا اور رجز پڑھتے ہوئے کبھی
اپنے نیزہ کو حرکت دیتا اور کبھی تلوار کو مگر نہ کسی شخص نے
اس کے مقابلہ پر جانے کی ہمت کی اور نہ خواہش ظاہر کی۔ نہ
کسی کو اس کی حمیت وغیرت نے شجاعت ولائی اور نہ کسی کی
بصیرت نے اس کے وجود کو ظاہر ہونے دیا۔ پس رسول خدا
نے مجھے بلند کیا، اپنے ہاتھ سے مجھے عمامہ باندھا اور یہ تلوار
(ذوالفقار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) عطا فرمائی اور میں اس سے
جنگ کرنے روانہ ہوا۔ مدینہ کی عورتیں میری شفقت میں رونے
لگیں اس لئے کہ عمر بن عبدود کے مقابلہ سے ہراساں تھیں۔
خدائے عزوجل نے اس کو میرے ہاتھ سے قتل کرایا جس کے سوا
کسی اور کو عرب شہسوار نہیں سمجھتے تھے۔ اس نے میرے سر پر ایک
ضرب لگائی۔ خدا نے اسی ضرب سے عرب و قریش کو

والعرب بذلك وبما كان منی فیھم من
النکایة - ثم التفت الی اصحابه فقال
الیس کذلك

قالوا بلی یا امیر المومنینؑ

(۶) امیر المومنینؑ : یا اخا الیھود فانا وردنا
مع رسول الله مدینة اصحابك خیبر علی
رجال من الیھود وفرسانھا من قریش و
غیرھا فتلقونا بـ مثال الجبال من الخیل
والرجال والسلاح وھم فی امنع دار و
اکثر عدد وکل ینادی و یدعو ویبادر
الی القتال فلم یبرز الیھم من اصحابی
احد الا قتلوه حتی اذا احمرت الحدق ودعیت
الی النزال واھمت کل امر نفسه فالتفت
بعض اصحابی الی بعض وکل یقول یا ابا الحسنؑ
یا ابا الحسنؑ انھض فانھضنی رسول الله
الی دارھم فلم یبرز الی منھم احد الا قتلته
ولم یثبت لی فارس الا طحنته ثم شددت
علیھم شد اللیث علی فریسته حتی ادخلتھم
جوف مدینتھم مشددا علیھم فاقتلعت
باب حصنھم بیدی حتی دخلت علیھم
(مدینتھم خ ب) وحدی اقتل من یظھر
فیھا من رجالھا واسبی من اجد من
نسائھا حتی افتتحتھا وحدی ولم
یکن لی فیھا معاون الا الله وحده -
ثم التفت الی اصحابه فقال الیس کذلك ؟

قالو: بلی یا امیر المومنینؑ

شکست فاش دی اور انہیں میری جانب سے نکبت وخواری
ہی حاصل ہوئی - پھر اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ آیا ایسا
نہ ہوا تھا

اصحاب نے عرض کیا کہ بیشک یا امیر المومنینؑ -

(۶) امیر المومنینؑ : اے بھائی یہود ہم رکاب رسول خدا میں
ایک شہر میں جو خیبر کے نواح میں واقع ہے پہلوانان یہود اور
شہسواران قریش وغیرہ پر وارد ہوئے انہوں نے سوار وپیادہ
لشکر کے ساتھ جو جنگی اسلحہ سے لیس تھا ایک پہاڑ کی طرح ہم پر
حملہ آور ہوئے - ان کے دروازے بہت مضبوط اور ان کی تعداد
ہم سے بہت زیادہ تھی ان میں کا ہر شخص مبارزطلبی کر رہا تھا اور
جنگ کے لئے ایک دوسرے پر پیش دستی کر رہا تھا - ہماری جانب سے
کسی صحابی نے بھی ان سے جنگ نہ کی مگر یہ کہ قتل کیا گیا رفتہ رفتہ
فریاد جنگ بلند ہوئی اور آنکھیں کاسہ خون بن گئیں اور ہر شخص
کو اپنی فکر دامن گیر ہوئی اور سب کہنے لگے کہ اے ابوالحسنؑ اٹھئے
پس رسول خدا نے مجھے بلند کیا اور ان کے قلعہ کی طرف بھیجا -
ان میں سے جو شخص بھی مقابلہ پر آیا اس کو قتل کیا - جس پہلوان
نے بھی مقابلہ پر آیا ہلاک ہوا - ان پر میں نے ایک شیر کی طرح
حملہ آور ہوا یہاں تک کہ انھوں نے اپنے دروازے بند کر لئے
اور قلعہ بند ہو گئے اور میں نے قلعہ کے دروازہ کو اکھیڑ کر پھینک
دیا اور تنہا قلعہ میں داخل ہو گیا - مردوں سے جو بھی مقابلہ پر
آیا اس کو قتل کر دیا اور جو عورت بھی نظر آئی قید کر لیا یہاں تک
کہ قلعہ کو تنہا میں نے فتح کر لیا - سوائے خدائے واحد کے
کوئی میرا معاون نہ تھا -

پھر اصحاب کی طرف ملتفت ہو کر پوچھا کہ آیا ایسا نہ ہوا تھا

اصحاب نے جواب دیا کہ بیشک یا امیر المومنینؑ -

(۷) امیرالمومنینؑ : یا اخا الیهود فان رسول الله
لما توجه الی فتح مکة احب ان یعذر الیهم
ویدعوهم الی الله عز وجل اخر کما دعاهم
اولا نکتب علیهم کتابا یحذرهم فیه وینذرهم
عذاب الله عز وجل و یعدهم الصفح ویمنیهم
مغفرة ربهم و ینسخ لهم فی آخره سورة
براة لیقرأها علیهم ثم عرض علی جمیع
الصحابة المضی به فکلهم یری التثاقل
فیهم فلما رأی ذلک ندب منهم رجلا فوجه
به فاتاه جبرئیل فقال یا محمدؐ انه لایودی
عنک الا انت او رجل منک فانبانی الیهم
رسول الله بذلک ووجهنی بکتابه ورسالته
الی اهل مکة فاتیت مکة واهلها من عرفتم
لیس منهم احد الا ولو قدر ان یضع علی
کل جبل منی اربا لفعل ولو ان یبذل فی ذلک
نفسه واهله وولده وماله فبلغتهم رسالة
النبی وقرأت علیهم کتابه فکلهم یلقانی
بالتهدد والوعید و یبدی لی البغضاء و
یظهر لی الشحناء من رجالهم ونسائهم
فکان منی فی ذلک ما قد رایتم
ثم التفت الی اصحابه فقال الیس کذلک
قالو بلی یا امیرالمومنینؑ
امیرالمومنینؑ : اخا الیهود هذه المواطن التی
امتحننی فیها ربی عز وجل مع نبیه فوجدنی
فیها کلها بمنه مطیعا ولیس لاحد فیها
مثل الذی لی ولو شئت لوصفت ذلک

(۷) امیرالمومنینؑ : اے بھائی یہود جب رسول خدا فتح مکہ
کی طرف متوجہ ہوئے چاہا کہ اُن کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہے
اس لئے انہیں پھر خدا کی طرف دعوت دی جیسا کہ روز اول
دعوت دی تھی انہیں ہدایت کی تھی اور عذاب خدا سے ڈرایا تھا
چنانچہ انہیں ایک خط لکھا جس میں گذشتہ وعدہ یاد دلایا اور
مغفرت خدا کی امید دلائی اور خط کے آخر میں سورہ براۃ لکھ کر
بھیجا کہ پڑھکر انہیں سنا دیا جائے پھر تمام اصحاب سے فرمایا کہ ان میں سے کوئی
ایک اس فرمان کو لیجائے مگر سب پیچھے ہٹ گئے۔ پھر حضرت نے
ان میں سے ایک صاحب سے یہ خط روانہ کیا۔ اس کے بعد ہی
جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمدؐ یہ فرمان آپ کی جانب
سے سوائے آپ کے یا آپ میں کے کسی شخص کے اور کوئی نہیں
لے جا سکتا۔ پس رسول خدا نے مجھے مطلع کیا اور میں نے اس
فرمان کو حاصل کر لیا تاکہ اہل مکہ کے لئے کار رسالت انجام دوں
چنانچہ میں مکہ پہونچا۔ تم جانتے ہو کہ اہل مکہ کس قسم کے لوگ ہیں
ان میں ایک شخص بھی ایسا نہ تھا کہ جو بشرط امکان میرے
ٹکڑے ٹکڑے کر کے پہاڑوں پر لیجا کر نہ پھینکتا اور اگر حکم
رسول میں کوئی تبدیلی ہوتی تو جان و مال اور اولاد کو بھی اس
کی تعمیل میں قربان کر دیتا پس میں نے رسالت نبی کا کام انجام
دے دیا اور ان کا فرمان پڑھکر سنا دیا۔ سب نے وعدہ کیا اور
مجھے جواب دیا اور تمام مرد و زن نے اظہار بغض کیا جو میں جانتا تھا
پھر اصحاب کیطرف ملتفت ہو کر پوچھا کہ آیا ایسا نہ ہوا تھا۔
اصحاب نے کہا کہ بیشک یا امیرالمومنینؑ۔
امیرالمومنینؑ نے : اے بھائی یہود یہ وہ امور تھے جن میں خدا
اپنے نبی کے ساتھ میرا امتحان لیا اور ہر امتحان میں مجھے
مطیع و منقاد پایا ان میں سے میرے لئے اس کے مثل
ایک بھی ایسا نہ تھا کہ اگر میں چاہتا تو وصف کرتا لیکن خدا نے

ولکن اللہ عزوجل نھی عن التزکیۃ

فقالو۔ یا امیرالمومنینؑ صدقت واللہ لقد اعطاک اللہ عزوجل الفضیلۃ بالقرابۃ من نبیا واسعدک بان جعلک اخاہ تنزل منہ منزلۃ ھارون من موسیٰ وفضلک بالمواقف التی باشرتھا والاھوال التی رکبتھا وذکرلک الذی ذکرت واکثر منہ مما لم تذکرہ ومما لیس لاحد من المسلمین مثلہ یقول ذلک من شھدک منا مع نبیا ومن شھدک بعدہ فاخبرنا یا امیرالمومنینؑ ما امتحنک اللہ عزوجل بعد نبیک فاحتملتہ وصبرت علیہ فلو شئنا ان نصف ذلک لو وصفناہ علما منا بہ وظھورا منا علیہ الا انا نحب ان نسمع منک ذلک کما سمعنا منک ما امتحنک اللہ بہ فی حیاتہ فاطعتہ فیہ

کہ اگر میں چاہتا تو وصف کرتا لیکن خدا نے اسکی وضاحت سے منع کیا ہے۔

اصحاب: خدا کی قسم یا امیرالمومنینؑ آپ نے سچ فرمایا۔ بیشک خداوند تعالےٰ نے آپ کو ہمارے پیغمبرؐ سے قرابت کے ساتھ فضیلت عطا فرمائی ہے اور آپکو بھائی قرار دیکر نیک بختی عطا کی اور ھارون من موسیٰ کی منزلت عطا فرمائی اور ان بلند مقامات کی فضیلت دی جن پر آپ فائز ہوئے اور ان مصائب سے امتحان لیا جن کو آپنے برداشت کیا اور آپکا وہ ذکر جو آپنے ابھی فرمایا ان میں اکثر ایسی باتیں بھی ہیں جنکا آپنے ذکر نہیں کیا اور ان میں ایسی باتیں بھی ہیں جو مسلمانوں میں سے کسی کو بھی پیش نہیں آئیں یہ باتیں ہر وہ شخص بیان کر سکتا ہے جس نے آپکو ہمارے نبی کے ساتھ دیکھا اور انکے بعد اب بھی آپکو دیکھ رہا ہے۔ یا امیرالمومنینؑ اب سنائیے کہ ہمارے نبی کے بعد اللہ عزوجل نے آپکا کیا امتحان لیا تا کہ میں اسکو بھی برداشت کروں اور اس پر صبر کروں پس اگر اس کے نصف کی وصف کرنا چاہوں تو اس کے قایم مقام اور امناء کے ظہور کو جان لوں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ آپ سے سنوں جیسا کہ آپ سے سنا کہ جو اللہ نے رسول اللہ کی زندگی میں آپکا امتحان لیا تھا اور میں اسکی اطاعت کروں

امتحانات بعد وفات پیغمبرؐ

امیرالمومنینؑ: یا اخا الیھود ان اللہ عزوجل امتحننی بعد وفات نبیہ فی سبع مواطن فوجدنی فیھن من غیر تزکیۃ لنفسی بمنہ ونعمتہ صبوراً

امیرالمومنینؑ: اے بھائی یہود اللہ عزوجل نے اپنے نبی کی وفات کے بعد سات مواقع پر میرا امتحان لیا اور اپنے احسان و نعمت سے میرے تزکیہ نفس کے قطع نظر صبر کرنے والا پایا۔

(۱) وما اولھن یا اخا الیھود فانہ لم یکن لی خاصۃ دون المسلمین عامۃ احد آنس بہ او اعتمد علیہ او استقیم الیہ او اتقرب بہ غیر رسول اللہ ھو ربانی صغیرا و بوانی کبیرا واکفانی العیلۃ وجبرنی

(۱) اے بھائی یہود مسلمانوں میں سوائے پیغمبرؐ کے کسی سے میں انس نہیں رکھتا تھا اور نہ کسی پر اعتماد کیا اور نہ کسی کی طرف متوجہ ہوا اور سوائے رسول خدا کے نہ کسی سے تقرب حاصل کیا رسول خدا نے بچپن میں میری پرورش کی اور بڑے ہونے پر میرے مقام باز گشت تھے۔ میرے ایسے کفیل تھے کہ مجھے میری

من اليتيم و اغناني عن الطلب و وقاني
الكسب و عالني النفس و الولد و الاهل
هذا في تصاريف امر الدنيا مع ما خصني
به من الدرجات التي قادتني الى المعالي
الخطرة عند الله عزوجل فنزل بي من وفاة
رسول الله ما لم اكن اظن ان الجبال لو حملته
عنوة كانت تنهض به فرايت الناس من اهلبيتي
من بين جازع لا يملك جزعه ولا يضبط
نفسه ولا يقوى على حمل فادح ما نزل به قد
اذهب الجزع صبره و اذهل عقله و حال
بينه و بين الفهم و الافهام و القول و الا
ستماع و سائر الناس من غير بني عبد المطلب
بين معزي يامره بالصبر و بين مساعد
باك لبكائهم جازع لجزعهم و حملت نفسي
على الصبر عند وفاته بلزوم الصمت والاشتغال
بما امرني به من تجهيزه و تغسيله و تحنيطه
و تكفينه و الصلاة عليه و وضعه في حفرته و
جمع كتاب الله و عهده الى خلقه لا يشغلني في
ذلك بادر دمعة ولا هائج زفرة ولا لاذع
حرقة ولا جزيل مصيبة حتى اديت في ذلك
الحق الواجب لله عزوجل و لرسوله علي و بلغت
من (منه جرب) الذي امرني به واحتملته
صابرا محتسبا
ثم التفت عليه السلام الى اصحابه فقال
أليس كذلك؟
قالوا: بلى يا امير المومنين

یتیمی بھلا دی، طلب روزی میں بے نیاز کر دیا، کسب معاش سے باز
رکھا مجھے اور میرے اہل عیال کو بلند مرتبہ کیا امور دنیا میں میری
مدد کی اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے ان بلند درجات سے مخصوص
کیا جو بارگاہ خداوندی کے قاید ہیں۔ پس مجھ پر ایک عظیم مصیبت
وفات رسول اللہ کی نازل ہوئی۔ یہ ایک ایسی مصیبت تھی کہ میں
گمان نہیں کرتا کہ پہاڑ بھی برداشت کر سکتے ان پر یہ مصیبت ڈالی
جاتی تو وہ اس کو ہٹا نہ سکتے (پاش پاش ہو جاتے) میں نے اپنے
اہلبیت کے افراد کو دیکھا کہ بے صبری سے رو رہے تھے جس پر وہ بے قابو
تھے اور ضبط نہیں کر سکتے تھے اور جزع و فزع برداشت کی قوت
نہ رکھتے تھے اس جزع نے ان کے صبر کو دور کر دیا تھا اور ان کی
عقلوں کو زایل کر دیا تھا اور انکے اجساد اور فہم و افہام اور کہنے و
سننے کے درمیان حائل ہو گیا تھا۔ بنی مطلب کے علاوہ سب لوگ صبر
کی تلقین کرتے تھے اور کچھ لوگ رونے والوں کے ساتھ رونے میں شریک
تھے۔ میں نے اپنے نفس کو انکی وفات پر صبر پر مامور کیا اور اپنے پر
لازم کر لیا کہ ان امور میں مشغول ہو جاؤں جن کے متعلق مجھے رسول اللہ نے
حکم دیا تھا یعنی غسل و کفن حنوط ان پر نماز پڑھنے اور قبر میں اتارنے
اور کتاب خدا کے جمع کرنے اور ان کے عہدہ کی ذمہ داری جو مخلوق سے
متعلق ہے ان ذمہ داریوں کے پورا کرنے میں ایک آنسو نے بھی رونے
میں مجھے مشغول نہ کیا میں نے ایک آہ سرد بھی نہ کھینچی اور نہ سوزش کے
کاٹنے نے مجھے باز رکھا اور نہ کسی اور مصیبت کی زیادتی نے۔
جب تک کہ میں نے اس سلسلہ میں اس حق کو ادا نہ کیا جو مجھ پر اللہ اور رسول
کی جانب سے واجب تھا اور جس بات کا رسول اللہ نے حکم دیا تھا
پہونچا نہ دیا ان امور کو صبر و محاسبہ کرتے ہوئے برداشت کرتا رہا۔
پھر اصحاب کی طرف ملتفت ہو کر پوچھا کہ کیا ایسا
نہ تھا۔
اصحاب: بیشک یا امیرالمومنین۔

(۲) امیر المومنینؑ : یا اخا الیہود فان رسول
اللہ امرنی فی حیاتہ علی جمیع امتہ واخذ علی
جمیع من حضرہ منہم البیعۃ والسمع و
الطاعۃ لامری وامرہم ان یبلغ الشاہد
الغائب ذلک فکنت المؤدی الیہم عن رسول
اللہ امرہ اذا حضرتہ والامیر علی من حضرنی
منہم اذا فارقتہ لا یختلج فی نفسی منازعۃ
احد من الخلق لی فی شیء من الامر فی حیات
النبیؐ ولا بعد وفاتہ ثم امر رسول اللہ بتوجیہ
الجیش الذی وجہہ مع اسامۃ بن زید عند
الذی احدث اللہ بہ من المرض الذی توفاہ
فیہ فلم یدع النبیؐ احد من ابناء العرب
ولا من الاوس والخزرج وغیرہم من سائر
الناس ممن یخاف علی نقضہ ومنازعتہ
ولا احداً ممن یرانی بعین البغضاء ممن
قد وترتہ بقتل ابیہ وابنہ او اخیہ او
حمیمہ الا وجہہ فی ذلک الجیش ولا
من المہاجرین والانصار والمسلمین و
غیرہم من المؤلفۃ قلوبہم والمنافقین
لتصفو قلوب من یبقی بحضرتہ ولئلا یقول
قائل منہم شیئاً مما اکرہہ ولا یدفعنی
دافع من الولایۃ ۔ والقیام بامر رعیتہ
من بعدہ ثم کان اخر ما تکلم بہ فی شیء
من امر امتہ ان یمضی جیش اسامہ ولا
یتخلف عنہ احد ممن انہض معہ و
تقدم فی ذلک اشد التقدم واوعز فیہ

(۲) امیر المومنینؑ : اے بھائی یہود رسول اللہ نے اپنی
زندگی ہی میں مجھے تمام امت کا صاحب امر مقرر کر دیا تھا اور تمام
حاضرین سے میری بیعت بھی لی تھی تاکہ میری بات سنیں اور میرے
احکام کی متابعت کریں اور انہیں فرمایا تھا کہ غائبین تک اس حکم
کو پہونچا دیں۔ پس حکم رسول کا غائبین کو پہونچانے والا میں تھا
جب میں انکے پاس موجود تھا جو لوگ ان میں سے میرے پاس آتے تھے
میں نے حکم امارت انہیں بھی سنا دیا تھا۔ اس امر میں مخلوق
میں سے کسی کی مخالفت اور منازعہ کا خوف حیات نبیؐ میں یا
آپ کی وفات کے بعد میرے دماغ میں نہیں آیا۔ پھر رسول اللہ
نے اسامہ بن زید کے لشکر کے ساتھ جانے کا حکم دیا اور اس مرض
میں مبتلا ہوئے جس سے آپکی وفات واقع ہوئی۔ پھر نبیؐ نے عربوں
قبائل عوس و خزرج اور دوسروں میں سے کسی شخص کو نہ چھوڑا جس سے
احتمال تھا کہ میری بیعت شکنی یا تنازعہ کرے اور کوئی ایسا شخص
نہ تھا جو مجھے بغض کی نظر سے دیکھا ہو، جن کے باپ بیٹے یا بھائی
یا رشتہ دار کو میں نے قتل کیا تھا مگر یہ کہ وہ سب کے سب اس فوج
میں شریک کر دیئے گئے جن میں مہاجرین وانصار اور مسلمین
اور مولفۃ القلوب کے علاوہ منافقین بھی شامل کئے گئے تاکہ صرف پاک
دل لوگ حضرتؐ کے پاس رہیں اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ
اس نے وہ باتیں کیں جن کو آپ مکروہ سمجھتے تھے۔ اور پیغمبرؐ
کے بعد مجھے کوئی خلافت وحکومت سے باز نہ رکھے۔ اس کے
بعد امت کے امر سے متعلق آپنے جو آخری تکلم فرمایا یہ تھا کہ
لشکر اسامہ کے ساتھ جائیں اور کوئی اس سے اختلاف نہ
کرے جو اس کے ساتھ گیا اور پیش قدمی کی وہ بہت بڑا
تقدم ہوگا اور اس کے لئے عزت ہوگی۔

اس امر میں بہت تاکید فرمائی۔ پس رحلت نبیؐ

ابلغ الا یعاز و اکد فیہ اکثر التاکید فلم اشعر
بعد ان قبض النبیؐ الا برجال ممن بعث
مع اسامۃ بن زید و اھل عسکرہ قد ترکوا
مراکزھم واخلوا مواضعھم وخالفوا امر
رسول اللہ فیما انھضھم لہ وامرھم بہ وتقدم
الیھم من ملازمۃ امیرھم والمسیر معہ
تحت لوائہ حتی ینفذ للوجہ الذی انفذہ
اللہ فخلفوا امیرھم مقیماً فی عسکرہ واقبلوا
تبادرون علی الخیل ورکضاً الی حل عقد عقدھا
اللہ عزوجل لی ورسولہ فی اعناقھم فحلوھا
وعھد عاھد اللہ ورسولہ فنکثوہ وعقدوا
لانفسھم عقداً ضجت بہ اصواتھم واختصت
بہ آرائھم من دون مناظرۃ لاحد منا بنی
عبد المطلب او مشارکۃ فی رای واستقالۃ
لما فی اعناقھم من بیعتی فعلوا ذلک وانا
برسول اللہ مشغول وبتجھیزہ عن سائر
الاشیاء مصدود فانہ کان اھمھا واحق
مابدی بہ منھا فکان ھذا یا
اخا الیھود اقرح ماورد علی قلبی مع
الذی انا فیہ من عظیم الرزیۃ و
فاجع المصیبۃ وفقد من لاخلف منہ
الا اللہ تبارک وتعالی فصبرت علیھا
اذا اتت بعد اختھا علی تقاربھا وسرعۃ
اتصالھا۔

ثم التفت الی اصحابہ فقال الیس ذلک؟
قالوا: بلی یا امیر المومنینؑ

کے بعد سوائے چند لوگوں کے میں نے اسامہ ابن زید کے ساتھ کسی
کو جاتے ہوئے نہ دیکھا اور اس کے اہل لشکر نے اپنے
مراکز چھوڑ دیئے اور اپنے مقامات سے علیحدہ ہو کر حکم رسولؐ
کی مخالفت کی اس امر کے بارے میں کہ جس نے ان لوگوں کو
اکسایا جبکہ رسول اللہؐ نے ان لوگوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے
امیر کے ساتھ اس کے علم کے تحت جائیں یہاں تک کہ وہ امر
جاری ہو جائے جیسا کہ خدا چاہتا تھا۔ مگر انہوں نے اپنے امیر
کے لشکر میں رہتے ہوئے اس کی مخالفت کی اور اپنی سواریوں
پر بڑھے اور ہم اس عقدہ کو حل کرتے مائل ہو گئے جس کو اللہ
عزوجل اور اس کے رسولؐ نے میرے لئے ان کی گردنوں
میں ڈال دیا تھا لیکن خود انھوں نے اس کو حل کر لیا اور خدا اور رسولؐ
سے جو عہد کیا تھا اس کو توڑ دیا اور خود اپنے لئے ایک معاہدہ
تیار کر لیا جس کے تحت انکی آوازیں بلند ہونے لگیں اور انکی
رائیں بغیر بنی عبد المطلب میں سے کسی ایک کے لئے بھی بحث
کئے بغیر اور میری رائے کو شریک کرنے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے
ان کی گردنوں میں جو میری بیعت کا قلادہ تھا نکال دیا یہ اس
وقت کیا جب کہ میں رسول اللہ کی تجہیز و تکفین میں مشغول تھا
اور تمام کام روک دیئے تھے اس لئے کہ یہ امر سب سے زیادہ اہم تھا
اور ان امور پر زیادہ حق رکھتا تھا جو اس وقت ظاہر ہوئیں۔ اے
بھائی یہود اس سے جو کچھ میرے قلب پر وارد ہوا اس نے میرے
قلب پر ضرب کاری لگا دی جبکہ پہلے ہی سے میں ایک عظیم
سوگواری اور پیغمبرؐ کی ناگوار مصیبت میں گرفتار تھا ان کے
بعد سوائے خدا کے کسی پر اعتماد نہ کیا اور اس مصیبت پر جو پہلی
کی بہن تھی تیزی سے آئی اور اس سے متصل ہو گئی اور میں نے صبر کیا۔
پھر حضرت نے اپنے اصحاب کیطرف ملتفت ہو کر پوچھا کیا ایسا نہ تھا۔
سب نے کہا کہ ہاں یا امیر المومنینؑ۔

(۳) امیر المومنینؑ: یا اخا الیهود فان القائم بعد النبیؐ کان یلقانی معتذراً فی کل ایامه ویلزم غیره ما ارتکبه من اخذ حقی ونقض بیعتی یسألنی تحلیله فکنت اقول تنقضی ایامه ثم یرجع الی حقی الذی جعله الله لی عفواً هنیئاً من غیر ان احدث فی الاسلام مع حدوثه وقرب عهده بالجاهلیة حدثاً فی طلب حقی بمنازعة لعل فلاناً یقول فیها نعم وفلاناً لا یقول ذلک من القول الی الفعل وجماعة من خواص اصحاب محمدؐ اعرفهم بالنصح لله ورسوله ولکتابه ولدینه الاسلام یأتونی عوداً وبدأً وعلانیة وسراً فیدعونی الی اخذ حقی ویبذلون انفسهم فی نصرتی لیؤدوا الیّ بذلک بیعتی فی اعناقهم فاقول رویداً وصبراً قلیلاً لعل الله یأتینی بذلک عفواً بلا منازعة ولا اراقة الدماء فقد ارتاب کثیر من الناس بعد وفات النبیؐ وطمع فی الامر بعده من لیس له باهل فقال کل قوم منا امیر وما طمع القائلون فی ذلک الا لتناول غیری الامر فلما دنت وفاة القائم وانقضت ایامه صیر الامر من بعد لصاحبه فکانت هذه اخت اختها ومحلها منی مثل محلها واخذ منی ما صیر الله وجعله الله لی فاجتمع الی من اصحاب محمدؐ ممن مضی وممن بقی ممن اخره الله من اجتمع فقالوا لی فیها

(۳) امیر المومنینؑ: اے بھائی یہود جس شخص نے ہمارے نبیؐ کے بعد زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی اپنے تمام ایام حکومت میں تمام اہم امور میں سوائے نکث بیعت اور میرے حق کے تلف کرنے کے مجھ سے عذر خواہی کرتا تھا اور مجھ سے اس کا جواز طلب کرتا تھا اور میں کہہ لیتا تھا کہ اسکے ایام گزرتے جاتے ہیں کم از کم اسکے بعد چاہیئے تھا کہ حق جو خداوند عالم نے میرے لئے قرار دیا تھا میری طرف لوٹا دیا جاتا نہ کہ نئے جامعہ اسلام میں داخل کیا جاتا جس میں ابھی جاہلیت کی بو باقی تھی اور ارتداد کا خطرہ تھا اگر میں اپنا حق حاصل کرنے منازعت کرتا اور وجہ مخالفت تشکیل دیتا اس وقت کوئی تو میرا ساتھ دیتا اور کوئی میرا ساتھ دینے سے انکار کرتا اور معاملہ قول سے فعل تک پہونچ جاتی۔ محمدؐ کے خاص اصحاب سے ایک گروہ تھا جسے میں اچھی طرح جانتا تھا وہ خدا اور رسول کی راہ میں اور قرآن اور انکے دین اسلام میں اخلاص مند اور خیر اندیش تھے جن کی میرے پاس آمد و رفت تھی وہ پوشیدہ اور آشکارہ اپنا حق حاصل کرنے کہا کرتے تھے اور مجھ سے حق بیعت ادا کرنے میں میری مدد کرنے اور اپنی جان تک دینے تیار تھے مگر میں جواب دیتا تھا کہ چند روز صبر سے کام لیں ممکن ہے خدا با آسانی اور بغیر جھگڑے کے اور بغیر خون ریزی کے میرا حق مجھے دلا دے ہمارے نبیؐ کی وفات کے بعد اکثر لوگ شک میں پڑ گئے اور ایسے لوگ جو اہل نہ تھے اس امر کی طمع کرنے لگے اور ہر قبیلہ کہنے لگا کہ امیر ہم میں سے ہونا چاہیئے۔ سب کا مقصد صرف یہی تھا کہ خلافت میرے سوا کسی اور کے ہاتھ میں جائے پس جب قائم شدہ کا وقت وفات قریب آیا اور انکے ایام منقضی ہو گئے انھوں نے اس امر کو اپنے رفیق کے سپرد کر دیا یہ عمل پہلے عمل کی بہن کی طرح تھا یہ اس کی بہن اور اصل سے قوی تھا۔

خداوند عالم نے جو چیز میرے لئے قرار دی ہے مجھ سے لی گئی اس کے بعد اصحاب پیغمبرؐ سے چند لوگ میرے پاس جمع ہوئے جن میں سے چند تو مر گئے اور چند

مثل الذی قالوا فی اختها فلم یعد قولی الثانی قولی الاول صبراً واحتساباً ویقیناً واشفاقاً من ان تفنی عصبة الفهم رسول الله باللین مرة وبالشدة اخری وبالبذل مرة وبالسیف اخری حتی لقد کان من تالفه لهما نکان الناس فی الکر والفرار والشبع والری واللباس والوطاء والدثار ونحن اهلبیت محمدؐ لا سقوف لبیوتنا ولا ابواب ولا سور الا الجرائد وما اشبهها ولا وطاء لنا ولا دثار علینا نتداول الثواب الواحد اکثرنا ونطوی اللیالی والایام جوعا عامتنا وربما اتانا الشیئ مما افاء الله علینا وصیره لنا خاصة دون غیرنا ونحن علی ما وصفت من حالنا فیوثربه رسول الله ارباب النعم والاموال تالفا منه لهم فکنت احق من لم یفرق هذه العصبة التی الفها رسول الله ولم یحملها علی الخطة التی لا خلاص لها منها دون بلوغها او فناء اجلها لانی لو نصبت نفسی فدعوتهم الی نصرتی کانوا منی وفی امری علی احد منزلتین اما متبع مقاتل او مقتول ان لم یتبع الجمیع واما خاذل بکفر بخذلانه ان قصر فی نصرتی او امسك عن طاعتی وقد علم انه منی بمنزلة هارون من قوم موسیٰ یحل به فی مخالفتی والامساك عن نصرتی ما احل قوم موسیٰ بانفسهم فی مخالفة هارون وترك طاعته ورایت تجرع الغصص ورد انفاس الصعداء

ابھی زندہ ہیں جو کہنے لگے کہ جیسا کہ پہلے موقع پر انہوں نے کہا تھا گر میں نے اس مرتبہ بھی انہیں پہلے کیطرح صبر و احتساب، یقین و شفقت سے کام لینے کی ہدایت کی جو شخص بھی فتنہ پردازی اور عصبیت سے کام لیتا تھا اس کے ساتھ کبھی نرمی اور محبت سے پیش آتے تھے اور کبھی شدت اور بخشش و عطا سے اور کبھی زور شمشیر سے مگر لوگوں کو بحد اپنی طرف مائل کرتے تھے جس کی وجہ بعض لوگ کرار ہوتے اور بعض راہ فرار اختیار کرتے تھے رسول اللہؐ نے انہیں سیر و شاداب کرنے انھیں لباس، بستر و فرش عنایت فرماتے اور ہم اہلبیت محمدؐ ایسے مکانوں میں رہتے تھے جن کے نہ دروازے تھے اور نہ چھتیں تھیں۔ ہمارے مکانوں کی دیواریں کھجور کے درخت اور انکی شاخیں تھیں نہ گھر میں فرش تھا اور نہ چادریں تھیں۔ سب ایک چادر اوڑھ لیتے تھے۔ روز و شب بھوک میں گذارتے تھے۔ خمس جو اللہ نے ہمارے لئے قرار دیا ہے رسول خدا محتاجوں کو تقسیم کر دیتے تھے اور ہم اس حالت میں رہتے تھے جو میں نے بیان کیا و نیز رسول خدا صاحبان مال و نعمت کو اس سے اپنی طرف مائل کرتے تھے میں اس بات میں حق پر ہوں کہ رسول اللہؐ نے جس جامعہ دین کو اس طرح استوار کیا تھا اس میں تفرقہ نہ پیدا کروں اور اسکی نگہداری کروں۔ ایک حقیر چیز کے لئے میں نہیں اکسایا گیا جس کے پورے ہوئے بغیر یا اس کی مدت پوری ہونے تک اس سے چھٹکارہ نہ تھا اگر میں اس بات پر قایم ہو جاتا اور اپنے انصار کو مدد کے لئے بلاتا تو میرے امر کی دو صورتیں ہوتیں یا میری پیروی کرتے اور قتل کرتے یا قتل ہو جاتے اور اگر میری متابعت نہ کی اور کنارہ کشی کرلی تو میری ترک نصرت میں کافر ہو جاتے تقصیر کرنے والے جانتے کہ انکی نسبت میرے ساتھ ایسی ہی تھی جیسی کہ قوم موسیٰ کی ہارون کے ساتھ تھی وہ یہ جانتے تھے کہ ہارون سے مخالفت کرنے اور ترک طاعت کی وجہ قوم موسیٰ پر کیا افتاد پڑی تھی۔ میں نے دیکھا کہ غصہ کو پی جانے اور آہ سرد کھینچنے سے صبر کرنا بہتر ہے حتیٰ کہ خداوند تعالیٰ کشایش عطا فرمائے اور جو چاہتا ہے حکم دے آدمیوں کی تعداد بڑھا دے اور جس امر کے

ولزوم الصبر حتی یفتح اللہ بیننا اویقضی بما احب ازیدلی فی حظی وارفق بالعصابة التی وصفت امرهم وکان امر اللہ قدراً مقدوراً ولو لم اتق هذه الحال - یا اخا الیهود ثم طلبت حقی لکنت اولی من طلبه لعلم من مضی من اصحاب رسول اللہ و من بحضرتك منهم بانی کنت اکثر عدداً واعز عشیرة وامنع رجالا واطوع امراً واوضح حجة واکثر فی هذه الدین مناقب واثاراً لسوابقی وقرابتی ووراثتی فضلا علی استحقاق ذلك بالوصیة التی لا یخرج للعباد عنها والبیعة المتقدمة فی اعناقهم ممن قد تناولها وقد قبض محمدؐ وان ولایة الامة فی یده وفی بیته لا فی ید الاولی یتناولونها ولا فی بیوتهم ولاهلبیته الذین اذهب اللہ عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا اولی بالامر بعده من غیرهم فی جمیع الخصال ثم التفت الی اصحابه فقال الیس بذلك ؟

میں نے اوصاف بیان کئے ہیں آسان کردے۔ اے بھائی یہود اگر میں ان ملاحظات کو پیش نظر نہ رکھا ہوتا اور اپنا حق طلب کیا ہوتا تو یہ مناسب بھی ہوتا کیونکہ اصحاب رسول خدا میں سے جو گزر گئے اور جو اس وقت تیرے سامنے موجود ہیں جانتے ہیں کہ میری قوت دوسروں سے زیادہ، میرا قبیلہ سب سے زیادہ قابل عزت، مرد سب سے زیادہ قوی اور فرمان پذیر اور ان کی دلیل روشن تر تھی۔ اس دین میں اکثر مناقب وآثار میرے سابقہ قرابت داروں کے ہیں۔ میں خود دارا سوابق حسنہ وقرابت ووراثت رسول خدا تھا اس کے علاوہ میں رسول کی وصیت کے بموجب جس سے کوئی بندۂ خدا خارج نہیں ہو سکتا اور اس بیعت سے جو انکی گردنوں میں پڑی ہوئی ہے خلافت کا مستحق تھا۔ جب محمدؐ کی روح قبض کی گئی امت کی امامت انکے ہاتھ میں اور انکے خاندان میں تھی نہ کہ ان ہاتھوں میں جو پہلے پہل حاکم بنے اور ان کے گھروں سے یا ان کے اہلبیت سے خداوند عالم نے رجس کو دور کیا تھا اور نہ پاک کیا تھا۔

پس تمام خصائل میں حضرت اپنے اغیار سے بالاتر تھے اس کے بعد حضرت نے اپنے اصحاب کیطرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ ایسا نہ تھا۔

قالوا : بلیٰ یا امیرالمومنینؑ

سب نے کہا کہ ہاں یا امیرالمومنینؑ۔

(۴) امیرالمومنینؑ : یا اخا الیهود فان القایم بعد صاحبه کان یشاورنی فی موارد الامور و مصادرها فیصدرها عن امری ویناظرنی فی غوامضها فیمضیها عن رائی ولا اعلم احداً ولا یعلم اصحابی یناظره فی ذلك غیری ولا یطمع بعده فی الامر سوای فلما ان اتته منیته علی فجأة بلا مرض کان

(۴) امیرالمومنینؑ : اے بھائی یہود جس شخص نے اپنے ساتھی کے بعد زمام داری وارد ہونے والے تمام امور میں مجھ سے مشورہ کرتا تھا اور احکام صادر کرتا تھا گویا کہ میرے حکم سے صادر ہوتے تھے مشکل امور میں چاہتا تھا کہ میں نظر ڈالتا رہوں اور میری رائے پر عمل کرتا تھا۔ میں اور میرے اصحاب کسی غیر کو اس سے مطلع نہ کرتے تھے اس کے بعد میرے سوائے کسی اور کو اس امر کی خواہش نہ تھی۔ پس جب کسی بیماری کے بغیر یکایک موت آگئی اور صحت

قبله ولا امر كان امضاه فى صحته من يد نه لما شك الى قد استرجعت حقى فى عافية بالمنزلة التى كنت اطلبها والعافية التى كنت التمسها فان الله سيأتى بعد ذلك على احسن ما رجوت وافضل ما املت فكان من فعله ان ختم امره بان سمى قوما انا سادسهم ولم يسونى بواحد منهم ولا ذكر لى حالا فى وراثة الرسول ولا قرابة ولا نسبا ولا صهرا ولا لاحد منهم سابقة من سوابقى ولا اثر من آثارى وصيره شورى بيننا وصير ابنه فيها حاكما علينا وامره ان يضرب اعناق النفر الستة الذين صير الامر فيهم ان لم ينفذوا امره وكفى بالصبر على هذا۔

يا اخا اليهود صبرا (تمكث خ۔ب) القوم ايا مها كلها كل يجلب (يخطب خ ب) لنفسه وانا ممسك قد سألونى عن امرى فناظرتهم فى ايامى وايامهم واثارى واثارهم واوضحت لهم مالم يجهلوه من استحقاقى لها دونهم وذكرتهم عهد رسول الله وتاكيد ما اكده من البيعة لى فى اعناقهم دعاهم حب الامارة وبسط الايادى والالسن فى الامر والنهى والركون الى الدنيا والاقتداء بالماضين قبلهم الى تناول مالم يجعل الله

کی امید نہ رہی مجھے یقین تھا کہ میرا حق خوشی و عافیت کے ساتھ اس منزل پر پہونچ جائیگا جس پر طلب کیا گیا تھا اور یہ وہ عافیت تھی جس کا میں نے التماس کیا تھا کہ خدا اس کے بعد میری توقع اور خواہش سے زیادہ بہتر اور افضل میرا حق دلائیگا مگر اس نے اس امر کو اسطرح ختم کیا کہ قوم سے چند آدمیوں کو منتخب کیا جن میں کا چھٹا میں تھا اور مجھے انمیں سے کسی ایک کے مساوی بھی قرار نہ دیا۔ نہ وارث رسول ہونے کو بیان کیا اور نہ قرابت رسول کو، نہ نسب ہی بیان کیا اور نہ دامادی کو۔ ان میں سے ایک شخص بھی سابقیت میں مجھ سے کوئی نسبت رکھتا تھا اور نہ اسلام کی حسن خدمت میں پھر بھی ہمارے درمیان شوریٰ مقرر کر دیا گیا اور اپنے فرزند کو ہم پر حکم مقرر کیا اور اس کو حکم دیا کہ اگر یہ چھے آدمی اپنے میں سے کسی ایک کو خلافت کیلئے منتخب نہ کر سکیں، تو ان سب کی گردن مار دے اس پر بھی میں نے صبر کیا۔

اے بھائی یہود قوم نے ان دنوں خموشی اختیار کی تھی اور ہر شخص اپنے جلب منفعت میں مشغول تھا اور میں خاموش تھا یہاں تک کہ میرے امر سے متعلق مجھ سے سوال کیا گیا اور میں نے اپنی اور انکی کارگذاریوں اور خدمات اسلام سے متعلق بحث کی اور میرے استحقاق سے ان باتوں کی وضاحت کی اور انکی کم مائیگی سے متعلق جس سے وہ ناواقف نہ تھے رسول اللہ کا لیا ہوا عہد اور مجھ سے کی ہوئی بیعت یاد دلائی جو انکی گردنوں میں باقی تھی مگر حکومت کی محبت اور اوامر و نواہی میں زبان اور ہاتھوں کا انبساط، دنیا کی رغبت، اور اس چیز کے حاصل کرنے میں جو خدا نے انکے لئے قرار نہ دیا تھا ماضین کا اقتدا کیا جب انمیں سے ایک کے ساتھ خلوت ہوئی خدا کا یوم سزا و جزا یاد دلایا اور جس امر کے لئے جرأت کی تھی اس کے انجام سے ڈرایا تو مجھ سے

لهم فاذا خلوت بالواحد منهم ذکرته ایام الله وحذرته ما هو قادم علیه وسائر الیه التمس منی شرطا ان اصیرها له بعدی فلما لم یجد واعندی الا المحجة البیضاء والحمل علی کتاب الله عز وجل ووصیة الرسول واعطاء کل امری منهم ما جعله الله له ومنعه ما لم یجعله عز وجل له شد من القوم مستبد ازالها عنی الی ابن عفان طمعا فی الشحیح معه فیها وابن عفان رجل لم یستو به ولا بواحد ممن حضره حال قط فضلا عن دونهم لا ببدر التی هی سنام فضلهم ولا غیرها من المآثر التی اکرم الله بها رسوله ومن اختصه معه من اهل بیته ثم لما اعلم القوم امسوا من یومهم ذلک حتی ظهرت ندامتهم ونکصوا علی اعقابهم واحال بعضهم علی بعض کل یلوم نفسه ویلوم اصحابه ثم لم تطل الایام بالمستبدین بالامر لابن عفان حتی کفروه وتبرؤا منه ومشی الی اصحابه خاصة وسائر اصحاب رسول الله علیٰ هذا یستقیلهم من بیعته ویتوب الی الله من فتنة فکانت هذه یا اخا الیهود اکبر من اختها واقلع (اقطع خ-ب) واحری ان لا یصبر علیها فنالنی منها الذی لا یبلغ وصفه ولا یحد وقته ولم یکن عندی فیه الا الصبر علی ما امضی وابلغ منها ولقد اتانی الباقون من الستة من یومهم کل راجع الی بما کان رکب یسألنی خلع ابن عفان والوثوب علیه فی اخذ حقی ویعطینی صفقته وبیعته

اس شرط پر التماس کیا کہ میں اپنے بعد وہ اسکے حوالہ کردوں پس جب انہوں نے دیکھا کہ میں احکام خدا اور وصیت رسول کے خلاف کوئی کام نہ کروں گا وہ جان گئے کہ خدا نے ان کے لئے جو قرار دیا ہے میں اسکے علاوہ کچھ اور انہیں نہیں دوں گا اور جو خدا نے ان سے دریغ کیا ہے میں بھی ان سے دریغ کرونگا انہیں سے ایک شخص جسکو تمام اختیارات دئے تھے مجھ سے پلٹ کر ابن عفان سے استفادہ کی طمع میں رجوع ہوا حالانکہ ابن عفان ایک انتیاز پرست آدمی تھے جو اپنے کو تمام حاضرین میں سے کسی ایک کے بھی مساوی نہیں سمجھتے تھے۔ طبقات بایں ہمہ اساس فضائل نہ جانتے تھے۔ فضائل معنوی کہ جن سے اللہ نے اپنے رسول کو مکرم کیا اور انکے اہلبیت میں سے جس نے اپنے کو انکے ساتھ مخصوص کر لیا ان کا شمار نہ کیا پھر قوم نہ جان سکی کہ کون منتخب ہوا یہانتک کہ تمام ہو گئی اور وہ لوگ ندامت محسوس کرنے لگے اور بعض بعض کی جان کے درپے ہو گئے اور سب اپنے نفوس پر اور اپنے اصحاب پر ملامت کرنے لگے۔ ابن عفان کے امر میں ان کی تائید کرنے والوں کیلئے زمانہ طول نہ کھینچا تھا کہ وہ ان سے انکار کرنے لگے اور انسے کنارہ کشی اختیار کرنے لگے تو وہ اپنے طرفدار اصحاب اور تمام اصحاب رسول کے پاس گئے اور اپنی بیعت سے انحراف سے متعلق گفتگو کی اور جو فتنہ پیدا ہو گیا تھا اللہ سے توبہ کی۔ اے بھائی یہود یہ مصیبت گذشتہ مصائب کی بہ نسبت سخت تر اور بنیان کن تھی جسکو میں گھٹا سکتا تھا اور نہ اسکا وصف کر سکتا تھا نہ اسکی کوئی حد تھی اسطرح جو کچھ گذرا اس پر سوائے صبر کے چارہ نہ تھا اس روز کے چھے آدمیوں میں کے بقیہ لوگ میرے پاس آئے اور جو کچھ ہو چکا تھا اس کے متعلق کہنے لگے کہ ابن عفان خلع کریں اور میں اپنا حق حاصل کر کے انکی جگہ بیٹھوں ان میں سے ہر ایک میری بیعت کے لئے کوشش کرنے جان تک دینے تیار ہو گیا

على الموت تحت رايتي او يرد الله عز و جل على حقي من بعد ذلك مرة اخرى امتحن القوم فيها بالوان المحن بحلق الرؤس و مرة و مرة بمواعيد الخلوات و مرة بمواخاتٍ الا ما كن كل ذلك يعني القوم بموعدهم فو الله يا اخا اليهود ما منعني منها الا الذي منعني من اختيها قبلها و رايت الابقاء على من بقي من الطائفة ابهج لي و آنس لقلبي من فنائها و علمت اني ان حملتها على دعوت الموت ركبته و اما نفسي فقد علم من حضر ممن ترى و من غاب من اصحاب محمد ان الموت عندي بمنزلة الشربة البارد في اليوم الشديد الحر من ذي العطش الصدي و لقد كنت عاهدت الله عز و جل و رسوله انا و عمي حمزة و اخي جعفر و ابن عمي عبيدة على امر و فينا به الله عز و جل و لرسوله فتقدمني اصحابي و تخلفت بعدهم لما اراد الله عز و جل فانزل الله نبينا رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه و منهم من ينتظر و ما بدلوا تبديلا فمن قضى نحبه حمزة و جعفر و عبيدة و انا و الله المنتظر۔ يا اخا اليهود و ما بدلت تبديلا و ما اسكتني عن ابن عفان و حثني على الامساك الا

یہاں تک کہ خدا مجھے میرا حق دلا دے۔ اس کے بعد میں نے ایک مرتبہ انہیں آزمانے کے لئے کہا کہ اپنے سر منڈوا کر آئیں ایک مرتبہ کہا کہ ایک جلسہ خلوت تشکیل دیں ایک مرتبہ کہا کہ فلاں مقام پر اجتماع کریں اسطرح ان کے اسرار فاش کرتا رہا۔

اے بھائی یہود خدا کی قسم یہ اس سے قبل کے مصائب تھے جو مجھے اس وقت کسی اقدام سے روکے اور میں نے بقا و سلامتی اسی میں دیکھا کہ اپنے طرفداروں کا تحفظ کروں جو میری خوشی اور آرام قلب چاہتے تھے کہ کوئی اقدام کرکے انہیں فنا کردوں اور میں جانتا تھا کہ اگر انہیں موت کیلئے (جنگ کیلئے) اکساتا تو ان پر حادی ہو جاتا مگر میں جانتا تھا کہ اصحاب محمدؐ میں سے حاضرین اور غائبین سب جانتے تھے کہ موت کہ جو میرے لئے بمنزلہ اس ٹھنڈے شربت کے ہے جو شدید گرما میں سخت پیاسے کو ملے۔ میں اور میرے چچا حمزہ، بھائی جعفر اور میرے چچا زاد بھائی عبیدہ نے اس امر میں خدا اور اس کے رسول سے عہد کیا تھا کہ ان سے وفادار رہیں گے۔ پس میرے اصحاب نے پیش دستی کی اور میں نے جس طرح خدائے عز و جل چاہتا تھا ان سے تخلف کیا پس خدا نے ہمارے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ خدا سے انہوں نے (جاں نثاری کا عہد) پورا کر دکھایا پس انہیں سے بعض وہ ہیں جو مر گئے اور بعض حکم خدا کے منتظر ہیں اور انہوں نے اپنی بات ذرا بھی نہ بدلی (احزاب) جنہوں نے اپنا عہد پورا کر لیا وہ حمزہ، جعفر اور عبیدہ تھے اور میں بخدا منتظر ہوں۔ اے بھائی یہود میں اپنے عہد سے برگشتہ نہیں ہوں ابن عفان سے متعلق میرا سکوت اور برانگیختہ نہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ میں نے اخلاق سے

انی عرفت من اخلاقه فیما اختبرت منه بما لن یدعه حتی یستدعی الاباعد الی قتله وخلعه فضلا عن الاقارب وانا فی عزلة ذصبرت حتی کان ذلک لم انطق فیه بحرف من لا ولا نعم ثم اتانی القوم وانا علم الله کاره لمعرفتی بما یطمعون (تطاعوا خ ب) به من اعتقال مالاموال والمرح فی الارض وعلمهم بان تلک لیست لهم عندی وشدید ولهم عادة مسرعة (منتزعة ـ خ ب).

فلما لم یجدوها عندی تعللوا الاعالیل

ثم التفت حضرت الی اصحابه فقال الیس کذلک۔

فقالوا بلی یا امیرالمومنین

(۵) واما الخامسة یا اخا الیهود فان المتابعین لی لما یطمعوا فی تلک منی وثبوا بالمرأة علی وانا ولی امرها والوصی علیها فحملوها علی الجمل وشدوها علی الرحال واقبلوا بها تخبط الفیافی والقفار وتقطع البراری وفبح علیها کلاب الحوائب وتظهر بهم علامات الندم فی کل ساعة و عند کل حال فی عصبة قد بایعونی ثانیة بعد بیعتهم الاولی فی حیوة النبی حتی اتت علی اهل بلدة قصیرة ایدیهم طویلة لحاهم قلیلة عقولهم عازبة ارائهم وهم جیران بدود

واقف تھا اور انہیں آزمایا تھا کہ وہ اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جبتک ان سے خواہش نہ کیجائے اور قریب و بعید سے لوگ انہیں قتل کریں یا خلع کروائیں میں نے گوشہ نشینی ہی اختیار کی اور صبر کرتا رہا اور اس امر میں ایک حرف بھی ہاں یا نہیں کا نہیں کہا اسکے بعد ملت میرے پاس آئی (کہ بیعت خلافت لوں خدا جانتا ہے کہ لوگ مال جمع کرنے اور خوش گزاری کے عادی ہو چکے تھے جب وہ جان گئے کہ انکی ایسی خواہشات میرے پاس پوری نہ ہونگی اور میں انسے سخت گیری کروں گا جبکہ ان کی عادتیں جلد باز ہو چکی تھیں اور انہوں نے وہ سب کچھ میرے پاس نہیں پایا جو وہ چاہتے تھے بہانہ سازی اور میری مخالفت شروع کردی۔

پھر حضرت اپنے اصحاب کی جانب ملتفت ہوئے اور پوچھا کہ آیا ایسا نہ ہوا تھا۔

سب نے کہا کہ جی ہاں یا امیرالمومنین۔

(۵) اور پانچواں اے بھائی یہود وہ لوگ جنہوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی تھی جب دیکھا کہ ان کے مقاصد مجھ سے پورے نہ ہوں گے ایک عورت کے ساتھ میرے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے حالانکہ میں ان پر ولی امر اور پیغمبرؐ کا وصی تھا انہوں نے اونٹ پر کجاوا باندھ کر اس کو سوار کیا اور خوفناک بیابانوں اور وسیع جنگلوں سے ہوتے ہوئے روانہ ہوئے اور اس پر حوائب کے کتے بھونکے اور ان سے ہر ساعت اور ہر موقع پر ندامت کا اظہار ہونے لگا۔ انہوں نے حیات نبی میں پہلی مرتبہ بیعت کرنے کے بعد دوسری مرتبہ پھر بیعت کی تھی۔ پھر بھی وہ اہل بلدہ کے پاس پہونچے جن کے ہاتھ کوتاہ ڈاڑھیاں طویل تھیں اور عقلیں کوتاہ اور رائے فاسد تھی وہ بدوؤں کے ہمسایہ اور طوفان دریا کے میزبان (یعنی کم عقل تھے)

وزاد بحر فاخرجتهم يخبطون بسيوفهم
من غير علم ويرموف بسهامهم بغير فهم
فوقفت من امرهم على اثنتين كلتاهما
في محل المكروه مني ممن ان كففت
لم يرجعوا ولم يعقلوا وان اقمت كنت
قد صرت الى التي كرهت فقدمت
الحجة بالاعذار والاقدار ودعوت
المرأة الى الرجوع الى بيتها والقوم الذين
حملوها على الوفاء ببيعتهم لي والترك
لنقضهم عهد الله عز وجل في اعناقهم
واعطيتهم من نفسي كل الذي قدرت
عليه وناظرت بعضهم فرجع وذكرت
فذكر ثم اقبلت على الناس بمثل ذلك
فلم يزدادوا الا جهلا وتماديا وغيا فلما
ابوا الا هي ركبتها منهم فكانت عليهم
الدائرة وبهم الهزيمة ولهم الحسرة و
فيهم الفناء والقتل حملت نفسي على التي
لم اجد منها بدا ولم يسعني اذا فعلت
ذلك واظهرته آخرا مثل الذي وسعني
منه اولا من الاغضاء والامساك ورأيتني
ان امسكت فكنت معينا لهم على بامساكي
على ما صاروا اليه وطمعوا فيه من تناول
الاطرف وسفك الدماء وقتل الرعية و
تحكيم النساء النواقص العقول والحظوظ
على كل حال كعادة بني الاصفر ومن
مضى من ملوك سبا والامور الخالية

انہوں نے ایسے بے خرد لوگوں کو فراہم کیا جو نہ تلوار چلانا
جانتے تھے اور نہ تیر چلانا سمجھتے تھے میں ان کے امور میں
دو مکروہ مشکلوں میں مبتلا ہو گیا اگر میں ان سے ہاتھ اٹھا لیتا
تو وہ نہ شورش و فساد سے باز آتے اور نہ عقل و فہم
سے کام لیتے اور اگر ان سے مقابلہ کرتا تو خونی جنگ
واقع ہوتی جو میں ہرگز نہیں چاہتا تھا پس میں نے
عذر و تہدید کے ساتھ ان سے اتمام حجت کیا اور اس
عورت کو اپنے منشائے قلب سے آگاہ کیا کہ وہ اپنے مکان
کو واپس چلی جائے اور ان لوگوں سے جنہوں نے
انہیں لایا تھا کہا کہ مجھ سے جو بیعت کی تھی وفا کریں
اور نقض عہد غدارانہ کریں جو انکی گردنوں میں حلقہ زن
ہے اور میری اطاعت کریں جس قدر ہو سکا میں نے
کوشش کی تو بعض نے (زبیر نے) مجھ سے مناظرہ کیا اور
واپس ہو گیا، اسیطرح اور لوگوں سے بھی میں نے گفتگو
کی مگر ان کے جہل، سرکشی اور گمراہی میں اضافہ ہو گیا اور
انہوں نے ماننے سے انکار کیا اور خواستگار جنگ ہوئے
اس لئے مجھے اسی راستہ سے ان پر وارد ہونا پڑا چنانچہ
جنگ ہوئی اور انہیں شکست ہوئی اور وہ حسرت لے گئے
انھیں سخت ہلاکت اور قتل کا سامنا کرنا پڑا ایس انتہائی
مجبوری کی صورت میں وارد جنگ ہوا جس سے نہ کوئی
نئی چیز ملی اور نہ میں نے کوشش کی تھی اگر اس سے پہلے
انہیں مہلت دی جاتی تو وہ ایسے کام کئے ہوتے کہ عفو اور
چشم پوشی جو میں نے جنگ کے بعد کی نہ کر سکتا اور جن امور
کا انہوں نے ارادہ کیا تھا میں بھی ان کا شریک ہو جاتا وہ
چاہتے تھے کہ تمام مملکت میں شورش کریں اور خونریزی اور
رعایا کے قتل سے آتش فساد پھیلائیں اور ناقص العقل ہر حالت

ما صبرالی ما کرهت اولاً اخراً وقد اهملت المرأة وجندها یعلمون ما وصفت بین الفریقین من الناس ولم اهجم علی الامر الا ما قدمت واخرت وتانیت وراجعت وارسلت وسافرت واعذرت وانذرت واعطیت القوم کل شئی التمسوه بعدان عرضت علیهم کل شئی لم یلتمسوه فلما ابوا الا تلک اقدمت علیها فبلغ الله بی وبهم ما اراد وکان لی علیهم بما کان منی الیهم شهیدا

ہیں کم حظ عورتوں کی حکومت یعنی اصفر اور گذشتہ شاہان روم (سبا) اور قدیم امتوں کی طرز حکومت کی پیروی کریں پھر میں جس چیز (جنگ) کو پہلے مکروہ سمجھتا تھا اس پر صبر کیا۔ بالآخر وہ لازمی قرار پائی اگر یہ نہ کرتا تو ایک عورت اور اس کے لشکر کو اور جن امور کے وہ مرتکب ہو رہے تھے بغیر محکم چھوڑ دینے کا ننگ اٹھانا پڑتا میں نے اس امر میں عجلت نہیں کی میں نے پہلے اتمام حجت کی جنگ شروع کرنے میں تاخیر کی اور اس کو پیچھے ڈال دیا رسول بھیجے اور مراسلت کی الزام سے بری کرنا چاہا، انہیں ڈرایا اور انہیں ہر وہ چیز دی جس کے لئے انہوں نے التماس کیا تھا اور وہ بھی عطا کیا جو ان کے لئے نفع بخش تھی۔ اور انہوں نے اسکی خواہش نہ کی تھی مگر جب انہوں نے ان سب رعایتوں کے باوجود نہ مانا مجھے جنگ کے لئے اقدام کرنا پڑا چنانچہ خدا نے چاہا کہ میرے اور ان کے کام کو انجام کو پہونچائے جو وہ چاہتے تھے میری حجت ان پر وارد تھی۔ اور میرا حق ان پر یہ ہے کہ میں ان پر گواہ ہوں۔

ثم التفت الی اصحابه فقال الیس کذلک قالوا بلی یا امیرالمومنین۔

پھر حضرت نے اپنے اصحاب کی طرف ملتفت ہو کر پوچھا کہ آیا ایسا نہ ہوا تھا۔

سب نے کہا کہ ہاں یا امیرالمومنین

(۶) واما السادسة یا اخا الیهود فتحکیمهم الحکمین ومحاربة ابن اکلة الاکباد وهو طلیق معاند الله عزوجل ولرسوله والمومنین منذ بعث الله محمداً الی ان فتح الله علیه مکة عنوة فاخذت بیعته وبیعة ابیه لی معه فی ذلک الیوم فی ثلثة مواطن بعده وابوه بالامس اول من سلم علی بامرة المومنین وجعل یحثنی علی النهوض فی اخذ

(۶) اور ششم اے بھائی یہود حکمین کا انتخاب اور ابن جگر خوارہ کے ساتھ جنگ ہے جو طلیق تھا اور جب سے خدا نے محمدؐ کو مبعوث بر سالت فرمایا تو جب تک کہ فتح مکہ کرنے تک وہ خدا، رسول اللہ اور مومنین کا دشمن رہا۔ اس روز اور اس کے بعد تین مرتبہ اس سے اور اس کے باپ سے میری بیعت لی گئی۔ کل پہلا شخص جس نے بہ عنوان امیرالمومنین مجھ کو سلام کیا اس کا باپ تھا اور نیز یہ وہ شخص تھا جس نے گذشتہ خلفاء سے مجھے

حقی من الماضین قبلی یجدد لی بیعته
کلما اتانی واعجب العجب انه لما رأی ربی
تبارك وتعالی قد رد علی حقی واقره فی
معدنه وانقطع طمعه فی ان یصیر فی
دین الله رابعا وفی امانة حملناها حاکما
کر علی العاصی بن العاص فاستماله
فمال الیه ثم اقبل به بعد ان اطعمه
مصر وحرام علیه ان یاخذ من الفیء
دون قسمته درهما وحرام علی الراعی
ایصال درهم الیه فوق حقه فاقبل
یخبط البلاد بالظلم ویطاها بالغشم
(الفتن. خ ـ ب) فمن بایعه ارضاه ومن
خالفه ناواه ثم توجه الی ناکثا علینا
مغیرا فی البلاد شرقا وغربا ویمینا وشمالا
والانباء تاتینی والاخبار ترد علی بذلك
فاتانی اعور ثقیف فاشار علی ان اولیه
البلاد التی هو بها لاداریه بها الذی اولیه منها وفی
الذی اشار به الرای فی امر الدنیا وجدت عند الله
عزوجل فی تولیته لی مخرجا واصبت لنفسی
فی ذلك عذرا فاعلمت الرای فی ذلك
وشاهدت من اتقی بنصیحته لله عز و
جل ولرسوله ولی وللمومنین رایه فی
ابن آکلة الاکباد کرأیی ینهانی عن تولیته
ویحذرنی ان ادخل فی الامر المسلمین
یده ولم یکن الله لیرانی اتخذ المضلین
عضدا فوجهت الیه اخا بجیلة مرة واخا

اپنا حق حاصل کرنے کی ترغیب دیتا تھا اور ہر وقت میرے
پاس آکر تجدید بیعت کرتا تھا۔ اور سب سے عجیب تر یہ ہے کہ
جب اس نے دیکھا کہ خدا نے میرا حق میری طرف لوٹا دیا،
اور اس کو اس کے معدن میں قرار دیدیا اور اسکی طمع کو
منقطع کر دیا یعنی میں خلیفۂ چہارم بن گیا اور اس کو ہماری
امانت میں حکومت کرنا پڑا اس نے عاصی بن عاص کیطرف
متوجہ ہوا اور اس کو اپنی طرف مائل کر لیا تاکہ اسکی خواہش
کو قبول کرلے پس مصر کو اس کا صرف خاص قرار دینے پر وہ اس کا
طرفدار ہو گیا حالانکہ اس کے لئے حرام تھا کہ خراج تقسیم کرنے
کے علاوہ ایک درہم بھی اپنے حصہ سے زیادہ مصرف میں
لائے راعی کیلئے حرام ہے کہ کسی کو اس کے حق سے زیادہ
ایک درہم بھی ارسال کرے پس کشور اسلامی کو با ظلم
وطغیان نے گھیر لیا جس کسی نے بھی اسکی بیعت کی اس نے اسکو پسند
کیا اور جس نے اسکی مخالفت کی اسکو راندۂ بارگاہ کر دیا اسکے بعد میرے
ناکثین بیعت کیطرف متوجہ ہوا اور مملکت اسلامیہ میں مشرق سے مغرب
اور شمال سے جنوب تک لوٹ مار اور غارتگری مچا دی مجھے یہ خبریں
ملتی تھیں جسکی تفصیل میں دریافت کرتا تھا یہانتک کہ ایک روز یک چشم
ثقفی میرے پاس آیا اور سفارش کی اسوقت وہ جس حصۂ ملک کا والی ہے
وہ اسکے حوالہ کر دوں اور اس سے دنیا سازی کروں اگر میں اسکی
تولیت کی کوئی صورت خدا کیجانب سے پاتا اور اسکے لئے کوئی عذر پیش کر
سکتا تو اس امر میں خود غور کرتا اور ان ثقہ اشخاص سے جو خدا اور رسول اور
میرے اور مومنین کیلئے مورد اعتماد ہیں فرزند جگر خوارہ کے بارے میں
رائے لیتا جیسی کہ میری رائے تھی اور خدا مجھے بچائے کہ
مسلمانوں کے امر میں اسکو داخل ہونے دیتا اور خدا مجھے
نہ دیکھے کہ میں گمراہ کنندوں کو اپنا دست و بازو قرار دوں پس
میں نے ایکمرتبہ جریر بجلی کو اور ایک مرتبہ ابو موسیٰ اشعری کو اسکے پاس

الاشعری اخری کلاهما رکن الی الدنیا و
تابع هواه فیها ارضاه فلما رأیته یزداد
فیما انتهک عن محارم الله الا تمادیاً
شاورت من معی من اصحاب محمد البدریین
والذین ارتضی الله لهما امرهم و رضی
عنهم لعبد هدیتهم وغیرهم من صلحاء
المسلمین التابعین فکل یوافق رایه
رأیی فی غزوته و محاربته ومنعه حما نالت
یده وانی تهضیعت الیه باصحابی انفذ الیه
من کل موضع کتبی واوجه الیه رسلی
ادعوه الی الرجوع عما هو فیه والدخول
فیما فیه الناس منی فکتب یتحکم علی یتمنی
علی الامانی ولیشترط علی شروطاً لا یرضاها
الله عزوجل ورسوله ولا المسلمون ویشترط
فی بعضها ان ادفع الیه اقواماً من اصحاب
محمدؐ ابرار فیهم عمار بن یاسر واین مثل
عمار والله لقد رأیتنا مع النبی ولم یعد منا
خمسة الا کان سادسهم ولا اربعة الا
کان خامسهم اشترط دفعهم لیقتلهم
و یصلبهم وانتحل دم عثمان ولعمر الله
ما الب علی عثمان ولا جمع الناس علی قتله
الا هو واشتباهه من اهل بیته اغصان
الشجرة الملعونة فی القرآن فلما لم اجب الی
ما اشترط من ذلک کر متغلباً مستعلیاً فی
نفسه یطغیانه و بغیه بحمیر لا عقول لهم
ولا بصائر فموه لهم امراً فاتبعوه و

بھی دونوں دنیا کیطرف مائل ہو گئے اور اسکی خواہش
کے تابع ہو کر اسکو اپنے سے رضامند کر لیا اور مجھ سے خیانت کی
پھر میں نے دیکھا کہ روز بروز منہیات خدا میں اضافہ ہونے لگا
پھر میں نے پیغمبر کے منتخب اصحاب بدر سے جو خدا کے پسندیدہ
تھے اور انکی بیعت کے بعد میں بھی ان سے رضامند تھا اور
دیگر صالح اور تابع مسلمانوں سے مشورہ کیا اور سب نے
متفقہ طور پر میری رائے کی تائید کی کہ اس سے جنگ کرنی
چاہیئے اور مسلمانوں کے امور میں اسکی دست درازیوں کو
روکنا چاہیئے پس میں اپنے اصحاب کے ساتھ اسکی جانب روانہ
ہوا اور ہر منزل سے اسکو خطوط بھیجتا رہا اور اپنے پیغامبروں
کو بھیجا کہ وہ اپنی حرکات سے باز آ جائے اور میرے اور
مسلمانوں کے ساتھ ہو جائے مگر اس نے جواب میں تحکم آمیز خط
خط لکھے اور بیجا آرزوں کا اظہار کیا اور ایسی شرائط پیش
کیں کہ جن سے نہ خدا اور رسول ہی رضامند ہوں گے اور نہ
مسلمان۔ اپنے ایک خط میں اس نے یہ شرط پیش کی کہ بعض
بزرگ اصحاب محمدؐ جن میں عمار بھی تھے اس کے حوالہ
کر دوں عمار کے مثل کون تھا خدا کی قسم میں نے دیکھا ہے کہ جب
کبھی پیغمبر کے ساتھ ہم پانچ ہوتے تو چھٹا عمار ہوتا اگر ہم چار ہوتے تو
پانچواں عمار ہوتا اسکی شرط یہ تھی کہ میں انھیں اسکے حوالہ کر دوں تاکہ وہ
عثمان کے خون کا بدلہ انھیں دار پر چڑھا کر قتل کر دے اور خدا کی
قسم کسی نے عثمان کے خلاف فساد برپا کیا ورنہ لوگ انکے قتل کیلئے جمع
ہوئے بلکہ وہ اور انکے خاندان سے ان کے جیسے لوگ جو شجرۂ ملعونہ
کی شاخیں تھے جسکا ذکر قرآن میں ہے اسمیں ملوث تھے پس جب میں
نے مجھ پر عائد کی ہوئی شرطوں کو قبول نہ کیا مجھ پر ہجوم کیا اور سرکشی سے
افتخار کرنے لگا پھر قبائل حمیر کو جمع کرنے لگا جو نہ صاحب عقل تھے اور نہ
صاحب بصیرت اور انھیں احکام دیئے اور انہوں نے اسکی پیروی کی

اعطاهم من الدنيا ما اماله به اليه فناجزناهم وحاكمناهم الى الله عزوجل بعد الاعذار والانذار فلما لم يزده ذلك الا تمادیاً وبغیاً لقيناه بعادة الله التي عودنا من النصر على اعدائه وعدونا وراية رسول الله بایدینا لم يزل الله تبارك وتعالى يفلّ حزب الشيطان بها حتى يقضي الموت عليه وهو معلم رايات ابيه التي لم ازل اقاتلها مع رسول الله في كل المواطن فلم يجد من الموت منجى الا الهرب فركب فرسه وقلب رايته لا يدري كيف يحتال فاستعان برأي ابن العاص فاشار اليه باظهار المصاحف ورفعها على الاعلام والدعاء الى ما فيها وقال له ان ابن ابي طالب وحزبه اهل بصائر ورحمة وبقيا وقد دعوك الى كتاب الله اولاً وهم مجيبوك اليه اخراً فاطاعه فيما اشار به عليه اذ رأى انه لا منجى له من القتل والهرب غيره فرفع المصاحف يدعو الى ما فيها بزعمه فمالت الى المصاحف قلوب من بقي من اصحابي بعد فناء خيارهم وجهدهم في جهاد اعداء الله واعدائهم على بصائرهم وظنوا ان ابن اكلة الاكباد له الوفاء بما دعا اليه فاصغوا الى دعوته واقبلوا باجمعهم في اجابته فاعلمتهم ان ذلك منه مكر ومن ابن العاص معه وانهما الى النكث اقرب منهما الى الوفاء فلم يقبلوا قولي واطاعوهم

انھیں مال دنیا عطا کرکے اپنا فریفتہ کرلیا پس میں نے انکے نے خدا کو حکم بنایا اور دفع عذر اور اتمام حجت کے بعد ان سے جنگ کی جو شدید نہ تھی۔ ہدایات، ملاقاتیں اور نامہ نامیاں ہوتی رہیں۔ خدا نے ہمیشہ کی طرح اپنے اور ہمارے دشمنوں کے خلاف اپنی نصرت سے احسان کیا۔ پرچم رسول خدا ہمارے ہاتھ میں تھا جس سے خداوند تعالیٰ شیاطین کے گروہ کو قتل کیا کرتا تھا اور وہ اپنے باپ کے پرچم کو علم کئے ہوئے تھا جس کے ساتھ اس نے ہر وقت رسول خدا سے مقاتلہ کیا تھا۔ سوائے فرار کے موت سے نجات دلانے والا کوئی نہ ملا۔ پس اپنے گھوڑے پر سوار ہوا پرچم کو سرنگوں کرلیا اور سمجھ نہ سکا کہ کیا تدبیر کی جائے پس اس نے ابن عاص سے استعانت طلب کی۔ اس نے رائے دی کہ قرآن نیزوں پر بلند کریں اور اسکی حکمیت پر عمل کریں اور کہا کہ ابن ابی طالب اور انکی فوج اہل بصیرت ورحمت اور (خاندان رسالت کے) باقی ماندہ ہیں وہ ابتدا ہی میں تم کو حکم قرآن پر عمل کرنے کی دعوت دی تھی۔ بالآخر وہ تمہاری اس بات کو قبول کرلیں گے۔ چونکہ سوائے قتل اور راہ فرار اور کوئی صورت نہ تھی مجبوراً اس رائے پر عمل کیا اور قرآن نیزوں پر بلند کئے اور اپنے گمان میں اسکے فیصلہ کی طرف دعوت دی۔ میرے مخلص اور نیک اصحاب کے خدا اور ان کے اعدا سے جہاد میں ختم ہوجانے کے بعد ما بقی اصحاب کے قلوب اسکی طرف مائل ہوگئے اور اس گمان پر کہ فرزند اکلۃ الاکباد نے جس طرح دعوت دی وفا کرے

يطيعوا امري وابوا الاجابته كرهت امورهم
اوهدا بيعت حتى اخذ بعضهم يقول
لبعض ان لم يفعل فالحقوه بابن عفان
اوادفعوه الى ابن هند برسته فجهدت
علم الله جهدي ولم ادع غاية (علة خ ب)
في نفسي الا بلغتها في ان يخلوني ورايي
فلم يفعلوا وراودتهم على الصبر على مقدار
فواق ناقة او ركضة الفرس فلم يجيبوا
ماخلا هذا الشيخ (واومى بيده الى الاشتر)
وعصبة من اهل بيتي فوالله ما منعني
ان امضي على بصيرتي الا مخافة ان يقتل
هذان (واومى بيده) الى الحسن والحسين)
فينقطع نسل رسول الله وذريته من امته
ومخافة ان يقتل هذا وهذا (واومى بيده الى
عبد الله بن جعفر ومحمد بن حنفيه) فاني
اعلم لولا مكاني لم يقفا ذلك الموقف فلذلك
صبرت على ما ارادت القوم مع ما سبق فيه
من علم الله عز وجل فلما رفعنا عن القوم سيوفنا
تحكموا في الامور وتخيروا الاحكام والاراء وتركوا
المصاحف وما دعوا اليه من حكم القرآن وما كنت
احكم في دين الله عز وجل احدا اذ كان التحكيم في
ذلك الخطاء الذي لا شك فيه ولا امتراء فلما ابوا
الا ذلك اردت ان احكم رجلا من اهل بيتي او رجلا
ممن ارضى رايه وعقله واثق بنصيحته ومودته
ودينه واقبلت لا اسمي احدا الا امتنع منه ابن هند
ولا ادعوا الى شئ من الحق الا ادبر عنه واقبل ابن هند

اس کو قبول کریگا اور میں نے انہیں متنبہ کیا کہ یہ اس کے اور ابن عاص
کی جانب سے مکر ہے یہ وفائے عہد سے زیادہ عہد شکنی سے قریب پائے
جائیں گے۔ مگر انہوں نے نہ میری بات قبول کی اور نہ میرا حکم مانا اور
اسکی پیش کش قبول کرلی خواہ وہ میری پسندیدہ تھی یا مکروہ
حتی کہ ان میں سے بعض کہنے لگے اگر وہ (علی) اس پیش کش کو قبول
نہ کریں تو انہیں بھی ابن عفان سے ملحق کردو (یعنی قتل کردو) یا
انہیں فرزند ہند کے حوالہ کردو خدا جانتا ہے کہ میں نے حتی الامکان
کوشش کی اور ان کی غایت کو نہ مانا اور ان سے کہا کہ میری رائے
پر عمل کریں مگر انہوں نے نہ مانا اور ان سے خواہش کی کہ اتنا صبر
کریں کہ جتنی دیر میں ایک اونٹنی کا دودھ دوھا جاتا ہے یا گھوڑے
کی ایک دوڑ ہوتی ہے تاکہ کام کو تکمیل کو پہنچاؤں مگر انہوں نے
قبول نہ کیا سوائے اس بزرگوار کے (مالک اشتر کی طرف اشارہ کرکے)
اور میرے اہل بیت کے مردوں کے۔ خدا کی قسم میری فکر دشمن
کی تعقیب کا مانع سوائے اس خوف کے اور کچھ نہ تھا کہ کہیں
یہ دونوں (حسنین) مارے نہ جائیں جس سے رسول خدا کی نسل
منقطع ہوجاتی اور ان کی ذریت اور امت میں کوئی واسطہ نہ رہتا
ونیز وہ اور وہ (عبد اللہ ابن جعفر و محمد بن حنفیہ) قتل ہوجاتے
میں جانتا تھا کہ اگر مجھ پر اعتماد ہوتا تو یہ موقف اختیار نہ کرتے
پس قوم نے جو ارادہ کیا تھا اس پر اور جو علم خدا میں تھا اس پر میں نے
صبر کیا جب تلوار روک لی انہوں نے امور میں تحکیم کی اور قرآن
اور اس کے احکام کو پس پشت ڈال دیا دین خدا میں میں نے
کسی کو حکم ماننا نہیں چاہا کیوں کہ دین خدا میں کسی بشر کی تحکیم
خطا سے خالی نہیں ہوتی۔ مگر انہوں نے نہ مانا اس لئے میں نے چاہا
کہ میرے اہل بیت میں سے کسی شخص کو یا میرے تابعہ قبائل میں سے
کسی سمجھدار اور عقلمند، مورد وثوق اور دیندار آدمی کو اپنی
جانب سے حکم مقرر کروں میں نے جس شخص کا بھی نام لیا ابن ہند

يسومنا عسفا و ما ذاك الى باتباع اصحابى
له على ذلك فلما ابوا الا غلبتنى على التحكيم
تبرأت الى الله عز وجل منهم وفوضت ذلك
اليهم فقلدوه امرأ فخدعه ابن العاص خديعة
ظهرت فى شرق الارض وغربها واظهر
المخدوع عليها ندما۔

ثم اقبل عليه السلام الى اصحابه
فقال اليس كذلك۔

قالوا بلى يا امير المومنينؑ۔

نے قبول نہ کیا اور ہر حق بات سے جو پیش کی گئی گریز کیا اور میرے
ہی اصحاب کی مدد سے مجھ پر جور و ستم چلائی اور جس کو انہوں
نے چاہا مجھے قبول حکمین کیلئے مجبور کیا خدا کی قسم میں ان سے
بیزار ہو گیا اور اس کام کو ان ہی کے حوالہ کر دیا انہوں نے
ایک شخص کا انتخاب کیا جس کو ابن عاص نے فریب دیا ایسا
فریب کہ جو مشرق سے مغرب تک ظاہر ہو گیا اور فریب خوردہ
نادم ہو گیا

پھر اصحاب سے رجوع ہو کر حضرت نے پوچھا کہ آیا ایسا نہ ہوا تھا
سب نے جواب دیا کہ ہاں یا امیر المومنینؑ۔

---

(۷) امیر المومنینؑ۔ واما السابعة يا
اخا اليهود فان رسول الله كان عهد
الى ان اقاتل فى اخر الزمان من ايامى قوما
من اصحابى يصومون النهار ويقومون
الليل ويتلون الكتاب يمرقون بخلافهم
على ومحاربتهم من الدين كما يمرق السهم
من الرمية فيهم ذو الثدية يختم لى بقتلهم
بالسعادة فلما انصرفت الى موضعى هذا يعنى
بعد الحكمين اقبل بعض القوم على بعض باللائمة
فيما صار اليه من تحكيم الحكمين فلم يجدوا
لانفسهم من ذلك مخرجا الا ان قالوا كان
ينبغى لاميرنا ان لا يتابع من اخطأ وان يقضى
بحقيقة رأيه على قتل نفسه او من خالفه
منا فقد كفر بمتابعته اياه وطاعته لنا فى
الخطاء واحل لنا بذلك قتله وسفك دمه
فتجمعوا على ذلك وخرجوا راكبين و

(۷) امیر المومنینؑ۔ اے بھائی یہود ساتواں یہ تھا کہ
رسول خدا نے مجھے وصیت کے دوران فرمایا تھا کہ میں اپنے
آخری زمانہ میں اپنے ساتھیوں میں سے بعض لوگوں سے
جنگ کروں گا جو دن میں روزہ رکھنے والے اور شب میں عبادت
کرنے والے اور قرآن کی تلاوت کرنے والے ہوں گے لیکن مجھ
سے مخالفت اور جنگ کرنے میں دین سے اس طرح باہر ہو جائیں
گے جیسا کہ تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان کے درمیان ذوالثدیہ
ہوگا ان کو قتل کرنے کی سعادت مجھے ملے گی تحکیم کے بعد
جب میں اسی مقام پر آیا تھا ان میں سے بعض لوگ بعض
سے بحث کرنے لگے کہ جنگ (صفین) کا سر انجام تحکیم
پر کیوں ہوا اور اپنے لئے سوائے تنقید کے کوئی چارہ کار
نہ پا سکے اور کہنے لگے کہ امام کو چاہیے تھا کہ ہماری نامناسب
باتوں کی پیروی نہ کرتے اور جب ہماری خطا مسلم تھی
انہیں چاہیے تھا کہ ہر اس خطاکار کو قتل کر دیتے جو ان کے
قتل کے درپے تھا یا جو ہم میں سے ان کی مخالفت کر رہا تھا
چونکہ انہوں نے ہماری متابعت کی اور غلطی میں ہماری

ينادون بأعلى صوتهم لا حكم إلا الله ثم تفرقوا فرقة بالنخيلة وأخرى بحروراً وأخرى راكبة رأسها تخبط الأرض شرقاً حتى عبرت دجلة فلم تمر بمسلم إلا امتحنته فمن تابعها استحيته ومن خالفها قتلته وسفكت دمه فخرجت إلى الأوليين واحدة بعد أخرى أدعوهم إلى طاعة الله عز وجل ومتابعة الحق والرجوع إليه فأبيا إلا السيف لا يقنعهما غير ذلك فلما أعيت الحيلة فيهما حاكمتهما إلى الله عز وجل فقتل الله هذه وكانوا يا أخا اليهود لولا ما فعلوا لكانوا ركناً قوياً وسداً منيعاً ذبي الله إلا ما صاروا إليه ثم كتبت إلى الفرقة الثالثة ووجهت رسلي تترى وكانوا من جلة أصحابي وأهل التعبد منهم والزهد في الدنيا فأبوا إلا اتباع أختيها والاحتذاء على مثالهما وأسرعت في قتل من خالفها من المسلمين وتتابعت الأخبار بفعلهم فخرجت حتى قطعت إليهم دجلة وأوجه السفراء والنصحاء وطلب العتبى بجهدي بهذا مرة وبهذا مرة (وأومى بيده إلى الأشتر والأحنف بن قيس وسعيد بن قيس الأرحبي، والأشعث بن قيس الكندي) فلما أبوا إلا تلك ركبتها منهم فقتلتهم يا أخا اليهود عن آخرهم وهم أربعة آلاف أو يزيدون حتى لم يفلت

پیروی کی وہ کافر ہو گئے ان کا قتل ہمارے لئے حلال ہو گیا وہ لوگ اس بات پر متفق ہو گئے اور نہایت تیزی سے سوار ہو کر میرے لشکر سے جدا ہو گئے اور لا حکم الا اللہ کا نعرہ لگانے لگے اور متفرق ہو کر ایک گروہ حروراء گیا ایک نخیلہ میں ٹھہر گیا اور ایک گروہ مشرق کیطرف روانہ ہو کر دریائے دجلہ عبور کر گیا اور ہر مسلمان کا جو وہاں سے گزرتا تھا انھوں نے امتحان لیا اور جس کو اپنا ہم خیال پایا زندہ چھوڑ دیا اور جس کو اپنا مخالف پایا قتل کر دیا۔

میں پہلے اور دوسرے گروہ کی طرف روانہ ہوا اور انہیں طاعت خدائے عز و جل کی دعوت دی اور حق کی متابعت کی ہدایت کی مگر انہوں نے سوائے شمشیر کے کوئی چیز قبول نہ کی اور کوئی شرط انہیں قانع نہ کر سکی۔ جب کوئی چارہ کار نہ رہا میں نے پہلے دونوں گروہوں کو خدائے عز و جل کیطرف بلایا پس خدا نے اس کو اور اس کو قتل کر دیا۔ اے بھائی یہود اگر یہ تباہی کی راہ نہ اختیار کئے ہوتے اسلام کیلئے رکن قوی اور ایک مضبوط دیوار ثابت ہوتے لیکن انہوں نے جو کچھ کیا خدا اس کو پسند نہ کرتا تھا اس کے بعد میں نے گروہ سوم کو پے در پے خطوط لکھے اور اپنے نمائندے بھیجے جو خدا کے عبادت گزار اور زاہد لوگ تھے۔ مگر انہوں نے انکار کیا اور دوسرے دو گروہوں کی پیروی کی اور مسلمانوں کو جو ان کے خلاف تھے تیزی سے قتل کرنا شروع کیا اور نیکوں کو نابود کرنے لگے پس میں خود نکلا اور دریائے دجلہ کا راستہ ان کے لیے منقطع کر دیا اور پھر ان کے پاس اپنے لائق ناصحین اور نمایندوں کو بھیجا (ہاتھ سے مالک اشتر، احنف ابن قیس، سعید بن قیس اور اشعث ابن قیس کندی کیطرف اشارہ کر کے فرمایا کہ انہیں بھیجا) اور انہیں رضامند کرنے کی کوشش کی مگر انہوں نے نہ مانا مجبوراً ان سے جنگ کی اور

لفهم مخبرنا فنحرجت ذا الندية من قتلاهم بخضرة من تری له ثدی کثدی المرأة

نہیں قتل کیا۔ اے بھائی یہود وہ تمام لوگ جو چار ہزار سے زیادہ تھے مارے گئے اور انہیں سے ایک آدمی بھی نہ بچا جو جاکر خبر دیتا۔

پھر میں نے اس پستان والے مرد کو (جسکی پیغمبرؐ نے خبر دی تھی) ان لوگوں کے سامنے انہیں تو دیکھ رہا ہے مقتولوں میں سے نکالا اس کے پستان عورت کے پستان جیسے تھے۔

ثم التفت الی اصحابی فقال الیس بذلك قالوا۔ بلی یا امیر المومنینؑ۔

پھر اپنے اصحاب کی جانب پلٹ کر پوچھا کہ کیا ایسا نہ تھا۔ اصحاب نے کہا کہ بیشک یا امیر المومنینؑ۔

امیر المومنینؑ۔ قد وفیت سبعًا یا اخا الیهود و بقیت اخری واوشك (بها فكان بكی اصحاب علیؑ وبكی راس الجالوت وقال:)

امیر المومنینؑ۔ اے برادر یہود میں نے امتحان کے سات اور سات مقامات بتادیئے۔ اب صرف ایک مقام باقی رہ گیا ہے وہ بھی قریب ہے۔

یہ سن کر اصحاب امیر المومنینؑ اور راس الجالوت گریہ کرنے لگے۔

راس الجالوت۔ یا امیر المومنین اخبرنا بالاخری

راس الجالوت۔ یا امیر المومنین بیان فرمایئے کہ وہ پیش آمد کیا ہے۔

امیر المومنینؑ۔ الاخری ان تخضب هذه (واومی بیده الی المحبنه) من هذه (واومی بیده الی هامه)۔

امیر المومنینؑ۔ وہ آخری پیش آمد یہ ہے کہ (عنقریب اپنی ریش مقدس کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے) یہ اس کے سر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) خون سے خضاب کی جائے گی۔

ایک بار گریہ کی آواز بلند ہوئی اور کوفہ کی فضائے بسیط میں گونجنے لگی۔ کوئی مکان ایسا نہ تھا جو اس ارشاد کو سن کر متاثر نہ ہوا ہو۔

راس الجالوت نے اسی وقت امیر المومنین علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور اسلام قبول کر لیا اور امیر المومنین کی شہادت تک کوفہ ہی میں سکونت پذیر رہا۔

(کتاب الخصال۔ ج ا۔ از علامہ صدوق)

امیرالمومنینؑ اور عمار یاسر

(۱) حضرت علیؑ اور عمار یاسر:

عمار بن یاسر سے مروی ہے کہ ایک روز میں حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں پہونچا۔ حضرت نے دیکھا کہ میرے چہرے سے پریشانی ظاہر ہو رہی تھی حضرت نے پوچھا

امیرالمومنین: مابک
امیرالمومنین: تجھے کیا ہو گیا ہے۔

عمار: دین طالب بہ
عمار: میں مقروض ہوں اس کا طالب طلب کر رہا ہے

حضرت نے ایک پتھر کیطرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

امیرالمومنینؑ: خذ هذا اقض منه دینك
امیرالمومنین: لے اور اس سے اپنا قرضہ ادا کرلے۔

عمار: انه الحجر
عمار: یہ تو پتھر ہے

امیرالمومنین: ادع الله بی یحوله لك ذهباً
امیرالمومنین: میرے واسطہ سے خدا سے دعا کر کہ یہ تیرے لئے سونا بنا دے۔

عمار: فدعوت الله باسمه فصار الحجر ذهبا
عمار نے کہا کہ میں نے ان کے نام کے ساتھ دعا کی اور پورا پتھر سونا بن گیا۔

امیرالمومنینؑ: لے خذ منه حاجتك
امیرالمومنین: تیری جتنی حاجت ہے اسمیں سے لے لے۔

عمار: فکیف یلین لے
عمار: میں اس کو کس طرح نرم کروں۔

امیرالمومنینؑ: لے یا ضعیف الیقین ادع الله بی حتی یلین فان باسمی لان الحدید لداؤد: اے ضعیف الیقین والے میرا واسطہ دیکر اللہ کو پکار یہاں تک کہ یہ نرم ہو جائے بتحقیق کہ میرے نام سے لوہا نرم ہو گیا تھا

عمار: فدعوت باسمه لان فاخذت منه حاجتی
عمار: میں نے ان کے نام کے ساتھ دعا کی اور اس سے اپنی حاجت کے موافق لے لیا۔

امیرالمومنینؑ: ادع الله باسمی حتی یصیر باقیه حجراً کما کان
امیرالمومنینؑ: میرے وسیلہ سے اللہ سے دعا کر کہ باقی سونا پتھر ہو جائے جیسا کہ پہلے تھا۔

(بحرالمعارف صد ۴۹۵)

الکیمیا

(۱) ایک خطبہ کے دوران ایک شخص نے سوال کیا کہ یا امیرالمومنینؑ کیمیا کیا ہے۔ حضرت نے جواب دیا کہ

امیرالمومنینؑ: الکیمیا کان وھو کائن وسیکون۔
سائل: من ای شیئ
امیرالمومنینؑ: انہ من الزیبق الرجراج والاسرب والزاج والحدید المزعفر وزنجار النحاس الاخضر الحبور الاتوقف علی عابرھن۔
سائل: فہمنا یبلغ الی ذلک
امیرالمومنینؑ: اجعلوا البعض ارضا واجعلوا البعض ماء وافعلوا الارض بالماء وقد تم
سائل: زدنا یا امیرالمومنینؑ
امیرالمومنینؑ: لا زیادہ علیہ فان الحکماء القدماء مازادوا علیہ کیما یتلاعب بہ الناس
(مناقب شھر اشوب ج ۲ ص ۴۲)

امیرالمومنینؑ: کیمیا کا وجود تھا یہ ایک حقیقت ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔
سائل: یہ کس چیز سے ہے
امیرالمومنینؑ: اس کا انحصار پارہ، ہڑتال، سیسہ، پھٹکری لوہے کا زنگار، تانبے کا زنگار اور زرد رنگ والے تانبے پر رہے آگاہ ہو جاؤ کہ اس پر غور کرنے ثابت قائم رہنا چاہیئے۔
سائل: ہماری سمجھ کی رسائی نہ ہو سکی
امیرالمومنینؑ: ان میں سے بعض کا ارض قرار دو اور بعض کو مایع پھر ارض اور مایع کے درمیان تعامل ہونے دو یہ تمہارے لئے کافی ہے۔
سائل: یا امیرالمومنین اور کچھ فرمایئے
امیرالمومنین: اس سے زیادہ کچھ نہیں حکماء نے قدم سے بھی اس سے زیادہ نہیں بتایا کہ لوگ اس سے بازی گری کرنے لگیں۔

(۲) معاویہ نے امیرالمومنین سے خواہش کی کہ کیمیا کا نسخہ بتائیں۔ حضرت امیرالمومنین نے جواباً یہ دو اشعار لکھ بھیجے

خذ الفرار والطلق   وشیئ یشبہ البرق
اذا کررت فی سحق   ملکت الغرب والشرق

ترجمہ: پارہ اور ابرک لے اور ایک چیز جو برق کے مشابہ ہے۔ اس کے سحق میں تکرار کرتا جا یہاں تک کہ تو مغرب سے مشرق تک کا مالک بن جائے گا۔

(قدیمیا)

صلوات

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

(۱) الصلواۃ علی النبی وآلہ امحق للخطایا من الماء الی النار والسلام علی النبی وآلہ افضل من عتق رقاب وحب رسول اللہ افضل من مھج الانفس او قال ضرب السیوف فی سبیل اللہ

(۱) نبی اور انکی آل پر صلوات خطاؤں کو نیست و نابود کر دیتی ہے جیسا کہ پانی آگ کو۔ نبی اور انکی آل کو تسلیم کرنا کسی غلام کو آزاد کرنے سے افضل ہے۔ حب رسول روح کی پاکی سے یا راہ خدا میں تلوار سے زخمی ہونے سے افضل ہے۔

(۲) کل دعاء محجوب عن السماء حتی یصلی علی محمد وآلہ

(۲) تمام دعائیں اس وقت تک زیر آسمان رکی رہتی ہیں جب تک محمد وآل پر صلواۃ نہ بھیجی جائے۔

نوٹ۔ (۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے صباح بن سبابہ سے فرمایا کہ آگاہ ہو جا کہ میں تجھے ایک ایسی بات بتاتا ہوں کہ وجہ خداوند عالم تجھے جہنم کی حرارت سے دور رکھے گا وہ یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد اللّٰھم صل علی محمدؐ وآل محمدؐ ایک سو مرتبہ پڑھا کر۔

(۲) جس نے صلی اللہ علی محمدؐ و اھلبیتہ" کہا اللہ اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

(۳) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شب جمعہ صلوات پڑھنا ... نیکیوں کے برابر ہے جس سے ہزار گناہ محو کئے جاتے ہیں اور ہزار درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

(۴) نیز فرمایا کہ پنجشنبہ کو نماز عصر کے بعد سے آخر روز جمعہ تک جس قدر ہو سکے صلوات پڑھیں۔ ملائکہ نوٹ کرکے لیجاتے ہیں۔

(۵) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جمعہ کو ۱۰۰ مرتبہ صلوات پڑھو میرے نزدیک اس سے بڑھکر کوئی عبادت نہیں۔

(۶) روزانہ نماز فجر و ظہر کے بعد ایک سو مرتبہ صلوات اس طرح پڑھنے سے حضرت قائمؑ کو پا لیتا ہے جب تک مرتا نہیں۔ "اللّٰھم صل علی محمد وآل محمد وعجل فرجھم" اس سے خدا اسکی دنیا کی تیس اور آخرت کی تیس حاجات بر لاتا ہے۔

(۷) پنجشنبہ نماز عصر کے بعد سے آخر روز جمعہ تک ۱۰۰ مرتبہ یہ صلوات پڑھیں۔

اللّٰھم صلّ علی محمد وآل محمد وعجّل فرجھم واھلک عدوھم من الجن والانس من الاولین والآخرین۔ (مفاتیح)

(۸) رسول خدا نے فرمایا کہ جس نے ایک نشست میں ایک ہزار مرتبہ صلوات پڑھ لی وہ تا ابد جہنم میں معذب نہ کیا جائیگا سائل نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلوات کس طرح پڑھی جائے فرمایا کہ اس طرح پڑھو:

"اللّٰھم صل علی محمد وآل محمد"

(۹) رسول اللہ نے فرمایا کہ "قیامت کے روز جب اعمال تولے جائیں گے جس کے گناہ اس کے حسنات سے زیادہ ہوں گے اس کے حسنات کے ساتھ صلواتیں شریک ہو جائینگی حتی کہ اس کے گناہوں سے اسکی نیکیوں کا پلہ بھاری ہو جائے۔ (منہاج البراعہ)

(۳۱) من قال فی دبر صلوٰۃ الصبح والصلوٰۃ المغرب قبل ان یثنی رجلیہ اویکلم احداً انّ اللہ وملائکتہ یصلّون علی النّبی یا ایّھا الذین آمنو صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وذریتہ قضی اللہ لہ مائۃ حاجۃ سبعون فی الدنیا و ثلثون فی الاخرۃ۔

(منہاج البراعۃ شرح نہج البلاغہ۔ ج ۲۔ از خوئی)

(۳) جو نماز فجر و مغرب کے بعد پہلو بدلنے یا کسی سے بات کرنے سے پہلے " ان اللہ و ملائکتہ یصلّون علی النبی یا ایھا الذین آمنو صلّوا علیہ وسلموا تسلیما اللّٰھم صل علیٰ محمد وذریتہ" کہیگا خداوند عالم اسکی ایک سو حاجات برلائے گا جن میں سے ستر دنیا کی ہوں گی اور تیس آخرت کی۔

(۳) قال النبی فی الوصیۃ "یا علیؑ من صلّی کلّ یومٍ اوکلّ لیلۃٍ وجبت لہ شفاعتی ولو کان اھل الکبائر" ترجمہ :۔ یا علیؑ جس نے تمام دن یا تمام رات مجھ پر صلوٰۃ بھیجتا رہا اس پر میری شفاعت واجب ہو گئی خواہ وہ اہل کبائر سے کیوں نہ ہو۔

(۴) حضرت رسالت مآبؐ نے فرمایا " الصّلوٰۃ علیّ نورٌ علی الصّراط و من کان لہ علی الصّراط من النّور لم یکن من اھل النّار"

ترجمہ :۔ مجھ پر صلوات پل صراط پر نور بن جائے گی اور صراط پر جس شخص کے ساتھ یہ نور ہو گا وہ اہل جہنم سے نہ ہو گا۔

(۵) من صلّی علیّ اَلفَ مرّۃٍ لم یمت حتی یبشر بالجنۃ"

جو مجھ پر ایک ہزار مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا اس وقت تک نہیں مریگا جب تک کہ اسکو جنت کی خوشخبری نہ مل جائے۔

(۶) جس نے مجھ پر صلوات بھیجی خداوند عالم قیامت کے روز اسکے سرہانے، اس کے دائیں جانب، بائیں جانب، اس کے نیچے ، اسکے اوپر ایک ایک نور خلق فرمائے گا اور اس کے ہر عضو میں ایک نور پیدا کرے گا۔

(۷) امام شافعی لکھتے ہیں کہ :

یا اھل بیت رسول اللہ حُبّکم	فرض من اللہ فی القرآن انزلہ
کفاکم من عظیم القدر انکم	من لم یصلّ علیکم لا صلواۃ لہ

ترجمہ :۔ اے اہل بیت رسول خدا آپ کی محبت اللہ کی جانب سے قرآن میں فرض کیگئی ہے یہ آپ کی عظیم منزلت کے لئے کافی ہے کہ جو شخص بھی نماز میں آپ پر صلوات نہ بھیجے اس کی نماز نماز ہی نہیں۔

(منہاج البراعہ
از خوئی)

اعتراضات زنادقہ بر قرآن مجید

بعض زنادقہ حضرت امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے :-

یاامیرالمومنینؑ ، لولا ما فی القران من الاختلاف والتناقص الدخلت فی دینکم

امیرالمومنینؑ : وما ھو ؟

قال : قوله تعالیٰ " نسوا الله فنسیھم " (توبہ ع ۹۷) وقوله " فالیوم ننساھم کما نسوا لقاء یومھم ھذا " (الاعراف ع ۵۱) وقوله " وما کان ربك نسیا " (مریم ع ۶۴)، وقوله " یقوم الروح والملائکة صفا لا یتکلمون الا من اذن له الرحمن وقال صوابا " (النبأ ع ۳۸)، وقوله " والله ربنا ماکنا مشرکین " (انعام ع ۲۳)، وقوله " ثم یوم القیامة یکفر بعضکم ببعض ویلعن بعضکم بعضا " (عنکبوت ع ۲۵)، وقوله " ان ذالك لحق تخاصم اھل النار " (ص ع ۶۴)، وقوله تعالیٰ لا تختصموا لدیّ " (ق ع ۲۸)، وقوله " الیوم نختم علیٰ افواھھم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون " (یٰسٓ ع ۶۵) وقوله " وجوہ یومئذ ناضرة الیٰ ربھا ناظرة " (القیامة ع ۲۲) وقوله " لا تدرکه الابصار وھو یدرك الابصار " (انعام ع ۱۰۳)، وقوله " ولقد راہ نزلة اخریٰ عند سدرة المنتھیٰ " (النجم ع ۱۳) وقوله " لا تنفع الشفاعة الا من اذن له الرحمن " وقال

یاامیرالمومنینؑ : اگر قرآن میں اختلافات وتناقص نہ ہوتے تو ہم آپ کے دین میں داخل ہو جاتے ۔

امیرالمومنینؑ : وہ کیا ہیں ؟

زنادقہ : قول خدا ہے کہ " وہ اللہ کو بھول گئے اس لئے اللہ نے انہیں بھلا دیا " ونیز قول خدا " پس آج کے دن ہم ان کو ایسا ہی بھلا دیں گے جیسا کہ وہ اس دن کے آنے کو بھولے ہوئے تھے " اور قول خدا کہ " تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں " اور قول خدا کہ " جس دن روح اور فرشتے صف بہ صف کھڑے ہونگے مگر بات نہ کرتے ہونگے سوائے اسکے کہ جس کو خدائے رحمٰن نے اجازت دی ہو اور وہ ٹھیک بات کہیگا اور قول خدا کہ " اپنے پروردگار اللہ کی قسم ہم مشرک نہ تھے " اور قول خدا کہ " پھر قیامت کے دن تم ایکدوسرے کو کافر بتاؤ گے اور تم میں کا ایک دوسرے پر لعنت کرے گا " اور قول خدا کہ " بلیشک ان اہل جہنم کا آپس میں لڑنا برحق ہے " ۔ ... اور قول خدا کہ " میرے حضور میں جھگڑا نہ کرو " اور قول خدا کہ آج کے دن ہم ان کے منہ پر مہر لگا دینگے اور انکے ہاتھ اور پاؤں ہم سے بات کرینگے اور جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اسکی بابت گواہی دیں گے " اور قول خدا کہ " کچھ چہرے تو اس روز چمکتے ہونگے اور اپنے پروردگار کیطرف دیکھتے ہونگے اور قول خدا کہ " نظریں اسکو نہیں پاتیں حالانکہ وہ بینائیوں کو محسوس کرتا ہے " اور قول خدا کہ " جو کچھ وہ دیکھتے ہیں انھوں نے اسے ایکمرتبہ اور سدرۃ المنتھیٰ کے پاس دیکھا تھا " اور قول خدا کہ " کسی کی شفاعت فائدہ

صواباً الا یتبین" (۳۸)، وقوله تعالیٰ "ما کان بشر ان یکلمه الله الا وحیاً" (الشوریٰ ۵۱) وقوله "کلا انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون" (المطففین ۱۵)، وقوله "هل ینظرون الا ان تاتیهم الملائکة او یاتی ربک" (انعام ۱۵۸)، وقوله "بل هم بلقاء ربهم کافرون" (سجده ۱۰) وقوله "فاعقبهم نفاقاً فی قلوبهم الی یوم یلقونه" (توبه ۷۷)، وقوله "فمن کان یرجوا لقاء ربه" (کهف ۱۱۰)، وقوله "ورآ المجرمون النار فظنوا انهم مواقعوها" (کهف ۵۳)، وقوله "و نضع الموازین القسط لیوم القیامة" (انبیاء ۴۷) وقوله "فمن ثقلت موازینه فاولئك هم المفلحون و من خفت موازینه" الخ (مومنون ۱۰۲، ۱۰۳)

فقال له امیر المومنین:

فاما قوله تعالیٰ "نسوا الله فنسیهم" انما یعنی نسوا الله فی دار الدنیا لم یعملوا بطاعته، فنسیهم فی الاخرة ای: لم یجعل لهم من ثوابه شیاً، فصاروا منسیین من الخیر، وکذالك تفسیر قوله عزوجل: "فالیوم ننساهم کما نسوا لقاء یومهم هذا" (اعراف) یعنی بالنسیان انه لم یثبهم کما یثیب اولیائه والذین کانوا فی دار الدنیا مطیعین ذاکرین حین امنوا به وبرسوله وخافوه بالغیب

واما قوله "وما کان ربك نسیاً"

نہیں پہونچائیگی مگر اس کی جس کو خدائے رحمٰن نے اجازت دی ہو٭ اور قول خدا کہ "بشر کی یہ منزلت نہیں ہے کہ اللہ اس سے بات کرے سوائے اس کے کہ وحی کا ذریعہ ہو۔ اور قول خدا "اتنا ہی نہیں اس دن وہ اپنے پروردگار کی رحمت سے بھی یقیناً محروم رہیں گے" اور قول خدا" ایا وہ اسکے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمہارا پروردگار آئے"۔ اور قول خدا" بلکہ وہ اپنے پروردگار کے حضور میں آنے کے ہی منکر ہیں اور قول خدا" پس (خدا نے) انکے دلوں میں اس دن تک کے لئے نفاق پیدا کر دیا جس دن کہ وہ خود اُس سے ملاقات کرینگے" اور قول خدا" پس جسکو اپنے پروردگار کے حضور جانے کی امید ہو" اور قول خدا" اور گنہگار آتش جہنم کو دیکھینگے اور یہ گمان کریں گے کہ اس میں اب گرے"۔ اور قول خدا" اور ہم قیامت کے دن انصاف کی میزانیں قائم کریں گے" اور قول خدا" پس جن کے پلے بھاری ہوں گے وہ فلاح پانیوالے ہونگے اور جسکے پلے ہلکے رہے وہ وہی ہیں جنھوں نے اپنے آپکو نقصان پہونچایا اور ہمیشہ جہنم میں رہنے والے ہوئے

امیر المؤمنینؑ: قول خدا" نسوا الله فنسیهم (توبہ ۶۷) سے یہ مقصود ہے کہ وہ دنیا میں اللہ کو بھول گئے ہیں یعنی اسکی اطاعت میں عمل نہیں کرتے۔ پس اللہ نے انکو آخرت میں بھلا دیگا یعنی انکے لئے کوئی ثواب قرار نہ دیگا وہ سب عمل خیر کو بھلا دینے والے ہیں اور اسی طرح قول خدا" آجکے دن بھی انھوں نے بھلا دیا جیسا کہ اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا" کی تفسیر کہ نسیان کی وجہ سے خدا ان کو ثواب نہیں دیگا جیسا کہ اپنے اولیا کو اور ان لوگوں کو دیتا ہے جو دنیا میں تھے، اللہ کے مطیع تھے، ذکر خدا کرتے تھے۔ اس پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے تھے اور غیب سے خوف کرتے تھے۔

اور قول خدا" وما کان ربك نسیاً" (مریم ۶۴)

٭ اور اس کیلئے اچھی بات کہی ہو گر یہ کہ آپنے سکوت اختیار کر دیا۔

فان ربنا تبارك وتعالیٰ علواً كبيراً ليس بالذی ينسی ولا يغفل، بل هو الحفيظ العليمُ وقد تقول العرب: لنسينا فلان فلا يذكرنا: ای انه لا يامرلهم بخير، ولا يذكرهم به.

حضرت علی علیہ السلام: واما قولهُ عزوجل "يوم يقوم الروح والملائكة صفاً لا يتكلمون الا من اذن له الرحمٰن وقال صوابا" وقوله "والله ربنا ما كنا مشركينَ" وقوله عزوجل "يوم القيمة يكفر بعضكم ببعض ويلعن بعضكم بعضاً" وقوله عزوجل "ان ذالك لحق تخاصم اهل النار" وقوله "لا تختصموا لدی وقد قدمت اليكم بالوعيد" وقوله اليوم نختم علی افواههم وتكلمنا ايديهم وتشهد ارجلهم بما كانوا يكسبون" فان ذالك فی مواطن غير واحد من مواطن ذالك اليوم الذی كان مقداره خمسين الف سنة، المراد: يكفر اهل المعاصی بعضهم ببعض، ويلعن بعضهم بعضاً، والكفر فی هذه الاية: "البرائة" يقول فيبرأ بعضهم من بعض، ونظيرها فی سورة ابراهيم قول الشيطان "انی كفرت بما اشركتمون من قبل" ۲۲ وقول ابراهيم خليل الرحمٰن: "كفرنا بكم" يعنی تبرانا منكم.

ثم يجتمعون فی مواطن اخر يبكون

اس میں شک نہیں کہ ہمارا پروردگار بہت عالی مرتبت اور کبیر ہے اسکے لئے نہ ہی نسیان ہے اور نہ غفلت بلکہ وہ حفیظ اور علیم ہے انکے لئے عرب کہتے تھے کہ ہم فلاں شخص کو بھول گئے ہیں اس لئے اس کا ذکر نہیں کرتے یعنی وہ ان کو نہ اچھی بات کا حکم دیتا ہے اور نہ ان کا ذکر کرتا ہے۔

امیرالمومنینؑ: قول خدا "یوم یقوم الروح والملائکة صفا لا یتکلمون الا من اذن له الرحمٰن وقال صوابا" (النبا ۳۸) اور قول خدا "والله ربنا ما کنا مشرکین" (انعام ۲۳) اور قول خدا "یوم القیمة یکفر بعضکم ببعض ویلعن بعضکم بعضاً (عنکبوت ۲۵) اور قول خدا "ان ذلك لحق تخاصم اهل النار" (صٓ ۶۴) اور قول خدا "لا تختصموا لدی وقد قدمت الیکم بالوعید (قٓ ۲۸) اور قول خدا" الیوم نختم علی افواههم وتکلمنا ایدیهم وتشهد ارجلهم بما کانوا یکسبون" (یٰسین ۶۵) یعنی آج ہم انکے منہ پر مہر لگا دیں گے اور انکے ہاتھ بولنے لگیں گے اور جو کچھ وہ دنیا میں کئے ہیں ان کے پیر اسکی گواہی دیں گے"۔ یہ سب باتیں مختلف مقامات سے متعلق ہیں جو ان مقامات سے مختلف ہیں جو اس دن کیلئے مخصوص ہیں جسکی مقدار پچاس ہزار سال ہے اسکا مقصد یہ ہے کہ بعض گنہگار بعض سے انکار کرینگے اور بعض بعض پہ لعنت کرینگے اور اس آیت سے انکار کریں گے یعنی "البرائة" سے بعض بعض سے برات کرینگے اس کی مثال سورۂ ابراہیم میں ہے شیطان کا قول ہے کہ جس کا تم نے مجھ کو شریک بنایا تھا میں تو اس کا پہلے ہی سے منکر ہو چکا تھا۔ (۲۲) اور قول ابراہیم خلیل کہ "ہم نے تم سے انکار کیا" یعنی تم سے بیزاری اختیار کی تھی۔

پھر وہ دوسرے مقام پر جمع ہوں گے جہاں وہ روتے بھی ہونگے

فيها، فلو ان تلك الاصوات فيها بدت لاهل الدنيا لازالت جميع الخلق عن معايشهم، وانصدعت قلوبهم الا ماشاء الله فلا يزالون يبكون حتى يستنفدوا الدموع، ويفضوا الى الدماء۔

ثم يجتمعون فى مواطن آخر فيستنطقون فيه فيقولون: "والله ربنا ماكنا مشركين" وهؤلاء خاصة هم المقربون فى دار الدنيا بالتوحيد، فلا ينفعهم ايمانهم بالله لمخالفتهم رسله وشكهم فيما اتوا به عن ربهم، ونقضهم عهودهم فى اوصيائهم واستبدالهم الذى هو ادنى بالذى هو خير، فكذبهم الله فيما انتحلوه من الايمان بقوله "انظر كيف كذبوا على انفسهم" فيختم الله على افواههم، ويستنطق الايدى والارجل والجلود، فتشهد بكل معصية كانت منهم، ثم يرفع عن السنتهم الختم فيقولون لجلودهم: لم شهدتم علينا؟ قالوا: انطقنا الله الذى انطق كل شيئ۔

ثم يجتمعون فى موطن آخر فيفر بعضهم من بعض لهول ما يشاهدونه من صعوبة الامر وعظم البلاء فذلك قوله عزوجل "يوم يفر المرءُ من اخيه ٥ وامه وابيه ٥ وصاحبته وبنيه ٥ الاية"

ثم يجتمعون فى موطن آخر يستنطق فيه اولياء الله واصفياؤه، فلا يتكلم احد الا من اذن له الرحمن وقال صوابا فيقام الرسل فيسئلون عن تادية الرسالة التى حملوها الى اممهم،

اگر یہ آوازیں اہل دنیا تک پہونچائی جائیں تو تمام مخلوق اپنا آرام چھوڑ دے اور ان کے قلوب پھٹ جائیں مگر جس کو خدا چاہے اور وہ ہمیشہ روتے رہتے یہاں تک کہ ان کے آنسو خشک ہوجاتے اور خون کے آنسو بہنے لگتے۔

پھر وہ ایک دوسرے مقام پر جمع ہونگے اور اسی سے متعلق باتیں کریں گے اور کہیں گے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور ہم مشرک نہیں ہیں۔ خاصکر یہ وہ لوگ ہیں جو دار دنیا میں موحد تھے مگر خدا و رسول کی مخالفت کی وجہ اور اس شک کی وجہ جو انہوں نے اپنے رب کے متعلق کیا تھا اور خدا کے اوصیاء سے نکث عہد کرنے اور ایک اچھی چیز کو ایک ادنیٰ چیز سے بدل دینے کی وجہہ ان کا ایمان انھیں کوئی فائدہ نہ پہونچائیگا۔ ان کو جو کچھ ایمان سے دیا گیا تھا انہوں نے اللہ کی تکذیب کی بقول خدا کہ "دیکھو کس طرح انہوں نے اپنے نفوس کو جھٹلا دیا" پس اللہ نے ان کے منہ پر مہر لگا دی اور انکے ہاتھ پاؤں اور جلد کو بولنا سکھا دیا اور وہ ان کے تمام گناہوں کی گواہی دینے لگے پھر خدا نے ان کی زبانوں سے مہر کو اٹھا لیا تو وہ اپنی کھالوں سے کہنے لگے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی۔ وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے ہم میں بات کرنے کی طاقت دیدی جو ہر چیز کو نطق عطا کرتا ہے۔

پھر وہ ایک دوسرے مقام پر جمع ہوں گے اور حکم کی سختی کی وجہ (یعنی عذاب کی سختی کی وجہ) اور مصیبت کی سختی کو مشاہدہ کر کے پریشان ہو کر ایک دوسرے سے بھاگتے پھریں گے اسی لئے خدا نے فرمایا کہ "اس دن آدمی اپنے بھائی سے اپنے ماں باپ سے اور اپنی بیوی اور بچوں سے بھاگتا پھرے گا۔" (عبس۔ پ ۳۰)

پھر وہ ایک دوسرے مقام پر جمع ہوں گے جہاں صرف اس کے منتخب بندے اور اولیاء بات کرنے والے ہونگے ان کے سوائے کوئی بات نہیں کریگا مگر وہ جس کو خدا نے اجازت دی ہو اور حق بات کہی ہو تمام رسول کھڑے ہونگے اور اپنی امتوں کو جو پیغام رسالت پہونچانے تھے اس کے

وتسئل الامم فتجحد كما قال الله تعالیٰ!
" فلنسئلن الذين ارسل اليهم ولنسئلن
المرسلين" (۶ الاعراف)

فيقولون" ماجائنا من بشير ولا نذير
فتشهد الرسل رسول الله فيشهد
بصدق الرسل، وتكذيب من جحدها
من الامم، فيقول ـــ لكل امة منهم
ـــ بلیٰ قد جائكم بشير ونذير والله
علیٰ كل شئ قدير". اى : مقتدر علیٰ
شهادة جوارحكم عليكم بتبليغ الرسل اليكم
رسالاتهم، كذلك قال الله ـــ لنبيه ـــ :
فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد
وجئنا بك علیٰ هؤلاء شهيدا فلا يستطيعون
رد شهادته، خوفا من ان يختم الله علیٰ
افواههم وان تشهد عليهم جوارحهم
بماكانوا يعملون، ويشهد علیٰ منافقى
قومه، وامته، وكفارهم بالحادهم،
وعنادهم ونقضهم عهده وتغييرهم
سنته، واعتدائهم علیٰ اهلبيته، و
انقلابهم علیٰ اعقابهم، وارتدادهم
علیٰ ادبارهم، واحتذائهم فى ذلك سنة
من تقدمهم من الامم الظالمة الخائنة
لانبيائها، فيقولون باجمعهم: "ربنا
غلبت علينا شقوتنا وكنا قوما ظالمين"
ثم يجتمعون فى موطن آخر يكون
فيه مقام محمد وهو "المقام المحمود"

متعلق سوال کریں گے اور امتوں سے پوچھا جائیگا کہ سب کچھ
جاننے کے بعد انہوں نے کیا کیا تھا جیسا کہ خدا فرماتا ہے "پس ہم
ان سے ضرور باز پرس کریں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے تھے اور
رسولوں سے بھی ضرور باز پرس کریں گے"۔ اور وہ جواب دیں گے کہ نہ
ہمارے پاس کوئی بشارت دینے والا آیا اور نہ ڈرانے والا۔
پس رسول خدا رسولوں کے سچے ہونے کی گواہی دیں گے اور امتوں
میں عمداً جھوٹ کہنے والوں کی تکذیب کریں گے۔ پس ہر امت
سے کہا جائیگا کہ ضرور تمہاری طرف بشیر و نذیر آئے تھے خدا
ہر شے پر قدرت رکھتا ہے یعنی وہ قدرت رکھتا ہے کہ تمہارے
اعضاء و جوارح سے گواہی دلوائے کہ اس نے رسولوں کو تمہارے
پاس اس کے احکام کی تبلیغ کیلئے بھیجا تھا یا نہیں چنانچہ خدا فرماتا
ہے اپنے نبی کے لئے ـــ پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے
ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنائیں گے پس
وہ اس بات کی استطاعت نہ رکھیں گے کہ آپ کی شہادت کو رد
کریں اسلئے کہ ان کو خوف ہوگا کہ کہیں خدا ان کے منہ پر مہر نہ لگادے
اور ان کے اعضا و جوارح انکی خلاف و نیز ان کے قوم کے منافقین
ان کی امت، کفار کے الحاد، ان کے بغض و عناد، انکی عہد شکنی
ان کے سنت کو تبدیل کرنے، انکے اہل بیت کو دشمن رکھنے، اپنے
پچھلے پیر پلٹ جانے اور ان کے مرتد ہو جانے اور ان کے
اپنے گذرے ہوئے گمراہ پیشواؤں کی پیروی کرنے کے
خلاف جو ظالم امتوں سے تھے اور اپنے پیغمبروں سے خیانت
کرتے تھے۔ گواہی : دینے لگیں۔
پس وہ سب کہنے لگیں گے کہ پروردگار ہم پر ہماری بدبختی
غالب آگئی اور ہم ظالم قوم سے ہو گئے۔
پھر وہ ایک دوسرے مقام پر جمع ہوں گے جو مقام محمدؐ
ہوگا اور یہی مقام محمود کہلاتا ہے۔ اور خدا کی ایسی حمد و ثنا

فيثني على الله بما لم يثن عليه احد قبله، ثم
يثني على الملائكة كلهم، فلا يبقى ملك الا
اثني عليه محمد، ثم يثني على الانبياء بما
لم يثن عليهم احد قبله، ثم يثني على كل
مومن ومومنة، يبدأ بالصديقين والشهداء ثم
الصالحين، فيحمده اهل السموات واهل
الارضين، فذلك قوله تعالى "عسى ان يبعثك
ربك مقاما محمودا (۷۹ بنی اسرائیل) فطوبى لمن
كان له في ذلك المكان حظ ونصيب۔

ثم يجتمعون في موطن آخر ويزال بعضهم عن
بعض، وهذا كله قبل الحساب فاذا اخذ في
الحساب شغل كل انسان بما لديه، نسأل
الله بركة ذلك اليوم۔

قال علي عليه السلام: واما قوله: "وجوه
يومئذ ناضرة ٥ الى ربها ناظرة ٥ (القيامة ۲۲)
ذلك في موضع ينتهي فيه اولياء الله عز وجل،
بعد ما يفرغ من الحساب، الى نهر يسمى:
"نهر الحيوان" فيغتسلون منه، ويشربون
من آخر فتبيض وجوههم، فيذهب عنهم
كل اذى وقذى ووعث، ثم يومرون
بدخول الجنة، فمن هذا المقام ينظرون
الى ربهم كيف يثيبهم، ومنه يدخلون
الجنة فذلك قول الله عز وجل في
تسليم الملائكة عليهم۔ "سلام
عليكم طبتم فادخلوها خالدين" فعند

کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کی ہو پھر تمام ملائکہ کی ثنا کریں گے
یہاں تک کہ کوئی ملک باقی نہ رہے گا پھر محمدؐ کی ثنا کریں گے پھر
تمام انبیاء کی ایسی ثنا کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کی ہو اس کے
بعد تمام مومنین و مومنات کی ثنا کریں گے۔ پھر صدیقین شہداء
اور صالحین کی تعریف شروع کریں گے پھر اہل زمین و آسمان
کی حمد کریں گے۔ چنانچہ قول خدا ہے کہ "قریب ہے کہ تمہارا
پروردگار تم کو مقام محمود پر مبعوث کرے (بنی اسرائیل)
پس خوشحال اس کا جس کے لئے اس مقام میں حصہ ہو اور
وہ صاحب نصیب ہوگا۔

پھر وہ ایک دوسرے مقام پر جمع ہوں گے اور بعض بعض
کو اپنے سے دور کرتے ہوں گے۔ یہ سب حساب سے پہلے
ہوگا اور جب حساب شروع ہوگا ہر انسان اپنے حساب کے
بارے میں مشغول ہو جائے گا۔ ہم اس روز اللہ کی برکت کا
سوال کرتے ہوں گے

امیر المومنینؑ: اس کا ارشاد ہے کہ کچھ چہرے تو اس دن
چمکتے ہوں گے اور اپنے پروردگار کی (نعمتوں کی) طرف دیکھتے
ہوں گے یہ اس جگہ ہوگا جو اولیائے خدا کا انتہائی مقام ہوگا۔
اس میں سے چند حساب سے فارغ ہونے کے بعد ایک نہر میں غسل
کریں گے جس کا نام نہر حیات ہے۔ اس کے بعد ایک
دوسری نہر سے پئیں گے جس سے ان کے چہرے سفید نورانی
ہو جائیں گے۔ پس ان سے ہر قسم کی اذیت، خلش اور مصیبت
دور ہو جائے گی۔ پھر انہیں جنت میں داخل کرنے کا حکم دیا
جائے گا۔ پس کون ہے جو اس مقام پر ہو اور اپنے رب کی
طرف نہ دیکھے کہ وہ کس طرح وہاں پہونچے۔ اسی مقام سے وہ
جنت میں داخل ہوں گے۔ پس ان پر ملائکہ کے سلام کرنے سے
متعلق خدا کا ارشاد ہے کہ "سلام ہو تم پر کہ اب تم پاکیزہ ہو

ذالك قوله تعالىٰ " اُدخلوا بدخول الجنة وانظر الى ما وعدهم الله عزوجل، فلذلك قوله تعالىٰ " الى ربها ناظرة " والناظرة فى بعض اللغة "هى" : المنتظرة المرتسمع الى قوله تعالىٰ " فناظرة بم يرجع المرسلون " اى : منتظرة بم يرجع المرسلون ؟ واما قوله " ولقد رآه نزلةً اُخرىٰ عند سدرة المنتهىٰ " يعنى : محمداً كان عند سدرة المنتهىٰ حيث لايجاوزها خلق من خلق الله عزوجل، وقوله ـ فى آخر الآية ـ " مازاغ البصر وما طغىٰ لقد رأىٰ من آيات ربه الكبرىٰ " رأىٰ جبرئيل فى صورته مرتين : هٰذه مرة ومرة اخرىٰ، وذلك ان خلق جبرئيل خلق عظيم، فهو من الروحانيين الذين لا يدرك خلقهم، ولا صفتهم الا الله رب العالمين۔

قال على عليه السّلام واما قوله : " ما كان لبشر ان يكلمه الله الا وحياً اَو من وراء حجاب او يرسل رسولاً فيوحى باذنه ما يشاء " كذلك قال الله تعالىٰ قد كان الرسول يوحى اليه رسل من السماء فتبلغ رسل السماء الى الارض وقد كان الكلام بين رسل اهل الارض وبينه من غير ان يرسل بالكلام مع رسل اهل السماء

اور ہمیشہ جنت میں رہو" اسی مقام کے لئے قول خدا ہے کہ " جنت میں داخل ہو کر ثواب حاصل کرو۔ دیکھو کہ خدائے عزوجل نے ان سے کیا وعدہ کیا تھا۔ اسی لئے قول خدا ہے کہ " اپنے رب کی طرف دیکھنے والی ہیں" بعض لغت میں ناظرۃ کی معنی "ھی" ہے (یعنی انکھ) وہ منتظر ہوگی کیا تو نے قول خدا نہیں سنا کہ دیکھنے والی ہوگی اس مقام کو کہ جہاں سے رسول واپس ہونگے " یعنی وہ منتظر ہوگی۔ رسول کہاں سے لوٹے۔ قول خداوندی ہیکہ " ایک مرتبہ اس کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس نازل ہوتے ہوئے دیکھا تھا (النجم ۲) یعنی محمدؐ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس تھے جس کے آگے خدا کی مخلوق میں سے کوئی بھی آگے نہ بڑھا تھا۔ اور اس کا قول آخر آیت میں ہے کہ " نہ تو اس (رسول) کی نظر نے کجی کی اور نہ اُچٹ گئی بیشک انہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیوں میں سے بڑی نشانیاں دیکھیں (النجم) جبرئیل کو انکی اصلی صورت میں دو مرتبہ دیکھا۔ ایک مرتبہ تو یہیں پر اور دوسری دفعہ اس کے بعد اور یہ کہ جبرئیل کا پیدا کیا جانا ایک خلقتِ عظیم ہے اور وہ روحانیین سے ہے جس کا مخلوق ادراک نہیں کر سکتی اور ان کی صفت کو سمجھ نہیں سکتی سوائے خداوند رب العالمین کے۔

امیر المومنین : قول خدا " کسی بشر کی یہ منزلت نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے مگر بذریعہ وحی یا پس پردہ سے یا کسی رسول کو بھیجدے پھر جو چاہے اپنے حکم سے وحی پہونچائے (شوریٰ ع ۵) اسی طرح خداوند تعالیٰ نے فرمایا " یہ رسول ہی تھا کہ جس کے پاس آسمانی پیامبر (فرشتے) وحی لاتے تھے اور آسمانی پیامبر زمین پر تبلیغ کرتے تھے اور ارضی رسولوں اور ان کے درمیان مکالمہ ہوتا تھا جو اس پیام کے علاوہ ہوتا تھا جو آسمانی پیامبر (فرشتے) کے ساتھ بھیجا جاتا تھا۔

وقد قال رسول الله: "يا جبرئيل هل رأيت ربك"؟ فقال جبرئيل "ان ربي لا يرى"

فقال رسول الله "من اين تاخذ الوحي"؟ قال "اخذه من اسرافيل" قال "ومن اين ياخذه اسرافيل"؟ قال "ياخذه من ملك فوقه من الروحانيين" قال "ومن اين ياخذه ذلك الملك"؟ قال "يقذف في قلبه قذفاً"

فهذا وحي، وهو كلام الله عز وجل، وكلام الله ليس بنحو واحد، منه: ما كلم الله به الرسل، ومنه ما قذف في قلوبهم، ومنه رؤيا يراها الرسل، ومنه وحي وتنزيل يتلى ويقرأ فهو كلام الله عز وجل.

قال علي عليه السلام: واما قوله "كلا انهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون" فانما يعني به يوم القيامة عن ثواب ربهم لمحجوبون: وقوله تعالى "هل ينظرون إلا ان تاتيهم الملائكة أو ياتي ربك او ياتي بعض ايات ربك" (انعام ۱۵۸) يخبر محمداً عن المشركين والمنافقين الذين لم يستجيبوا الله و لرسوله، فقال "هل ينظرون الا ان تاتيهم الملائكة وحيث لم يستجيبوا الله ولرسوله او ياتي ربك او ياتي بعض ايات ربك يعني بذلك: العذاب، ياتيهم في دار الدنيا كما عذب القرون الاولى، فهذا خبر يخبر به النبي عنهم

اور رسول اللہ نے دریافت فرمایا کہ اے جبرئیل کیا تم نے کبھی اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔ جبرئیل نے جواب دیا کہ میرا رب نظر نہیں آتا۔ رسول اللہ نے پوچھا کہ تم وحی کہاں سے حاصل کرتے ہو جواب دیا کہ میں اسرافیل سے حاصل کرتا ہوں حضرتؐ نے پوچھا کہ اسرافیل کہاں سے حاصل کرتے ہیں جواب دیا کہ وہ ایک فرشتے سے حاصل کرتے ہیں جو روحانیین سے بھی بلند درجہ کا ہے۔ دریافت فرمایا کہ وہ فرشتہ کہاں سے حاصل کرتا ہے۔ عرض کیا کہ اسکے قلب پر وارد ہوتا ہے۔ پس یہ وحی ہے اور کلام خدائے عزوجل ہے خدا کا کلام ایک ہی طرح پر نہیں ہوتا۔ اس میں سے کچھ تو اللہ کا کلام رسولوں کے ساتھ ہے کچھ وہ ہے جو ان کے قلوب پر وارد ہوتا ہے۔ کچھ خواب ہیں جو رسول دیکھتے ہیں اور کچھ وحی ہے جو نازل ہوتی ہے اور تلاوت کی جاتی ہے اور پڑھی جاتی ہے۔ وہ خدائے عزوجل کا کلام ہے۔

امیرالمومنین: مگر ارشاد خداوندی ہے کہ وہ اس روز اپنے پروردگار سے محجوب رہیں گے" یعنی یہ قیامت کے روز ضرور اپنے رب کے ثواب سے محروم رہیں گے۔ اور قول خدا "کیا وہ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے یا تمہارا پروردگار آئے یا تمہارے رب کی کچھ نشانیاں آئیں۔ (انعام ۱۵۸)۔

محمدؐ نے مشرکین اور منافقین کے ان افراد کو خبر دی تھی جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کو قبول نہ کیا تھا کہ "کیا وہ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں اور جب انہوں نے نہ ہی اللہ کو مانا ہے اور نہ اس کے رسول کو یا ان کا رب یا اس کی بعض نشانیاں ان کے پاس آئی ہیں۔ اس دار دنیا میں ان پر عذاب نازل ہوگا جیسا کہ قرون اولیٰ پر نازل ہوا تھا۔ یہ وہ خبر ہے جو نبی نے انھیں پہونچائی تھی پھر

ثم قال "یوم یاتی بعض آیات ربک لا ینفع نفساً ایمانها لم تکن آمنت من قبل الآیة" یعنی لم تکن آمنت من قبل ان تاتی هذه الآیة، وهذه الآیة هی: طلوع الشمس من مغربها، وقال فی آیة اخری "فاتاهم الله من حیث لم یحتسبوا" یعنی: ارسل علیهم عذاباً وکذلک اتیانه بنیانهم حیث قال: "فاتی بنیانهم من القواعد" یعنی: ارسل علیهم العذاب

قال علی علیه السلام: واما قوله عزوجل "بل هم بلقاء ربهم کافرون" وقوله "الذین یظنون انهم ملاقوا ربهم" وقوله "الی یوم یلقونه" وقوله "فمن کان یرجوا لقاء ربه فلیعمل عملاً صالحاً" یعنی البعث، فسماه الله لقاء، کذلک قوله "من کان یرجوا لقاء الله فان اجل الله لآت" یعنی من کان یومن انه مبعوث فان وعد الله لآت: من الثواب، والعقاب فاللقاء هاهنا لیس بالرویة، واللقاء هو البعث، وکذلک: "تحیتهم یوم یلقونه سلام" یعنی: انه لا یزول الایمان عن قلوبهم یوم یبعثون۔

قال علی علیه السلام: واما قوله عزوجل "ورا المجرمون النار فظنوا انهم مواقعوها" (۵۳ کهف) یعنی تیقنوا انهم یدخلونها

فرمایا "اُس روز جب کہ تمہارے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہونگی کسی کو اس کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہ پہونچائیگا اگر ان نشانیوں سے پہلے وہ ایمان نہ لایا ہو یعنی ان نشانیوں کے ظاہر ہونے سے قبل اگر ایمان نہ قبول کیا ہو۔ ایک نشانی یہ ہوگی کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا" اور دوسری نشانی سے متعلق فرمایا کہ ایسا عذاب آئے گا جو وہم وگمان میں بھی نہ ہوگا" یعنی ان پر عذاب نازل کیا جائیگا اور اسی طرح ان کی بنیادوں میں داخل ہوجائے گا۔

اور فرمایا "ان کے قواعد سے ان کی بنیادتک پہونچ جائیگا" یعنی ان پر عذاب نازل کیا جائے گا۔

امیر المومنینؑ:

حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "بلکہ وہ اپنے پروردگار کے حضور میں آنے ہی کے منکر ہیں" (۱۰ السجدہ پ۲۱) وہ نیز قول خدا کہ "وہ لوگ جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے پروردگار کے سامنے پلٹ کرجانا ہے (۴۶ البقرہ)۔ اور قول خدا "پس جس کو اپنے رب کے سامنے جانے کی امید ہو اسے چاہیئے کہ نیک عمل بجالائے (کہف ۱۱۰) مرنے کے بعد اٹھنے کو خدا نے لقاء کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اسی طرح اس کا قول ہے کہ "جو اللہ سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہو ضرور اسکا وقت آجائیگا" یعنی جو اس بات پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ اٹھایا جائیگا تو اللہ کا وعدہ ضرور ثواب وعقاب سے پورا ہوگا۔ یہاں لقاء سے مراد دیکھنا نہیں ہے بلکہ لقاء سے مراد مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوکر اٹھنا ہے۔ اور اسی طرح "جس دن یہ لوگ خدا سے ملیں گے سلام اُن کا اعلیٰ مدارات ہوگا" (الاحزاب پ۲۲) یعنی جس روز وہ اٹھائے جائینگے انکا ایمان ان کے قلوب سے زائل نہ ہوگا۔

امیر المومنینؑ: قول خدا "مجرمین آتش جہنم کو دیکھینگے اور گمان کریں گے کہ ہم اب گرے" (۵۳ الکہف)

یعنی یقین رکھو کہ وہ ضرور جہنّم میں داخل ہوں گے اور

وکذلک قوله "انی ظننت انی ملاق حسابیه" واما قوله عزوجل للمنافقین "ویظنون بالله الظنونا" فهو ظن شک ولیس ظن یقین، والظن ظنان: ظن شک و ظن یقین فما کان من امر المعاد من الظن فهو ظن یقین، وما کان من امر الدنیا فهو ظن شک۔

قال علی علیہ السلام: واما قوله عزوجل "ونضع الموازین القسط لیوم القیامة فلا تظلم نفس شیئاً" فهو: میزان العدل یوخذ به الخلایق یوم القیامة، بدین الله تبارک وتعالیٰ، الخلایق بعضهم من بعض، ویجزیهم باعمالهم، ویقتص للمظلوم من الظالم، و معنی قوله: "فمن ثقلت موازینه"، "ومن خفت موازینه" فهو: قلة الحساب وکثرته، والناس یومئذ علی طبقات ومنازل، فمنهم من یحاسب حساباً یسیراً وینقلب الی اهله مسروراً، ومنهم الذین یدخلون الجنة بغیر حساب، لانهم لم یتلبسوا من امر الدنیا، وانما الحساب هناک علی من تلبس بها ههنا، ومنهم من یحاسب علی النقیر[1] والقطمیر[2] ویصیر الی عذاب السعیر، و منهم ائمة الکفر وقادة الضلالة، فاولئک لا یقیم لهم یوم القیامة وزناً، ولا یعبوبهم بامره ونهیه یوم القیامة وهم فی جهنم خالدون،

اسی طرح قول خدا کہ "میں تو یقین رکھتا تھا کہ مجھے حساب دینا پڑے گا" (الحاقہ ۲۹) مگر قول خدا منافقین کیلئے ہے کہ "وہ اللہ سے متعلق مختلف گمان کرتے ہیں" وہ شک کا گمان ہے یقین کا گمان نہیں۔ گمان دو قسم کا ہوتا ہے شک کا گمان اور یقین کا گمان۔ جو گمان قیامت کے امر سے متعلق ہو وہ یقین کا ظن ہے اور جو گمان دنیا کے امور سے متعلق ہو وہ شک کا گمان ہے۔

امیرالمومنین: قول خدا ہے کہ "ہم قیامت کے روز انصاف کی میزانیں قائم کریں گے پس کسی نفس پر ذرا سا بھی ظلم نہیں کیا جائیگا" (انبیاء ۴۷) یہ وہ عدل کی ترازو ہوگی جس سے قیامت کے روز اللہ کے دین سے متعلق لوگوں سے مواخذہ کیا جائے گا۔ نیز مخلوق میں سے بعض بعض سے مواخذہ کریں گے اور انکو انکے اعمال کی جزا دی جائے گی اور ظالم سے مظلوم کا قصاص لیا جائے گا۔ اس قول خدا کی معنیٰ یہ ہے کہ "جس کے پلّے بھاری ہو گئے" "اور جسکے پلّے ہلکے رہے" وہ حساب کی قلت اور کثرت کی وجہ ہے۔ لوگ اس روز مختلف طبقات اور درجات میں ہوں گے ان میں سے چند وہ ہوں گے جن کا حساب آسان اور مختصر ہوگا اور وہ اپنے اہل و عیال کے پاس خوش خوش جائیں گے اور ان میں سے بعض لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے کیونکہ وہ امر دنیا میں الودہ نہ ہوئے تھے۔ بتحقیق کے جو شخص اس دنیا میں جتنا زیادہ الودہ ہوگا اتنا اس سے زیادہ حساب لیا جائے گا۔ اور ان میں سے بعض کا حساب چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی ہوگا اور وہ جلانیوالے عذاب کی طرف بھیج دیئے جائیں گے۔ ان میں سے بعض ائمہ کفر اور گمراہی کے قائد ہوں گے جن کا قیامت کے روز کوئی وقار نہ ہوگا اور اسکے کسی امر و نہی کا خیال نہ کیا جائیگا اور وہ ہمیشہ جہنم میں

[1] معنا نہ گڑھا جو کھجور کی گٹھلی کی پشت پر ہوتا ہے [2] کھجور کی گٹھلی پر کا باریک پوست ...... یعنی حقیر۔ نقیر و قطمیر سے مراد کم و بیش

وتلفح وجوههم النار، وهم فيها كالحون.

ومن سوال هذا الزنديق ان قال اجد الله يقول "قل يتوفيكم ملك الموت الذى وكل بكم (السجده ۱۱) ومن موضع آخر يقول "الله يتوفى الانفس حين موتها" (زمر ۴۲) "الذين تتوفاهم الملائكة طيبين" (نحل ۳۲) وما اشبه ذلك فمرة يجعل الفعل لنفسه ومرة لملك الموت، ومرة للملائكة:

واجده يقول "فمن يعمل من الصالحات وهو مومن فلا كفران لسعيه" (انبياء ۹۴).

ويقول" واني لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدى" (طه ۸۲). اعلم في الآية الاولى: ان الاعمال الصالحة لا تكفر، واعلم في الثانية: ان الايمان والاعمال الصالحات لا تنفع الا بعد الاهتداء.

واجده يقول: "وسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا" (زخرف ۴۵) فكيف يسأل الحي من الاموات قبل البعث والنشور.

واجده يقول: "انا عرضنا الامانة على السموات والارض والجبال فابين ان يحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه كان ظلوما جهولا" (احزاب ۷۲) فما هذه الامانة ومن هذا الانسان؟ وليس من صفته العزيز العليم التلبيس على عباده.

رہیں گے۔ ان کے چہروں کو آگ جلا دیگی اور اس میں معذوب رہیں گے۔ زندیق کے اس سوال سے کہ میں نے دیکھا ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ "یہ کہہ دو کہ ملک الموت جو تم پر معین کیا گیا ہے وہ تمہارا خاتمہ کریگا" اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے کہ "اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت لے لیتا ہے" "وہ لوگ جنکا خاتمہ فرشتوں نے ایسی حالت میں کیا ہوگا کہ وہ پاک و صاف ہوں گے" ان میں کونسی بات صحیح ہے کہ اس فعل کو اپنے سے منسوب کرتا ہے۔ اور ایک مرتبہ ملک الموت سے اور ایک مرتبہ ملائکہ سے۔

اور میں اس کو یہ کہتے ہوئے پاتا ہوں کہ جو شخص مومن ہونے کی حالت میں نیکیاں کریگا اس کی کوشش کی ناقدری نہ کیجائیگی" و نیز فرمایا ہے کہ "میں اسکو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور ہدایت یافتہ بھی ہو ضرور بخشنے والا ہوں" میں پہلی آیت میں دیکھتا ہوں کہ اعمال صالحہ کے ساتھ کوئی کفر اختیار نہ کریگا اور دوسری آیت میں ہے کہ ایمان اور نیک اعمال بغیر ہدایت پانے کے کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتے۔

و نیز خدا کو یہ کہتے ہوئے پاتا ہوں کہ" اپنے رسول جو ہم نے تم سے پہلے بھیجے تھے ان سے پوچھ لو" (زخرف)

زندہ لوگ مُردوں سے ان کے اٹھائے جانے اور (قیامت کے روز) زندہ کئے جانے سے پہلے کس طرح سوال کریں گے

و نیز میں اسکو یہ کہتے ہوئے پاتا ہوں کہ" بیشک ہم نے اس امانت کو آسمانوں کے زمین کے اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو ان سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا یقیناً وہ اپنے حق میں بڑا ظالم اور نادان تھا۔ یہ امانت کیا چیز ہے اور یہ انسان کون ہے۔ جو عزیز و علیم کی صفت سے نہیں ہے۔ وہ بندوں سے مکر و فریب کرتا ہے۔

واجده قد شهر هفوات انبيائه:
بقوله: "وعصى آدم ربه فغوى" (طه ۱۲۱) وبتكذيبه نوحاً لما قال "ان ابنى من اهلى" (هود ۴۵)
بقوله: "انه ليس من اهلك" (هود ۴۶)
وبوصفه ابراهيم بانه: عبد كوكباً مرة، ومرة قمراً، ومرة شمساً، وبقوله فى يوسف "ولقد همت به وهم بها لولا ان رأى برهان ربه" (يوسف ۲۴) وبتهجينه موسىٰ حيث قال: "رب ارنى انظر اليك قال لن ترانى ...." (اعراف ۱۴۳) وببعثه على داود جبرئيل وميكائيل حيث تسور المحراب، وبحبسه يونس فى بطن الحوت حيث ذهب مغضباً واظهر خطأ الانبياء وزللهم، ووارىٰ اسم من اغتر وفتن خلقاً وضل واضل، وكنىٰ عن اسمائهم فى قوله "ويوم يعض الظالم على يديه يقول يا ليتنى اتخذت مع الرسول سبيلا يا ويلتى ليتنى لم اتخذ فلاناً خليلا لقد اضلنى عن الذكر بعد اذ جائنى" (فرقان ۲۷)
فمن هذا الظالم الذى لم يذكر من اسمه ما ذكر من اسماء الانبياء؟
واجده يقول: "وجاء ربك والملك صفاً صفاً" (فجر ۲۲) "وهل ينظرون الا ان يأتى ربك او يأتى بعض آيات ربك (انعام ۱۵۸)

اور میں جانتا ہوں کہ اُس کے انبیا سے متعلق بیہودہ باتیں مشہور کردی گئی ہیں۔ چنانچہ قول خدا کہ "آدم نے اپنے رب کے حکم کے خلاف کیا لہذا ناکام رہے" اور نوحؑ کو جھٹلایا جب کہ انھوں نے کہا تھا کہ "میرا بیٹا تو یقیناً میرے اہل سے ہے" اور قول خدا ہے کہ "بتحقیق کہ وہ تمہارے اہل سے نہیں ہے" اور ابراہیم کا وصف کیا کہ انھوں نے ایک مرتبہ ایک ستارہ کی عبادت کی ایک مرتبہ چاند کی اور ایک مرتبہ آفتاب کی اور یوسفؑ سے متعلق قول خدا ہے کہ "ضرور (زلیخا) نے بدی کا قصد کیا تھا اور (یوسفؑ) بھی زلیخا سے ایسا قصد کرتے اگر اپنے رب کی دلیل دیکھتے ہوئے نہ ہوتے" اور موسیٰؑ کی تذلیل میں کہتے ہیں جبکہ انھوں نے کہا تھا کہ "اے میرے رب تو مجھے نظر آجا کہ میں تجھے دیکھ لوں خدا نے فرمایا کہ تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا" اور اس نے جبرئیل اور میکائیل کو داؤدؑ کے پاس بھیجا تھا جب کہ انھوں نے محراب میں علامتیں بنائی تھیں۔ اور اس نے یونس کو مچھلی کے پیٹ میں حبس کردیا تھا جبکہ وہ غصہ سے چلے گئے تھے اور .... انتوں نے انبیاء کی لغزشوں اور خطا کو ظاہر کیا اور میں ان کے نام دیکھتا ہوں جنھوں نے مخلوق میں فتنہ وفساد پیدا کیا خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو گمراہ کیا۔ خدا نے کنایتہً فرمایا ہے کہ "اس دن ظالم اپنے دونوں ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹ کاٹ کھائے گا اور کہیگا کہ کاش میں نے رسول کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے خرابی میری کاش میں فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا یقیناً اس نے مجھکو ذکر سے بھٹکا دیا بعد اس کے کہ وہ میرے پاس آچکا تھا"۔ پس وہ ظالم کون ہے جسکے نام کا خدا نے ذکر نہیں کیا اور جو کچھ ذکر کیا وہ سب انبیاءؑ کے نام ہیں اور میں اسکو کہتے ہوئے پاتا ہوں کہ "تمہارا پروردگار اور فرشتے صف بہ صف آموجود ہوں گے" "اور کیا وہ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمہارا پروردگار آئے

" ولقد جئتمونا فرادى" (۹۴ انعام)
فمرة يجيئهم، ومرة يجيئونه
واجده: يخبر انه يتلو نبيه شاهد
منه، وكان الذي تلاه عبد الاصنام برهة
من دهره۔
واجده يقول: ثم لتسئلن يومئذ عن
النعيم (تكاثر ۸) فما هذا النعيم الذي
يسئل العباد عنه؟
واجده يقول " بقية الله خير لكم
(هود ۸۶) ما هذه البقية؟
واجده يقول " يا حسرتى على ما فرطت
فى جنب الله (زمر ۵۶) " واينما تولوا
فثم وجه الله (بقره ۱۱۵) " وكل شئ هالك
الا وجهه (قصص ۸۸) " واصحاب اليمين
ما اصحاب اليمين" (واقعه ۲۷) واصحاب
الشمال ما اصحاب الشمال (واقعه ۴۱)
ما معنى: الجنب، والوجه واليمين والشمال
فان الامر فى ذالك ملتبس جدا؟
واجده يقول: " الرحمن على العرش
استوى" (طه ۵) ويقول: ءامنتم
من فى السماء (ملك ۱۶) "وهو الذي
فى السماء اله و فى الارض اله (زخرف ۸۴)
"وهو معكم اينما كنتم" (الحديد ۴)
"ونحن اقرب اليه من حبل الوريد"
(ق ۱۶) ما يكون من نجوى ثلاثة الا
هو رابعهم.... (مجادله ۷)

یا تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آئیں"، (۱۵۸ انعام)
ونیز قول خدا کہ " تم ہمارے پاس ایک ایک کرکے آئے" بعض
وقت تو (رحمت خدا ہی) انکے پاس آتی ہے اور بعض وقت وہ لوگ اسکے
پاس آتے ہیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ وہ خبر دیتا ہے کہ " اسکے نبی کے
پیچھے ہی پیچھے اس کا ایک گواہ ہے
ونیز وہ فرماتا ہے کہ " اس روز نعمتوں کی بابت ضرور باز پرس
کی جائے گی (تکاثر ۸) پس یہ کیا نعمتیں ہیں جن کے متعلق
بندوں سے سوال کیا جائے گا۔
وہ فرماتا ہے کہ " خدا نے تمہارے لئے جو کچھ باقی رکھا وہی تمہارے لیے بہتر ہے"
یہ باقی رہنے والی کیا چیز ہے؟
وہ نیز وہ فرماتا ہے کہ " ہائے افسوس میں نے جنب اللہ کے بارے
میں بہ کمی کی کی" اور قولہ " پھر تم جس طرف منہ کروگے خدا کا
چہرہ ادہر ہی ہوگا" اور قولہ " ہر شئے ہلاک ہونیوالی ہے
سوائے اس کے چہرہ کے" اور قول خدا " اور داہنے ہاتھ والے
لوگ ہیں، داہنے ہاتھ والے لوگ کون ہیں" اور بائیں ہاتھ والے
ہیں۔ بائیں ہاتھ والے کون ہیں۔ بازو۔ چہرہ، دائیں ہاتھ والے
اور بائیں والے کے کیا معنی ہیں۔ یہاں پر یہ بات بالکل پوشیدہ ہے
وہ نیز فرماتا ہے کہ " وہ رحمن عرش (یعنی تمام عالموں پر) حاوی
ہے" اور یہ قول کہ " کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے۔ اس سے جو آسمان
میں ہے"۔ اور وہ وہی ہے جو آسمانوں میں بھی معبود ہے
اور زمین میں بھی معبود ہے"۔
"اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو"۔
" اور فرماتا ہے کہ " ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ
قریب ہیں"
" کسی راز میں تین ایسے (شریک) نہیں ہوتے کہ وہ خود انکا
چوتھا نہ بن جاتا ہو اور نہ پانچ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ان کا

واجده يقول: "وان خفتم الا تقسطوا فی اليتامی نكاح النساء"، ولا كل النساء ايتام. فما معنى ذلك؟

واجده يقول: قل انما اعظكم بواحدة" (سبا ۴۶)
فماهذه الواحدة؟

واجدة يقول: "وما ارسلناك الا رحمة للعالمين" (انبياء ۱۰۷) وقد اری مخالفی الاسلام معتكفين على باطلهم، غير مقلعين عنه، واری غيرهم من اهل الفساد مختلفين فی مذاهبهم، يلعن بعضهم بعضا، فای موضع للرحمة العامة لهم المشتملة عليهم؟

واجده قد بين فضل نبيه على سائر الانبياء، ثم خاطبه فی اضعاف ما اثنی عليه فی الكتاب من الازراء عليه، وانتقاص محله، وغير ذلك من تهجينه وتانيبه، مالم يخاطب احدا من الانبياء مثل قوله:
"ولو شاء الله لجمعهم على الهدی فلا تكونن من الجاهلين" (انعام ۳۵) وقوله "ولولا ان ثبتناك لقد كدت تركن اليهم شيئا قليلا" (اسراء ۷۴) "اذا لاذقناك ضعف الحياة وضعف الممات ثم لا تجد لك علينا نصيرا" (اسراء ۷۵) وقوله "وتخفی فی نفسك ما الله مبديه وتخشی الناس والله احق ان تخشا" (احزاب ۳۷) وقوله "وما ادری

چھٹا نہ ہو اور نہ اُس سے کم ہوتے ہیں اور نہ اس سے زیادہ مگر یہ کہ جہاں کہیں بھی وہ ہوں وہ خود انکے پاس ہوتا ہے" ونیز وہ فرماتا ہے کہ "اگر تم کو خوف ہے کہ تم یتیموں اور عورتوں سے نکاح کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے" تمام عورتیں تو یتیم نہیں پھر اسکے کیا معنی؟ ونیز میں اس کے قول کو دیکھتا ہوں کہ "کہہ دو کہ سوائے اس کے نہیں کہ میں تو ایک ہی بات کی تم کو نصیحت کرتا ہوں"
پس یہ واحد کیا ہے؟
اور اس کا قول ہے کہ "تمھیں نہیں بھیجا مگر بنا کر رحمت تمام عالمین کے لئے" میں اسلام کے مخالفین کو دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے باطل پہ جمے ہوئے ہیں اور اس سے ہٹتے نہیں اور میں دوسروں کو دیکھتا ہوں جو اہل فساد سے ہیں اور مختلف مذاہب کے ہیں کہ بعض بعض پہ لعنت کرتے ہیں، پس رحمت عامہ کا کونسا مقام ہے جو ان لوگوں پہ مشتمل ہے۔
اور میں دیکھتا ہوں کہ تمام انبیاء پہ نبیؐ کی فضیلت کا ذکر ہے پھر وہ مخاطب ہوتا ہے اس امر کی طرف جس کی اس نے کتاب میں تعریف کی ہے اور جو ان لوگوں نے اس پہ عیب لگایا اور اس کے علاوہ ان باتوں کی طرف جو ان کو ذلیل اور حقیر کرتی ہیں۔ کسی اور نبیؐ سے خدا اس طرح مخاطب نہیں ہوا اسی کے قول کی مثال ہے کہ "اگر خدا چاہتا تو ان کو ہدایت پہ جبراً آمادہ کرتا پس تم جاہلوں میں سے ہرگز نہ ہونا" اور قول خدا کہ" اگر ہم نے تم کو ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو قریب تھا کہ تم بھی تھوڑا بہت ان کی طرف مائل ہو جاتے۔ اس صورت میں ہم تم کو دنیا کی زندگانی کا بھی دوہرا عذاب چکھاتے اور موت کے بعد کا بھی دوہرا۔ پھر تم ہمارے خلاف کسی کو اپنا مددگار نہ پاتے" اور قول خدا کہ "تم اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنیوالا تھا اور

ما يفعل بي ولا بكم" (احقاف ۹)
وقال "ما فرطنا في الكتاب من شيء" (انعام ۳۸)
"وكل شيء احصيناه في امام مبين (يس ۱۲)
فاذا كانت الاشياء تحصى في الامام وهو وصي النبي فالنبي اولى ان يكون بعيداً من الصفة التي قال فيها: وما ادري ما يفعل بي ولا بكم،
وهذه كلها صفات مختلفة، واحوال متناقضة وامور مشكلة، فان يكن الرسول والكتاب حقاً فقد هلكت لشكي في ذلك وان كانا باطلين فما علي من باس.

فقال امير المومنينؑ: سبوح قدوس رب الملائكة والروح، تبارك وتعالى، هو الحي الدائم، القائم على كل نفس بما كسبت، هات ايضاً ما شككت فيه.

قال: حسبي ما ذكرت يا امير المومنينؑ

قالؑ: سانبئك بتاويل ما سألت، وما توفيقي الا بالله، عليه توكلت واليه انيب، وعليه فليتوكل المتوكلون.

فاما قوله: "الله يتوفى الانفس حين موتها"، وقوله "يتوفاكم ملك الموت" "وتوفته رسلنا والذين تتوفيهم الملائكة طيبين، والذين تتوفيهم الملائكة ظالمي انفسهم،"

تم لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرا کرو" اور قول خدا کہ "میں یہ بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا"، اور قول خدا کہ "ہم نے کتاب میں کسی طرح کی کمی نہیں کی ہے"۔

"اور ہم نے تمام چیزوں کا امام مبین میں احصا کر دیا ہے"۔ (یسٰں ۱۲) پس جب تمام اشیا کا امام میں احصا کر دیا اور وہ نبیؐ کا وصی ہے۔ نبیؐ کا مقام ارفع و اعلیٰ ہے اس صفت کے بارے میں کہ خدا نے فرمایا ہے کہ نبی میں ان چیزوں کا ہونا بعید ہے کہ "میں نہیں جانتا کہ وہ (خدا میرے ساتھ) کیا کریگا اور تمہارے ساتھ کیا کرے گا یہ تمام مختلف صفات اور متضاد احوال اور مشکل امور ہیں۔ پس اگر رسول اور کتاب سچے ہیں تو اس بارے میں میں اپنے شک کی وجہ ہلاک ہوگیا اور اگر یہ دونوں باطل پر ہیں تو مجھ پر کوئی ہرج نہیں۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ ملائکہ اور روح کا پروردگار بہت پاک اور صاحب قدس ہے۔ وہ بے انتہا بزرگ اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے وہ ہر نفس کو جانتا ہے کہ اس نے کیا حاصل کیا اور اسی طرح میرے متعلق بھی جانتا ہے کہ میں نے اس میں کبھی کوئی شک نہیں کیا۔ عرض کیا کہ یا امیر المومنینؑ آپ نے جو فرمایا آیا یہ میرے لئے کافی ہے۔

امیر المومنینؑ: تو نے جو سوالات کئے ہیں انکی تاویل سے میں تجھے آگاہ کرونگا کوئی توفیق نہیں مگر اللہ کیساتھ میں اُسی پر توکل کرتا ہوں اور اسکی طرف رجوع کرتا ہوں اور توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے کہ" اللہ جانوں کو انکی موت کیوقت لے لیتا ہے (۴۲ الزمر ۲۴) اور قول خدا کہ "ملک الموت تمہارا خاتمہ کرتا ہے (السجدہ) اور ہمارے رسول اسکو مارتے ہیں" وہ لوگ پاک ہیں جن کو فرشتے مارتے ہیں و نیز وہ لوگ جنھیں فرشتے مارتے

فهو تبارك وتعالى اجل واعظم من ان يتولى ذالك بنفسه، وفعل رسله وملئكته فعله، لانهم بامره يعملون، فاصطفى جل ذكره من الملائكة رسلا وسفرة بينه وبين خلقه، وهم الذين قال الله فيهم "الله يصطفي من الملائكة رسلاً ومن الناس" فمن كان من اهل الطاعة تولت قبض روحه ملائكة الرحمة ومن كان من اهل المعصية تولت قبض روحه ملائكة النقمة، ولملك الموت اعوان من ملائكة الرحمة والنقمة يصدرون عن امره، وفعلهم فعله، وكل ما ياتون منسوب اليه، واذا كان فعلهم فعل ملك الموت، وفعل ملك الموت فعل الله، لانه يتوفى الانفس على يد من يشاء، ويعطي ويمنع، ويثيب ويعاقب على يد من يشاء، وان فعل امنائه فعله، كما قال: وما تشاؤن الا ان يشاء الله (المرسلت ۔ پ ۲۹)

وانما قوله: "ومن يعمل من الصالحات وهو مومن" فلا كفران لسعيه، وقوله واني لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا۔

ثم اهتدى، فان ذالك كله لا يغني الا مع الاهتداء، وليس كل من وقع عليه اسم الايمان كان حقيقاً

ہیں انھوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے۔ پس خدائے تبارک و تعالیٰ بہت بزرگ اور بڑا صاحب عظمت ہے کہ وہ بہ نفس نفیس خود ایسا کرے پس اس کے رسولوں اور ملائکہ کا فعل خود اسکا فعل ہے کیونکہ وہ اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں پس خداوند جلیل نے وصف کیا ہے کہ اس کے اور مخلوق کے درمیان ملائکہ میں سے بعض رسول اور پیامبر ہیں اور وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کہ "اللہ فرشتوں میں سے اور آدمیوں میں سے رسولوں کو چھانٹ لیتا ہے" (الحج ۔ ۱۵) پس جو اطاعت گذاروں سے ہوگا اس کی روح رحمت کے فرشتے قبض کرتے ہیں اور جو اہل معصیت ہوگا اس کی روح عذاب کے فرشتے قبض کرتے ہیں۔ یہ رحمت اور عذاب کے فرشتے ملک الموت کے مددگار ہیں۔ یہ اس کے حکم کو جاری کرتے ہیں لہذا ان کا فعل اس کا (خدا کا) فعل ہے۔ وہ جو کچھ (حکم) لاتے ہیں سب اسی کی طرف منسوب ہے جو ان کا فعل ہے ملک الموت کا فعل ہے اور ملک الموت کا فعل اللہ کا فعل ہے کیونکہ وہ (جس کے ذریعہ چاہتا ہے) کسی پر موت کو وارد کرتا ہے، عطا فرماتا ہے، روک لیتا ہے اور ثواب وعذاب نازل کرتا ہے۔ بتحقیق کہ اس کے امینوں کا فعل اس کا فعل ہے جیسا کہ ارشاد باری ہیکہ "جب تک خدا کی مرضی نہ ہو تم ایسا چاہ ہی نہیں سکتے" (المرسلت ۔ پ ۲۹) اور خدا کا قول کہ "جس نے عمل نیک کیا وہ مومن ہے" پس اس کوشش میں نافرمانی نہ کرو۔ اور اس کا قول کہ "جس نے توبہ کی ایمان لایا اور نیک عمل بجالایا اور ہدایت پائی اس کی مغفرت کروں گا"۔

یہ سب کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتے مگر ہدایت کے ساتھ ایسا نہیں ہے کہ ہر وہ شخص جس پر اسم ایمان عاید ہوسکتا ہو فرد نجات پائے جب کہ وہ لغزشوں کی وجہ ہلاک ہوا ہو۔ اگر

بالنجاة مما هلك به الغواة، ولو كان
ذلك كذلك لنجت اليهود مع اعترافها
بالتوحيد، واقرارها بالله ونجى ساير
المقربو بالوحدانية، من ابليس
فمن دونه فى الكفر، وقد بين الله
ذلك بقوله: "الذين آمنوا ولم
يلبسوا ايمانهم بظلم اولئك لهم
الامن وهم مهتدون" وبقوله:
الذين قالوا آمنا بافواههم ولم تؤمن
قلوبهم، وللايمان حالات ومنازل
يطول شرحها، ومن ذلك: ان الايمان
قد يكون على وجهين: ايمان بالقلب
وايمان باللسان، كما كان ايمان
المنافقين على عهد رسول الله لما قهر
هم بالسيف وشملهم الخوف فانهم
امنوا بالسنتهم، ولم تؤمن قلوبهم
فالايمان بالقلب، هو التسليم للرب،
ومن سلم الامور لمالكها لم يستكبر
عن امره، كما استكبر ابليس عن
السجود لآدم، واستكبر اكثر الامم
عن طاعة انبيائهم، فلم ينفعهم
التوحيد كما لم ينفع ابليس ذلك
السجود الطويل، فانه سجد
سجدة واحدة اربعة آلاف
عام، ولم يرد بها غير زخرف الدنيا،
والتمكين من النظرة، فكذلك لا تنفع

ایسا ہوتا تو یہودی توحید کے اعتراف اور خدا کو ماننے کی
وجہ نجات پا جاتے اور تمام وحدانیت کا اقرار کرنے والے بھی
ابلیس اور ا[illegible] کے علاوہ دوسرے کفر کرنے والے بھی نجات
پا جاتے۔ خدا نے اس کو بیان کیا ہے کہ "جو لوگ ایمان لائے
اور اپنے ایمان کو ظلم میں آلودہ نہ کیا ان کے لئے امن ہے
اور وہ ہدایت یافتہ ہیں اور بقولہ "جو لوگ صرف اپنے منہ
سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے وہ درحقیقت قلب سے ایمان
نہیں لائے۔ ایمان کے حالات اور منازل ہیں جس کی شرح
بہت طویل ہے۔

ایمان کے دو رخ ہیں۔ ایمان بالقلب اور ایمان باللسان
جیسا کہ رسول اللہ کے زمانے میں منافقین کا ایمان تھا کہ
وہ تلوار کے قہر اور خوف و پریشانی کی وجہ صرف زبان سے
ایمان قبول کرتے تھے اور دل سے ایمان نہیں لاتے تھے۔

پس ایمان قلبی ہی رب کے پاس قابل تسلیم ہے۔
جس نے اپنے امور اپنے مالک کے سپرد کر دیئے وہ اس کے
حکم سے کبھی نافرمانی نہ کرے گا جیسا کہ ابلیس نے آدم کو سجدہ
کرنے سے انکار کیا تھا اور اکثر امتوں نے اپنے پیغمبروں کی
طاعت سے انکار کیا تھا۔

پس ان کو توحید سے کوئی فائدہ نہ پہونچا جیسا کہ ابلیس
کے طویل سجدہ نے اس کو کوئی فائدہ نہ پہونچایا۔
تحقیق کہ اس نے ایک چار ہزار سال کا طویل سجدہ کیا تھا۔
اس سجدہ میں اُس نے دنیا کی ظاہری زینت و عزت کی طرف
کبھی نظر نہ کی تھی۔

پس اسی لئے نماز اور صدقہ حق اور راہ نجات کی
طرف بغیر ہدایت کے کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتے۔ خدا نے
بندوں کے عذر کو اپنی نشانیوں کو ظاہر کرنے کے بعد اور

الصلوٰة والصدقة الا مع الاهتداء
الى سبيل النجاة، وطرق الحق، وقد
قطع الله عذر عباده بتبيين آياته، و
ارسال رسله، لئلا يكون للناس على الله
حجة بعد الرسل، ولم يخل ارضه من
عالم بما يحتاج اليه الخليقة، ومتعلم
على سبيل النجاة، اولئك هم الاقلون
عدداً وقد بين الله ذلك في امم الانبياء
وجعلهم مثلا لمن تاخر مثل قوله في قوم
نوح - وما آمن معه الا قليل، وقوله،
فيمن آمن من امة موسىٰ" : ومن قوم
موسىٰ امةٌ يهدون بالحق وبه يعدلون
(۱۵۹ الاعراف) وقوله - في حواري عيسى
حيث قال لسائر بني اسرائيل - : من
انصاري الى الله قال الحواريون نحن
انصار الله آمنا بالله واشهد بانا مسلمون
يعني بانهم مسلمون لاهل الفضل
فضلهم ولا يستنكبرون عن امر ربهم
فما اجابه منهم الا الحواريون، وقد
جعل الله للعلم اهلا، وفرض على العباد
طاعتهم بقوله: اطيعوا الله واطيعوا
الرسول واولي الامر منكم، وبقوله:
ولو ردوه الى الله والى الرسول والى
اولي الامر منهم لعلمه الذين يستنبطونه
منهم، وبقوله: اتقوا الله وكونوا مع
الصادقين، وبقوله: "وما يعلم تاويله

رسولوں کو بھیجنے کے بعد منقطع کر دیا تاکہ رسولوں کے بعد
لوگوں کے لئے اللہ پر کوئی حجت باقی نہ رہے۔ اس کی
زمین کبھی راہ نجات کے متعلم سے اور ایسے عالم سے خالی
نہیں رہتی جس کی مخلوق کو ضرورت ہو۔ ایسے لوگ تعداد
میں بہت کم ہوتے ہیں۔

خدا نے اس بات کا گزشتہ انبیاء کی امتوں میں ذکر کیا
ہے اور بعد میں آنے والوں کے لئے انکو مثال قرار دیا ہے۔
اس کے قول کی ایک مثال قوم نوح میں ہے کہ سوائے
چند کے ان پر کسی نے ایمان نہ لایا۔

اور اس کا قول ان کے بارے میں بھی ہے جو امت موسیٰ
سے ایمان لائے " اور قوم موسیٰ میں ایک گروہ ان کا بھی تھا
جو راہ حق بتلاتے تھے۔ اور حق کے موافق فیصلے کرتے تھے"
اور قول خدا کہ عیسیٰ کے حواریوں میں سے جب ایک نے
تمام بنی اسرائیل سے کہا کہ خدا کا انصاری کون ہے تو حواریوں نے
کہا کہ ہم خدا کے انصار ہیں۔ ہم نے خدا پر ایمان لایا ہے
اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم مسلمان ھیں۔ یعنی ہم اہل فضل
کے لئے اس کے فضل کو ماننے والے ہیں۔ اور امر رب سے
استکبار نہیں کرتے مگر سوائے حواریوں کے کسی نے اس کو قبول
نہ کیا۔

خداوند تعالیٰ نے کچھ اہل علم بنائے ہیں اور بندوں پر ان کی
اطاعت کو فرض گردانا، چنانچہ فرماتا ہے کہ " اطاعت کرو اللہ
کی اور اطاعت کرو رسول کی اور تم میں سے اولی الامر کی" اور بقول
خدا " اگر وہ خدا، رسول اور اولی الامر کی طرف جو ان میں
سے تھا رجوع ہو جاتے تو لوگ اس کو جان لیتے اور اس سے
علم حاصل کرتے۔ اور بقول خدا " خدا سے ڈرو اور صادقین
کے ساتھ ہو جاؤ" اور بقول خدا " اس کی تاویل سوائے

الا الله والراسخون فی العلم" (پ۳)
واتوا البیوت من ابوابها، والبیوت هی
بیوت العلم الذی استودعته الانبیاء، و
ابوابها اوصیائهم، فکل من عمل من
اعمال الخیر فجری علی غیر ایدی اهل
الاصطفاء، وعهودهم، وشرائعهم، و
سننهم، ومعالم دینهم، مردود وغیر
مقبول، واهله بمحل کفر، وان شملتهم
صفة الایمان، الم تسمع الی قوله تعالی:
"وما منعهم ان تقبل منهم نفقاتهم الا
انهم کفروا بالله وبرسوله ولا یاتون الصلوٰة
الا وهم کسالی ولا ینفقون الا وهم کارهون"
(توبہ)، فمن لم یهتد من اهل الایمان الی
سبیل النجاة لم یغن عنه ایمانه بالله مع
دفع حق اولیائه، وحبط عمله، وهو
فی الاخرة من الخاسرین، وکذلک
قال الله سبحانه: "فلم یک ینفعهم ایمانهم
لما رأوا باسنا"، وهذا کثیر فی کتاب الله
عزوجل، والهدایة هی، الولایة
کما قال الله عزوجل: "ومن یتول
الله ورسوله والذین آمنوا فان
حزب الله هم الغالبون"، والذین
امنوا فی هذا الموضع هم: المؤتمنون
علی الخلائق من الحجج، والاوصیاء"
فی عصر بعد عصر، ولیس کل من اقر ایضاً
من اهل القبلة بالشهادتین کان مومناً

خدا اور ان کے جو راسخون فی العلم ہیں کوئی بھی نہیں جانتا۔
" اور مکانوں میں دروازوں سے داخل ہو" ان مکانوں
سے مراد اس علم کے مکان ہیں جس کے نگہبان انبیاء کو قرار دیا
گیا ہے اور ان کے اوصیاء اس کے دروازے ہیں۔ پس اعمال
خیر سے ہر عمل دوسروں کے ہاتھوں پر جاری ہو گیا جو برگزیدہ
لوگوں کے علاوہ تھے۔ ان کے عہد، ان کی شریعتیں، ان کی سنتیں
اور ان کے دین کے نشانات ناقابل قبول اور قابل رد ہیں
اور اس کے اہل محل کفر پر ہیں۔ اس پر بھی صفت ایمان سے متصف
کئے گئے ہیں۔ کیا تو نے قول خدا نہ سنا کہ "کوئی امر مانع نہیں
کہ ان کی خیرات قبول کی جائے مگر یہ کہ انھوں نے خدا اور
رسول کی نافرمانی کی اور نماز کو نہیں آتے مگر کاہلی کے ساتھ اور
خدا کی راہ میں خرچ کرتے بھی ہیں تو کراہت کے ساتھ" پس
اہل ایمان سے جس نے راہ نجات کی طرف ہدایت نہیں پائی
اس کا خدا پر ایمان لانا اس کو کوئی فائدہ نہ پہونچائے گا جبکہ
وہ اس کے اولیاء کے حقوق کو دفع کرتا ہو پس اس کے اعمال
حبط کر لئے گئے اور وہ آخرت میں گھاٹا اٹھانے والوں سے
ہو جائے گا۔ اسی طرح خدا نے فرمایا کہ "ان کا ایمان انہیں
کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتا جنھوں نے غلط باتیں ہم سے منسوب
کرکے روایت کی" ایسی باتیں کتاب خدا میں کئی مقامات
پر مذکور ہیں اور یہاں ہدایت سے مراد ولایت ہے جیسا کہ
خدا نے فرمایا کہ "جس نے اللہ اور اس کے رسول کو دوست
رکھا اور جنہوں نے ایمان لایا وہ خدا کا گروہ ہے اور وہ
غالب ہیں۔ حجج اور اوصیاء میں سے جن لوگوں نے اس طرح
ایمان لایا وہ مخلوق پر ایک کے بعد دیگرے ایک زمانہ سے
دوسرے زمانہ تک صاحب امانت رہے۔ ایسا نہیں ہے کہ
اہل قبلہ میں سے جو شخص بھی دونوں شہادتوں کے ساتھ

ان المنافقين كانوا يشهدون: ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله ويدفعون عهد رسول الله بما عهد به من دين الله وعزائمه وبراهين نبوته، الى وصيه ويضمرون من الكراهة لذلك والنقض لما ابرمه عند امكان الامر لهم فيما قد بينه الله لنبيه بقوله "فلا وربك لا يومنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما" (۶۵ النساء)

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افائن مات او قتل انقلبتم على اعقابكم" ومثل قوله: "لتركبن طبقا عن طبق" (انشقاق پ ۳۰) ای: لتسلكن سبيل من كان قبلكم من الامم:

في الغدر بالاوصياء بعد الانبياء، وهذا كثير في كتاب الله عز وجل، وقد شق على النبي ما يؤول اليه عاقبة امرهم، واطلاع الله اياه على بوارهم، فاوحى الله عز وجل اليه: "فلا تذهب نفسك عليهم حسرات" (فاطر ۸) "ولا تاس على القوم الكافرين"

واما قوله: "واسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا" فهذا من براهين نبينا التي آتاه الله اياها، واوجب به الحجة على سائر خلقه، لانه لما ختم

اسی طرح اقرار کرے وہ مومن ہو چنانچہ منافقین بھی کلمات شہادتین یعنی لا اله الا الله و محمد رسول الله ادا کرتے ہیں مگر رسول اللہ سے دین خدا، اس کے عزایم اور وصی رسول سے براہین نبوت کے متعلق رسول اللہ سے جو عہد کیا تھا اس کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور اس امر کو دل سے مکروہ سمجھتے اور چھپاتے ہیں، جس امر کے حتی الامکان مضبوط کرنے کا حکم دیا گیا تھا اس عہد کو توڑتے ہیں اس کے متعلق خدا نے اپنے نبیؐ سے فرمایا کہ" ایسا نہیں ہے تمہارے رب کی قسم یہ لوگ کبھی ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ اُن جھگڑوں میں جو ان کے مابین ہیں تم کو حکم نہ بنالیں پھر جو کچھ فیصلہ تم کرو اس سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں اور اسکو اسطرح تسلیم کرلیں جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے" اور اسکے حسب ارشاد" محمدؐ نہیں ہیں مگر ایک رسول جن سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے اگر وہ مرجائیں یا قتل کردئے جائیں تو کیا تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ گے" (۱۴۴ آل عمران) اور اس کا ارشاد "کہ تم ضرور منزل بہ منزل (پہلوں کے راستہ پر) چلو گے یعنی تم ضرور اسی راستہ پر چلو گے جس پر تم سے پہلے کی امتیں اپنے انبیاء کے بعد ان کے اوصیاء کیساتھ بیوفائی کی تھی کتاب خدا میں اکثر مقامات پر اس کا ذکر ہے۔ نبی کیلئے یہ بہت تکلیف دہ تھا کہ ان کے امر کا انجام پلٹ جائے جس کے متعلق خدا نے ان کو خاص طور پر ان کی ہلاکت کی اطلاع دی تھی اور وحی نازل فرمائی تھی کہ کہیں ان کے بارے میں افسوس کرتے کرتے کہیں تمہاری جان نہ نکل جائے"، تم کفار پر افسوس نہ کرو"

اور قول خدا کہ" ہمارے رسول جو ہم نے تم سے پہلے بھیجے تھے ان سے پوچھ لو" (۴۵ الزخرف) پس یہ ان دلیلوں میں سے ہے جو خدا نے خاصکر ہمارے نبیؐ کو عطا کیا اور اس حجت کو تمام مخلوق پر واجب کیا اس لئے کہ جب خدا نے انبیاء کے آنے کو

به الانبياء وجعله الله رسولاً الى جميع
الامم، وسائر الملل، خصه الله بالارتقاء
الى السماء عند المعراج وجمع له يومئذ الانبياءُ
فعلم منهم ما ارسلوا به وحملوه من عزائمُ
الله وآياته وبراهينه، واقروا اجمعون
بفضله وفضل الاوصياء والحجج في الارض
من بعده وفضل شيعة وصيه من
المومنين والمومنات الذي سلموا لاهل
الفضل فضلهم ولم يستكبروا عن
امرهم، وعرف من اطاعهم وعصاهمُ
من اممهم وسائر من مضى ومن غبر
او تقدم او تاخر

واما هفوات الانبياء وما بينه الله
في كتابه، ووقوع الكناية من اسماء
من اجترم اعظم مما اجترمته
الانبياء، ممن شهد الكتاب بظلمهم
فان ذلك من اول الدلائل على حكمة
الله عزوجل الباهرة، وقدرته القاهرة،
وعزته الظاهرة لانه علم: ان براهين
الانبياء تكبر في صدور اممهم، وان
منهم من يتخذ بعضهم آلهاً كالذي
كان من النصارى في ابن مريم فاذكرها
دلالة على تخلفهم عن الكمال الذي تفرد
به عزوجل، الم تسمع الى قوله في صفة عيسى[۴۹]
حيث قال فيه وفي امه: "كانا ياكلان الطعام"
يعني ان من اكل الطعام كان له ثقل

ختم کردیا ان کو (آنحضرتؐ کو) تمام امتوں اور دینوں پر
رسولؐ قرار دیا اور معراج میں آسمان کی طرف بلند کرنے سے
مخصوص کیا اس روز ان کے لیے تمام انبیاء کو جمع کیا تھا اور انھیں
آگاہ کردیا تھا کہ وہ کیوں بھیجے گئے تھے اور ان پر عزائم خدا اسکی
نشانیاں اور اس کے براھین کا بار ڈال دیا تھا اور ان سبھی نے
اُن کی (آنحضرتؐ کی) فضیلت ان کے اوصیاء کی اور اس کے
حجتوں کی فضیلت جو اُن کے بعد زمین پر قرار پائے اور مومنین و
مومنات کی فضیلت کا جو اُن کے وصی کے شیعوں سے ہیں اقرار کیا
تھا۔ اس نے اہلِ فضیلت کو ان کی فضیلت عطا فرمائی اور انھوں
نے ان کے حکم سے کبھی نافرمانی نہ کی اور امتوں میں سے ان کو
پہچان لیا جنھوں نے ان کی اطاعت کی اور جنھوں نے انکی نافرمانی
کی تھی اور ان سب کو جو گذر گئے اور جو بعد میں آئے یا جو مقدم یا
موخر تھے۔

اور تو نے انبیاء کی لغزشوں کا جو ذکر کیا اللہ نے اپنی کتاب
میں بیان نہیں فرمایا اور خاطیوں کے ناموں کا کنایۃً ذکر بھی
اس سے زیادہ ہے جس نے انبیاء پر جرم کا الزام لگایا ان لوگوں
کے اس ظلم کی کتاب خدا شہادت دیتی ہے۔ پس یہ اللہ عزوجل کے
حکمتِ ظاہرہ، قدرتِ قاہرہ اور عزتِ ظاہرہ پر سب سے بڑی دلیل
ہے کیونکہ وہ ایسا علم ہے کہ انبیاءؑ کی دلیلیں اُن کی اُمتوں کے قلوب
پر عظیم سمجھی گئیں۔ ان میں سے بعض وہ لوگ تھے کہ بعض کو خدا قرار
دیتے تھے جیسا کہ نصاریٰ نے ابن مریم کے بارے میں کہا تھا۔ پس
خدائے عزوجل کے کمال تفرد کے متعلق انکے تخلف کی دلیل کو
یاد کرو۔ کیا تو نے عیسیٰؑ کی صفت کے بارے میں قول خدا نہیں سُنا
جیسا کہ اُن کے اور ان کی ماں کے بارے میں کہا ہے کہ "وہ دونوں
کھانا کھاتے تھے"، یعنی اگر کوئی کھانا کھائیگا تو وہ اس کے لیے ثقل
ہوگا۔ اور جس کو ثقل ہو وہ اس بات سے دور ہوگا جس کا

ومن کان له تقل فهو بعید مما ادعته النصاری لابن مریم، ولم یکن عن اسماء الانبیاء تجبرا وتعززا بل تعریفا لاهل الاستبصار۔ ان الکنایة عن اسماء اصحاب الجرائر العظیمة من المنافقین فی القرآن لیست من فعله تعالیٰ، وانها من فعل المغیرین والمبدلین، الذین جعلوا القرآن عضین واعتاضوا الدنیا من الدین وقد بین الله تعالیٰ قصص المغیرین بقوله "الذین یکتبون الکتاب بایدیهم ثم یقولون هذا من عند الله لیشتروا به ثمنا قلیلا" وبقوله "وان منهم لفریقا یلوون السنتهم بالکتاب (ع۸ ال عمران) وبقوله: "اذ یبیتون ما لا یرضی من القول" بعد فقد الرسول مما یقیمون به اود باطلهم حسب ما فعلته الیهود والنصاریٰ بعد فقد موسیٰ وعیسیٰ من تغییر التوراة والانجیل وتحریف الکلم عن مواضعه وبقوله "یریدون لیطفؤا نور الله بافواههم ویابی الله الا ان یتم نوره ولو کره المشرکون" یعنی انهم اثبتوا فی الکتاب ما لم یقله الله لیلبسوا علی الخلیقة فاعمی الله قلوبهم حتیٰ ترکوا فیه ما دل علی ما احدثوه فیه، وبین عن افکهم وتلبیسهم وکتمان ما عملوه منه ولذلك قال لهم: "لم تلبسون الحق بالباطل" وضرب مثلهم بقوله "فاما الزبد

نصاریٰ ابن مریم کیلئے دعویٰ کرتے ہیں۔ اسمائے انبیاء میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس میں کوئی عیب ہو اور اس کی تادیب کی گئی ہو بلکہ اہلِ بصیرت کیلئے انھیں سراہا گیا ہے۔ قرآن میں منافقین میں سے بعض کے ناموں سے کنایہ کرنا جو عظیم گناہوں کے مرتکب ہوئے تھے فعل خداوند تعالیٰ نہیں ہے بلکہ یہ تغیر کرنے والوں اور بدل دینے والوں کا فعل ہے جنہوں نے قرآن کو پارہ پارہ کر دیا اور دنیا کو دین کے عوض لے لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان تغیر کرنے والوں کے قصے بیان کئے ہیں۔ بقولہ" جو لوگ اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے تاکہ لوگ اس کو چند پیسوں میں خرید لیں اور بقول خدا" ان میں سے ایک گروہ یقیناً ایسا ہے کہ وہ (تلاوتِ) کتاب میں اپنی زبان کو اس طرح مروڑتا ہے کہ تم اُس کو کتاب کا ایک جزء خیال کرلو" اور بقول خدا" وہ ایسے قول کو قرار دیتے ہیں جس سے خدا راضی نہیں ہے" رسولؐ کے انتقال کے بعد جو ان کی جگہ قائم ہوئے انھوں نے باطل کو درست رکھا جیسا کہ موسیٰ اور عیسیٰ کے بعد یہود و نصاریٰ نے تورات و انجیل میں تغیر کرنے اور کلمات کو ان کی جگہ سے ہٹانے میں کیا تھا۔ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں" (الصف پ۲۸) اور اگر مشرکین بُرا بھی مانیں تو خدا اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اپنے نور کو پورا نہ کرے یعنی نہ کتاب خدا سے وہ بات ثابت کریں جو خدا نے نہیں کہی ہے جس کی وجہ مخلوق میں تفرقہ پیدا ہو۔ پس خدا نے ان کے قلوب کو اندھا کر دیا یہاں تک کہ انھوں نے اس چیز کو ترک کر دیا جو انھوں نے ایجاد کی تھی، اپنے جھوٹ اور مکر و فریب اور اپنے جس عمل کو چھپائے رکھا تھا ظاہر کر دیا اسی لئے خدا نے فرمایا ہے کہ "حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ"۔ حسب قول خدا انکی مثال ایسی ہے دو کہ

فیذهب جُفاءً واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض" (۱۷ رعد) فالزبد هذا الموضع کلام الملحدین الذین اثبتوه فی القرآن، فهو یضمحل و یبطل و یتلاشی عند التحصیل، والذی یَنْفَعُ الناس منه: فالتنزیل الحقیقی الذی لا یاتیه الباطل من بین یدیه، ولا من خلفه، والقلوب تقبله، والارض فی هذا الموضع فهی محل العلم وقراره۔

ولیس یسوغ مع عموم التقیة التصریح باسماء المبدلین، ولا الزیادة فی آیاته علی ما اثبتوه من تلقائهم فی الکتاب لما فی ذلک من تقویة حجج اهل التعطیل والکفر، والملل المنحرفة عن قبلتنا، وابطال هذا العلم الظاهر الذی قد استکان له الموافق والمخالف بوقوع الاصطلاح علی الایتمار لهم، والرضا بهم، ولان اهل الباطل فی القدیم والحدیث اکثر عدا من اهل الحق، فلان الصبر علی ولاة الامر مفروض لقول الله عزوجل لنبیه "فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل" وایجابه مثل ذلک علی اولیائه و اهل طاعته، بقوله "لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة" فحسبک من الجواب عن هذا الموضع ما سمعت، فان شریعة التقیة تحظر التصریح باکثر منه۔ واما قوله: وجاء ربک والملک صفاً صفاً، وقوله: "ولقد جئتمونا فرادی"

جھاگ تو سوکھ کر جاتا رہتا ہے اور وہ جو لوگوں کو فائدہ پہونچاتا ہے زمین میں رہ جاتا ہے" اس مقام پر زبد سے مراد ان ملحدین کا کلام ہے جس کو وہ قرآن میں قرار دینا چاہتے تھے پس وہ مضمحل اور باطل ہو جاتا اور تحصیل کے دوران نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ وہ چیز جس سے لوگوں کو نفع پہونچتا ہے وہ تنزیل حقیقی ہے جس کو باطل کسی صورت مٹا نہیں سکتا۔ اور قلوب اس کو قبول نہیں کر سکتے اور اس جگہ زمین سے مراد محل علم اور اس کا قرار ہے۔

تقیہ کے عام ہونے کے باوجود یہ مناسب نہیں ہے کہ مبدلین کے ناموں کی تصریح کی جائے یا جن باتوں کو اپنے دل سے انھوں نے کتاب میں ثابت کیا ہے اس کی تردید میں آیات میں اضافہ کیا جائے اس لئے کہ اس سے کفار اور اہل تعطیل کی حجتوں کو اور ان کو جو ہمارے قبلہ سے منحرف ہیں تقویت پہونچتی ہے اور اس علم ظاہر کے ابطال سے موافقین و مخالفین دونوں عاجز ہیں کہ اس سے مصالحت کر لیں کہ انہیں اطمینان حاصل ہو اور رضا مند رہیں اس لئے کہ اہل باطل خواہ قدیم ہوں یا جدید گنتی کے لحاظ سے اہل حق سے زیادہ ہیں کیونکہ ولی امر پر بقول اللہ عزوجل صبر واجب کیا گیا ہے جیسا کہ اپنے نبی کے لئے اس نے فرمایا ہے کہ "صبر کرو جیسا کہ رسولوں میں سے اولوالعزم نے صبر کیا تھا" اسی طرح خدا نے اپنے اولیاء اور اہل طاعت کیلئے مقرر کیا ہے۔ بقولہ "تمہارے لئے رسول کے قدم بہ قدم چلنے میں یقیناً نیکی ہے" اکثر یہ ہوتا ہے کہ تقیہ کی صراحت کی وجہ شریعت پر پڑ جاتی ہے پس اس وقت تو نے جو جواب سُنا تیرے لئے کافی ہے۔

لیکن خدا کا قول کہ "تمہارا رب اور فرشتے صف در صف آئے اور قول کہ "تم ہمارے پاس ایک ایک کر کے آئے"

(ع ۹۲ انعام)

وقوله: "هل ينظرون الا ان تاتيهم الملائكة او ياتي ربك او ياتي بعض ايات ربك (انعام ۱۵۸) فذالك كله حق، وليست جيئته جل ذكره كجيئة خلقه، فانه رب كل شئ. ومن كتاب الله عزوجل يكون تاويله على غير تنزيله، ولا يشبه تاويله بكلام البشر، ولا فعل البشر، وسانبئك بمثال لذلك تكتفي به انشاء الله تعالى وهو حكاية الله عزوجل عن ابراهيم حيث قال " اني ذاهب الى ربي" فذهابه الى ربه توجهه اليه في عبادته و اجتهاده، الا ترى ان تاويله غير تنزيله وقال: " وانزل لكم من الانعام ثمانية ازواج" وقال: " وانزلنا الحديد فيه باس شديد" فانزله ذلك خلقه اياه.

وكذلك قوله: "قل ان كان للرحمن ولد فانا اول العابدين" (ع ۸۱ زخرف) اي الجاحدين والتاويل في هذا القول باطنه مضاد الظاهره.

ومعنى قوله " فهل ينظرون الا ان تاتيهم الملائكة او ياتي ربك او ياتي بعض ايات ربك " فانما خاطب نبينا محمد ؐ هل ينتظر المنافقون والمشركون الا ان تاتيهم الملائكة فيعاينونهم " او ياتي ربك او ياتي بعض ايات ربك " يعني بذالك امر ربك والآيات هي العذاب في دار الدنيا

اور اس کا قول کہ " کیا وہ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے یا تمہارا پروردگار آئے یا تمہارے رب کی کچھ نشانیاں آئیں (انعام ع ۱۵۸) یہ سب سچ ہے مگر ایسا نہیں ہوتا کہ خدائے جلیل مخلوق کی طرح آتا ہو۔ بتحقیق کہ وہ سب کا پروردگار ہے کتاب خدا سے لوگ اس کی تنزیل کے خلاف تاویل لیتے ہیں۔ اُس کے کلام کی تاویل انسانی کلام کے مشابہ نہیں ہوتی اور اس کا ..... فعل بشر سے مشابہ نہیں ہوتا۔ میں تجھ کو اس کی ایک مثال سے خبر دوں گا جو اس بابت تیرے لیے کافی ہوگا یہ ابراہیم سے متعلق خدا نے فرمایا ہے جبکہ ابراہیم نے کہا تھا کہ میں اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں۔ پس ان کا اپنے رب کی طرف جانا اُن کی عبادت اور ان کا اجتہاد ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اس کی تاویل اس کی تنزیل کے خلاف ہے۔ اور فرمایا کہ " چوپایوں میں سے تم پر آٹھ جوڑوں کو نازل کیا" اور فرمایا کہ " ہم نے لوہے کو نازل کیا جس میں بہت سختی ہے" خدا نے یہ اپنی مخلوق کے لئے نازل فرمایا۔

اور اسی طرح قول خدا کہ " کہدو کہ رحمٰن کا اگر کوئی بیٹا ہو سکتا تو سب سے پہلا عبادت کرنے والا میں ہوتا" یعنی اس قول کی تاویل سے انکار کرنے والے کو جاننا چاہیئے کہ اس کا باطن اس کے ظاہر کے خلاف ہے۔

اور ارشاد خداوندی " کیا وہ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے یا تمہارا پروردگار آئے یا تمہارے رب کی کچھ نشانیاں آئیں" کی معنی میں ہمارے نبیؐ نے فرمایا کہ آیا منافقین و مشرکین منتظر ہیں کہ ملائکہ ان کے پاس آئیں تاکہ وہ انھیں دیکھیں۔ یا تمہارا پروردگار آئے یا تمہارے رب کی کچھ نشانیاں آئیں" یعنی اس سے ان کی یہ مراد ہے کہ حکم خدا یا اس کی نشانیاں آجائیں۔

كما عذب الامم السالفة، والقرون الخالية
وقال: " اولم يروا انا نأتي الارض ننقصها من
اطرافها" يعني بذلك ما يهلك من القرون فسماه
اتيانا وقال: قاتلهم الله انى يوفكون اى لعنهم الله
انى يوفكون، فسمى اللعنة قتالا، وكذلك قال "قتل
الانسان ما اكفره" اى " لعن الانسان" وقال "فلم
تقتلوهم ولكن الله قتلهم وما رميت اذ رميت
ولكن الله رمى" (انفال) فسمى فعل
النبي فعلا له والا ترى تاويله على غير تنزيله
ومثل قوله: بل هم بلقاء ربهم كافرون
(سجده) فسمى البعث، لقاء، وكذلك
قوله: " الذين يظنون انهم ملاقوا
ربهم" اى: يوقنون انهم مبعوثون
ومثله قوله: " الا يظن اولئك انهم
مبعوثون ليوم عظيم"
اى: ليس يوقنون انهم مبعوثون،
واللقاء عند المومن: البعث وعند
الكافر: المعاينة والنظر۔
وقد يكون بعض ظن الكافر يقينا، و
ذلك قوله "ورأى المجرمون
النار فظنوا انهم مواقعوها"، واما قوله
في المنافقين: " ويظنون بالله الظنونا"
فليس بذلك بيقين ولكنه شك، فاللفظ
واحد في الظاهر ومخالف في الباطن،
وكذلك قوله: "الرحمن على العرش
استوى" يعني استوى تدبيره وعلا امره،

دار دنیا کا عذاب ایسا ہی ہوگا جیسا کہ گذشتہ امتوں پر
آیا تھا اور گذشتہ قرون میں نازل ہوا تھا۔ اور فرمایا "کیا
تم نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس حالت میں لے آتے ہیں کہ اسکے
جوانب کو کم کر دیتے ہیں یعنی قرن ہا قرن میں خدا جو ہلاک کر دیتا
ہے اسکا نام آتیان رکھا ہے اور فرمایا کہ "اللہ ان کو قتل کرے
کہ وہ بھاگے جا رہے ہیں" یعنی اللہ ان پر لعنت کرے کہ وہ چلے
جا رہے ہیں پس لعنت کا نام خدا نے قتال رکھا اور اسیطرح فرمایا کہ
اللہ قتل کرے انسان کو کہ کتنا ناشکر گزار ہے" یعنی انسان پر
لعنت کیگئی ہے اور فرمایا کہ "پس تم نے انکو قتل نہیں کیا تھا بلکہ
اللہ نے انکو قتل کیا تھا اور جس وقت تم نے انکی طرف مٹی پھینکی تھی
تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی" پس نبی کے فعل کو
اپنا فعل قرار دیا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس کی تاویل اسکی تنزیل
کے خلاف ہے ونیز اسکا قول کہ" بلکہ وہ اپنے رب کی ملاقات سے
انکار کرتے ہیں" یعنی بعث کی معنی لقاء رکھا ہے۔ اور اسیطرح اسکا
قول "جو لوگ اس گمان میں ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرینگے" یعنی وہ یقین
رکھتے ہیں کہ وہ مبعوث ہونگے (یوم قیامت اُٹھائے جائینگے) اور اسکا قول
کہ "وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ یوم عظیم مبعوث ہونگے" یعنی وہ یقین نہیں رکھتے کہ
وہ مبعوث ہونگے اور لقاء مومن کیلئے ہے اور بعث دیکھنا اور نظر کرنا
کافر کے لئے ہے۔ اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ بعض کفار کا گمان یقین کی
حد تک پہونچ جاتا ہے اور اس کا قول ہے کہ "مجرمین دوسرے مجرموں کو
جہنم میں دیکھینگے اور گمان کریں گے کہ وہ جہنم میں پڑے ہوئے ہیں"
یعنی وہ یقین کریں گے کہ وہ پڑے ہوئے ہیں۔ اور منافقین کے بارے
میں اس کا قول ہے کہ "وہ اللہ سے متعلق بہت سے گمان کرتے ہیں"
یہ یقین نہیں ہے بلکہ ان کا شک ہے۔ پس یہ ایک لفظ ہے جو ظاہر
میں ایک ہے مگر باطن میں اس کے خلاف ہے۔ اسی طرح خدا کا قول کہ
"وہ رحمٰن ہے جو عرش پر حاوی ہے" (سورہ طہٰ) یعنی اسکی تدبیر

وقوله: " وهو الذي في السماء اله وفي الارض اله " (۸۴ زخرف پ۲۵) "هو معكم اينما كنتم " وقوله " ما يكون من نجوى ثلاثة الا هو رابعهم " فانما اراد بذلك استيلاء امنائه بالقدرة التي ركبها فيهم على جميع خلقه، وان فعله فعلهم

فافهم عني ما اقول لك فاني انما ازيدك في الشرح لا ثلج في صدرك

وصدر من لعله بعد اليوم يشك في مثل ما شككت فيه، فلا يجد مجيبا عما يسأل عنه، لعموم الطغيان، والافتتان و اضطرار اهل العلم بتاويل الكتاب، الى الاكتتام والاحتجاب، خيفة اهل الظلم والبغي. اما انه سيأتي على الناس زمان يكون الحق فيه مستوراً، والباطل ظاهراً، مشهوراً وذلك اذا كان اولى الناس به اعداءهم له، واقترب الوعد الحق وعظم الالحاد وظهر الفساد هنالك ابتلي المومنون وزلزلوا زلزالا شديداً، ونحلهم الكفار اسماء الاشرار فيكون جهد المومن ان يحفظ مهجته من اقرب الناس اليه ثم يتيح الله الفرج لاوليائه، ويظهر صاحب الامر على اعدائه

واما قوله: " ويتلوه شاهد منه (هود ۱۷) فذلك حجة الله اقامها على خلقه، وعرفهم انه لا يستحق مجلس النبي الا من يقوم

غالب ہے اور اس کا حکم حاوی ہے اور قول خدا کہ " وہی ہے جو آسمانوں میں بھی خدا ہے اور زمین پر بھی خدا ہے " و نیز قول خدا کہ وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو ( ) و نیز اس کا قول کہ " کسی راز میں تین ایسے شریک نہیں ہوتے کہ وہ خود ان کا چوتھا نہ ہو " (مجادلہ پ۲۸) یقیناً خدا نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے امناء کو اس قدرت کیساتھ غلبہ دے جس سے وہ تمسک رہے ہیں اور یہ کہ اس کا فعل انکا فعل ہے

پس تو اس بات کو سمجھ جو میں تجھ سے کہہ رہا ہوں اسمیں شک نہیں کہ میں نے تیرے لئے تشریح میں زیادتی کی مگر یہ تیرے سینہ میں نہیں سمائے گا (یعنی تو برداشت نہیں کریگا)

اور کوئی سینہ ایسا نہ ہوگا جو آج کے بعد اسی طرح شک کرے جیسا کہ تو نے اس بارے میں شک کیا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا ملے گا جس سے سرکشی اور فتنہ کے عام ہونے اور اہل علم کے تاویل کتاب سے مضطر و پریشان رہتے اور انکے اہل ظلم و بغاوت سے ڈر کر پوشیدہ اور مخفی رکھنے سے متعلق سوال کر سکے۔

لیکن لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ جس میں حق پوشیدہ اور باطل ظاہر اور مشہور ہوگا۔ یہ اس وقت ہوگا جب کہ اعدائے خدا حاکم بن جائیں گے، حق کا وعدہ قریب ہو جائیگا۔ کفر و الحاد بڑھ جائیں گے اور فساد ظاہر ہوگا اس وقت مومنین مصائب میں مبتلا ہوں گے اور ان پر شدید مصیبت نازل ہوگی۔ ان کا مذھب کفار کا اور ان کے نام اشرار کے ہوں گے۔ پس مومن کی کوشش ہوگی کہ اپنی جان کی ان لوگوں سے حفاظت کرے جو اس سے سب سے زیادہ قریب ہوں۔ پھر خدا اپنے اولیاء کیلئے فرج کا انتظام کردیگا اور اپنے دشمنوں پر صاحب الامر کو ظاہر کر دے گا۔

اور اس کا ارشاد کہ " اس کے پیچھے ہی پیچھے اس میں کا ایک گواہ آیا ہو " (ھود ۱۷) یہ حجت خدا ہے جو مخلوق پر قایم کیا گیا ہے اور لوگوں نے اس کو پہچان لیا کہ نبیؐ کا قایم مقام ہونے کا

مقامه، ولا يتلوه الا من يكون في الطهارة مثله، لئلا يتسع لمن ماسه مس الكفر في وقت من الاوقات انتحال الاستحقاق بمقام رسول الله، وليضيق العذر على من يعينه على اثمه وظلمه، اذ كان الله قد حظر على من ماسه الكفر تقلد، ما فوضه الى انبيائه واوليائه بقوله لابراهيم: "لا ينال عهدي الظالمين" اي: المشركين، لانه سمى الشرك ظلما بقوله: "ان الشرك لظلم عظيم" فلما علم ابراهيم ان عهد الله تبارك وتعالى اسمه بالامامة لا ينال عبدة الاصنام، قال "فاجنبني وبني" ان نعبد الاصنام" واعلم ان من آثر المنافقين على الصادقين والكفار على الابرار، فقد افترى اثما عظيما، اذا كان قد بين في كتابه الفرق بين المحق والمبطل والطاهر والنجس والمومن والكافر، وانه لا يتلوا النبي عند فقده الا من حل محله صدقا وعدلا وطهارة وفضلا۔ واما الامانة التي ذكرتها فهي: الامانة التي تجب ولا تجوز ان تكون الا في الانبياء واوصيائهم لان الله تبارك وتعالى ائتمنهم على خلقه، وجعلهم حججا في ارضه والسامري ومن اجتمع واعانه من الكفار على عبادة العجل عند غيبة موسیٰ ما تم انتحال محل موسیٰ من الطغام، والاحتمال لتلك الامانة التي لا ينبغي الا لطاهر من الرجس، فاحتمل وزرها ووزر

مستحق کوئی نہیں ہوسکتا مگر وہ جو اس کے مقام پر قایم کیا جائے و نیز اس کے پیچھے کوئی چل نہیں سکتا مگر وہ جو طہارت میں اس کے مثل ہو اور نبیؐ کی جگہ پر استحقاق کے منتقل ہونے کیلئے وہ کسی وقت بھی اس کے ساتھ جو کفر میں ملوث ہو چکا ہو متمسک نہ رہا ہو تاکہ اس پر کوئی عذر باقی نہ رہے کہ کسی گناہ و ظلم میں اس کی اعانت کی گئی ہو اس لئے کہ خدا نے اس کو خطرہ میں رکھا ہے جو کفر سے مس ہوا ہو اور انبیاء اور اولیاء کے حوالے کیا ہے اور ابراہیم کے لئے جو ارشاد ہوا کہ یہ عہدہ ظالمین کو نہیں ملے گا (پ۱ ع۱۲۴) یعنی مشرکین کو کیونکہ اس نے شرک کو ظلم کا نام دیا ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ "بتحقیق کہ شرک ایک ظلم عظیم ہے" پس ابراہیم نے جانا کہ خداوند تعالیٰ کا عہد جس کا نام امامت ہے بت پرستوں کو نہیں مل سکتا عرض کیا کہ مجھ کو اور میری اولاد کو بتوں کی پرستش سے بچا۔

جان لو کہ منافقین کا صادقین کے خلاف اور کفار کا ابرار کے خلاف عمل افترا اور گناہ عظیم ہے اس لئے کہ خدا نے اپنی کتاب میں حق پرست و باطل پرست کے درمیان، طاہر و نجس اور مومن و کافر کے درمیان فرق قرار دیا ہے۔ و نیز اس لئے کہ نبی کا جانشین ان کی وفات کے بعد نہیں ہوسکتا مگر وہ جو صاحب صدق و عدل و طہارت و فضیلت ہو۔

وہ امانت جس کا خدا نے ذکر کیا ہے وہ یہی ہے۔ وہ امانت سوائے انبیاء اور ان کے اوصیاء کے اور کسی کے لئے جائز و واجب نہیں۔ کیونکہ خدائے تبارک و تعالیٰ نے اُن کو اپنی مخلوق پر امین بنایا اور اپنی زمین پر اپنی حجت قرار دی ہے۔ سامری اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ جمع ہوئے تھے اور کفار میں سے وہ لوگ جنہوں نے موسیٰؑ کی غیبت کے دوران گوسالہ کی عبادت کے لئے اس کی اعانت کرتے رہے جب تک کہ موسیٰؑ کا مکان کھانے سے عام نہ ہوگیا و نیز اس امانت کے برداشت کا کوئی سزاوار نہیں ہے سوائے اس کے جو نجاست سے پاک ہو۔ پس اس نے اس بار کو برداشت کیا اور ظالمین میں سے وہ اول

من سلك سبيله من الظالمين واعوانهم ولذلك قال النبي: ومن استن سنة حق كان له اجرها واجر من عمل بها الى يوم القيامة. ولهذا القول من النبيؐ شاهد من كتاب الله وهو قول الله عز وجل في قصة قابيل قاتل اخيه "من اجل ذلك كتبنا على بني اسرائيل انه من قتل نفساً بغير نفس او فساد في الارض فكانما قتل الناس جميعا (۳۲ المائده) ومن احياها فكانما احيى الناس جميعا" (مائده) والاحياء في هذا الموضع تاويل في الباطن ليس كظاهره، وهو من هداها، لان الهداية هي: حياة الابد، ومن سماه الله حياً لم يمت ابداً، انما ينقله من دار محنة الى دار راحة ومحنة۔

واما ما كان من الخطاب بالانفراد مرة، وبالجمع مرة من صفة البارى جل ذكره، فان الله تبارك وتعالى اسمه على ما وصف به نفسه بالانفراد والوحدانية هو النور الازلي القديم الذي ليس كمثله شئ، لا يتغير ويحكم ما يشاء ويختار. ولا معقب لحكمه ولا رادّ لقضائه، ولا ما خلق زاد في ملكه وعزه ولا نقص منه ما لم يخلقه. وانما اراد بالخلق اظهار قدرته وابداء سلطانه، وتبيين براهين حكمته۔ ....

.... فخلق ما شاء كما شاء واجرى فعل بعض الاشياء على ايدي من اصطفى من امنائه وكان فعلهم فعله و

اس سے مدد نگار جو اس راستہ پر چلے اور اس بار کو اٹھایا ان کے لئے ارشاد نبیؐ ہے کہ جس نے سنت حق کو اختیار کیا اس کا اجر اور وہ جس نے اس پر عمل کیا اس کا اجر قیامت تک رہیگا۔ نبیؐ کے اس ارشاد کی کتاب خدا گواہ ہے چنانچہ قابیل کے قصہ میں جو اپنے بھائی کا قاتل تھا ارشاد خداوندی ہے کہ "اسی سبب سے تو ہم نے بنی اسرائیل پر قصاص واجب کر دیا تھا کہ جو شخص کسی کو قتل کر ڈالے جو نہ کسی کے قصاص میں ہو اور نہ زمین پر فساد پھیلانے کی سزا میں تو گویا اس نے سب کو قتل کر ڈالا اور جس نے ایک آدمی کو جلایا اس نے سب آدمیوں کو زندہ کیا" اس مقام پر احیائے سے مراد ظاہر کی طرح نہیں بلکہ تاویل باطن ہے وہ اس کی ہدایت سے مراد ہے کیونکہ یہاں ہدایت سے مراد حیاتِ ابدی ہے پس جس کو خدا نے حیات کا نام دیا ہے اُسے ابد تک موت نہیں اس کو دنیائے محنت سے عالم راحت ومحنت کی طرف منتقل کرتے ہیں۔

کبھی کسی فرد واحد سے اور کبھی جمیع افراد سے خطاب کرنا باری تعالیٰ کی صفت سے ہے۔ پس خدائے تبارک وتعالیٰ نے انفرادیت اور وحدانیت کی بنا پر اپنے نفس کا وصف بیان فرماتا ہے کہ وہ ایسا نور ازلی اور قدیم ہے کہ جس کا کوئی مثل نہیں اس میں تغیر نہیں ہوتا اور وہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے اس کے حکم کے بعد نہ کوئی اور دوسرا حکم دے سکتا ہے اور نہ اس کے حکم کو کوئی رد کر سکتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ جو کچھ اس نے خلق کیا ہے اس کے ملک اور اس کی عزت میں اضافہ کرے اور جس کو ابھی خلق نہیں کیا ہے وہ اس میں کمی کر سکے اس نے اپنی مخلوق کے پیدا کرنے میں اپنی قدرت کا اظہار کیا ہے اور اپنی سلطنت واختیار کا تابع بنایا ہے اور اپنی حکمت کی دلیلوں کو ظاہر کیا ہے۔۔

پس وہ جو چاہتا تھا اور جیسا چاہتا تھا پیدا کیا اور بعض اشیاء کے فعل کو اپنے امینوں میں سے چند کے ہاتھوں پر جاری کیا جن کو اس نے برگزیدہ کیا تھا اور ان کے فعل کو اپنا فعل اور ان کے

امرهم امره، كما قال" ومن يطع الرسول فقد اطاع الله" وجعل السماء والارض وعاء لمن يشاء من خلقه ليميز الخبيث من الطيب مع سابق علمه بالفريقين من اهلها، و ليجعل ذلك مثالاً لاوليائه وامنائه، وعرف الخليقة فضل منزلة اوليائه، وفرض عليهم من طاعتهم مثل الذي فرضه منه لنفسه و الزمهم الحجة بان خاطبهم خطاباً يدل على انفراده وتوحده وبان له اولياء تجري افعالهم واحكامهم مجرى فعله فهم: العباد المكرمون لا يسبقونه بالقول وهم بامره يعملون" "هو الذي ايدهم بروح منه وعرف الخلق اقتدارهم على علم الغيب بقوله" عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احداً الا من ارتضى من رسول" وهم: النعيم الذي يسئل العباد عنه، لان الله تبارك وتعالى انعم بهم على من اتبعهم من اوليائهم.

سائل: من هولاء الحجج؟

امیرالمومنینؑ: هم رسول الله ومن حل محله من اصفياء الله الذين قرنهم الله بنفسه ورسوله، وفرض على العباد من طاعتهم مثل الذي فرض عليهم منها لنفسه، وهم ولاة الامر الذين قال الله فيهم: "اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم" وقال فيهم" ولو ردوه الى الرسول

امر کو اپنا امر قرار دیا جیسا کہ فرمایا ہے "جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی" فریقین سے متعلق اپنے سابق علم سے آسمان اور زمین میں مخلوق میں سے جس کو چاہا اس کے لئے ایک ظرف قرار دیا تاکہ پاک اور خبیث میں تمیز ہو سکے۔

ونیز اس کو اپنے اولیاء و امناء کے لئے ایک مثال قرار دیا اور اپنے اولیاء کی فضیلت اور منزلت کو مخلوق سے پہچنوایا اور ان کی طاعت کو مخلوق پر اسی طرح فرض گردانا جس طرح اپنی اطاعت کو فرض کیا اور اس طرح ان پر اپنی حجت کو لازم کیا اور ان سے اس طرح خطاب کیا جو اس کی انفرادیت اور وحدانیت پر دلالت کرے اسی طرح اسکے اولیاء اسکے لئے اپنے احکام و افعال جاری کرتے ہیں جو اس کے فعل کو اجرا کرتے ہیں۔ وہ مکرم بندے ہیں جو قول میں اس پر سبقت نہیں کرتے اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ اس نے اپنی روح کے ذریعہ ان کی مدد کی اور مخلوق کو علم غیب کی بنا پر انکا اقتدار پہچنوایا۔ حسب ارشاد باری کہ "وہ عالم غیب ہے جو اپنے علم غیب سے کسی کو واقف نہیں کراتا مگر رسولوں میں سے جن کو وہ چاہتا ہے" اور وہ لوگ وہ نعمت ہیں جن کے متعلق بندوں سے سوال کیا جائے گا کیونکہ خدائے تبارک و تعالیٰ نے ان کے ذریعہ اپنے اُن اولیاء پر نعمت نازل کی جنھوں نے ان کی پیروی کی۔

سائل: اس کی حجتیں کون ہیں؟

امیرالمومنینؑ: وہ رسول اللہ ہیں اور برگزیدہ بندوں میں سے وہ لوگ جو ان کی جگہ پر بیٹھیں کہ جن کو خدا نے اپنے نفس اور اپنے رسولؐ سے قریب کیا اور ان کی اطاعت کو بندوں پر اسی طرح فرض گردانا جس طرح اپنی اطاعت کو ان پر فرض کیا۔ یہ لوگ وہ ولی امر ہیں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ "اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور تم میں سے اولی الامر کی" ونیز انکے متعلق فرمایا کہ" اگر وہ لوگ رسول اور ان میں سے جو اولی الامر ہیں

والى اولى الامر منهم لعلمه الذين
يستنبطونه منهم"۔

سائل: ماذاك الامر؟

امیر المومنینؑ: الذی به تنزل الملائكة
فى الليلة التى يفرق فيها كل امر حكيم،
من خلق ورزق واجل وعمل، وعمر و
حياة وموت، وعلم غيب السموات
والارض، والمعجزات التى لا تنبغى
الا لله واصفيائه والسفرة بينه وبين
خلقه، وهم وجه الله الذى قال:
"فاينما تولوا فثم وجه الله" هم بقية
الله يعنى المهدى يأتى عند انقضاء
هذه النظرة، فيملأ الارض قسطا وعدلا
كما ملئت ظلماً وجوراً، ومن آياته الغيبة
والاكتتام، عند عموم الطغيان، وحلول
الانتقام، ولو كان هذا الامر الذى عرفتك
بانه للنبى دون غيره، لكان الخطاب
يدل على فعل ماض، غير دائم ولا مستقبل
ولقال: "نزلت الملائكة" "وفرق كل
امر حكيم" ولم يقل: تنزل الملائكة"
"ويفرق كل امر حكيم" وقد زاد جل
ذكره فى التبيان واثبات الحجة، بقوله
"فى اصفيائه واوليائه": ان تقول
نفس يا حسرتى على ما فرطت فى جنب الله"
تعريفاً۔

للخليقة قربهم، الا ترى انك

ان کی طرف رجوع ہوتے تو اُن کے استنباط کو لوگ جان لیتے۔

سائل: وہ امر کیا ہے؟

امیر المومنین: وہ امر وہ ہستی ہے جس کے پاس اُس شب ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور خلق کیلئے رزق، موت، عمل، عمر موت و حیات آسمانوں اور زمین سے متعلق علم غیب اور ایسے معجزات ہوتے ہیں جو سوائے خدا اور اس کے برگزیدہ بندوں کے کسی کے لئے سزاوار نہیں۔ اور اس کی مخلوق کے درمیان اس صاحب حکمت کے تمام اوامر کی تقسیم کرتے ہیں وہ خدا کے اور مخلوق کے درمیان ایلچی ہوتے ہیں۔ وہ وجہ خدا ہیں جیسا کہ ارشاد ہوا کہ" پس جس طرف تم رُخ کرو گے اللہ کا چہرہ اسی طرف ہوگا (۱۱۵ البقرہ) وہ بقیۃ اللہ ہیں یعنی مہدیؑ ہیں جو انقضائے انتظار پر آئیں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینگے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اور ظُلم و زیادتی عام رہیگی اور انتقام ضروری ہو جائیگا ان کی نشانیوں میں غیبت اور پوشیدہ رہنا بھی ہے اگر تو اس امر کی معرفت حاصل کر لیا ہوتا کہ یہ سوائے نبیؐ کے توسط کے اور کسی ذریعہ سے نہ ہوتا اگر یہ خطاب فعل ماضی پر دلالت کرتا تو یہ نہ دائمی ہوتا اور نہ مستقبل کیلئے اور ارشاد ہوتا کہ "ملائکہ نازل ہوئے اور اس صاحب حکمت کے اوامر کی تقسیم کی اور نہ فرمایا ہوتا کہ ملائکہ نازل ہوتے ہیں" اور "اس صاحب حکمت کے تمام اوامر تقسیم کرتے ہیں اور خدائے جل ذکرہٗ نے اثباتِ حجت میں اور وضاحت کے ساتھ اس کے خالص برگزیدہ بندوں اور اولیاء کی معرفت اور مخلوق سے ان کے تقرب کیلئے فرمایا کہ "کہیں ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی کہنے لگے کہ ہائے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کی بابت کی (زمر ۵۶) کیا تو نہیں سمجھتا کہ جب تو کسی شخص کی قربت کی توصیف کسی دوسرے

تقول: "فلان الى جنب فلان" اذا اردت ان تصف قربه منه۔

وانّما جعل الله تبارك وتعالى فى كتابه هذه الرموز التى لا يعلمها غيره وغير انبيائه وحججه فى ارضه، لعلمه بما يحدثه فى كتابه المبدلون، من: اسقاط الاسماء حججه منه وتلبيسهم ذلك على الامة ليعينوهم على باطلهم، فاثبت به الرموز، واعمى قلوبهم و ابصارهم، لما عليهم فى تركها وترك غيرها، من الخطاب الدال على ما احدثوه فيه، وجعل اهل الكتاب المقيمين به والعالمين بظاهره وباطنه من شجرة اصلها ثابت وفرعها فى السماء توتى اكلها كل حين باذن ربها، اى: يظهر مثل هذا العلم لمحتمليه فى الوقت بعد الوقت، وجعل اعدائها اهل الشجرة الملعونة الذين حاولوا اطفاء نور الله بافواههم ويابى الله الا ان يتم نوره، ولو علم المنافقون لعنهم الله ما عليهم من ترك هذه الآيات التى بيّنت لك تاويلها، لاسقطوها مع ما اسقطوا منه ولكن الله تبارك اسمه ماض حكمه بايجاب الحجه على خلقه، كما قال الله تعالى "فلله الحجة البالغة"، غشى ابصارهم، وجعل على قلوبهم اكنة

کے ساتھ کرنا چاہتا ہے تو کہتا ہے کہ فلاں شخص فلاں کے پہلو میں ہے۔

یہ تحقیق کہ خداوند تبارک وتعالیٰ نے ان رموز کو اپنی کتاب میں قرار دیا ہے جن کو سوائے اس کے، اس کے انبیا کے اور حجتوں کے جو زمین پر ہیں کوئی نہیں جانتا کتاب خدا سے اس کی حجتوں کے ناموں کو ساقط کرنے کی بابت تبدیلی کرنے والوں نے جو کچھ تبدیلی کی اور ان کے باطل کی اعانت کے لئے امّت کے ساتھ جو مکر وفریب کیا وہ سب اس کے علم میں تھا۔ خدا نے ان رموز کو ثابت کر دیا اور ان کے قلوب اور آنکھوں کو اندھا کر دیا کیونکہ وہ ان (اسمائ) کے ترک کرنے اور ایسے کلام کے ترک کرنے کے ذمہ دار ہیں جو ان کے احداث کی دلیل ہے اور جو لوگ قرآن کے اصلی احکام پر قایم ہیں اور اس کے ظاہر وباطن کے عالم ہیں انھیں اہل کتاب قرار دیا۔ یہ لوگ اس شجرہ نبوت سے تعلق رکھتے ہیں جس کی جڑ ثابت اور اس کی شاخ آسمان پر ہے اور جس کے پھل حکم خدا سے ہمیشہ کھائے جاتے رہیں گے۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ اس علم کا مثل ان لوگوں کیلئے ظاہر ہو جو ہمیشہ شک کرتے ہوں اور اپنے دشمنوں کو جو اپنے منہ سے نور خدا کے بجھانے کے درپے ہو گئے تھے اہل شجرۂ ملعونہ قرار دیا پس خدا کے سوا کچھ مانتا ہی نہیں کہ اپنے نور کو کامل کر کے رہے۔ اگر منافقین جانتے کہ خدا نے ان ایات کے ترک کرنے کی وجہ جن کی تاویل ظاہر ہے ان پر لعنت کی ہے تو ان آیات کو ساقط نہ کرتے جو انھوں نے ساقط کر دیا تھا۔ لیکن خدا نے اپنی مخلوق کیلئے حکم جاری فرمایا کہ اس کی حجت کو قبول کر لیں جیسا کہ فرماتا ہے "سب سے بڑھی ہوئی حجت خدا کی ہے" (پ۱۴۹، انعام) اس بات پر تامل کرنے سے انکی آنکھیں اندھی کر دی گئیں اور ان کے قلوب پر پردے ڈالدیئے گئے اسی لئے انہوں نے قرآن کو اسی حالت میں چھوڑ دیا اور مشتبہ چیزوں کو ابطال

عن تامل ذلك، فتركوه بحاله، و حجبوا عن تاكيد الملتبس بابطاله فاسعداء ينهون عليه، والاشقياء يعمون عنه ومن لم يجعل الله له نورا فماله من نور۔

ثم ان الله جل ذكره لسعة رحمته ورافته بخلقه، وعلمه بما يحدثه المبدلون من تغيير كتابه، قسم كلامه ثلاثة اقسام، فجعل قسما منه: يعرفه العالم والجاهل وقسماً: لا يعرفه الا من صفى ذهنه، ولطف حسه وصح تميزه ممن شرح الله صدره للاسلام، وقسماً: لا يعرفه الا الله وامناؤه والراسخون في العلم، وانما فعل الله ذلك لئلا يدعى اهل الباطل من المستولين على ميراث رسول الله من علم الكتاب مالم يجعل الله لهم، وليقودهم الاضطرار الى الايتمار لمن ولاه امرهم فاستكبروا عن طاعته، تعززاً وافتراء على الله عزوجل، واغتراراً بكثرة من ظاهرهم وعاونهم وعاند الله عزوجل ورسوله

فاما ما علمه الجاهل والعالم فمن فضل رسول الله في كتاب الله فهو قول الله عزوجل "من يطع الرسول

کی تاکید کیساتھ پوشیدہ کردیا نیک لوگ اس بات سے منع کرتے تھے اور اشقیا قصداً ہی کئے جاتے تھے خدا جس کو نور (ہدایت) عطا نہیں کرتا اسکو نور حاصل ہی نہیں ہوتا ــــــــــ

پس خدائے جلیل نے اپنی رحمت کی وسعت کے سبب مخلوق سے محبت کے پیش نظر اور اس بات کے علم سے کہ اسکی کتاب میں تبدیلی کرنے والے جو کچھ تغیر کریں گے اپنے کلام کو تین قسم میں تقسیم کردیا جس میں سے ایک یہ ہے کہ جس کو عالم وجاہل سب سمجھتے ہیں۔ دوسری قسم یہ ہے کہ جس کو کوئی نہیں سمجھ سکتا سوائے اُس کے جس کا ذہن صاف ہو جس لطیف ہو۔ تمیز صحیح ہو اور جس کے سینہ کو خدا اسلام کے لئے کھول دیا ہو تیسری قسم یہ ہے کہ جس کو سوائے خدا، اس کے امناء اور راسخون فی العلم[1] کے کوئی بھی نہیں جانتا۔ خدا نے یہ اس لئے کیا کہ میراث رسول پر غالب آنے والوں میں سے اہل باطل کہیں علم کتاب کا دعویٰ نہ کر بیٹھیں جو خدا نے ان کے لئے قرار نہیں دیا ہے اور تاکہ ان کا اضطرار اس کی جانب سے بڑھ جائے کہ کون انکا ولی امر ہو۔ ...... انھوں نے خدا سے سرکشی کی اور اس پر بہتان باندھ کر اس کی اطاعت سے روگردانی کی اور اپنی ظاہری کثرت سے دھوکا کھاتے ہوئے اپنے ساتھیوں کی.... معاونت سے خدائے عزوجل اور اس کے رسول سے عداوت کی۔

پس رسولؐ کی فضیلت سے متعلق جو کتاب خدا میں مرقوم ہے اور جس کو جاہل وعالم سب جانتے ہیں وہی قول خدا بھی ہے کہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور قول خدا کہ "بیشک اللہ

[1] راسخون فی العلم کے معنی ہیں کہ علم میں ایسے کامل جس میں ولادت سے وفات تک کمی و بیشی نہ ہو یہ صرف صاحبان علم وہبی چہاردہ معصومین علیہم السلام ہیں۔

فقد اطاع الله" وقوله

وقوله " ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما" ولهذه الاية ظاهر و باطن فالظاهر قوله "صلوا عليه" والباطن قوله " وسلموا تسليما" اى سلموا لمن وصاه فاستخلفه و فضله عليكم وما عهد به اليه تسليما، وهذا مما اخبرتك: انه لا يعلم تاويله الا من لطف حسه وصفى ذهنه، وصح تمييزه، وكذلك قوله " سلام على ال يس" لان الله سمى به النبي حيث قال "يس، والقرآن الحكيم انك لمن المرسلين" لعلمه بانهم يسقطون قول الله: "سلام على آل محمد" كما اسقطوا غيره وما زال رسول الله يتالفهم ويقربهم ويجلسهم عن يمينه وشماله حتى اذن الله عزوجل في ابعادهم بقوله " واهجرهم هجرا جميلا" (مزمل) وبقوله " فمال الذين كفروا قبلك مهطعين" ٥ (المعارج پ۱۹) عن اليمين وعن الشمال عزين ٥ ايطمع كل امرء منهم ان يدخل جنة نعيم ٥ كلا انا خلقناهم مما يعلمون" وكذلك قول الله عزوجل " يوم ندعو كل اناس بامامهم" ولم

اور اس کے ملائکہ صلوات بھیجتے ہیں نبی پر اے لوگو جنھوں نے ایمان لایا اس پر صلوات بھیجو اور ایسا تسلیم کرو جو تسلیم کرنے کا حق ہے اس آیت کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی پس اس کے قول کا ظاہر " صلو علیہ" ہے اور باطن قولہ " سلموا تسلیما " ہے یعنی تسلیم کریں اس کو جسے اس نے اپنا خلیفہ بنانے کی وصیت کی اور اس کو تم پر فضیلت دی اور جو کچھ اُس سے عہد کیا تھا اس کو تسلیم کرلو۔ یہ وہ چیز ہے جس کی میں نے تم کو خبر دی بہ تحقیق کہ اس کی تاویل کوئی نہیں جانتا سوائے اس کے جس کا حس لطیف ہو، ذہن صاف ہو اور تمیز صحیح ہو۔

اور اسی طرح اس کا قول " آل یسین پر سلام ہو" بھی ہے۔ کیونکہ اللہ نے نبی کا یہی نام رکھا ہے جیسا کہ فرماتا ہے " یس ۔ پر از حکمت قرآن کی قسم۔ بلاشک تم رسولوں میں سے ہو۔" یہ اس کے علم میں تھا کہ وہ خدا کے اس قول " سلام علی آل محمدؐ " کو ساقط کریں گے جیسا کہ اس کے علاوہ اور بھی اقوال کو ساقط کیا۔ رسول اللہؐ نے اپنی آل کو کبھی جدا نہ کیا بلکہ ان کی دلجوئی کرتے رہے اور ان کو اپنے قریب کرتے رہے و نیز انکو اپنے دائیں اور بائیں بٹھاتے تھے یہاں تک کہ خدا نے حکم دیا کہ اپنے دشمنوں کو دور رکھیں اور اس کا قول کہ ان کو خوبی کیساتھ چھوڑ بیٹھو (مزمل) و نیز " پس ان کافروں کو کیا ہوگیا ہے کہ انکی ٹولیاں تمہاری طرف داہنے اور بائیں سے دوڑی چلی آرہی ہیں کیا ان میں سے ہر شخص اسی کا متمنی ہے کہ وہ جنت نعیم میں داخل ہوگا ہرگز نہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ہم نے ان کو کس چیز سے پیدا کیا ہے (المعارج) اور اسی طرح قول خدا ہے کہ " اس روز ہر شخص کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے" یہ نہیں

بسم باسمائهم واسماء آبائهم
وامهاتهم۔

واما قوله: "كل شيئ هالك الا
وجهه" فانما انزلت كل شيئ هالك
الا دينه، لانه من المحال ان يهلك
منه كل شي ويبقى الوجه هو اجل و
اكرم واعظم من ذلك، انما يهلك من
ليس منه الا ترى انه قال: "كل من
عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلال
والاكرام" ففصل بين خلقه ووجهه

واما ظهورك على تناكر قوله "وان
خفتم الا تقسطوا فى اليتامى فانكحوا
ما طاب لكم من النساء (م۳ النساء) وليس
يشبه القسط فى اليتامى نكاح النساء ولا
كل النساء ايتام، فهو مما قدمت ذكره
من اسقاط المنافقين من القرآن وبين
القول فى اليتامى وبين نكاح النساء من
الخطاب والقصص اكثر من ثلث
القرآن هذا وما اشباه مما ظهرت
حوادث المنافقين فيه لاهل النظر
والتامل ووجد المعطلون واهل الملل
المخالفة للاسلام مساغاً الى القدح
فى القرآن، ولو شرحت لك كلما اسقط
وحرف وبدل مما يجرى هذا المجرى
لطال، وظهر ما تحظر التقية اظهاره
من مناقب الاولياء ومثالب الاعداء۔

فرمایا کہ کسی کو اس کے نام اور اس کے ماں باپ کے ناموں کے
ساتھ بلائیں گے۔

مگر قول خدا کہ "ہر شئے ہلاک ہونیوالی ہے سوائے اس کے
چہرے کے" پس سوائے اس کے دین کے ہر چیز فانی پیدا کی گئی
ہے کیونکہ یہ محال ہے کہ ہر چیز ہلاک کر دی جائے اور اس کا چہرہ
باقی رہے۔ وہ اس بات سے بیحد جلیل و کریم اور اعظم ہے کہ
(اسکو چہرہ ہو) بتحقیق کہ جو کچھ اس سے نہ ہو ہلاک ہوگا۔ آگاہ
ہو جاؤ اور دیکھو کہ خدا نے فرمایا ہے کہ "ہر چیز فنا ہونے والی
ہے اور تیرے رب کا چہرہ باقی رہ جائیگا جو کہ صاحب جلال
و اکرام ہے"۔ پس اس نے اپنی مخلوق اور اپنے چہرہ میں فصل
قرار دیا ہے۔

تم اپنے وجود کے سبب سے ناواقف ہو" اور اگر تمکو اس بات کا
خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو عورتوں
میں سے جو تمکو پسند ہو اس سے نکاح کر لو"۔ یتیموں کے بارے میں
انصاف عورتوں سے نکاح کرنے کے مشابہ نہیں ہے و نیز تمام
عورتیں یتیم بھی نہیں ہیں پس قرآن سے منافقین کے نام نکال دیئے جانے
سے متعلق جو اوپر مذکور ہوا اور یتیموں اور عورتوں کے نکاح سے
متعلق جو ذکر کیا گیا اور ایسے خطابات اور قصص جو قرآن سے
نکال دیئے گئے ایک ثلث قرآن سے زائد تھے۔ یہ اور اس سے مشابہ
بہت سی باتیں جو اہل نظر و تامل کے لئے قابل غور ہیں منافقین
نے احداث کیا اگر معطلین اور مخالفین اسلام کی قرآن کو ناقابل
اعتماد بنانے اور اس کا مضحکہ اڑانے کی کوششوں کی تشریح کروں
کہ قرآن سے کیا کیا ساقط کیا گیا اور کیا کیا تحریف و تبدیل کی گئی اور
اس میں کیا تھا اور اب کیا باقی ہے تو بہت طول ہو جائیگا اولیاء
کے مناقب اور اعداء کے عیوب کے اظہار سے تقیہ کرنے کے
خطرات ظاہر ہیں۔

واما قوله: "وماظلمنهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون (پ۱۴ النحل) فهو تبارك اسمه اجل واعظم من ان يظلم، ولكن قرن امناءه على خلقه بنفسه، وعرف الخليقة جلالة قدرهم عنده، وان ظلمهم ظلمه، بقوله: "وماظلمونا" ببغضهم اولياءنا ومعونة اعدائهم عليهم" ولكن كانوا انفسهم يظلمون" اذحرموها الجنة، واوجبوا عليها خلود النار.

واما قوله: "انما اعظكم بواحدة" فان الله جل ذكره نزل عزائم الشرائع وآيات الفرائض في اوقات مختلفة، كما خلق السموات والارض في ستة ايام، ولو شاء لخلقها في اقل من لمح البصر، ولكنه جعل الاناة والمداراة امثالا لامنائه وايجاباً للحجة على خلقه، فكان اول ما قيدهم به: الاقرار بالوحدانية والربوبية والشهادة بان لا اله الا الله فلما اقروا بذلك تلاه بالاقرار لنبيه بالنبوة والشهادة له بالرسالة، فلما انقادوا لذلك فرض عليهم الصلوة، ثم الصوم، ثم الحج، ثم الجهاد، ثم الزكوة ثم الصدقات، وما يجري مجراها من مال الفيئ، فقال المنافقون: هل بقي لربك علينا بعد الذي فرضه شيئ آخر يفترضه، فتذكره لتسكن انفسنا الى انه

اور قول خدا کہ "ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے"۔ پس وہ اعظم وجلیل ترین ذات اس بات سے پاک ہے کہ ظلم کرے البتہ اس نے بہ نفسِ نفیس اپنے امناء کو اپنی مخلوق سے قریب کر دیا اور ان کی قدر ومنزلت کو جو اسکی ذات سے ہے پہچنوایا اور اگر انھوں نے ظلم کیا تو ان کا ظلم خدا کے ظلم کے مترادف ہوگا۔ بقولہ "ہم نے ظلم نہیں کیا" چونکہ ان ظالموں نے اولیائے خدا سے بغض رکھا اور ان کے دشمنوں کی اعانت کی اور بہ ارشاد خداوندی کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے خدا نے ان پر جنت حرام کردی اور دخول جہنم واجب قرار دیا۔

اور قول خدا کہ "تمہارے لئے ایک چیز سب سے بڑی ہے" پس اللہ تعالیٰ نے شرعی دعائیں اور احکام فرائض مختلف اوقات میں نازل فرمائے جیسا کہ زمین اور آسمان کو چھے روز میں خلق فرمایا۔ اگر وہ چاہتا تو ایک چشم زدن سے بھی کم وقت میں پیدا کرتا لیکن اُس نے تاخیر ومدارات کو اپنے امناء کے لئے امثال قرار دیا اور مخلوق پر واجب کیا کہ اس کی حجتوں کو قبول کرے۔ پس پہلی بات جو ان پر متعین کی گئی تھی اقرار وحدانیت و ربوبیت اور شہادت بالفاظ لا الٰہ الا اللہ تھی۔ پس جب انھوں نے اس بات کا اقرار کیا اپنے نبیؐ کی نبوت کا اقرار اور اس کی رسالت کی شہادت کا ذکر کیا اور جب انہوں نے اس میں بھی اطاعت کی ان پر نماز، روزہ، حج، جہاد، زکوٰۃ اور صدقات واجب کئے گئے اور جو کچھ مال فئے سے جاری ہوتا تھا حکم دیا۔ پس منافقین نے کہا کہ آیا تمہارے رب کے پاس کوئی اور بھی چیز باقی رہ گئی ہے کہ ہم پر فرض کرے اس کا ذکر کردو تاکہ ہمارے نفوس کو اطمینان حاصل ہو کہ اب کوئی اور چیز باقی نہیں ہے۔ خدا نے اس بارے میں حکم نازل فرمایا کہ "ان سے کہدو کہ ایک سب سے بڑی چیز باقی ہے" یعنی ولایت

لم یبق غیرہ، فانزل اللہ فی ذلک: "قل انما
اعظکم بواحدة" یعنی الولایة، وانزل:
"انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین
یقیمون الصلوة ویؤتون الزکوة وھم راکعون"
ولیس بین الامة خلاف انه لم یوت الزکوة
یومئذ احد وھو راکع غیر رجل، ولو
ذکر اسمه فی الکتاب لاسقط مع ما
اسقط من ذکرہ، وھذا وما اشبھه
من الرموز التی ذکرت لك ثبوتھا
فی الکتاب، لیجھل معناھا المحرفون
فیبلغ الیك والی امثالك، وعند ذلك
قال اللہ "الیوم اکملت لکم دینکم و
اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم
الاسلام دینا"

واما قوله للنبی: "وما ارسلناك
الا رحمة للعالمین" وانك تری اھل
الملل المخالفة للایمان ومن یجری
مجراھم من الکفار مقیمین علی
کفرھم الی ھذہ الغایة وانه لو کان رحمة
علیھم لاھتدوا جمیعا ونجوا من
عذاب السعیر، فان اللہ تبارك وتعالی
انما عنی بذلك: انه جعله سببا لانظار
اھل ھذہ الدار لان الانبیاء قبله
بعثوا بالتصریح لا بالتعریض وکان النبی
منھم اذا صدع بامر اللہ واجابه قومه
سلموا وسلم اھل دارھم من سائر

اور یہ حکم نازل فرمایا۔
" سوائے اس کے نہیں کہ تمہارا ولی خدا ہے اور
اس کا رسول اور وہ مومنین جو نماز کو قایم کرتے ہیں اور حالت
رکوع میں زکواۃ ادا کرتے ہیں" (مائدہ ۵۶) امت کو اس بات
میں اختلاف نہیں ہے کہ اُس روز سوائے ایک مرد کے حالتِ
رکوع میں کسی اور نے زکواۃ دی ہو اگر خدا اس کے نام کا اپنی
کتاب میں ذکر کرتا تو اس نام کو بھی اُسی طرح مٹا دیتے جیسا کہ
اور ناموں کو مٹا دیا جن کا ذکر کیا گیا تھا۔ یہ ان رموز میں سے
ہے جن کا ذکر میں نے تجھ سے کیا اور کتاب سے اس کا ثبوت دیا تاکہ
اس کے معنوں سے محرفین ناواقف ہی رہیں اور تیری اور
تیرے مثل دیگر افراد کی تبلیغ ہو جائے اس وقت خدا نے
فرمایا کہ "آج کے روز میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو
کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کیا اور تمہارے
دین اسلام سے راضی ہوا۔ (مائدہ ۳)

اور نبیؐ کے لئے اس کا ارشاد ہے کہ "ہم نے نہیں بھیجا تم کو مگر
بنا کر رحمت تمام عالمین کے لئے" اور یقیناً تم ایمان کے
مخالفین اور کفار میں سے ان کے قایم مقاموں کو دیکھو
گے کہ اس غایت میں اپنے کفر پر ہی قایم ہوں گے اگر ان پر
خدا کی رحمت ہوتی کہ یہ ہدایت پا لیں تو یہ سب عذابِ جہنم
سے نجات پا جاتے پس خدائے بزرگ و برتر نے اس سے
مراد لیا ہے کہ اس دنیا والوں کو ڈرانے کے لئے اس کو
سبب قرار دے کیونکہ اس سے پہلے کے انبیاء تصریحی احکام
کے ساتھ بھیجے گئے تھے نہ کہ تعریض کے ساتھ ہمارے نبیؐ
بھی ان ہی میں سے تھے۔ جب وہ امر خدا کی طرف مائل
ہوئے اور ان کی قوم نے اس کو قبول کیا اور تسلیم کر لیا تمام
مخلوق میں سے ان کے تہہ والوں نے بھی تسلیم کر لیا۔ اگر وہ

الخليفة، وان خالفوه هلكوا وهلك اهل دارهم بالآفة التي كان نبيهم يتوعدهم بها، ويخوفهم حلولها و نزولها بساحتهم، من: خسف او قذف، او رجف، او ريح، او زلزلة، اوغير ذلك من اصناف العذاب التي هلكت بها الامم الخالية

وان الله علم من نبينا ومن الحجج في الارض: الصبر على ما لم يطق من تقدمهم من الانبياء الصبر على مثله فبعثه الله بالتعريض لا بالتصريح واثبت حجة الله تعريضاً لا تصريحا بقوله في وصيه: "من كنت مولاه فهذا مولاه"

و "هو مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي" وليس من خليقه النبي ولا من النبوة ان يقول قولا لا معنى له، فلزم الامة ان تعلم انه لما كانت النبوة والاخوة موجودتين في خلقة هارون، ومعدومتين فيمن جعله النبي بمنزلته انه قد استخلفه على امته كما استخلف موسى هارون، حيث قال له: اخلفني في قومي" ولو قال لهم: لا

انکی مخالفت کرتے تو ہلاک ہوجاتے اور ان کے شہر والے بھی اُس آفت سے ہلاک ہوجاتے جس کا ان کے نبی نے وعدہ کیا تھا اور انہیں تباہ و برباد کرنیوالے عذابوں کے نازل ہونے سے ڈرایا تھا مثلاً زمین کا دھنس جانا، اپنے مقام سے گر پڑنا زلزلہ اور اس کے علاوہ وہ تمام عذاب جن سے گذشتہ امتیں ہلاک ہوئی تھیں

بتحقیق کہ خدا ہمارے نبیؐ اور زمین پر اپنی حجتوں کو جانتا ہے۔ صبر جس کے برداشت کی طاقت گذشتہ انبیاء میں نہ تھی اس کے مثل صبر ہمارے نبیؐ نے کیا۔ پس خدا نے ان کو تعریض کے ساتھ بھیجا نہ کہ تصریح کے ساتھ اور اللہ کی حجت کو تعریض کے ساتھ ثابت کیا نہ کہ بالتصریح چنانچہ ان کے وصی کے متعلق ارشاد ہے کہ "میں جس کا مولا ہوں یہ اس کا مولا ہے اور وہ مجھ سے اسی منزلت پر ہے جس منزلت پر ہارون موسیٰ کے ساتھ تھے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا" یہ نہ نبیؐ کی خلقت سے ہے اور نہ خصائص نبی سے ہے کہ نبی کوئی ایسی بات کہے جس کے کوئی معنی نہ ہوں پس امت کے لئے لازم ہے کہ سمجھ لے کہ کیوں نبوت اور اخوت دونوں ہارون کی خلقت میں موجود تھیں اور اس میں جس کو نبی نے بہ منزلت ہارون قرار دیا تھا معدوم تھیں* بتحقیق کہ نبی انکو امت پر اپنا خلیفہ بنایا تھا جیسا کہ موسیٰ نے ہارون کو خلیفہ بنایا تھا۔ جب کبھی اس کے لئے فرمایا تو یہی کہ "میں نے اپنی قوم پر اپنا خلیفہ بنایا" اور اگر فرمایا ہوتا کہ امت میں

* رسالت مآب کے بعد تو نبوت تھی ہی نہیں اب رہی اخوت حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے حقیقی بھائی تھے اور حضرت علیؑ رسول خدا کے حقیقی بھائی نہ تھے بلکہ چچازاد بھائی تھے۔

تقلدوا الامامة الا فلانا بعينه والا
نزل بكم العذاب لاتاهم العذاب و
زال باب الانظار والامهال

وبما امر بسد باب الجميع وترك
بابه، ثم قال : ما سددت ولا تركت
ولكني امرت، فاطعت، فقالوا سددت
بابنا وتركت لاحدثنا سناً

فاما ذكروه من حداثة سنه فان
الله لم يستصغر يوشع بن نون حيث أمر
موسىٰ ان يعهد بالوصية اليه، وهو في
سن ابن سبع سنين، ولا استصغر يحيي
وعيسى لما استودعهما عزائمه وبراهين
حكمته، وانما فعل ذلك جل ذكره لعلمه
بعاقبة الامور، وان وصيه لا يرجع بعده
ضالاً ولا كافراً۔

وبان عمد النبي الى سورة برآة
فدفعها الى من علم ان الامة تؤثره
على وصيه، وامره بقراءتها على اهل
مكة، فلما ولى من بين يديه اتبعه
بوصيه وامره بارتجاعها منه، والنفوذ
الى مكة ليقراها على اهلها، وقال: " ان
الله جل جلاله اوحى الى ان لا يؤدي عني
الا رجل مني، دلالة منه على خيانة
من علم ان الامة اختارته على وصيه

ثم شفع ذلك بضم الرجل الذى
ارتجع سورة برأة منه، ومن يوازره

سوائے فلاں کے اور کسی کی تقلید نہ کرنا ورنہ تم پر عذاب نازل
ہوگا تب ان پر عذاب نازل ہوتا اور انتظار و مہلت کا
دروازہ بند ہو جاتا

اور جب رسول اللہ نے سب کے دروازے بند کرنے
اور اس کا دروازہ کھلا چھوڑ دینے کا حکم دیا تھا فرمایا تھا کہ
نہ ہی میں نے دروازے بند کرائے اور نہ ایک دروازہ چھوڑ
دیا بلکہ مجھے حکم دیا گیا اور میں نے اطاعت کی۔ پس انھوں نے کہا کہ
آپ نے ہمارے دروازے بند کئے اور ایک کو اسکی کم سنی کی وجہ چھوڑ
دیا۔ ان کے کم سنی کا ذکر کرنے پر فرمایا کہ جب خدا نے موسیٰ کو
حکم دیا تھا کہ اپنے بعد یوشع بن نون کو اپنا وصی مقرر کرکے
عہد لیں تب کو ان کی عمر صرف سات سال کی تھی کسی نے انھیں کمسن
اور چھوٹا نہیں سمجھا و نیز یحیٰ و عیسیٰ کو بھی کمسن نہیں سمجھا جبکہ
انھوں نے اپنے براھین و عزائم سے اس کی حکمت کو ثابت کیا تھا
خدا امور کے انجام سے واقف تھا اور اس بات سے بھی کہ ان کا
(رسالت مآب کا) وصی انکے بعد نہ گمراہ ہوگا اور نہ کافر۔

نبیؐ نے عمداً سورۂ براۃ بھیجا اور حکم دیا کہ اہل مکہ کو
پڑھکر سُنا دے یہ جانتے ہوئے کہ امت اسکو وصی پر مقدم
کردیگی۔ پس جب وہ اس کے پیچھے سے آن پہونچا،...
.... حکم دیا کہ اس کے (پیغمبر کے) وصی کی مطابعت کرے اور
سورہ براۃ واپس دے دے تاکہ اہل مکہ کو پڑھ کر سنائے اور
نافذ کرے۔ رسالت مآب نے فرمایا کہ خداوند عزوجل نے
مجھ پر وحی نازل فرمائی کہ اس حکم کو سوائے میرے یا کسی ایسے
مرد کے جو مجھ سے ہو کوئی اور نہیں پہونچا سکتا۔ اس سے اس بات
پر دلالت ہے کہ امت کا کوئی شخص بھی ہو علم میں خیانت کریگا
اور دوسرے یہ کہ اسکو لوگ وصی سمجھنے لگیں گے۔ پھر آپ نے
اس شخص کو اپنے پاس بلاتے ہوئے سمجھایا جس سے سورہ براۃ واپس

فی تقدم المحل عند الامامة، الی علم
النفاق "عمرو بن العاص" فی غزاة ذات
السلاسل، ولاهما عمرو: حرس عسكر
وختم امرهما بان: ضمهما عند وفاته
الی مولاه اسامة ابن زید، وامرهما
بطاعته، والتصريف بين امره ونهيه
وكان آخر ما عهد به فی امر امته قوله
"انفذوا جیش اسامه" یکرر ذلك علی
اسماعهم، ایجاباً للحجة علیهم فی
ایثار المنافقین علی الصادقین۔

ولو عددت كلما كان من امر رسول
الله فی اظهار معائب المستولین علی تراثه
لطال۔ ۔ ۔ ۔ (مزید تفصیل احتجاج طبرسی میں ملاحظہ ہو)

كل ذلك لتتم النظرة التی اوحاها
الله تعالی لعدوه ابلیس، الی ان یبلغ الكتاب
اجله، ویحق القول علی الكافرین، ویقترب
الوعد الحق الذی بینه فی كتابه بقوله:
"وعد الله الذین آمنوا منكم وعملوا
الصالحات لیستخلفنهم فی الارض كما
استخلف الذین من قبلهم" (نور ۵۵)

وذلك. اذا لم یبق من الاسلام الا
اسمه ومن القرآن الا رسمه، وغاب
صاحب الامر بایضاح الغدر له فی ذلك
لاشتمال الفتنة علی القلوب حتی یكون
اقرب الناس الیه اشدهم عداوة له۔

وعند ذلك یویده الله بجنود لم

لے لیا گیا تھا اور وہ جس نے نفاق کو جانتے ہوئے غزوہ ذات السلاسل
میں امامت کے بارے میں مقدم ہونے کا بار اٹھایا تھا" یعنی عمرو
بن عاص، وہ چالاک دونوں لشکر کی نگرانی کرنے والے نہ تھے
اور اپنی وفات کے وقت دونوں کو ایک امر میں شریک کرکے اسامہ
ابن زید کے حوالہ کرکے فراغت حاصل کرلی اور دونوں کو اس کی
اطاعت اور امر ونہی میں تصرف کا حکم دیا۔ امت کے امور میں
یہ آپ کا آخری حکم تھا کہ "جیش اسامہ کے ساتھ جائیں" اور
ان کے نام لے کر اس کا تکرار کیا کہ ان پر حجت تمام ہو جائے کہ وہ
منافقین کو صادقین پر ترجیح دے رہے تھے۔

اگر میں تمام باتوں کو شمار کروں کہ ان کی میراث پر غالب
آنے والوں کے معائب کے اظہار میں رسول اللہ کا کیا حکم تھا تو
بہت طول ہو جائے گا۔

یہ سب کا سب اس مہلت کے وقفہ تک تمام ہوگا جو اللہ
تعالی نے ابلیس کو دیا ہے یہاں تک کہ وہ نوشتہ اپنی مدت پر
پہونچ جائے اور قول کی حقانیت کفار پر ثابت ہو جائے اور اس
حق کا وعدہ جسکا بیان کتاب میں ہے قریب ہو جائے۔ بقولہ
"تم میں سے جن لوگوں نے ایمان لایا اور نیک عمل کئے ہیں ان سے
اللہ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ فرور ان کو زمین پر خلیفہ بنائیگا جیسا کہ
انکے پہلوں کو خلیفہ بنایا تھا" (نور ۵۵)

یہ اس وقت ہوگا جب کہ کوئی اسلام پر باقی نہ رہیگا سوائے اس کے
نام کے اور قران باقی نہ رہیگا مگر رسماً اور صاحب الامرؑ اپنے
ساتھ غدر و بیوفائی کی وجہ اور لوگوں کے قلوب پر فتنہ ظاہر
ہونے کی وجہ غیبت میں رہیں گے یہاں تک کہ قریب ترین آدمی
وہ ہوگا جو ان کا شدید ترین دشمن ہوگا۔

اور اس وقت خدا ایسے لشکر سے ان کی تائید کریگا جسکو

نتروها، ویظهر دین نبیه - علی یدیه علی الدین کله ولو کره المشرکون۔

واما ماذکرته من الخطاب الدال علی تهجین النبیؐ، والازراء به، والتانیب له، مع ما اظهره الله تعالی فی کتابه من تفضیله ایاه علی سائر انبیائه فان الله عزوجل جعل لکل نبی عدواً من المشرکین کما قال فی کتابه، وبحسب جلالة منزلة نبینا عند ربه، کذلک عظم محنته لعدوه الذی عاد منه فی شقاقه ونفاقه کل اذی ومشقة لدفع نبوته تکذیبه ایاه، وسعیه فی مکارهه، وقصده لنقض کل ما ابرمه، واجتهاده ومن مالاه علی کفره، وعناده ونفاقه، والحاده فی ابطال دعواه، وتغییر ملته ومخالفته سنته، ولم یر شیئاً ابلغ فی تمام کیده من تنفیرهم عن موالاة وصیه وایحاشهم منه، وصدهم عنه واغرائهم بعداوته، والقصد لتغییر الکتاب الذی جاء به، واسقاط ما فیه من فضل ذوی الفضل وکفر ذوی الکفر منه وممن وافقه علی ظلمه وبغیه وشرکه، ولقد علم الله ذلک منهم فقال:

"ان الذین یلحدون فی آیاتنا لا یخفون علینا (۴۰ حم سجدہ) وقال

"یریدون ان یبدلوا کلام الله" ولقد

کوئی دیکھ نہ سکے گا اور ان کے نبی کا دین ان کے ہاتھوں پر تمام دینوں پر غالب آجائیگا خواہ مشرکین کو کتنا ہی برا کیوں نہ معلوم ہو۔

اور جو کچھ تو نے ایسے بیان کا ذکر کیا جو نبی کی ہجو اور شان کے گھٹانے اور بزدلی پر دلالت کرتا ہے مع اس کے کہ خدا نے جو کچھ اپنی کتاب میں تمام انبیاء پر ان کی فضیلت کو ظاہر کیا ہے کہ خدائے عزوجل نے ہر نبی کیلئے مشرکین میں سے ایک دشمن قرار دیا ہے جیسا کہ اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ خدا کے پاس ہمارے نبی کی جو منزلت ہے اس کے لحاظ سے خدا نے ان کی مصیبت کو بھی عظیم رکھا جو اس دشمن سے پہونچی جس نے مخالفت اور نفاق میں عداوت کو ظاہر کیا تھا اور نبوت کے درجہ کو گھٹانے رسول کی تکذیب اور مکروہ باتوں سے متہم کرنے کی کوشش کی اور ہر اس چیز کو جس کو رسول نے مضبوط کیا تھا توڑنے کا قصد کیا اور کفر و عناد اور نفاق و الحاد کیطرف مائل کرنے رسول کے دعوے کو باطل کرنے، ان کی ملت کو بدل دینے اور ان کی سنت کی مخالفت میں ہر وہ کوشش کی جس کا امکان تھا انہوں نے اپنے کید و مکر میں اس سے کامل تر اور عظیم تر چیز نہیں دیکھی کہ اُن کے (رسول کے) وصی کی دوستی سے لوگوں کو نفرت دلائیں، لوگوں کو اس سے باز رکھیں۔ اُن سے ملنے میں رکاوٹ ڈالیں اور انکی عداوت پر آمادہ کریں، جو کتاب رسول کیساتھ آئی تھی اس میں تغیر کریں اور اس میں جو کچھ صاحبان فضل کے فضائل اور صاحبان کفر کے کفر کا بیان تھا اس کے ساقط کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اس سے اور اس کے ظلم دھوکا اور شرک سے خدا واقف تھا اور جانتا تھا کہ وہ یہ کریں گے چنانچہ فرماتا ہے کہ "یقیناً وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں بیجا دخل دیا کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں" (حم سجدہ ۴۰) و نیز فرمایا کہ "وہ

احضروا الکتاب کملا مشتملا علی التاویل والتنزیل، والمحکم والمتشابه، و الناسخ والمنسوخ، لم یسقط منه حرف الف ولا لام، فلما وقفوا علی ما بینه الله من اسماء اهل الحق والباطل، وان ذلک ان اظهر نقض ما عهدوه قالوا: لا حاجة لنا فیه، نحن مستغنون عنه بما عندنا، وکذلک قال: فنبذوه وراء ظهورهم واشتروا به ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون"

دفعهم الاضطرار بورود المسائل علیهم عما لا یعلمون تاویله، الی جمعه وتالیفه وتضمینه من تلقائهم ما یقیمون به دعائم کفرهم، فصرخ منادیهم من کان عنده شیء من القرآن فلیاتنا به، ووکلوا تالیفه ونظمه الی بعض من وافقهم علی معادات اولیاء الله، فالفه علی اختیارهم وما یدل للمتامل له علی اختلال تمییزهم، وافترائهم وترکوا منه ما قدروا انه لهم، وهو علیهم، وزادوا فیه ما ظهر تناکره و تنافره وعلم الله ان ذلک یظهر و یبین، فقال: "ذلک مبلغهم من العلم" وانکشف لاهل الاستبصار عوارهم وافترائهم والذی بدا فی الکتاب من الازراء علی النبیؐ من فرقة الملحدین ولذلک قال:

چاہتے ہیں کہ کلام خدا کو بدل دیں" حالانکہ خدا نے اپنی کتاب کو کامل کیا جو تاویل و تنزیل، محکم و متشابہ اور ناسخ و منسوخ پر مشتمل ہے اس میں سے حرف الف و لام تک ساقط نہ ہوئے پس جب وہ خدا کے ارشاد سے واقف ہوئے جو اس نے اہل حق و باطل کے متعلق فرمایا ہے اور اس خیال سے کہ ان کی عہد شکنی ظاہر ہو جائے گی انھوں نے کہا کہ ہمیں اس کی (تمہارے مرتب کردہ قرآن کی) حاجت نہیں ہے۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے ہم اس سے مستغنی ہیں۔ اسی طرح فرمایا کہ" انھوں نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا اور اس کے عوض تھوڑی قیمت پر خرید لیا۔ پس کیا ہی بری خرید ہے اُن کی"

انھوں نے اپنا اضطرار اور مسائل کو اپنے پر وارد کرتے ہوئے وہ ان کے جمع و تالیف و تضمین اور تاویل سے واقف نہ تھے اس طرح انہوں نے کفر کے ستون قائم کر لئے۔ پس منادی نے انھیں آواز دی کہ جس کے پاس قرآن سے جو کچھ ہو ہمارے پاس لے آئے اور اس کی تالیف و تنظیم بعض اولیائے خدا کے دشمنوں کے حوالے کر دی اور انھوں نے اپنے اختیار سے اس کی تالیف شروع کی اور جو بات کہ کسی غور کرنے والے کے لئے انکے اختلال عقل و ہوش اور افترا پر دلالت کرتی ہے اور جس کے سمجھنے پر وہ قادر نہ ہو سکے انھوں نے ترک کر دیا حالانکہ یہ انکے لئے مضر تھا اور اس میں اس بات کو بڑھا دیا جس سے ان کا انکار و نفرت ظاہر ہو گئی۔ خدا اس سے عالم تھا چنانچہ اس نے اسکو ظاہر کر دیا اور بڑھا دیا اور فرمایا کہ" یہ ان کا مبلغ علم تھا" اور اہل بصیرت کے لئے ان کا افترا اور ان کے عیوب ظاہر ہو گئے

فرقہ ملحدین سے جس نے کتاب (قرآن) میں اپنے نبی پر عیوب لگانے کی ابتدا کی اس کے لئے فرمایا کہ" وہ قابل انکار چیز کا ذکر

" ويقولون منكراً من القول و زوراً " ويذكر
جل ذكره لنبيه ما يحدثه عدوه في كتابه
من بعده بقوله : " وما ارسلنا من قبلك من
رسول ولا نبي الا اذا تمنى القى الشيطان
في امنيته فينسخ الله ما يلقي الشيطان ثم
يحكم الله آياته (۵۲ الحج) ۔

يعني : انه ما من نبي تمنى مفارقة ما
يعانيه من نفاق قومه، وعقوقهم، والا
نتقال عنهم الى دار الاقامة، الا القى
الشيطان المعرض لعداوته عند فقده في
الكتاب الذي انزل عليه ذمه، والقدح
فيه، والطعن عليه، فينسخ الله ذلك من
قلوب المومنين فلا تقبله، ولا تصغي اليه
غير قلوب المنافقين، والجاهلين، ويحكم
الله آياته بان : " يحمي اولياءه من
الضلال والعدوان، و مشايعة اهل الكفر
والطغيان، الذين لم يرض ان الله ان
يجعلهم كالانعام " حتى قال : بل هم
اضل سبيلا " ۔ فافهم هذا و اعلمه، و
اعمل به، اعلم انك ما قد تركت مما
يجب عليك السوال عنه اكثر مما سالت
عنه، واني قد اقتصرت على تفسير يسير
من كثير لعدم حملة العلم، و قلة الراغبين
في التماسه، وفي دون ما بينت لك بلاغ
لذوي الالباب ۔ قال السائل : حسبي ما
سمعت يا امير المومنينؑ شكراً لله لك

کرتے ہیں اور جھوٹ کو ثابت کرنا چاہتے ہیں" ۔ خدا نے اپنی کتاب میں
اپنے نبی کے متعلق اس بات کا ذکر کر دیا جو اُن کا دشمن ان کے بعد
قرآن میں احداث کریگا " اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول اور
نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ جس وقت اس نے کوئی خواہش کی شیطان نے
نے اس کی خواہش میں کوئی نہ کوئی دخل دیا پس شیطان جو دخل
دیتا ہے اللہ اس کو مٹا دیتا ہے پھر اللہ اپنی نشانیوں کو مضبوط
کر دیتا ہے" یعنی جس نبیؑ نے بھی اپنی قوم کی منافقت اور نافرمانیاں
دیکھیں اپنی مفارقت اور ان سے دار الاقامہ کی طرف منتقل
ہونے کی خواہش کی مگر روگردانی کرنے والے شیطان نے اپنی
عداوت کی وجہ ان کے قلوب میں القا کیا کہ یہ خدا کی کتاب میں
موجود نہیں ہے جو ان پر نازل ہوئی وہ ان کی مذمت اور قدح
وطعن کرتا ہے اس لئے خدا اسکو مومنین کے قلوب سے نکال دیتا ہے
اور وہ اس کو قبول نہیں کرتے ۔ یہ بات سوائے جہلا اور
منافقین کے اور کسی کے قلب میں نہیں سماتی خدا اپنی آیات کو
یہ کہکر محکم کرتا ہے کہ وہ اپنے اولیاء کو گمراہی دشمنی اور اہل کفر
و طغیان کی متابعت سے بچاتا ہے جنہوں نے خدا کو راضی نہیں کیا
خدا نے انھیں جانوروں کے مثل قرار دیا یہاں تک فرمایا
کہ وہ اس سے بھی بدتر ہیں ۔

پس اس کو سمجھ اور اس کا علم حاصل کر اور اس پر عمل کر
اس بات کو جان لے کہ ایسے سوال جن کا تجھ کو جواب ملنا تھا
تو نے چھوڑ دیا ان میں سے تو نے اکثر سوالات کئے اور میں نے
تفسیر کو تسہیل سے بیان کرنے پر اکتفا کیا اس لئے برداشت کرنے
والے اہل علم اور خواہشمندوں کی قلت ہے ۔ اس کے علاوہ
جو میں نے بیان نہیں کیا صاحبان سمجھ کے لئے ایک پیام ہے
سائل نے کہا کہ یا امیر المومنینؑ جو کچھ میں نے آپ سے سُنا
میرے لئے کافی ہے خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے شرف کے

علی استنقاذی من عمایة الشرک وطغیة الافک، واجزل علی ذلک مثوبتک، انه علی کل شیٔ قدیر وصلی اللہ اولا و آخرا علی انوار الھدایات، واعلام البریات، محمد وآلہ اصحاب الدلالات الواضحات وسلم تسلیما کثیرا ۝

اندھے پن سے اور جھوٹ کی تاریکی سے نکالا اور اس کی جزا میں آپ کو بہت بڑا ثواب عطا کیا۔ بیشک وہ ہر شئے پر قدرت رکھتا ہے اللہ رحم کرے اول سے آخر تک تمام نورہائے ہدایت پر اور اعلام عصمت محمدؐ پر اور ان کی آل پر جو صاحبان دلالات اور واضحات ہیں۔ وسلم تسلیما کثیرا ــــ

(کتاب الاحتجاج طبرسی صفحہ ۳۵۸)

گمراہی کا سبب

ایک سائل نے سوال کیا کہ وہ چھوٹی سے چھوٹی بات جس سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے کیا ہے؟

حضرت امیر المومنینؑ نے جواب دیا کہ "اس بات کا نہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو کس کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور اس شخص پر کس کی ولایت فرض گردانی ہے اور اپنی زمین پر اپنی حجت اور اپنی مخلوق کے نیک و بد اعمال کا گواہ کس کو مقرر کیا ہے"

سائل نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں؟

حضرتؑ نے جواب دیا کہ وہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے اپنی ذات اور اپنے نبی کی ذات کے ساتھ ملا دیا ہے اس امر کو قرآن مجید میں اس طرح فرمایا ہے "یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسولؐ و اولی الامر منکم

معقل ابن قیس کو نصیحت

اتق اللہ یا معقل ما استطعت لا تبغ علی اھل القبلۃ ولا تظلم اھل الذمۃ ولا تکبر فان اللہ لا یحب المتکبرین۔

اے معقل جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو اہل قبلہ پر زیادتی اور اہل ذمہ پر ظلم نہ کرو اور تکبر نہ کرو کہ خداوند عالم تکبر کرنیوالے کو دوست نہیں رکھتا۔

اموالھم کاموالنا ودماؤھم کدمائنا

ان کے اموال ہمارے اموال جیسے اور ان کی جانیں ہماری جانوں جیسی ہیں۔

(سوانح عمری جارج جرداق)

فرقہ ناجی

حضرت علی علیہ السلام نے راس الیہود سے فرمایا:۔

امیر المومنینؑ: علی کم افترقتم

راس الیہود: کذا و کذا فرقۃ

امیر المومنینؑ: کذبت

ثم اقبل علی الناس فقال:

امیر المومنینؑ: واللہ لو ثنیت لی الوسادۃ لقضیت بین اهل التوراۃ بتوراتهم وبین اهل الانجیل بانجیلهم بین اهل الزبور بزبورهم وبین اهل القرآن بقرانهما فترقت امۃ الیهود علی احدی و سبعین فرقۃ سبعون منها فی النار واحدۃ منها ناجیۃ فی الجنۃ وهی التی اتبعت یوشع بن نون وصی موسیٰ وافترقت امۃ النصاریٰ علی ثنتین و سبعین فرقۃ احدی و سبعون منها فی النار و واحدۃ منها ناجیۃ بالجنۃ وهی التی اتبعت شمعون الصفا وصی عیسیٰ و تفرق هذه الامۃ علی ثلث و سبعین فرقۃ۔ اثنان و سبعون فرقۃ فی النار و واحدۃ فی الجنۃ وهی التی اتبعت وصی محمدؐ ـ وضرب بیدہ علی صدرہ ثم قال ثلاثۃ عشر فرقۃ من الثلاث والسبعین فرقۃ کلها تنتحل مودتی و حبی و واحدۃ منها ناجیۃ وهی النمط الاوسط واثنا عشر فی النار

امیر المومنینؑ: تم میں کتنے فرقے ہوگئے

راس الیہود: اتنے اور اتنے فرقے۔

امیر المومنینؑ: تم نے غلط کہا

سب سے مخاطب ہو کر۔

امیر المومنینؑ: خدا کی قسم اگر میرے لئے مسند بچھادی جائے تو اہل توریت کے لئے توریت سے اہل انجیل کیلئے انجیل سے اور اہل قرآن کے لئے قرآن سے فیصلے کروں گا امت یہود اکہتر فرقوں میں بٹ گئی تھی جن میں سے ستر[۷۰] فرقے جہنم میں گئے اور ایک فرقہ نے نجات پائی۔ یہ وہی فرقہ تھا جس نے موسیٰ کے وصی یوشع کی متابعت کی تھی۔ نصاریٰ بہتر[۷۲] فرقوں میں تقسیم ہوگئے تھے ان میں سے اکہتر[۷۱] فرقے ناری اور ایک ناجی تھا۔ یہ وہی فرقہ تھا جس نے عیسیٰؑ کے وصی شمعون کی متابعت کی تھی۔

یہ امت تہتر[۷۳] فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی جن میں سے بہتر[۷۲] فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔ یہ وہی فرقہ ہوگا جو محمدؐ کے وصی کی متابعت کرے گا۔

(پھر سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا)

تہتر[۷۳] فرقوں میں سے تیرہ[۱۳] فرقے میری محبت و مودت کا دعویٰ کریں گے ان میں سے ایک فرقہ ناجی ہوگا جو اوسط راستہ اختیار کیا ہوگا اور بارہ[۱۲] فرقے جہنم میں جائیں گے۔

(بحر المعارف ص۱۰۵ ـ احتجاج طبرسی ص۲۱۱)

احتجاجات

۱۔ احتجاج حضرت امیرالمومنینؑ بربیعت حضرت ابوبکر

خلافت کے بعد حضرت عمر نے ہر شخص سے حضرت ابوبکر کی بیعت لینی شروع کی عوام الناس کے بعد سرداران قبائل اور سربرآوردہ اشخاص سے بیعت لی ان کے بعد حضرت علیؑ بنی ہاشم اور چند خاص اصحاب نبیؐ جو باقی رہ گئے تھے ان سے بیعت لینے حضرت ابوبکر نے اپنے غلام قنفذ کو بھیجا کہ حضرت علیؑ کو بلا لائے مگر حضرت کے انکار پر حضرت عمر اپنے ہمراہ چند آدمیوں کو لیکر حضرت علیؑ کے در دولت پر پہونچے اور تشدد کرنے لگے کہ سب لوگ حضرت ابوبکر کی بیعت کریں چنانچہ بجبر و اکراہ سوائے حضرت علیؑ کے اور لوگوں نے بیعت کر لی حضرت عمر اور ان کے ساتھی حضرت علیؑ پر جبر کرنے لگے کہ ابوبکر کی بیعت کریں۔ حضرت نے جواب دیا کہ :-

امیرالمومنینؑ : انا احق بهذا الامر منه وانتم اولی بالبیعة لی، اخذتم هذا الامر من الانصار واحتججتم علیهم بالقرابة من الرسول وتاخذونه منا اهل البیت غصباً، الستم زعمتم للانصار انکم اولی بهذا الامر منهم لمکانکم من رسول الله فاعطوکم المقادة وسلموا لکم الامارة وانا احتج علیکم بمثل ما احتججتم علی الانصار انا اولی برسول الله حیاً ومیتاً وانا وصیه ووزیره مستودع سره وعلمه، وانا الصدیق الاکبر والفاروق الاعظم اول من آمن به وصدقه واحسنکم بلاءً فی جهاد المشرکین واعرفکم بالکتاب والسنة وافقهکم فی الدین واعلمکم بعواقب الامور وادربکم لساناً واثبتکم جناناً، فعلام تنازعونا هذا الامر انصفونا ان کنتم تخافون الله من انفسکم، واعرفوا لنا الامر مثل ما عرفته لکم الانصار،

امیرالمومنینؑ : اس امر میں ان کی بہ نسبت زیادہ حقدار ہوں اور تمھارے لئے زیادہ مناسب ہے کہ مجھ سے بیعت کریں تم نے انصار سے یہ امر قرابت رسول کی بنا پر احتجاج کر کے حاصل کیا اور ہم اہل بیت سے غصب سے حاصل کیا آیا تم اس زعم میں نہ تھے کہ تم رسولؐ اللہ سے اس امر کو اپنی طرف منعطف کرنے میں انصار سے زیادہ اولیٰ تھے پس انہوں نے تمہیں یہ سرداری عطا کی اور تمھاری امارت کو تسلیم کیا اب میں تم پر وہی حجت قایم کرتا ہوں جو تم نے انصار پر کی تھی میں رسولؐ اللہ کی حیات میں سب سے اولیٰ تھا اور بعد رحلت بھی سب سے اولیٰ ہوں میں انکا وصی اور وزیر ہوں اور انکے علم و اسرار کی امانت گاہ ہوں میں صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہوں میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے ان پر ایمان لایا اور انکی تصدیق کی اور مشرکین کے ساتھ جہاد میں تم سب سے زیادہ احسن طریقہ پر کام انجام دیا۔ تم سب سے زیادہ قرآن و سنّت سے واقف ہوں اور دین میں تم سب سے زیادہ فقیہ ہوں امور کے انجام تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، زبان میں تم سب سے زیادہ فصیح ہوں میں نے تم پر امر مخفی کو ثابت کر دیا پس اس امر میں ہمارے تنازعہ کو سمجھو اور اگر تم اپنے نفوس کیلئے اللہ سے ڈرتے ہو تو ہمارے ساتھ انصاف کرو اور

والا فبوؤا بالظلم والعدوان و انتم تعلمون۔

حضرت عمر: یا علیؑ اما لک باھل بیتک اسوۃ

امیرالمومنینؑ: سلوھم عن ذلک، فابتدر القوم الذین بایعوا من بنی ھاشم فقالوا واللہ ما بیعتنا لکم بحجۃ علی علیؑ ومعاذ اللہ ان نقول انا نوازیہ فی الھجرۃ وحسن الجھاد والمحل من رسول اللہ:

حضرت عمر: انک لست متروکا حتی تبایع طوعا اوکرھا

امیرالمومنینؑ: احلب حلبا لک شطرہ، اشدد لہ الیوم لیرد علیک غدا، اذاً واللہ لا اقبل قولک ولا احفل بمقامک ولا ابایع۔

ہمارے امر کو بھی اتو جس طرح تم نے انصار کے مقابل اپنے کو پہنچوایا ورنہ بھلا کر تم ظلم و زیادتی کے مرتکب ہو جس کو تم سب جانتے ہو۔

حضرت عمر: یا علیؑ جان لو کہ آپ کے اور آپکے اہلبیت کیلئے اقتداہی مناسب ہے

امیرالمومنینؑ: اس بات کیلئے تو انھیں بھول ہی جاؤ۔ بنی ہاشم میں سے جن لوگوں نے بیعت میں عجلت کی تھی کہنے لگے کہ خدا کی قسم ہم نے علیؑ کے خلاف حجت قایم کرنے تمہاری بیعت نہیں کی اور خدا پناہ میں رکھے اگر ہم کہیں کہ ہم ہجرت میں تمہارے مساوی ہیں اور جہاد و قربت رسول میں تمہارے برابر ہیں۔

حضرت عمر: ہم تم کو نہ چھوڑیں گے جب تک کہ طوعاً یا کرہاً بیعت نہ کرلیں۔

امیرالمومنینؑ: آج وہ نفع حاصل کرلو جس میں تمہارا بھی حصہ ہے آج تم اُس کیلئے تشدد کرتے ہو تا کہ وہ کل اسکو تمہاری طرف واپس کرے۔ خدا کی قسم میں تمہارے قول کو قبول کرونگا نہ مجھے تمہارے مقام کی پرواہ ہے اور نہ بیعت کرونگا۔

حضرت ابوبکر نے کہا کہ ہمکو تم سے اس بابتہ نہ کوئی شک ہے اور نہ کراہت۔ ابو عبیدہ نے کہا کہ اے ابن عم قرابت رسولؐ میں نہ تم سے بڑھ کر ہے اور نہ سبقت اسلام اور علم و نصرت رسول میں لیکن اب یہ امر واقع ہو چکا ہے۔ ابوبکر معمر آدمی ہے وہ اس کام کے وزن کو برداشت کرسکتا ہے۔ تمہارے قبول کرلینے میں کیا مضائقہ ہے اس امر کے حاصل کرنے خدا تمہاری عمر دراز کرے۔ اس کے بعد تم سے دو آدمی بھی اختلاف نہ کریں گے۔ اب کوئی فتنہ نہ پیدا کرو۔

امیرالمومنینؑ: یا معاشر المھاجرین والانصار اللہ اللہ لا تنسوا عھد نبیکم الیکم فی امری ولا تخرجوا سلطان محمد من دارہ وقعر بیتہ الی دورکم وقعر بیوتکم، ولا تدفعوا اھلہ عن حقہ ومقامہ فی الناس فواللہ معاشر الجمع ان اللہ قضی وحکم ونبیہ اعلم وانتم تعلمون بانا اھل البیت احق بھذا الامر منکم، اما کان القاری

امیرالمومنینؑ: اے جماعت مہاجرین و انصار اللہ اللہ میرے امر میں تمہارے لئے جو نبیؐ کا حکم ہے اس کو مت بھولو اور محمدؐ کی سلطنت کو انکے گھر سے نکال کر اپنے گھروں میں نہ لے جاؤ اور ان کے اہل بیت کو ان کے حق سے اور اس مقام سے نہ ہٹاؤ جو ان لوگوں میں انکا مقام ہے پس خدا کی قسم اے گروہ مردم بیشک خدا نے حکم دیا اور اس کا نبیؐ جانتا ہے اور تم لوگ بھی جانتے ہو کہ ہم اہلبیت اس امر میں تم سب سے زیادہ حقدار ہیں کیا تم میں کوئی کتاب خدا کا قاری نہیں ہے جو دین خدا میں فقیہ ہو اور

منکم لکتاب اللہ ا لفقیہ فی دین اللہ المطلع بامر الرعیۃ، واللہ انہ لفینا لا فیکم فلا تتبعوا الھوی فتزدادوا من الحق بعداً وتفسدوا قدیمکم بشر من حدیثکم

رعیت کے امور سے مطلع ہو، خدا کی قسم وہ ہم میں ہے تم میں نہیں ہے بس حرص و ہوا کی متابعت نہ کرو اس طرح تم حق سے دوری میں زیادتی کرنے والے اور اپنی قدیم بات میں شر کی وجہ فساد پیدا کرنیوالے قرار پاؤ گے۔

بشیر ابن سعد انصاری نے عرض کیا کہ اے ابو الحسن ایک جماعت نے اس امر کو ابو بکر کے لئے قبول کر لیا ہے اگر ہم انصار ابو بکر کی بیعت سے پہلے آپ کے ان الفاظ کو سن لئے ہوتے تو آپ سے ایک شخص بھی اختلاف نہ کرتا۔

امیر المومنینؑ: یا ھؤلاء کنت ادع رسول اللہ مسبلجی لا اواریہ واخرج انازع فی سلطانہ، واللہ ماخفت احداً یسمولہ وینازعنا اھل البیت فیہ ویستحل ما استحللتموہ ولا علمت ان رسول اللہ ترک یوم غدیر خم لاحد حجۃ ولا لقائل مقالاً، فانشد اللہ رجلاً سمع النبیؐ یوم غدیر خم یقول" من کنت مولاہ فھذا علیؑ مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ" ان یشھد الآن بما سمع۔

پھر فرمایا" وایم اللہ لو فعلتم ذلک لماکنتم لھم الاحرباً ولکنکم کالملح فی الزاد وکالکحل فی العین. وایم اللہ لو فعلتم ذلک لا یتمونی شاھرین باسیافکم مستعدین للحرب والقتال واذا لا تونی فقالوا لی بایع والا قتلناک، فلا بد لی من ادفع القوم عن نفسی وذلک ان رسول اللہ اوعز الی قبل وفاتہ وقال لی" یا ابو الحسن ان الامۃ ستغدر بک

امیر المومنینؑ: اے لوگو میں رسولؐ کے ساتھ دعا کرتے ہوئے تسبیح کرتا تھا جس کو میں نہیں چھپاتا تا اور میں میدان میں نکلکر انکے اقتدار کے لئے جنگ کرتا تھا۔ خدا کی قسم تم میں سے ایک نے بھی اس امر میں انکی جگہ کسی کو موسوم کرنے خدا سے خوف نہ کیا اور اس میں ہم اہلبیت سے تنازعہ کیا اور اس چیز کو جائز قرار دیا جو تمہارے لئے جائز نہیں اور نہیں سمجھا کہ یوم غدیر رسول اللہؐ نے کسی کیلئے حجت کی حد چھوڑی اور نہ کسی کہنے والے کے لئے کوئی بات چھوڑی پس وہ شخص اللہ کی قسم کھائے اور شہادت دے جس نے یوم غدیر رسول اللہ کو کہتے سنا تھا کہ" میں جس کا مولا ہوں یہ علیؑ اس کے مولا ہیں، خداوندا دوست رکھ اسکو جو دوست رکھے اس کو اور دشمن رکھ اسکو جو دشمن رکھے اسکو اور نصرت کر اس کی جو نصرت کرے اس کی اور چھوڑ دے اس کو جو چھوڑ دے اس (علیؑ) کو"۔ پھر فرمایا خدا کی قسم اگر تم نے ویسا کیا تو سوائے اس کے چارہ نہیں کہ تم سے جنگ کی جائے مگر تمہاری حیثیت اتنی ہی ہے جتنا کہ نمک روٹی میں اور سرمہ آنکھ میں لگایا جاتا ہے اور خدا کی قسم اگر تم نے ایسا کیا تو اپنی تلواریں لیکر جنگ وقتال کیلئے مستعد ہو کر میرے سامنے آجاؤ پھر اس گروہ نے کہا کہ بیعت کرو ورنہ ہم تمکو قتل کر دیں گے پس قوم کو اپنے سے دفع کرنے کوئی دوسری متبادل صورت نہ تھی اس امر سے رسول اللہؐ نے اپنی وفات سے قبل مجھے اطلاع دیدی تھی اور میرے لئے فرمایا تھا کہ اے ابو الحسن میرے بعد امت تم سے غدر کریگی اور تمہارے

من بعدی و تنقض نیك عهدی وانك
منی بمنزلة هارون من موسیٰ وان
الائمة من بعدی کهارون و من اتبعه
والسامری فقلت یارسول الله فما تعهد
الی اذا کان کذالك ؟ فقال اذا وجدت
اعواناً فبادر الیهم وجاهدهم، وان
لم تجد اعوانا کف یدك واحقن دمك
حتی تلحق بی مظلوماً۔ فلما توفی رسول
الله اشتغلت بغسله وتکفینه والفراغ
من شانه ثم آلیت علیٰ نفسی یمیناً ان
لا ارتدی برداء الا للصلاة حتی اجمع
القران ففعلت ثم اخذت بید فاطمةؑ
وابنی الحسنؑ والحسینؑ فدرت علی
اهل بدر واهل السابقة فناشدتهم
حقی ودعوتهم الی نصرتی فما اجابنی
منهم الا اربعة رهط سلمان وعمار
وابوذر والمقداد، و لقد راودت
فی ذلك بقیة اهلبیتی، فابوا علی الا
السکوت لما علموا من وغارة صدور
القوم و بغضهم الله ورسوله ولاهلبیتؑ
نبیه فانطلقوا باجمعکم الی الرجل
فعرفوه ما سمعتم من قول نبیکم لیکون
ذلك اوکد للحجة وابلغ للعذر
وابعد لهم من رسول الله اذا وردوا
علیه۔

معاملہ میں میرے عہد کو توڑ دیگی اس میں شک نہیں کہ تم مجھ سے
ہارون کی منزلت پر ہو جو ان کو موسیٰؑ سے تھی اور میرے بعد تمام آئمہؑ
مثل ہارون کے ہیں اور جس نے اس کی متابعت کی وہ سامری ہوگیا
میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے لئے آپ کا کیا عہد تھا اور ایسا
کب ہوگا۔ فرمایا کہ جب تم مددگار پاؤ اُن سے جہاد کرنے میں
عجلت کرو اور اگر مددگار نہ پاؤ اپنے ہاتھ روک لو اور
خون بہانے سے احتراز کرو یہاں تک کہ تم مجھسے مظلوم ملحق ہو جاؤ
پس جب رسول اللہ نے وفات پائی میں ان کے غسل و کفن میں
مشغول ہوا اور اس سے فارغ ہونیکے بعد میں نے اپنے نفس پر
واجب کرلیا کہ جب تک قرآن جمع نہ کرلوں سوائے نماز کے ردا نہ اوڑھوں
پس میں نے ایسا ہی کیا اور فاطمہؑ اور میرے فرزند حسنؑ و حسینؑ
کے ہاتھ تھام کر اہل بدر و اہل سابقہ کے پاس گیا اور انھیں
قسم دے کر اپنا حق جتلایا اور اپنی نصرت کی دعوت دی مگر انہیں سے
سوائے چند یعنی سلمان، عمار، ابوذر اور مقداد کے کسی نے
بھی جواب نہ دیا اور میں نے اہل بیت کو باقی رکھنے کی خاطر
واپس ہوگیا اور میرے لئے سوائے سکوت کے کوئی متبادل
صورت نہ تھی۔ جب انھوں نے دیکھا کہ قوم کے سینے بغض
و کینہ سے بھرے ہوئے ہیں اور وہ خدا و رسولؐ اور اہل بیتؑ
سے بغض و عداوت رکھتے ہیں سب کے سب ایک آدمی کی طرف
چلے جس کو وہ پہلے سے جانتے تھے۔ آیا تم نے قول رسولؐ نہ سنا تھا
کہ یہ ہو کر رہیگا یا ان کی حجتوں کے لئے ان کی کیا کوشش تھی
اور کسی عذر کے قبول کرنے کو کس حد پر پہونچایا تھا اور جب (قیامت
کے روز) رسولؐ کے پاس وارد ہونگے بہت دور ہٹ
جائیں گے۔

اس کے بعد ابان، خالد بن سعید بن عاص، سلمان، ابوذر غفاری، مقداد بریدہ اسلمی، عمار یاسر، ابی بن کعب خزیمہ

بن ثابت، ابو الھیثم، سہل بن حنیف، عثمان بن حنیف اور ابو ایوب انصاری نے یکے بعد دیگرے حضرت ابو بکر و عمر کو ارشادات رسولؐ خطبہ غدیر اور وصایائے رسول اور حقوق اہلبیت یاد دلا کر کہا کہ خلافت حضرت علیؑ کا حق ہے ان کے حوالہ کر دیں مگر کسی نے بھی سننا نہ چاہا اور واپس چلے گئے۔

حضرت امیر المومنینؑ نے تدفین رسولؐ کے بعد قرآن کو نزول کی ترتیب میں جمع کیا اور مسجد رسول میں جب کہ بہت سے لوگ جمع تھے تشریف لا کر فرمایا:۔

امیر المومنینؑ: ایھا الناس انی لم ازل منذ قبض رسول اللہ مشغولا بغسلہ ثم بالقران حتی جمعتہ کلہ فی ھذا الثوب، فلم ینزل اللہ علی نبیہ آیۃ من القرآن الا وقد جمعتھا کلھا فی ھذا الثواب ولیست منہ آیۃ الا وقد اقرانیھا رسول اللہ وعلمنی تاویلھا۔

امیر المومنینؑ: اے لوگو میں رسول اللہ کی روح کے قبض ہونے کے وقت نہیں ہٹا اور ان کے غسل میں پھر قرآن کے جمع کرنے میں مشغول رہا یہاں تک کہ اس کو کامل طور پر جمع کر لیا جو اس کپڑے کے درمیان ہے خدا نے اپنے نبیؐ پر قرآن میں کوئی آیت نازل نہیں فرمائی مگر وہ پوری طور پر اس کپڑے کے درمیان جمع کیگئی ہو اور اس میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے جسکو رسول اللہؐ نے پڑھا ہو اور اس کی تاویل مجھے نہ سمجھائی ہو۔

جواب ملا کہ ہمیں اس کی حاجت نہیں ہے پس حضرت امیر المومنینؑ قرآن لے کر دولت سرائے واپس تشریف لے گئے۔

(کتاب الاحتجاج طبرسی ص۱۰۷)

اس کے بعد حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے کہا کہ کسی کو بھیجکر علیؑ کو بلائیں اور اسوقت تک جانے نہ دیں جب تک کہ وہ بیعت نہ کریں پس حضرت ابو بکر نے ایک آدمی کو بھیجا کہ حضرت علی کو بلائے۔ اس نے حضرت علیؑ سے کہا کہ آپکو خلیفہ رسولؐ بلا رہے ہیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ

امیر المومنینؑ: ما اسرع ما کذبتم علی رسول اللہ انہ لیعلم و یعلم الذین حولہ ان اللہ ورسولہ لم یستخلفا غیری:

امیر المومنینؑ: رسول اللہ کی تکذیب میں تم لوگوں نے کسقدر عجلت کی۔ وہ لوگ جو ان کے اطراف ہیں جانتے ہیں کہ خدا اور اس کے رسولؐ نے میرے سوائے کسی اور کو خلیفہ نہیں بنایا۔

پیامبر نے واپس جا کر خلیفہ صاحب کو حضرت علیؑ کا جواب سنا دیا۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ پھر جا اور کہہ کہ امیر المومنینؑ ابو بکر آپکو بلا رہے ہیں۔ اس پیام کے پہونچانے پر حضرت نے جواب دیا کہ:

امیر المومنینؑ: سبحان اللہ و اللہ ما طال العھد بالنبی منی و انہ لیعلم ان ھذا الاسم لا یصلح الا لی، وقد امرہ رسول اللہ سابع سبعۃ فسلموا علیؑ بامرۃ المومنین۔ فاستفھمہ ھو و صاحبہ عمر من بین السبعۃ

امیر المومنینؑ: سبحان اللہ خدا کی قسم میرے ساتھ جو عہد نبیؐ تھا تم نے اس کو ٹال دیا بیشک وہ جانتے تھے کہ یہ نام (امیر المومنین) سوائے میرے کسی کو زیب نہیں دیتا۔ رسول اللہؐ نے ساتوں کو حکم دیا تھا کہ علیؑ کے امیر المومنینؑ ہونے کو تسلیم کریں پس وہ اور ان کے ساتھی عمر اسکو سمجھیں کہ وہ دونوں ان ساتوں میں شامل تھے۔

حضرت ابوبکر و عمر نے کہا کہ کیا یہ امر خدا و رسولؐ سے آیا رسول اللہ نے ان دونوں سے فرمایا تھا:۔

رسول اللہ : فقال لهما رسول الله نعم حقاً من الله ورسوله انه امیر المومنین و سید المسلمین و صاحب لواء الغرا لمحجلین یقعده الله یوم القیامة علی الصراط فیدخل اولیاءه الجنة واعداءه النار :۔

کہ ہاں یہ سچ ہے کہ خدا و رسولؐ کی جانب سے وہ امیر المومنین سید المسلمین اور صاحب لواء ہے جو یوم قیامت خدا صراط پر کھڑا کریگا پس اس کے دوست جنت میں داخل ہوں گے اور دشمن جہنم میں۔

پھر حضرت عمر نے کہا کہ اے ابوبکر تمھیں کس چیز نے ان سے بیعت لینے سے منع کیا ہے ایک آدمی بھی ایسا نہ ہونا چاہیئے جس نے بیعت نہ کی ہو۔ حضرت ابوبکر نے پوچھا کہ اب کس کو بھیجوں حضرت عمر نے جواب دیا کہ قنفذ کو بھیجو یہ ایک نہایت ہی بدزبان بدخو غلیظ اور دشمن اہلبیت اور بنی تمیم کا آزاد کردہ غلام تھا۔ پس قنفذ چند آدمیوں کیساتھ بھیجا گیا مگر حضرت علیؑ نے اس سے بات کرنے سے انکار کر دیا اور باریابی کی بھی اجازت نہ دی۔ ان لوگوں نے واپس جا کر ابوبکر و عمر کو حقیقت واقعہ کی اطلاع دی حضرت عمر نے کہا کہ پھر جاؤ اور بغیر اجازت کے مکان میں داخل ہو جاؤ۔ دوبارہ جب قنفذ گیا جناب فاطمہؑ نے کہا کہ میرے گھر میں بغیر اجازت کیسے آئے باہر نکل جاؤ اور سب لوگ واپس ہوگئے۔ حضرت عمر قنفذ کی واپسی پر بہت غضب ناک ہوئے اور مسلمانوں کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر وہ ہاتھ میں آگ لیکر حضرت علیؑ کے گھر پر پہونچے اور آواز دی کہ تم سب لوگ چل کر ابوبکر کی بیعت کرلو ورنہ تم سب کو معہ مکان کے جلادونگا۔ جناب فاطمہؑ نے پس دروازہ سے فرمایا کہ اے ابن خطاب کیا تم میرا گھر جلا دوگے۔ جواب دیا کہ ہاں اور دروازہ کو اس زور سے لات ماری کہ جناب سیدہ پر دروازہ گر پڑا جس کے صدمہ سے آپؑ کی ایک پسلی ٹوٹ گئی اور بعد میں آپ کا حمل ساقط ہو گیا۔ ایک ہنگامہ برپا ہوا اور سب لوگ مکان میں گھس کر حضرت علیؑ کو جبراً دربار خلافت میں لے گئے چونکہ رسول خدا نے فتنہ کے خوف سے وصیت کی تھی کہ تلوار نہ اٹھائیں حضرت علیؑ نے کوئی مزاحمت نہ کی اور مجبوراً دربار تشریف لے گئے۔

دربار میں پہونچنے کے بعد حضرت عمر تلوار لے کر قریب کھڑے ہوگئے اور خالد ابن ولید، ابو عبیدہ بن جراح، سالم، مغیرہ بن شعبہ، اسید بن حصین اور بشیر بن سعد تلواریں کھینچکر اطراف سے گھیر لیا اور کہنے لگے کہ جب تک تم بیعت نہ کروگے چھوٹنے نہ جاؤ گے حضرت عمر نے کہا کہ بیعت کرلو۔ حضرت علیؑ نے پوچھا کہ اگر نہ کروں تو کیا کروگے۔ جواب دیا کہ تمکو قتل کر دیں گے۔ حضرت نے پوچھا کہ ایا تم خدا کے ایک مطیع بندہ اور رسولؐ کے بھائی کو قتل کروگے۔ ابوبکر نے جواب دیا کہ عبد خدا تو صحیح مگر رسول کا بھائی ہونا تسلیم نہیں حضرت نے فرمایا:۔

امیر المومنینؑ اتجحدون ان رسول الله اخی بینی نفسه و بینی، فاعادوا علیه ذلك ثلاث مرات

امیر المومنینؑ : یعنی تم جان بوجھ کر انکار کر رہے ہو کہ رسول خدا میرے اور اپنے درمیان اخوت قرار دی تھی اور اس کا تین مرتبہ اعادہ فرمایا تھا۔

امیر المومنینؑ : "یا معاشر المهاجرین والانصار انشدکم بالله اسمعتم رسول الله

امیر المومنینؑ : اے گروہ مہاجرین و انصار میں تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا تم نے یوم غدیر رسول اللہ کو

يقول يوم غدير خم كذا وكذا وفي غزاة تبوك كذا وكذا فلم يدع شيئاً قاله فيه علانية للعامة الا ذكره؟"

اس طرح کہتے نہ سنا تھا اور غزوہ تبوک میں یہ اور یہ کہتے نہ سنا تھا پس اس امر میں جو کچھ رسول اللہ نے سب کے لئے علانیہ کہا تھا سوائے اس کے اور کوئی بات نہ کہو۔

سب نے جواب دیا کہ ہاں ہم نے رسولؐ خدا سے یہ سنا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ابوبکر پریشان ہو گئے کہ لوگ کہیں مجھ سے منحرف ہو کر علیؑ کے طرفدار نہ بن جائیں فوراً کہنے لگے کہ ہاں ہم نے رسول خدا سے یہ سب سنا تھا مگر اس کے ساتھ رسول اللہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ خدا نے اہل بیت کو پاک و مکرم کیا اور آخرت کے لئے منتخب کر لیا اور یہ نہیں چاہتا کہ نبوت و خلافت دونوں اہل بیتؑ میں جمع ہو جائیں*۔

امیرالمومنینؑ: اما احد من اصحاب رسول الله شهد هذا معك

امیرالمومنینؑ: ایا اصحاب رسول میں سے ایک شخص بھی ایسا ہے جو شہادت دے کہ یہ (خلافت) تمھارے لئے ہے۔

حضرت عمر نے جواب دیا کہ میں خلیفہ رسولؐ کی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ سے یہ سنا تھا اور ابوعبیدہ، سالم، اور معاذ بن جبل نے حضرت عمر کی تائید کی۔

امیرالمومنینؑ: لشن ما وفيتم بصحيفتكم الملعونة التي تعاقدتم عليها في الكعبة: ان قتل الله محمدؐ او اماته ان تزووا هذا الامر عنا اهل البيت:

امیرالمومنینؑ: کعبہ میں تم لوگوں نے جو صحیفہ ملعونہ تیار کر کے عہد کیا تھا کہ اگر محمدؐ قتل ہو جائیں یا مر جائیں تو اس امر کو ہم اہلبیت سے پلٹا لیں گے اس کو وفا کیا اور مضبوط کر لیا۔

حضرت ابوبکر نے حضرت علیؑ سے کہا کہ آپ کو اس سے متعلق جو علم ہو فرمائیے

امیرالمومنینؑ: یا زبیر و یا سلمان وانت یا مقداد اذکرکم بالله و بالاسلام اسمعتم رسولؐ يقول ذلك لمان فلانا وفلانا حتى عد هؤلاء الخمسة قد كتبوا بينهم كتاباً وتعاهدوا وتعاقدوا على ما صنعوا؟

امیرالمومنینؑ: اے زبیر و سلمان اور اے مقداد کیا تم خدا و اسلام کے لئے یاد دلا سکتے ہو کہ تم نے رسول اللہ کو فلاں اور فلاں کے لئے اس طرح کہتے سنا تھا یہاں تک کہ ان پانچ اشخاص کا شمار کیا جنہوں نے ایک تحریر لکھی تھی اور عہد کیا تھا اور جو کچھ وہ چاہتے تھے اس کو منعقد کیا۔

سب نے جواب دیا کہ ہاں ہم نے آپکے لئے اس طرح کہتے سنا ہے:۔

امیرالمومنینؑ: اما والله لو ان اولئك الاربعين رجلا الذين بايعوني وفوا لجاهدتكم في الله ولله لا اما والله لا ينالها احد من

امیرالمومنینؑ: آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم اگر وہ چالیس آدمی جنہوں نے مجھ سے بیعت کی تھی اللہ کیلئے تم سے جہاد کرنے کے ایفائے عہد کرتے تو خدا کی قسم قیامت تک تم میں سے کوئی

* قرآن سے اس دعوی کی تائید کہیں نہیں ملتی۔

عقبکم الی یوم القیٰمۃ :   اس کو نہ پانا :

اس کے بعد امیرالمومنینؑ کے چند اصحاب اور حضرت عمر میں مباحثہ ہوتا رہا یہاں تک کہ ابوذر نے کہا کہ اے عمر خدا لعنت کرے اس پر جس نے محمدؐ و آل محمد پر ظلم کیا اور ان کے حقوق کو غصب کیا۔ حضرت عمر نے کہا کہ آمین خدا لعنت کرے اس پر جس نے ان کے حقوق میں ظلم کیا خدا کی قسم ہم اُن لوگوں میں نہیں ہیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ

امیرالمومنینؑ : "یا بن ضھاک فلیس لنا حق و ھو لک ولا بن آکلۃ الذباب"

امیرالمومنینؑ : اے ابن ضہاک کیا پھر یہ ہمارا حق نہیں ہے اور یہ تمہارا اور مکھیاں بیٹھی ہوئی غذا کھانے والی کے فرزند کا حق ہے

حضرت عمر نے کہا کہ اے ابوالحسن جب سب لوگوں نے بیعت کرلی ہے اب وہ تم کو نہیں مانیں گے۔ حضرت نے فرمایا :۔

امیرالمومنینؑ : لکن اللہ ورسولہ لم یرضیا الا بی فابشر انت وصاحبک ومن اتبعکما وآزرکما بسخط من اللہ وعذابہ وخزیہ ویلک یا بن الخطاب او تدری مما خرجت وفیم دخلت وماذا جنیت علی نفسک و علی صاحبک ۔

امیرالمومنینؑ : لیکن اللہ اور اس کا رسولؐ سوائے میرے اور کسی سے رضامند نہ ہوئے پس تمہارے لئے اور تمہارے صاحب کے لئے اور انکے لئے جنھوں نے تم دونوں کا اتباع کیا اور تمہیں تقویت دی اللہ کے غیض اور رسوائی کی بشارت ہو اے ابن خطاب وائے ہو تم پر کیا تم نے سمجھا بھی کہ کہاں سے نکل گئے اور کہاں پہونچ گئے اور اپنے نفس اور اپنے صاحب کیلئے کیا اکٹھا کیا۔

امیرالمومنینؑ : لست بقائل غیر شئی واحد اذکرکم باللہ ایھا الاربعۃ اسمعتم رسول اللہ یقول ان تابوتاً من نار فیہ اثنا عشر رجلا ستۃ من الاولین وستۃ من الاخرین فی جب فی قعر جھنم فی تابوت مقفل علی ذلک الجب صخرۃ اذا اراد اللہ ان یسعر نار جھنم کشف تلک الصخرۃ عن ذلک الجب فاستعاذت جھنم من وھج ذلک الجب فسألنا ہ عنھم و انتم شھود ، فقال رسول اللہ اما الاولون فابن آدم الذی قتل اخاہ و فرعون الفراعنۃ نمرود والذی حاج ابراھیم فی ربہ ، و رجلان من بنی اسرائیل

امیرالمومنینؑ : سوائے ایک بات کے میں کسی اور بات پر قائل نہیں ہونگا۔ اے چاروں آدمیو کیا تم اللہ کیلئے یاد دلاؤ گے کہ تم نے رسول اللہ کو کہتے سنا تھا کہ جہنم میں ایک آگ کا تابوت ہوگا جس میں بارہ آدمی ہوں گے چھ اولین سے اور چھ آخرین سے۔ یہ تابوت قعر جہنم میں ایک کنوئیں میں ہوگا اور یہ کنواں مقفل ہوگا اس پر ایک بڑی پتھر کی چٹان ہوگی۔ جب خدا چاہے گا کہ جہنم کی آگ کو بھڑکائے اس چٹان کو ہٹا کر کنوئیں کو کھول دیگا پس اس کنوئیں کی بھڑکی ہوئی آگ کی لپٹوں سے پورا جہنم بھڑک اُٹھے گا۔ پس تم گواہ ہو کہ ہم نے ان لوگوں سے متعلق سوال کیا تھا جبکہ تم لوگ موجود تھے اور رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ اولین میں سے فرزند آدم ہیں جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا۔ فراعنہ سے فرعون، نمرود جس نے ابراہیم سے انکے رب کے متعلق حجت کی تھی اور بنی اسرائیل سے دو مرد جنھوں نے

بدلا كتابهم وغيرا سنتهم، ما احدهما
فهود اليهود والاخر نصر النصارى و
ابليس سادسهم، والدجال في الاخرين
وهولاء الخمسة اصحاب الصحيفة الذين
تعاهدوا وتعاقدوا على عداوتك يا اخي
والتظاهر عليك بعدي هذا وهذا وهذا
حتى عدهم وسماهم

ان کی کتاب اور سنت کو تبدیل کر دیا تھا جن میں سے ایک یہود کو
کا ہادی اور دوسرا نصاریٰ کا مددگار تھا۔ اور ان کا چھٹا
ابلیس ہے اور آخرین سے دجّال اور وہ پانچ آدمی جو
تمہاری عداوت میں وہ صحیفہ تیار کر کے عہد کریں گے اور اس کو
منعقد کریں گے۔ اے بھائی میرے بعد تمہارے لئے یہ اور یہ
اور یہ ظاہر ہوگا یہاں تک کہ ان کی تعداد اور نام بتا دیئے

سلمان نے جواب دیا کہ یہ بالکل صحیح ہے ہم نے رسولؐ خدا سے ایسا ہی سُنا تھا۔

(احتجاج طبرسی۔ امامت والسیاست)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب حضرت امیرالمومنینؑ کو جبراً دربار میں لے گئے جناب سیدہؑ بنی ہاشم کی عورتوں کو ہمراہ لیکر مسجد پہونچیں اور حضرت ابوبکر سے کہنے لگیں کہ میرے ابن عم کو فوراً چھوڑ دو میں انھیں اس حالت میں دیکھ نہیں سکتی۔ اُس کی قسم جس نے میرے باپ محمدؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اگر تم ان کو رہا نہ کرو گے تو میں اپنے سر کے بال کھول دونگی اور رسول اللہ کا کرتا جو میرے سر پر ہے نکال دونگی اور خدا کی بارگاہ میں بد دعا کروں گی پس صالح میرے باپ سے زیادہ خدا کے پاس کرم تھے اور نہ ان کا ناقہ مجھ سے زیادہ مکرم تھا اور نہ اس کا بچہ میرے بچوں سے زیادہ مکرم تھا۔

سلمان کہتے ہیں کہ ابھی سیدہؑ کے ہاتھ سر تک نہ پہونچے تھے میں نے دیکھا کہ مسجد میں زلزلہ آگیا اور مسجد کی دیواریں زمین سے علٰحدہ ہوکر بلند ہونے لگیں اور اتنی بلند ہوگئیں کہ نیچے سے ایک آدمی گذر سکتا تھا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ سلمان! ذرا فاطمہؑ کو سنبھالو۔ سلمان دوڑے اور عرض کرنے لگے کہ شاہزادی خدا نے آپ کے پدر بزرگوار کو رحمت بنا کر بھیجا ان کی امت کو نزول عذاب سے بچائیے (کتاب الاحتجاج طبرسی ج۱) آثار قہر سے خوفزدہ ہوکر ابوبکر نے کہا کہ جب تک فاطمہؑ زندہ ہیں علیؑ کو بیعت کے لئے مجبور نہیں کرنا انھیں فوراً چھوڑ دو۔ چنانچہ حضرت علیؑ چھوڑ دیئے گئے۔ حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ قبر رسولؐ پر پہونچے اور حضرت علیؑ کہنے لگے "یا ابن عم ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی" یعنی اے میرے ابن عم قوم نے مجھے ضعیف کر دیا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتی۔

۲۔ احتجاج امیرالمومنینؑ درباب فدک

جب جناب سیدہؑ نے ابوبکر سے واپسی فدک و میراث کا مطالبہ اور حضرت علیؑ و ام ایمن کی شہادت پیش کی حضرت ابوبکر نے واپسی فدک کا حکم لکھدیا اتنے میں حضرت عمر داخل ہوئے اور اس تحریر کو پھاڑ کر پھینک دیا اور جناب سیدہؑ گریہ کرتی ہوئی واپس ہو گئیں اس کے بعد حضرت علیؑ مسجد تشریف لے گئے جب کہ وہاں ابوبکر اور بہت سے انصار و مہاجرین جمع تھے اور فرمایا ــــ

امیرالمومنینؑ: "یا ابابکر لم منعت فاطمۃ میراثها من رسول الله؟ وقد ملكته في حياة رسول الله"

امیرالمومنینؑ اے ابوبکر تم نے فاطمہؑ کو رسول اللہ کی میراث سے کیوں محروم کیا جب کہ وہ حیات رسول خدا میں اس کی مالک تھیں

حضرت ابوبکر: هذا فيء للمسلمين فان اقامت شهودا ان رسول الله جعله لها والا فلا حق لها فيه

حضرت ابوبکر: یہ تو مسلمانوں کے لئے مال غنیمت ہے پس آپ گواہ پیش کریں کہ رسول اللہ نے ان کو (فاطمہؑ کو) دیدیا تھا ورنہ اس میں ان کا کوئی حق نہیں ہے

امیرالمومنین: یا ابا بکر تحکم فینا بخلاف حکم الله في المسلمين

امیرالمومنینؑ: تم مسلمانوں میں حکم خدا کے خلاف ہمارے لئے فیصلہ کرتے ہو۔

ابوبکر: لا

ابوبکر: نہیں۔

امیرالمومنینؑ: فان كان في يد المسلمين شيء يملكونه، ثم ادعيت انا فيه من تسأل البينة؟

امیرالمومنینؑ: اگر ان کی ملکیت سے کوئی چیز مسلمانوں کے قبضہ میں ہوتی اور میں اس کے لئے دعویٰ کرتا تو کون مجھ سے ثبوت طلب کرتا۔

ابوبکر: اياك اسئل البينة۔

ابوبکر: میں آپؑ سے ثبوت کا سوال کرتا۔

امیرالمومنینؑ: فما بال فاطمة سئلتها المسلمين بينة على ما ادعوها شهودا، كما سئلتني على ما ادعيت عليهم؟

امیرالمومنینؑ: کیا خیال ہے تمہارا فاطمہؑ سے متعلق کہ انہوں نے مسلمانوں سے اس امر پر ثبوت پیش کرنے کہا تھا جس پر تم نے گواہ پیش کرنے کی خواہش کی تھی جیسا کہ تم نے مجھ سے اس بارہ سوال کیا جس کا میں نے ان پر دعویٰ کیا تھا۔

حضرت ابوبکر جواب نہ دے سکے اور خاموش ہو گئے اور حضرت عمر نے کہا۔

حضرت عمر: یا علیؑ دعنا من کلامك فانا لا نقوى على حجتك، فان اتيت بشهود عدول

حضرت عمر: یا علیؑ چھوڑیئے ان باتوں کو ہم میں قوت نہیں کہ آپؑ سے حجت کر سکیں۔ اگر آپ عادل گواہوں کیساتھ

والا فهو فئ للمسلمین لا حق ولا لفاطمة
فیه۔
امیرالمومنینؑ: یا ابا بکر هل تقرء کتاب الله؟
حضرت ابوبکر: بلی
امیرالمومنین: اخبرنی عن قول الله عزوجل
انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل
البیت ویطهرکم تطهیرا فیمن نزلت
فینا ام فی غیرنا
حضرت ابوبکر: بلی۔
امیرالمومنین: فلو ان شهوداً شهدوا علی
فاطمة بنت رسول الله بفاحشة ما
کنت صانعاً بها؟
حضرت ابوبکر: کنت اقیم علیها الحد کما
اقیمه علی نساء المسلمین
امیرالمومنینؑ: اذن کنت عند الله من الکافرین
حضرت ابوبکر: ولم۔
امیرالمومنینؑ: لانك رددت شهادة الله
لها بالطهارة وقبلت شهادة الناس
علیها کما رددت حکم الله وحکم
رسوله، ان جعل لها فدکا قد قبضته
فی حیاته، ثم قبلت شهادة اعرابی بائل
علی عقبیه علیها، واخذت منها فدکا
وزعمت انه فی للمسلمین وقد قال رسول
الله البینة علی المدعی والیمین علی المدعی
علیه" فرددت قول رسول الله" البینة
علی من ادعی والیمین علی من ادعی علیه

آئے تو بہتر تھا ورنہ یہ مسلمانوں کے لئے مال غنیمت ہے اسمیں نہ
تمھارا حق ہے اور نہ فاطمہؑ کا۔
امیرالمومنینؑ: اے ابوبکر کیا تم نے کتاب خدا پڑھی ہے؟
حضرت ابوبکر: ہاں۔
امیرالمومنین: (آیت قرآنی انما یرید الله ......
.... ہماری شان میں نازل ہوئی یا ہمارے غیروں کے؟

حضرت ابوبکر: ہاں آپ ہی کی شان ہیں۔
امیرالمومنین: اگر گواہ فاطمہؑ بنت رسول اللہ کے خلاف
گواہی دیں اس برائی کے متعلق جو تم نے ان کے لئے گھڑی ہے تب
کیا کہوگے؟
حضرت ابوبکر: میں ان کے لئے اسی حد کو قائم کرونگا جیسا کہ
مسلمانوں کی عورتوں کیلئے میں نے کیا ہے۔
امیرالمومنینؑ: تب تم اللہ کے پاس کافروں سے ہوگے۔
حضرت ابوبکر: نہیں۔
امیرالمومنینؑ: چونکہ تم نے فاطمہؑ کے لئے طہارت سے متعلق اللہ
کی شہادت کو رد کردیا اور اس کے خلاف عوام کی شہادت
قبول کی جیسا کہ تم نے فدک کے معاملہ میں خدا و رسولؐ کے حکم کو
رد کیا ہے کہ حیات رسولؐ میں فدک فاطمہؑ کو دے دیا گیا تھا اور
اس پر ان کا قبضہ تھا پھر تم نے جنگلی عربوں کو شہادت قبول کی
جو اپنے پچھلے پیر پلٹ گئے تھے اور ان سے فدک لے لیا اور
اس زعم میں ہوکہ یہ مسلمانوں کے لئے مال غنیمت ہے حالانکہ رسولؐ
اللہ نے فرمایا ہے کہ ثبوت پیش کرنے کی ذمہ داری مدعی پر ہوتی
ہے اور قسم کھانا مدعی علیہ کے لئے۔ پس تم نے قول رسولؐ کو رد
کیا کہ ثبوت کا بار مدعی پہ اور قسم مدعی علیہ کیلئے ہے۔

قد مدم الناس و انکروا، ونظر بعضهم الی بعض وقالوا صدق واللہ علی بن ابی طالب۔

پس لوگ غصہ ہونے لگے اور انکار کرنے لگے اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور کہا کہ خدا کی قسم علی ابن ابی طالب نے سچ کہا۔ (کتاب الاحتجاج طبرسی ج ۱ صفحہ ۱۳)

۳۔ حضرت امیر المومنینؑ و حضرت ابوبکر میں ایک تاریخی مکالمہ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ عوام الناس سے بیعت لینے اور حکومت پر قبضہ کرنے کے بعد ایک روز حضرت ابوبکر نے حضرت علیؑ علیہ السلام کو بلا کر خلوت میں گفتگو کی اور کہا کہ اے ابوالحسن خدا کی قسم اس امر کے لئے نہ ہی میری خواہش تھی اور نہ میں نے اس کے لئے کوشش کی۔ آپ پر پوشیدہ نہیں کہ میں آپ سے زیادہ اس کا مستحق نہ تھا و نیز اس عہدہ کے مشکل فرایض کی انجام دہی مجھ سے ممکن نہیں اور نہ مجھے مال، قبیلہ اور کنبہ کی اکثریت حاصل ہے اور نہ دوسروں کو محروم کر کے میں اس پر قبضہ چاہتا تھا۔ میں نے کراہت سے اس کو قبول کیا۔

امیر المومنینؑ: فما حملك علیه اذ لم ترغب فیه ولا حرصت علیه ولا اثقت بنفسك فی القیام به

امیر المومنینؑ: اگر تم نے اس کی طرف نہ رغبت کی تھی اور نہ حرص اور نہ اس کے قیام کیلئے اپنے نفس میں قابلیت پاتے ہو تو پھر کس چیز نے تمہیں اس کے لئے اکسایا۔

ابوبکر نے جواب دیا کہ میں نے رسول خداؐ سے ایک حدیث سُنی تھی کہ خدا میری اُمّت کو گمراہی پر جمع نہ کریگا اور میں نے دیکھا کہ ان کے اجماع نے ارشاد نبوی کی متابعت کی اس لئے میں نے سمجھا کہ تمام امّت نے میری خلافت پر اجماع کر لیا ہے اور میں نے اس کو قبول کر لیا۔ مجھے علم نہ تھا کہ ایک شخص بھی اس سے اختلاف رائے رکھتا ہے ورنہ ہرگز میں اس عہدہ کو قبول نہ کرتا۔

امیر المومنینؑ: اما ما ذکرت من قول النبیؐ "ان اللہ لا یجمع امتی علی ضلال" فکنت من الائمۃ ام لم اکن؟

امیر المومنینؑ: ارشاد نبیؐ سے جو کچھ تم نے ذکر کیا کہ خدا میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا صحیح نہیں ہے اگر اسکو صحیح مان بھی لیا جائے تو میں تم سے پوچھتا ہوں کہ آیا تم ائمہ سے ہو یا میں نہیں ہوں

حضرت ابوبکر: بلی۔

حضرت ابوبکر: جی ہاں

امیر المومنینؑ: وکذلك العصابۃ الممتنعۃ عنك لا من سلمان وعمار والی ذر والمقداد وابن عبادہ ومن معه من الانصار

امیر المومنینؑ: اسی طرح دستار ممنوعہ صرف تمہارے لئے ہے۔ سلمان، عمار، ابی ذر، مقداد، سعد بن عبادہ اور ان کے ساتھی انصار کے لئے نہیں ہے۔

حضرت ابوبکر: کل من ائمۃ

حضرت ابوبکر: سب ائمہ سے ہیں

امیر المومنینؑ: فکیف تحتج بحدیث النبیؐ و

امیر المومنینؑ: پھر تم کس طرح حدیث نبیؐ سے استدلال

امثال هولاء قد تخلفوا عنك؟ وليس للامة فيهم طعن ولا في صحبة الرسول لصحبته منهم تقصير

حضرت ابوبکر: ما علمت بتخلفهم الا بعد ابرام الامر وخفت ان قعدت عن الامر ان يرجع الناس مرتدين عن الدين وكان ممارستهم الى ان اجبتهم اهون مؤنة على الدين وابقاء له من ضرب الناس بعضهم من بعض فيرجعون كفارا، وعلمت انك لست بدوني في الابقاء عليهم على اديانهم۔

امیرالمومنینؑ: اجل ولكن اخبرني عن الذي يستحق هذا الامر بما يستحقه:

حضرت ابوبکر: بالنصيحة والوفاء ودفع المداهنة وحسن السيرة واظهار العدل والعلم بالكتاب والسنّة وفصل الخطاب، مع الزهد في الدنيا وقلة الرغبة فيها وانصاف المظلوم من الظالم للقريب والبعيد

امیرالمومنینؑ: والسابقة والقرابة؟

حضرت ابوبکر: بلى والسابقة والقرابة۔

امیرالمومنینؑ: انشدك بالله يا ابابكر افي نفسك تجد هذه الخصال او فيّ

حضرت ابوبکر: بل فيك يا ابوالحسنؑ

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا المجيب

کرتے اور کس طرح ان کی مثال دیتے ہو جب کہ انہوں نے تم سے اختلاف کیا تھا حالانکہ ان پر امت میں سے کسی کو کوئی اعتراض ہے اور نہ صحبت رسولؐ میں ان سے کوئی غلطی سرزد ہوئی۔

حضرت ابوبکر: اس امر کے مستحکم ہونے کے بعد مجھے ان کے اختلاف کا علم ہوا اور مجھے خوف ہوا کہ اگر میں خلافت سے دستبردار ہو جاؤں تو کہیں لوگ دین سے پلٹ نہ جائیں اور مرتد نہ ہو جائیں۔ اور جب انہوں نے مجھے رئیس بنایا اور میں نے اسے قبول کر لیا تو یہ میرے لئے دین کی حفاظت کیلئے اور لوگوں کو ایکدوسرے سے فساد کرنے اور بعض کو کفر کی طرف پلٹ جانے سے محفوظ رکھنے کیلئے ضروری تھا کہ خلافت سے دستبردار نہ ہوں ونیز میں جانتا تھا کہ آپ انکو دین پر باقی رکھنے میں مجھ سے اختلاف نہیں کریں گے۔

امیرالمومنینؑ: ہاں مجھے بتاؤ کہ وہ کون شخص ہے جو اس امر کا مستحق ہے اور اس کے حقدار ہونے کے وجوہ کیا ہیں۔

حضرت ابوبکر: وہ صفات ہیں صاحب نصیحت و صاحب وفا ہونا دفع خیانت، حسن سیرت، اظہار عدل، علم قرآن، سنت نبوی اور فصل الخطاب اور اس کے ساتھ دنیا میں زہد، دنیا کی رغبت کی کمی اور مظلوم کے مقابل ظالم سے انتقام لینا خواہ وہ قریب ہوں یا دور۔

امیرالمومنینؑ: آیا سبقت اسلام اور قرابت رسولؐ ضروری نہیں؟

حضرت ابوبکر: ہاں سبقت اسلام اور قرابت رسولؐ بھی ضروری ہیں

امیرالمومنینؑ: اے ابوبکر میں تمھیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں بتاؤ کہ یہ خصائل تم میں ہیں یا مجھ میں۔

حضرت ابوبکر: بیشک اے ابوالحسن یہ صفات آپ ہی میں ہیں

امیرالمومنینؑ: تمھیں خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ سب سے پہلے

لرسول الله قبل ذکر ان المسلمین ام انت

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا صاحب الاذان لاهل الموسم والجمع الاعظم للامة بسورة برائة ام انت؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنین: فانشدك بالله انا وقیت رسول الله بنفسی یوم الغار ام انت

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ، فانشدك بالله انا المولیٰ لك و لکل مسلم بحدیث النبیؐ یوم الغدیر ام انت؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنین: فانشدك بالله الی الولایة من الله مع رسوله فی آیة الزکوٰة بالخاتم ام لك؟

ابوبکر بل لك

امیرالمومنین: فانشدك بالله الی الوزارة مع رسول الله والمثل من هارون من موسیٰ ام لك؟

حضرت ابوبکر: بل لك

امیرالمومنین: فانشدك بالله ابی برز رسول الله وباهلی وولدی فی مباهلة المشرکین ام بك وباهلك وولدك؟

حضرت ابوبکر: بل بکم

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله الی ولاهلی و ولدی آیة التطهیر من الرجس ام لك و

رسول خدا کی دعوت قبول کرنے والا میں تھا یا تم؟

حضرت ابوبکر: بلکہ وہ آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ حج کے زمانہ میں حاجیوں اور امت کی عظیم جمعیت کو سورۂ برات سنانے والا میں تھا یا تم؟

حضرت ابوبکر: بیشک آپ ہی تھے۔

امیرالمومنین: تمھیں خدا کی قسم بتاؤ کہ یوم غار رسول خدا کی حفاظت اپنی جان کی قیمت پر میں نے کی تھی یا تم نے؟

حضرت ابوبکر: بیشک آپؑ نے کی تھی۔

امیرالمومنینؑ: تمھیں خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ یوم غدیر ارشاد نبوی کے مطابق تمہارا اور تمام مسلمانوں کا مولا میں ہوں یا تم؟

حضرت ابوبکر: بیشک آپ ہی سب کے مولا ہیں۔

امیرالمومنین: تمھیں خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ انگشتری کی خیرات پر جو آیت نازل ہوئی تھی اس میں خدا اور رسولؐ کے ساتھ ولایت کا ذکر میرے لئے ہے یا تمہارے لئے؟

حضرت ابوبکر: بیشک آپ ہی کے لئے ہے۔

امیرالمومنین: خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ رسول اللہ کے ساتھ وزارت کی مثال جو موسیٰ اور ہارون کے جیسی ہونا ارشاد ہوا ہے ایا تمہارے لئے ہے؟

حضرت ابوبکر: بلکہ یہ آپ کے لئے ہے۔

امیرالمومنین: خدا کی قسم سچ بتاؤ ایا رسول اللہؐ مشرکین کے ساتھ مباہلہ کیلئے مجھے میری بیوی اور میرے فرزندوں کو ساتھ لے گئے تھے یا تمہیں اور تمہاری بیوی اور فرزندوں کو؟

حضرت ابوبکر: بیشک آپ حضرات کو ساتھ لے گئے تھے۔

امیرالمومنین: خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ رجس سے پاک کرنے کیلئے آیت تطہیر میرے لئے میری بیوی اور فرزندوں کی شان میں

اهلبيتك ؟

حضرت ابوبکر: بل لك ولا هلبيتك

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا صاحب دعوة رسول الله واهلي وولدي يوم الكساء وقال "اللهم هؤلاء اهلي اليك لا الى النار" ام انت۔

حضرت ابوبکر: بل انت واهلك وولدك

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا صاحب آية "يوفون بالنذر ويخافون يوماً كان شره مستطيراً" ام انت ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذي ردت عليه الشمس لوقت صلاته فصلاها ثم توارت ام انا ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الفتى نودي من السماء "لا سيف الا ذو الفقار لا فتى الا علیؑ" ام انا ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذي حباك رسول الله براية يوم خيبر ففتح الله له ام انا ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذي نفست عن رسول الله وعن المسلمين

نازل ہوئی یا تمہارے لئے اور تمہارے اہل بیت کے لئے ؟

حضرت ابوبکر: بلکہ آپ کے لئے اور آپ کے اہل بیت کے لئے

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ یوم کساء آیا رسول خدا نے مجھے میری بیوی میرے فرزندوں کو کساء میں داخل ہونے کی دعوت دے کر فرمایا تھا کہ خداوندا یہ میرے اہل بیت ہیں جو تیرے راستہ پر ہیں نار کیطرف نہیں ہیں یا تمھیں یا تمھارے اہل بیت کو ؟

حضرت ابوبکر: بلکہ آپ کی بیوی اور آپکے فرزندونکے لئے رسول خداؐ نے فرمایا تھا۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ اس آیت کا مصداق میں ہوں یا تم "نذر کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوگی" (دھر)

حضرت ابوبکر: بلکہ آپ ہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ آیا تم ہی ہو جس کے نماز ادا کرنے کے لئے آفتاب پلٹایا گیا تھا اور اس کے نماز ادا کرنے کے بعد واپس کر دیا گیا یا میں ؟

حضرت ابوبکر: بیشک یہ آپؑ ہی کیلئے ہوا تھا۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ آیا تم ہی وہ جوانمرد ہو جس کے لئے آسمان سے لا سیف الا ذو الفقار و لا فتی الا علیؑ کی ندا دی گئی تھی یا میں ہوں۔

حضرت ابوبکر: وہ بیشک آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ آیا تم ہی وہ ہو جس کو رسول اللہؐ نے یوم خیبر علم عطا فرمایا تھا اور خدا نے اس کے لئے فتح عطا فرمائی تھی یا میں ہوں ؟

حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپؑ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ آیا تم ہی وہ ہو جس نے عمر ابن عبدود کے قتل کے لئے رسول خداؐ اور

يقتل عمرو بن عبد ود ام انا ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذی أتمنك رسول الله علی رسالته الی الجن فاجابت ام انا ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا الذی طهره الله من السفاح من لدن آدم الی ابیه بقول رسول الله وخرجت انا و انت من نکاح لا من السفاح من لدن آدم الی عبد المطلب ام انت ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنین: فانشدك بالله انا الذی اختارنی رسول الله و زوجنی ابنته فاطمةؑ وقال الله "زوجك ایاها فی السماء" ام انت ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا والد الحسنؑ والحسینؑ سبطیه و ریحانتیه اذ یقول "هما سید اشباب اهل الجنة و ابوهما خیر منهما ام انت ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله اخوك المزین بالجناحین یطیر فی الجنة مع الملائکة ام اخی ؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا ضمنت

اور تمام مسلمانوں کی جانب سے آگے بڑھا تھا یا میں ہوں ؟

حضرت ابوبکر: بلکہ آپؑ ہی ہیں ۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا تم ہی وہ ہو جس کے لئے رسول اللہ نے تمنا کی تھی کہ جنوں کی طرف رسالت کرے اور جس نے قبول کیا تھا یا میں ہوں ؟

حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپ ہی ہیں ۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ آیا وہ میں ہوں یا تم ہو جس کے اجداد کو اللہ نے آدم سے میرے باپ تک زناکاری سے پاک رکھا اور ارشاد رسولؐ کہ مجھکو اور تم (علیؑ) کو اور آدم سے عبدالمطلب تک کسی کو بدکاری سے پیدا نہیں کیا بلکہ نکاح سے پیدا کیا ۔

حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپ ہی ہیں ۔

امیرالمومنین: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ آیا وہ میں ہوں یا تم کہ جس کو رسول اللہ نے اپنی صاحبزادی فاطمہؑ کیساتھ شادی کیلیۓ منتخب فرمایا تھا اور خدا نے فرمایا تھا کہ " ان کا ازدواج آسمان پر تمہارے ساتھ کیا گیا ۔

حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپ ہی ہیں ۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ آیا میں حسنؑ و حسینؑ کا باپ ہوں جو فرزندان رسولؐ اور دو پھول ہیں جن کے لئے ارشاد رسولؐ ہوا کہ وہ جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور انکا باپ ان سے زیادہ مشرف ہے یا تم ہو ؟

حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپ ہی ہیں

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم سچ بتاؤ آیا تمہارا کوئی بھائی دو شہپروں سے مزین کیا گیا ہے جن سے وہ جنت میں ملائکہ کے ساتھ اڑتا پھرتا ہے یا میرا ؟

حضرت ابوبکر: یہ شرف آپؑ ہی کے بھائی کو حاصل ہے۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ رسول خدا کے قرضوں

دین رسول اللہ وناديت في المواسم بانجاز
موعده ام انت ؟
حضرت ابوبکر: بل انت
امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا الذي دعا له
رسول الله والطير عنده يريد اكله فقال
"اللهم ائتني باحب خلقك اليك واليك
بعدي ياكل معي من هذا الطير فلم ياته
غيري ام انت ؟
حضرت ابوبکر: بل انت
امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا الذي بشرني
رسول الله بقتال الناكثين والقاسطين و
المارقين على تاويل القران ام انت ؟
حضرت ابوبکر: بل انت
امیرالمومنین: انشدك بالله انا الذي دلّ
عليه رسول الله بعلم القضاء وفصل الخطاب
بقوله "علي اقضاكم" ام انت ؟
حضرت ابوبکر: بل انت
امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا الذي
امر رسول الله اصحابه بالسلام عليه
بالامرة في حياته ام انت ؟
حضرت ابوبکر: بل انت
امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انا الذي شهدت
اخر كلام رسول الله ووليت غسله ودفنه
ام انت ؟
حضرت ابوبکر: بل انت۔
امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذي

کی ادائی کا ضامن میں بنایا گیا تھا یا تم اور زمانہ حج میں موعود
حاجت روائی کی ندا دینے والا میں تھا یا تم ؟
حضرت ابوبکر: بلکہ آپ۔
امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ کیا میں وہ نہیں ہوں جسکے
لئے رسول اللہؐ نے (بھونے ہوئے) پرندہ کے کھانے کے وقت
دعا کی تھی کہ خداوندا میرے بعد مخلوق میں جس کو تو سب سے زیادہ
محبت کرتا ہے میرے پاس بھیجدے تاکہ وہ میرے ساتھ یہ پرندہ
کھائے۔ پس میرے سوائے کوئی نہ آیا تھا۔ آیا تم آئے تھے ؟
حضرت ابوبکر: بیشک آپ ہی آئے تھے۔
امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ کہ آیا وہ میں ہوں کہ جس کو رسول
اللہؐ نے تاویل قرآن پر ناکثین، قاسطین اور مارقین کے قتل
کرنے کی بشارت دی تھی یا تم ہو؟
حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپ ہی ہیں۔
امیرالمومنین: خدا کی قسم سچ بتاؤ آیا وہ میں ہوں جس پر رسول اللہ
نے حسب ارشاد خداوندی "علیؑ اقضاکم" میر علم قضاءت اور
فصل الخطاب پر فخر کیا تھا یا تم ہو؟
حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپ ہی ہیں۔
امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ آیا وہ میں ہوں جس کے لئے
رسول اللہؐ نے اپنی حیات میں اپنے اصحاب کو حکم دیا تھا کہ مجھے
السلام علیک یا امیرالمومنینؑ کہہ کر سلام کریں یا تم ہو؟
حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپ ہی ہیں۔
امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم سچ بتاؤ آیا وہ میں ہوں جس کیلئے
رسولؐ اللہ کے آخری کلام کی شہادت دی تھی اور ان کے غسل و
تدفین کا انتظام کیا تھا یا تم ہو؟
حضرت ابوبکر: بلکہ آپ ہیں۔
امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم آیا تم رسول اللہ سے قرابت

سبقت له القرابة من رسول الله ام انا؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذی حباك الله بدینار عند حاجته الیه و باعه جبرئیل و اضفت محمدؐ افاطعمت ولده ام انا؟

حضرت ابوبکر: (فبکی ابوبکر) بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذی حملك رسول الله کتفه فی طرح صنم الکعبة وکسره حتی لو شئت ان انال افق السماء لنلتها ام انا؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذی قال لك رسول الله "انت صاحب لوای فی الدنیا والاخرة ام انا؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذی امرك رسول الله بفتح بابه فی مسجده عند ما امر بسد ابواب جمیع اهلبیته و اصحابه و احل لك فیه ما احل الله له ام انا؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدك بالله انت الذی قدمت بین یدی نجوی رسول الله صدقة فناجیته اذ عاتب الله قوماً فقال "اشفقتم ان تقدموا بین یدی نجویکم صدقات" ام انا؟

میں زیادہ قریب ہو یا میں؟

حضرت ابوبکر: بلکہ آپ ہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ کیا تم ہی وہ شخص ہو جسکو اللہ نے اس کی حاجت پر دینار عطا فرمائے تھے اور جبرئیل نے اٹھا بیع کیا تھا اور محمدؐ کی ضیافت کی گئی تھی پس وہ اور ان کے فرزندوں نے تناول کیا تھا یا میں ہوں؟

حضرت ابوبکر: (ابوبکر رونے لگے) اور کہا کہ وہ آپؑ ہی ہیں

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ آیا تم ہی ہو جسکو رسول اللہؐ نے کعبہ کے بت توڑنے اور پھینکنے کے لئے اپنے کاندھوں پر سوار کیا تھا یہاں تک کہ اگر وہ چاہتا کہ آسمانوں تک پہونچ جائے تو پہونچ جاتا یا میں ہوں؟

حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم آیا وہ تم ہو جس کے لئے رسول اللہؑ نے فرمایا تھا کہ "دنیا اور آخرت میں تم ہی میرے حامل علم ہو" یا میں؟

حضرت ابوبکر: بلکہ آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ کیا تم ہی وہ ہو جس کے لئے رسول اللہؐ نے حکم دیا تھا کہ مسجد میں اس کا دروازہ کھلا رہنے دیں جب کہ تمام قرابت داروں اور اصحاب کے دروازے بند کر دینے کا حکم دیا تھا اور مسجد میں جس بات کو اللہ نے رسولؐ کیلئے حلال رکھی تھی کیا تمہارے لئے بھی حلال رکھی گئی تھی یا وہ میں ہوں؟

حضرت ابوبکر: بیشک وہ آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا وہ تم ہی ہو جس نے رسول اللہ سے راز کی باتیں کرنے صدقہ دیکر پیش قدمی کی تھی جب کہ خدا نے یہ فرما کر قوم پر عتاب کیا تھا کہ "کیا تم اس سے ڈر گئے کہ اپنے تخلیہ کرنے سے پہلے صدقہ دیدیتے" یا وہ میں ہوں؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدک باللہ انت الذی قال رسول اللہ لفاطمۃؑ "زوجک اول الناس ایماناً وارجحہم اسلاماً فی کلام لہ" ام انا

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فانشدک باللہ یا ابابکر انت الذی سلمت علیہ ملائکۃ سبع سماوات یوم القلیب ام انا؟

حضرت ابوبکر: بل انت

امیرالمومنینؑ: فلم یزل یورد مناقبہ التی جعل اللہ لہ ورسولہ دونہ ودون غیرہ فبھذا وشبھہ تستحق القیام بامور امۃ محمدؐ فما الذی غرک عن اللہ وعن رسولہ ودینہ وانت خلو مما یحتاج الیہ اھل دینہ

حضرت ابوبکر: (فبکی ابوبکر) وقال صدقت یا ابوالحسنؑ انظرنی قیام یومی فادبر ما انا فیہ وما سمعت منک

امیرالمومنینؑ: لک ذلک یا ابابکر

حضرت ابوبکر: بلکہ وہ آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ کہ آیا تم ہی ہو جس کے لئے رسول اللہ نے فاطمہؑ سے فرمایا تھا کہ ایمان لانے میں سب سے اوّل تمہارا شوہر ہے یا میں؟

حضرت ابوبکر: بلکہ وہ آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: اے ابوبکر خدا کی قسم کیا تم ہی ہو جس پر سات آسمانوں کے ملائکہ نے یوم قلیبؔ سلام کیا تھا یا میں ہوں؟

حضرت ابوبکر: بلکہ وہ آپؑ ہیں۔

امیرالمومنینؑ: پس مناقب خدا اور اسکے رسولؐ نے جسکے لئے قرار دیے ہیں اس سے ہٹا کر اس سے کم درجے کے غیر کیلئے قرار نہ دو انہی وجوہ کے سبب کسی شخص میں امت محمدیہ کے امور کے قائم کرنے کا استحقاق پیدا ہوتا ہے پس کون ہے جو رسول اور اللہ کو اس کے دین میں فریب دے۔ تم ان اوصاف سے خالی ہو جس کے اہل دین محتاج ہیں۔

حضرت ابوبکر (پس ابوبکر رونے لگے اور کہا) اے ابوالحسنؑ آپ نے سچ کہا آج مجھے دن بھر کی مہلت دیجیے تاکہ آپ جو باتیں ہوئیں اور جو کچھ میں نے سنا اس پر غور کروں۔

امیرالمومنینؑ: اے ابوبکر تم کو اختیار ہے۔

اس کے بعد حضرت ابوبکر چلے گئے اور تمام دن سوچتے رہے اور اس روز کسی سے ملاقات بھی نہ کی یہاں تک کہ رات ہو گئی۔ دوسری صبح ابوبکر آ کر حضرت علیؑ سے ملے اور کہا کہ رات میں نے خواب میں رسول خدا کو دیکھا فرما رہے تھے کہ علیؑ کے حق پر تم نے قبضہ کر لیا تمہارے لئے بہتر ہے کہ اس کا حق اس کو واپس کر دو لہذا تھوڑی دیر سے آپ مسجد تشریف لائے تاکہ میں بار خلافت سب کے سامنے آپ کے سپرد کر دوں۔ جب حضرت علیؑ مسجد جانے لگے راستہ میں حضرت عمر سے ملاقات ہوئی

۱؎ یوم جنگ بدر کے بعد کی جب رات آئی رسول خداؐ نے فرمایا کون ہے جو ہم کو پانی پلائے لوگوں نے ہجوم کیا حضرت علیؑ بھی اٹھے اور ایک گھڑے اور اندھیرے کنویں پر پہونچے اور اس میں اترے اس وقت خداوند تعالیٰ نے جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کو حکم دیا کہ محمدؐ اور ان کی فوج کی مدد کریں۔ پس وہ آسمان سے اتر آئے اور حکم کی تکمیل کی (ذخائر العقبیٰ ص ۶۸)

انھوں نے کہا کہ آپ سے ابوبکر سے جو بات ہوئی تھی میں نے سب سمجھا دیا ہے اب آپ مسجد آنے کی زحمت نہ کریں۔

حضرت علیؑ نے جواب دیا کہ میں نے تمام حجت کر دیا ہے ہر شخص کو اپنے فعل پر اختیار ہے جو چاہے کرے۔

(کتاب الاحتجاج طبرسی ص ۱۵۷)

۴۔ حضرت امیرالمومنینؑ کا احتجاج اور مجلس شوریٰ

کتاب الرجال نجاشی میں عمرو بن شمر سے اور خلاصۃ العلامہ میں جابر جعفی و نیز امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر کا وقت انتقال پہونچا آپ نے چھے[1] آدمیوں حضرت علی علیہ السلام، زبیر ابن عوام، طلحہ ابن عبید اللہ، عبد الرحمن ابن عوف، سعد ابن ابی وقاص، اور عثمان ابن عفان کو وصیت کی کہ ایک مکان میں جمع ہو کر ان چھے میں سے کسی ایک کو خلیفہ بنا لیں.....

جب حضرت علیؑ کو نظر انداز کر کے عبد الرحمن ابن عوف نے خلافت حضرت عثمان کے سپرد کی حضرت علیؑ نے فرمایا:

امیرالمومنینؑ: اسمعوا منی کلامی فان یک ما اقول حقاً فاقبلوا وان یک باطلا فانکروا

امیرالمومنینؑ: میرا کلام سنو اور اگر میں ایک بات بھی حق کہوں تو قبول کرلو اور اگر ایک بات بھی باطل ہو تو انکار کردو۔

پھر فرمایا:۔ انشدکم باللہ الذی یعلم صدقکم ان صدقتم و یعلم کذبکم ان کذبتم هل فیکم احد صلی القبلتین کلیتهما غیری؟

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں جو تمہاری صداقت سے واقف ہے اگر تم سچ کہتے ہو اور تمہارے کذب سے واقف ہے اگر تم جھوٹ کہتے ہو جواب دو کہ کیا میرے سوائے کوئی ہے جس نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہو؟

قالو: لا

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم من بایع البیعتین کلیتهما الفتح و بیعة الرضوان غیری؟

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم میرے سوائے آیا تم میں کوئی ہے جس نے دو بیعتیں یعنی بیعت فتح اور بیعت رضوان کی ہو۔

قالو: لا

سب نے کہا نہیں۔

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احدٌ اخوه المزین بالجناحین فی الجنة غیری؟

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم ہے کوئی سوائے میرے جس کے بھائی کو جنت میں دو پروں سے مزین کیا گیا ہو؟

قالو: لا

سب نے کہا نہیں

[1] فٹ نوٹ بر صفحہ

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احد عمه سید الشهداء غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنین: نشدتکم باللہ هل فیکم احد زوجته سیدة نساء العالمینؑ غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنین: نشدتکم باللہ احد ابناه ابناء رسول اللہ وهما سیدا شباب اهل الجنة غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنین: نشدتکم باللہ هل فیکم احد عرف الناسخ من المنسوخ غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احد اذهب اللہ عنه الرجس وطهره تطهیرا غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنین: نشدتکم باللہ هل فیکم احد عاین جبرئیل فی مثال دحیة الکلبی غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احد ادی الزکاة وهو راکع غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنین: نشدتکم باللہ هل فیکم احد مسح رسول اللہ عینیه واعطاه الرایة یوم خیبر فلم یجد حرا ولا بردا غیری؟

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سوائے میرے کیا کوئی ہے جس کا چچا سیدالشہداء ہو؟

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنین: خدا کی قسم آیا میرے سوائے تم میں کوئی ہے جو سیدۃ نساء العالمینؑ کا شوہر ہو؟

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنین: خدا کی قسم آیا سوائے میرے کوئی ہے جسکے فرزند فرزندان رسول خدا ہوں اور جوانان اہل جنت کے سردار ہوں

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنین: خدا کی قسم کیا کوئی میرے سوائے تم میں ہے جو (قرآن کے) ناسخ اور منسوخ جانتا ہو؟

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سوائے میرے کیا تم میں کوئی ہے جس سے خدا نے رجس کو دور کر کے ایسا پاک کیا ہو جو حق پاک کرنے کا ہے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنین: خدا کی قسم کیا میرے سوائے تم میں کوئی ہے جس نے جبرئیل کو دحیۃ کلبی کی صورت میں دیکھا ہو

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس نے حالت رکوع میں زکوٰۃ ادا کی ہو

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنین: خدا کی قسم کیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جسکی آنکھوں کو رسول اللہ نے مس کیا ہو اور علم عطا کیا ہو جبکہ کوئی اُستاد یا غلہ (گرمی یا سردی) نہیں مل رہا تھا

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ هل فیکم احد نصبه رسول اللہ یوم غدیر خم بامر اللہ تعالیٰ فقال "من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ" غیری؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ هل فیکم احد هو اخو رسول اللہ فی الحضر ورفیقه فی السفر غیری؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ هل فیکم احد بارز عمرو بن عبدود یوم الخندق وقتله غیری؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ هل فیکم احد قال له رسول اللہؐ "انت منی بمنزلة هارون موسیٰ الا انه لا نبی بعدی" غیری؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ هل فیکم احد ناول رسول اللہ قبضة من التراب فرمی بها فی وجوه الکفار فانهزموا غیری؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ هل فیکم احد وقفت الملائکة معه یوم احد

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم سوائے میرے کیا تم میں کوئی ہے جس کو رسول اللہؐ نے یوم غدیر خدا کے حکم سے نصب کیا ہو اور فرمایا ہو کہ میں جس کا مولا ہوں پس علیؑ اسکے مولا ہیں۔ خدایا! اسکو دوست رکھ جو اسکو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسکو جو اسکو دشمن رکھے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم سوائے میرے کوئی تم میں ہے جو رسول اللہ کا حضر و سفر میں بھائی اور رفیق رہا ہو؟

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم کیا تم میں کوئی ہے سوائے میرے جس نے جنگ خندق کے روز عمرو بن عبدود سے جنگ کی ہو اور اسکو قتل کیا ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم سوائے میرے کیا تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہ نے کہا ہو کہ تم مجھ سے اسی منزلت پر ہو جس پر ہارون موسیٰ سے تھے سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کو رسول اللہؐ نے کچھ مٹی دی تھی اور یہ کفار کے چہروں پر پھینکی گئی تھی اور انھیں شکست ہوئی۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم سوائے میرے کیا تم میں کوئی ہے جس کے ساتھ یوم احد ملائکہ ٹھہرے رہے جب کہ تمام لوگ

حتی ذهب الناس غیری ؟

قالو: لا

امیر المومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احد قضی دین رسول اللہؐ غیری ؟

قالو: لا

امیر المومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احد شهد وفاة رسول اللہؐ غیری ؟

قالو: لا

امیر المومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احد غسل رسول اللہ وکفنه ولحده غیری ؟

قالو: لا

امیر المومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احد ورث سلاح رسول اللہ ورایته وخاتمه غیری ؟

قالو: لا

امیر المومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احد جعل رسول اللہ طلاق نسائه بیده غیری ؟

قالو: لا

امیر المومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احد حمله رسول اللہ علی ظهره حتی کسر الاصنام علی باب الکعبة غیری ؟

قالو: لا

امیر المومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احد نودی باسمه من السماء یوم بدر "لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی

جلا دیئے تھے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیر المومنینؑ: خدا کی قسم سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس نے دین رسول خداؐ میں قضات کی

سب نے کہا کہ نہیں

امیر المومنینؑ: خدا کی قسم آیا تم میں کوئی ہے سوائے میرے جو وفات رسولؐ کے وقت حاضر رہا ہو؟

سب نے کہا کہ نہیں

امیر المومنینؑ: خدا کی قسم میرے سوائے ایا تم میں کوئی ہے جس نے رسول اللہ کو غسل و کفن دیا اور دفن کیا ہو؟

نہیں۔

امیر المومنین: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ سوائے میرے تم میں کوئی ہے جو رسول اللہؐ کے سلاح، رایت اور انگشتری کا وارث ہوا ہو؟

نہیں

امیر المومنینؑ: خدا کی قسم کیا تم میں کوئی ہے سوائے میرے جس کے اختیار میں رسول اللہ نے اپنی بیویوں کا طلاق دے دیا ہو؟

نہیں

امیر المومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ ایا سوائے میرے کوئی تم میں ہے جس کو رسول اللہؐ نے کعبہ میں بتوں کے توڑنے کیلئے اپنی پشت پر سوار کیا تھا؟

نہیں

امیر المومنینؑ: خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے یوم بدر آسمان سے "لا سیف الا ذوالفقار و لا فتی الا علیؑ" کی

الا علیؑ" غیری؟

قالو: لا

امیرالمؤمنین: نشدتکم باللہ ھل فیکم احدی اکل مع رسول اللہ من الطائر المشوی الذی اھدی الیہ غیری؟

قالو: لا

امیرالمؤمنین: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "انت صاحب رایتی فی الدنیا وصاحب لوائی فی الاخرۃ" غیری؟

قالو: لا

امیرالمؤمنینؑ: نشدتکم باللہ فیکم احد قدم بین یدی نجواہ صدقۃ غیری؟

قالو: لا

امیرالمؤمنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد خصف نعل رسول اللہ غیری؟

قالو: لا

امیرالمؤمنینؑ: نشدتکم ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "انا اخوک وانت اخی" غیری؟

قالو: لا

امیرالمؤمنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "انت احب الخلق الی واقولھم بالحق غیری؟

قالو: لا

امیرالمؤمنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد

ندا آئی تھی۔

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنین: تمہیں خدا کی قسم صحیح صحیح بتاؤ کیا میرے سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس نے رسول خدا کے ساتھ بھونا ہوا پرندہ کھایا ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا میرے سوائے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہؐ نے کہا ہو کہ دنیا اور آخرت میں تم ہی میرے علم کے حامل ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ سوائے میرے کیا تم میں کوئی ہے جس نے صدقہ دیکر (رسول اللہ سے) راز کی باتیں کی ہوں

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس نے رسول اللہ کی نعلین میں ٹانکے لگائے ہوں

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہؐ نے کہا ہو کہ میں تمہارا بھائی ہوں اور تم میرے بھائی ہو۔

سب نے کہا نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہ نے کہا ہو کہ تم میرے لیے محبوب ترین خلق ہو۔ کیا یہ کسی اور کیلئے بھی کہا تھا

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس

وجد رسول الله جايعاً فاستقى مائة
دلو بمائة تمرة وجاء بالتمرة فاطعمة
رسول الله غيري وهو جائع ؟

قالو : لا

امیرالمومنین : نشدتكم بالله هل فيكم احد
سلم عليه جبرئيل وميكائيل واسرافيل في
ثلاثة آلاف من الملائكة يوم بدر غيري ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتكم بالله هل فيكم احد
غمض عين رسول الله غيري ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتكم بالله هل فيكم
احد كان اول داخل على رسول الله وآخر
خارج من عنده غيري

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتكم بالله هل فيكم احد
مشى مع رسول الله فمر على حديقة فقلت
ما احسن هذه الحديقة فقال رسول الله
"وحديقتك في الجنة احسن من هذه"
حتى مررت على ثلاث حدائق كل ذلك
يقول رسول الله "حديقتك في الجنة احسن
من هذه" غيري ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ . نشدتكم بالله هل فيكم
احد قال له رسول الله "انت اول من
آمن بي وصدقني واول من يرد على الحوض

رسول اللہ کو بھوکا پایا اور ایک سو ڈول پانی کے عوض سو کھجور
حاصل کرکے رسول اللہ کو لاکر دیا ہو جبکہ حضرت بھوکے تھے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنین : خدا کی قسم سوائے میرے آیا تم میں کوئی ہے جس پر
جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور تین ہزار ملائکہ نے یوم بدر
سلام کیا تھا۔

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم سچ بتاؤ کیا تم میں کوئی ہے جس نے
رسول اللہؐ کی آنکھیں بند کی تھیں سوائے میرے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم بتاؤ سوائے میرے تم میں کوئی
ہے جو سب سے پہلے خدمت رسولؐ میں حاضر ہوا اور سب سے
آخر وہاں سے نکلا ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم سچ بتاؤ سوائے میرے آیا تم میں کوئی
ہے جو رسول اللہ کے ساتھ چلا ہو اور کسی باغ پر سے گذرتے
وقت کہا ہو کہ یہ باغ کتنا اچھا ہے اور رسول خداؐ نے فرمایا ہو
کہ تمہارا وہ باغ جو جنت میں ہے اس سے بہتر ہے یہاں تک کہ
تین باغوں پر سے گذر ہوا جو سب کے سب ایک ہی طرح کے تھے
اور رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تمہارا باغ جنت میں ان سے بہتر ہے

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم بتاؤ سوائے میرے تم میں کوئی
ہے جس کے لئے رسول اللہ نے کہا ہو کہ تم اول ہو جس نے محمدؐ
پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اور اول شخص ہو گے جو

يوم القيامة "غيري ؟

قالو : لا

امير المومنينؑ : نشدتكم بالله هل فيكم احد اخذ رسول الله بيده و يد امرأته و ابنيه حين اراد ان يباهل نصارى اهل نجران غيري ؟

قالو : لا

امير المومنينؑ : نشدتكم بالله هل فيكم احد قال له رسول الله " اول طالع يطلع عليكم من هذا الباب يا انس فانه امير المومنينؑ و سيد المسلمين و اولى الناس بالناس فقال انس " اللهم اجعله رجلا من الانصار فكنت انا الطالع " فقال رسول الله لانس ما انت باول رجل احب قومه " غيري ؟

قالو : لا

امير المومنينؑ : نشدتكم بالله هل فيكم احد نزلت فيه هذه الايت " انما وليكم الله و رسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلوٰة و يوتون الزكوٰة وهم راكعون " غيري ؟

قالو : لا

امير المومنينؑ : نشدتكم بالله هل فيكم احد انزل الله فيه وفي ولده " ان الابرار يشربون من كاس كان مزاجها كافوراً ".... الى الاخر السورة غيري ؟ (سورة دهر)

قالو : لا

روز قیامت حوض کوثر پر میرے پاس لوٹ آوگے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیر المومنینؑ : میں تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کا ہاتھ اہل نجران کے نصاریٰ سے مباہلہ کے روز معہ اس کی بیوی اور بچوں کے ہاتھوں کے رسول اللہ نے تھام کر ساتھ لے گیا ہو؟

سب نے کہا کہ نہیں

امیر المومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہ نے فرمایا ہو کہ اے انس اس دروازہ سے سب سے پہلے جو تمہاری طرف ظاہر ہوگا بتحقیق کہ وہ امیر المومنینؑ، سید المسلمین اور انسانوں میں سب سے اعلیٰ اور بلند مرتبہ ہوگا۔ انس نے دعا کی کہ خداوندا اس شخص کو انصار سے قرار دے مگر وہ نکلنے والا میں تھا پس رسول اللہ نے انس سے فرمایا کہ تم وہ شخص اوّل نہیں ہو جو قوم میں سب سے زیادہ محبوب ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں۔ (حلیۃ اولیا، ج۔۲)

امیر المومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے یہ آیت نازل ہوئی ہو" اسکے سوا نہیں کہ اللہ تمہارا ولی اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جنہوں نے ایمان لایا نماز قایم کی اور بحالت رکوع میں زکواۃ ادا کرتے ہیں۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیر المومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں ایا تم میں سوائے میرے کوئی ہے جس کے اور جس کے فرزند کیلئے خدا نے فرمایا ہو کہ" بیشک نیک لوگ اس پیالہ میں سے پئیں گے جس میں کافور ملا ہوگا ...... تا ختم سورہ۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احد انزل اللہ فیہ "اجعلتم سقایة الحاج وعمارة المسجد الحرام کمن آمن باللہ والیوم الاخر وجاهد فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنین: نشدتکم باللہ هل فیکم احد علمہ رسول اللہ الف کلمة کل کلمة مفتاح الف کلمة غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احد ناجاہ رسول اللہؐ یوم الطائف فقال ابوبکر وعمر "یارسول اللہ ناجیت علیاً دوننا" فقال لهما النبی "ما انا ناجیتہ بل اللہ امرنی بذلك" غیری؟

(ریاض النضرہ ج۔۱)

قالو: لا

امیرالمومنین: نشدتکم باللہ هل فیکم احد سقاہ رسول اللہ من المهراس غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ هل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "انت اقرب الخلق منی یوم القیامة یدخل بشفاعتك الجنة اکثر من عدد ربیعة ومضر" غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لیئے خدا نے یہ آیت نازل کی ہو "کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کا آباد رکھنا اس شخص کے برابر کر دیا جس نے اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا اور جس نے راہ خدا میں جہاد کیا اللہ کے نزدیک تو یہ سب برابر نہیں (توبہ ۱۹)

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنین: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کو رسول اللہ نے ہزار کلمات کی تعلیم دی ہو اور ہر کلمہ ہزار کلمات کی کنجی بن گیا ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس سے رسول اللہؐ نے طائف کے روز راز کی باتیں کی ہوں جس پر ابوبکر اور عمر نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ ہمکو چھوڑ کر آپ صرف علیؑ سے راز داری کرتے ہیں تو حضرتؐ نے ان دونوں سے فرمایا کہ میں نے اس سے راز کی باتیں نہیں کیں بلکہ اللہ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنین: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں ایا تم میں سوائے میرے کوئی ہے جس نے رسول اللہ کو پتھر کے پیالہ سے پانی پلایا تھا۔

سب نے کہا نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہؐ نے کہا ہو کہ قیامت کے روز تمام مخلوق سے زیادہ تم مجھ سے قریب ہوگے اور تمہاری شفاعت سے ربیعہ اور مضر کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہونگے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "یا علیؑ انت تکسی حین اکسی" غیری؟

(ریاض النضرہ ج ۲ ص ۲۶۷)

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "انت وشیعتک الفائزون یوم القیامۃ" غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "کذب من زعم انہ یحبنی و یبغض ھذا" غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال رسول اللہؐ "من احب شطرانی ھذہ فقد احبنی و من احبنی فقد احب اللہ - فقیل لہ و ما شطراتک - قال علیؑ والحسنؑ والحسینؑ و فاطمۃؑ" غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال رسول اللہ "انت خیر البشر" غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "انت الفاروق تفرق بین الحق والباطل" غیری؟

امیرالمومنینؑ: میں تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا میرے سوائے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے کہا ہو کہ یا علیؑ یوم قیامت تم لباس امامت خلق پہنے ہوگے اور میں بھی لباس امامت خلق پہنا ہونگا۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم سچ بتاؤ آیا تم میں سوائے میرے کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ قیامت کے روز تم اور تمہارے شیعہ کامیاب رہیں گے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جسکے لئے رسول اللہ نے فرمایا ہو کہ وہ شخص جھوٹا ہے جو اس خیال میں ہیکہ وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور تم سے بغض۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ کہ سوائے میرے یا تم میں کوئی ہے جسکے لئے رسول اللہؐ نے کہا ہو کہ جس نے میرے اس نصف سے محبت کی بیشک اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔ پوچھا گیا کہ آپ کا نصف کون ہے۔ فرمایا کہ علیؑ حسنؑ حسینؑ اور فاطمہؑ۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تم خیر البشر ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تم فاروق ہو جو حق اور باطل کے درمیان فرق کرتا ہے۔

قالو: لا

امیرالمومنین: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد اخذ رسول اللہ کساء علیہ وعلی زوجتہ وعلی ابنیہ ثم قال "اللھم انا واھلبیتی الیک لا الی النار" غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد کان یبعث الی رسول اللہ الطعام وھو فی الغار ویخبرہ بالاخبار غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "انت اخی ووزیری وصاحبی من اھلی" غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "انت اقدمھم سلما وافضلھم علما واکثرھم حلما" غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قتل مرحبا الیھودی فارس الیھود مبارزۃ غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد عرض علیہ النبیؐ الاسلام فقال لہ "انظرنی حتی القی والدی" فقال لہ ادنی "فانھا امانۃ عندک" فقلت فان کانت امانۃ عندی

سب نے کہا کہ نہیں (ذخائر العقبی)

امیرالمومنین: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کو اور جس کی زوجہ اور فرزندوں کو رسول اللہ نے کساء کے اندر لیا اور فرمایا ہو کہ خداوندا میں اور میرے اہلبیتؑ تیری طرف ہیں نار کی طرف نہیں۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جو رسول اللہ کو جب کہ وہ غار میں تھے کھانا بھیجتا تھا اور خبریں پہونچاتا تھا۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہ نے فرمایا ہو کہ میرے اہلبیت سے ہو اور تم میرے بھائی میرے وزیر اور میرے ساتھی ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہ نے فرمایا ہو کہ تم سب سے زیادہ مقدم وسیلہ اور افضل ترین عالم اور سب سے زیادہ حلیم ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس نے جنگ میں یہودیوں کے پہلوان مرحب کو قتل کیا تھا۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے نبیؐ اسلام نے فرمایا ہو کہ "میری طرف دیکھو یہاں تک کہ مجھ سے اور میری نعمتوں سے ملاقات کرو پھر اسی کیلئے نبیؐ نے فرمایا کہ بیشک یہ تمہارے پاس امانت ہے اور میں نے کہا کہ اگر یہ امانت

فقد اسلمت غیری ؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ، نشدتکم باللہ ھل فیکم احد احتمل باب خیبر حین فتحھا فمشی بہ مائۃ ذراع ثم عالجہ بعدہ اربعین رجلا فلم یطیقوہ غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد نزلت فیہ ھذہ الآیۃ "یاایھاالذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقۃ" فکنت انا الذی قدم الصدقۃ غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہؐ "من سب علیاً فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ" غیری

قالو: لا

امیرالمومنین: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "منزلی مواجہ منزلک فی الجنۃ" غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال رسول اللہ "قاتل اللہ من قاتلک وعادی اللہ من عاداک" غیری؟

قالو: لا

میرے لئے ہے تو کیا میں غیر کو تسلیم کر سکتا ہوں

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ، خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس نے خیبر کے دروازہ کو جبکہ فتح کر لیا تھا اٹھا کر ایک سو ہاتھ کے فاصلہ پر پھینک دیا تھا اس کے بعد چالیس آدمی اسکو پہلے مقام پر لانا چاہے مگر نہ لا سکے۔

سب نے کہا نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے یہ آیت نازل ہوئی ہو "اے ایمان والو جب تم رسولؐ سے علیحدگی میں کچھ عرض کرنا چاہو تو اپنے اس تخلیہ سے پہلے کچھ صدقہ دیدیا کرو" (المجادلہ پ۲۸) بس میں ہی وہ ہوں جس نے صدقہ دینے میں اقدام کیا تھا۔

سب نے کہا نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جسکے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ جس نے علیؑ کو دشنام دی البتہ اس نے مجھے دشنام دی اور جس نے مجھے دشنام دی اس نے اللہ کو دشنام دی۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنین: تمھیں خدا کی قسم بتاؤ ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسولؐ اللہ نے فرمایا ہو کہ جنت میں میری منزل تمھاری منزل کے سامنے ہوگی۔

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ: تمھیں خدا کی قسم بتاؤ ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ خدا قتل کرے اس کو جو قتل کرے تمکو اور خدا دشمن رکھے اس کو جو دشمن رکھے تمکو۔

سب نے کہا نہیں۔

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد اضطجع علی فراش رسول اللہ حین اراد ان یسیر الی المدینۃ و وقاہ بنفسہ من المشرکین حین ارادوا قتلہ غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال رسول اللہ " انت اولی الناس بامتی بعدی " غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال رسول اللہ " انت یوم القیامۃ عن یمین العرش و اللہ یکسوک ثوبین : احدھما اخضر والآخر وردی " غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد صلی قبل الناس بسبع سنین و اشھر غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ " انا یوم القیامۃ آخذ بحجزۃ ربی و الحجزۃ النور وانت آخذ بحجزتی واھلبیتی آخذ بحجزتک " غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ " انت کنفسی و حبک حبی و بغضک بغضی " غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : تمھیں خدا کی قسم بتاؤ کیا میرے سوائے تم میں کوئی ہے جس نے رسول اللہ کے مدینہ ہجرت کرتے وقت ان کے بستر پر سویا ہو اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا ہو جبکہ مشرکین نے انکے قتل کا ارادہ کیا تھا۔

سب نے کہا نہیں۔

امیرالمومنینؑ : تمھیں خدا کی قسم بتاؤ کیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہ نے فرمایا ہو کہ میرے بعد میری امت میں تم ہی سب سے بلند مرتبہ ہو۔

سب نے کہا نہیں

امیرالمومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم بتاؤ ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تم قیامت کے روز عرش پر سیدھی جانب ہوگے اور قسم بخدا تم دو لباس پہنے ہوگے اس میں کا ایک سبز اور دوسرا گلابی ہوگا۔

سب نے کہا نہیں۔

امیرالمومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم بتاؤ ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس نے تمام لوگوں سے سات سال ایک ماہ قبل نماز پڑھی ہو۔

سب نے کہا نہیں

امیرالمومنینؑ : تمھیں خدا کی قسم بتاؤ ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ میں روز قیامت خداوند عالم کے دروازہ اور اس کے نور سے متمسک رہونگا اور تم مجھ سے متمسک رہوگے اور میرے اہلبیت تم سے متمسک رہیں گے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم بتاؤ ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تم میرے نفس ہو اور تمھاری محبت میری محبت اور تم سے بغض مجھ سے بغض ہے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیر المومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ" ولایتک کولایتی عھد عھدہ الی ربی و امرنی ان ابلغکموہ" غیری

قالو: لا

امیر المومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ" اللھم اجعلہ لی عوناً و عضداً و ناصراً" غیری؟

قالو لا

امیر المومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ" المال یعسوب الظلمۃ وانت یعسوب المومنین" غیری؟

قالو: لا

امیر المومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ" لا بعثن الیکم رجلا امتحن اللہ قلبہ للایمان" غیری؟

قالو: لا

امیر المومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد اطعمہ رسول اللہ رمانۃ و قال" ھذہ من رمان الجنۃ لا ینبغی ان یاکل منہ الا نبیؐ او وصی نبی" غیری؟

قالو: لا

امیر المومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہؐ" ما سألت ربی شیئاً الا اعطانیہ و لم اسئل ربی شیئاً الا سألت لک مثلہ" غیری؟

امیر المومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تمھاری ولایت میری ولایت کی طرح ہے جس کا عہد خدا کے پاس میرے عہد کی طرح ہے اور مجھے حکم دیا کہ میں تمھارے پاس تبلیغ کروں۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیر المومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسولؐ اللہ نے فرمایا ہو کہ خداوندا اس کو میرا مددگار قوت بازو اور ناصر قرار دے۔

سب نے کہا کہ نہیں

امیر المومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ مال جہالت کا بادشاہ ہے اور تم مومنین کے بادشاہ ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیر المومنینؑ: تمھیں خدا کی قسم بتاؤ ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسولؐ اللہ نے فرمایا ہو کہ تمھاری طرف کسی کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ اللہ نے اسکے قلب کا ایمان کیسا تھا امتحان لے لیا ہو

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیر المومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوا ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس نے رسول اللہ کو انار کھلایا ہو اور حضرت نے فرمایا ہو کہ یہ جنت کے اناروں سے ہے اس کا کھانا مناسب نہیں مگر نبی یا نبی کے وصی کے لئے

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیر المومنینؑ: تمھیں خدا کی قسم بتاؤ ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہ نے فرمایا ہو کہ میں اپنے پروردگار سے کسی چیز کیلئے سوال نہیں کیا مگر یہ کہ وہ عطا کی گئی اور میں نے پروردگار سے کسی شئے کیلئے سوال نہ کیا مگر یہ کہ تمہارے لئے بھی ایسا ہی سوال کیا ...

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "انت اقومھم بامر اللہ واوفاھم بعھد اللہ واعلمھم بالقضیۃ واقسمھم بالسویۃ واعظمھم عند اللہ مزیۃ" غیری؟

قالو لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "فضلک علی ھذہ الامۃ کفضل الشمس علی القمر وکفضل القمر علی النجوم" غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "یدخل اللہ ولیک الجنۃ وعدوک النار" غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال رسول اللہ ؐ من اشجار شتی وانا وانت من شجرۃ واحدۃ" غیری؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ. نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ ؐ "انا سید ولد آدم وانت سید العرب والعجم ولا فخر" غیری

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتکم باللہ ھل فیکم احد رضی اللہ عنہ فی الآیتین من القرآن غیری

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تم سب سے زیادہ امر خدا کے قائم کرنیوالے عہد خدا کے وفا کرنیوالے اور قضائت میں سب سے زیادہ عالم اور برابر برابر تقسیم کرنیوالے اور اللہ کے پاس فضیلت میں سب سے زیادہ ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ ... "تمہارا افضل اس امت پر اس فضل کے مثل ہے جو آفتاب کا چاند پر اور چاند کا ستاروں پر ہے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا میرے سوائے تم میں سے کسی ایک کیلئے رسول اللہؐ نے کہا کہ تمہارا دوست جنت میں داخل ہوگا اور تمہارا دشمن جہنم میں؟

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ: میں تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تمام لوگ مختلف شجروں سے ہیں اور میں اور تم ایک ہی شجرہ سے ہیں۔

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جسکے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور تم عرب و عجم کے سردار ہو یہ فخر میرے غیر کیلئے نہیں۔

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا میرے سوائے تم میں کوئی ہے جس سے خدا نے قرآن میں دو آیات میں اظہار رضامندی کیا ہو

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ " موعدک موعدی وموعد شیعتک عند الحوض اذا خافت الامم ووضعت الموازین" غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ " اللھم انی احبہ فاحبہ اللھم انی استودعکہ" غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہؐ " انت تحاج الناس فتحجھم باقامۃ الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والامر بالمعروف والنھی عن المنکر واقام الحدود والقسم بالسویۃ "غیری؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد اخذ رسول اللہ بیدہ یوم بدر فرفعھا حتی نظر الناس الی بیاض ابطیہ وھو یقول" الا ان ھذا ابن عمی ووزیری فوازروہ وناصحوہ وصدقوہ فانہ ولیکم" غیری ؟

قالو : لا

امیرالمومنینؑ : نشدتکم باللہ ھل فیکم احد

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں یا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تمہاری وعدہ گاہ میری وعدہ گاہ ہے اور تمہارے شیعوں کی وعدہ گاہ حوض کوثر ہے جب کہ تمام امتیں خوف کی حالت میں ہوں گی اور میزان قائم کی جائے گی۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جسکے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ خداوندا میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اس کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تم ہی لوگوں سے بحث و تمحیث کرنے والے، دلیل پیش کرنے والے، نماز کے قایم کرنے والے، زکواۃ کے ادا کرنے والے، امر بالمعروف، نہی عن المنکر کے حدود کے قائم کرنے والے اور برابر برابر تقیسم کرنے والے ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جسکے ہاتھ تھام کر رسول اللہؐ یوم بدر اس قدر بلند کئے ہوں کہ سفیدی بغل نمایاں ہوئی اور فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ یہ میرا ابن عم اور میرا وزیر ہے۔ پس اسکو وزیر اور ناصح بناؤ اور اس کی تصدیق کرو کہ بتحقیق وہ تمہارا ولی ہے

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ : تمہیں خدا کی قسم بتاؤ کہ سوائے میرے تم میں

نزلت فيه هذه الاية " ويوثرون على انفسهم ولوكان بهم خصاصة ومن يوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون" غيري؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: نشدتكم بالله فهل فيكم احد كان جبرئيلؑ احد ضيفانه غيري؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: فهل فيكم احد اعطاه رسول اللهؐ حنوطاً من حنوط الجنة ثم اقسمه اثلاثاً ثلثالي تحنطني به وثلثا لابنتي وثلثالك" غيري؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: فهل فيكم احد كان اذا دخل على رسول الله حياه وادناه ورحب به وتهلل له وجهه غيري

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: فهل فيكم احد قال له رسول الله "انا افتخر بك يوم القيمة اذا افتخرت الانبياء باوصيائها" غيري؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ: فهل فيكم احد سرحه رسول الله بسورة براة الى المشركين من اهل مكة غيري؟

قالو: لا

امیرالمومنینؑ، فهل فيكم احد قال له رسول الله "انى لارحمك من ضغائن فى صدور اقوام

کوئی ہے جس کے لئے یہ آیت نازل ہوئی ہو" اور وہ اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے ہیں خواہ انھیں خود تنگی کیوں نہ ہو اور جو اپنے نفس کے بخل سے بچائے گئے"۔ پس وہی فلاح پانے والے ہیں (حشر۔۹)

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ، تمہیں خدا کی قسم بتاؤ آیا میرے سوائے تم میں کوئی ہے جس کے جبرئیل مہمان ہوئے تھے؟

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: آیا تم میں کوئی ہے جس کو رسول اللہؐ نے جنت کے حنوط سے حنوط عطا کیا ہو پھر اس کے تین حصے کئے اور فرمایا کہ ایک ثلث میرے لئے مجھے یہی حنوط دینا ایک ثلث میری فرزندوں کے لئے اور ایک ثلث تمہارے لئے ہے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: آیا تم میں کوئی ہے سوائے میرے جو جب کبھی رسول اللہ کی خدمت میں پہنچا ہو اور وہ اس سے فراخ دل ہوئے ہوں اور اپنے قریب کئے ہوں اور اس کے لئے چہرے سے اظہار خوشی کی ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں

امیرالمومنینؑ، آیا تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تحقیق میں روز قیامت تم پر فخر کروں گا جب کہ انبیاء اپنے اوصیاء پر فخر کریں گے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ، آیا تم میں کوئی ہے جس کو رسول اللہؐ نے مکہ کے مشرکین کیطرف سورہ براۃ لے جانے عطا فرمایا ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: آیا تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ ان اقوام پر رحم نہیں کیا جائے گا جن کے سینوں میں

عليك لا يظهرونها حتى يفقدوني فاذا فقدوني خالفوا فيها" غيري؟

قالو: لا

امير المومنينؑ: فهل فيكم احد قال له رسول الله "ادى الله عن اماتنك ادى الله عن ذمتك" غيري؟

قالو: لا

امير المومنينؑ: فهل فيكم احد قال رسول الله "انت قسيم النار تخرج منها من زكى وتذر فيها كل كافر" غيري؟

قالو: لا

امير المومنينؑ: فهل فيكم احد فتح حصن خيبر و سبا بنت مرحب فاداها الى رسول الله غيري؟

قالو: لا

امير المومنينؑ: فهل فيكم احد قال له رسول الله "ترد على الحوض انت وشيعتك رواء مرويين مبيضة وجوههم ويرد على عدوك ظماء مظمئين مقتحمين مسودة وجوههم" غيري؟

قالو: لا

امير المومنينؑ: لهم امير المومنينؑ اما اذا اقررتم على انفسكم واستبان لكم ذلك من قول نبيكم، فعليكم بتقوى الله وحده لا شريك له وانهاكم عن سخطه ولا تعصوا امره وردوا الحق الى اهله واتبعوا

تم سے کینہ ہو جس کو وہ اس وقت تک ظاہر نہیں کریں گے جب تک کہ میں دنیا سے اٹھ نہ جاؤں اور جب میں غائب ہو جاؤں اس امر میں مخالفت کریں گے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیر المومنینؑ: آیا تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ "خدا تمہاری امانتوں کو اور ان چیزوں کو جو تمہارے ذمہ ہوں ادا کرے گا"

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیر المومنینؑ: آیا تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تم جہنم کو تقسیم کرنے والے ہو تم جہنم سے اس کو نکال لوگے جو نیک ہو اور جہنم میں ہر کافر کو داخل کروگے۔

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیر المومنینؑ: آیا تم میں کوئی ہے جس نے قلعہ خیبر فتح کیا اور سبا بنت مرحب کو خدمت رسولؐ میں حاضر کیا ہو

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیر المومنینؑ: آیا تم میں میرے سوائے کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ تم اور تمہارے شیعہ حوض کوثر پر میرے پاس لوٹ آئیں گے جہاں خوشنما منظر اور میٹھا پانی ہوگا ان کے چہرے منور و سفید ہوں گے اور تمہارے دشمن جن کے چہرے سیاہ ہوں گے اور پیاس سے ٹوٹ پڑینگے اور ہٹا دئیے جائینگے

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیر المومنینؑ: آگاہ ہو جاؤ کہ میرے تم سب پر امیر المومنین ہونے پر جب تم سب نے اقرار کیا تھا جو تمہارے نبی کے قول سے تم پر ظاہر ہو گیا تھا یہ تمہارے لئے ضروری ہے کہ خدا ئے وحدہ لاشریک سے ڈریں مگر تم نے اس کے غیظ کو انتہا تک پہونچا دیا اس کے امر میں عصیان نہ کرو اور حق کو اس کے اہل کی طرف لوٹا دو۔

سنة نبيكم فانكم ان خالفتم خالفتم الله فادفعوها الى من هو اهله وهى له۔

اور اپنے نبیؐ کی سنت کی متابعت کرو۔ اگر تم نے مخالفت کی (تو سمجھ لو کہ) تم نے اللہ کی مخالفت کی پس اسکو اُسکی طرف پھیر دو جو اس کا اہل ہے اور یہ اُسی کے لئے ہے۔

قال: فتخامزوا فيما بينهم وتشاوروا وقالوا: "قد عرفنا فضله وعلمنا علمه انه احق الناس بها ولكنه رجل لا يفضل احداً على احد، فان وليتموها اياه جعلكم وجميع الناس فيها شرعاً سواء ولكن ولوها عثمان فانه يهوى الذى تهوون" فدفعوها اليه

پس آپس میں مشورہ کرو اور سمجھو اور کہو کہ "ہم نے اس کے فضل کو پہچان لیا اور اس کے علم کو جان لیا کہ وہ انسانوں میں سب سے زیادہ سچا ہے کوئی شخص بھی فضل میں اس سے زیادہ نہیں پس اگر تم نے اس کو ولی بنایا تو وہ تمہارے اور سب کیلئے شرع کا مساوی قانون بنائے گا اور اگر تم نے عثمان کو ولی بنایا تو وہ ایسا نہ کر سکیں گے۔ پس اس سے احتراز کرو

(کتاب الاحتجاج صـ ۱۸۹)

امیرالمومنینؑ: میں تمھیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا تم میں سوائے میرے کوئی ایسا شخص ہے جس کے لئے آفتاب نے رجعت کی یہاں تک کہ اس نے نماز عصر ادا کی؟

سب نے جواب دیا:۔ خدا کی قسم کوئی نہیں

امیرالمومنینؑ: میں تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ آیا تم جانتے ہو کہ رسول خداؐ نے فرمایا تھا کہ میں اپنے بعد تم (یعنی) دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک کتاب خدا دوسرے میری عترت جب تک تم ان دونوں سے متمسک رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوں

سب نے جواب دیا کہ خدا کی قسم ایسا ہی ہے۔

نوٹ:۔ ذیل میں ابوطفیل کی روایت بھی درج کیجاتی ہے مگر صرف وہی ارشادات لکھے گئے ہیں جو اوپر مذکور نہیں ہیں ـــــــ

لسان المیزان جلد دوم صـ ۱۵۶ پر ابوطفیل سے مروی ہے کہ میں شوریٰ کے روز دروازہ پر کھڑا ہوا تھا اور حضرت علیؑ کو کہتے سُنا۔

بايع الناس لابى بكر وانا والله اولى بالامر منه واحق به فسمعت مخافة ان يرجع الناس كفاراً يضرب بعضهم رقاب بعض. ثم بايع الناس عمر وانا والله اولى بالامر منه فسمعت واطعت مخافة ان يضرب بعضهم رقاب بعض ثم انتم تريدون ان تبايعوا عثمان .... الى ان قال وايم الله لو شاء ان

لوگوں نے ابی بکر کی بیعت کر لی حالانکہ خدا کی قسم میں اس امر میں ان سے زیادہ لائق اور اس کا سب سے زیادہ حقدار تھا مگر میں اس خوف سے خاموش رہا کہ کہیں مرتد نہ ہو جائیں اور ایک دوسرے کو قتل کرنے نہ لگیں۔ پھر لوگوں نے عمر کی بیعت کی خدا کی قسم میں اس امر میں ان سے زیادہ لائق و موزوں تھا پس میں نے سُنا اور اس خوف سے خاموشی اختیار کی کہ لوگ کہیں آپس میں قتال شروع نہ کر دیں اب تم نے ارادہ کیا ہے کہ عثمان کی بیعت کریں .... خدا کی قسم اگر میں

أتكلم فتم لا يستطيع عربيهم ولا عجميهم رده۔

کچھ کہنا چاہوں تو کسی عرب یا عجم کی استطاعت نہ ہوگی کہ اس کو رد کر سکے۔

تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں اے لوگو ایا تم میں ایک شخص بھی ایسا ہے جس نے مجھ سے قبل اللہ کی توحید کا اقرار کیا ہو۔

قالو: لا

سب نے کہا کہ نہیں۔

امیرالمومنینؑ: فانشدکم الله هل فیکم احد قال له جبرئیل "هذه هی المواساة فقال له رسول الله انه منی وانا منه" غیری؟

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کیلئے جبرئیل نے کہا ہو کہ یہی وہ مواسات ہے جسکے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بیشک وہ مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں۔

قالو: اللهم لا

سب نے کہا خدا کی قسم نہیں۔

امیرالمومنینؑ: فانشدکم الله هل فیکم احد یقاتل الناکثین والقاسطین والمارقین علی لسان النبیؐ غیری؟

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں ایا میرے سوائے تم میں کوئی ہے جس نے ناکثین قاسطین اور مارقین کو حسب ارشاد نبویؐ قتل کرنے والا ہو۔

قالو: اللهم لا

سب نے کہا قسم بخدا نہیں۔

امیرالمومنینؑ: فانشدکم الله هل فیکم احد قال له رسول الله "قاتلت علی تنزیل القرآن وتقاتل علی تاویل القرآن" غیری؟

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ میں نے تنزیل قرآن پر مقاتلہ کیا اور تم تاویل قرآن پر مقاتلہ کروگے۔

قالو: اللهم لا

سب نے کہا خدا کی قسم نہیں۔

امیرالمومنینؑ: فانشدکم بالله هل فیکم احد امره رسول الله ان یاخذ براۃ من ابی بکر فقال ابوبکر یا رسول اللهؐ نزل فی شیئ فقال "انه لا یودی عنی الا علیؑ" غیری

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کو رسول خداؐ نے حکم دیا ہو کہ ابوبکر سے سورہ براۃ لے لے جس پر ابوبکر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ایا میرے لئے کوئی حکم نازل ہوا ہے۔ فرمایا کہ ہاں اس کام کو سوائے میرے اور علیؑ کے کوئی بجا نہیں لاسکتا۔

قالو: اللهم لا

سب نے کہا۔ بخدا نہیں۔

امیرالمومنینؑ: فانشدکم الله اتعلمون ان رسول الله قال "الحق مع علی وعلی مع الحق یدور الحق مع علی کیف مادار"؟

امیرالمومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم کیا میں یاد دلاؤں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ حق علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ حق کیساتھ حق اُسی طرف پھرتا ہے جدھر علیؑ پھریں۔

قالو: اللهم نعم

سب نے کہا۔ قسم بخدا یہ صحیح ہے

امیر المومنینؑ: انشدکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ "یا علی انت قسیم الجنۃ والنار یوم القیامۃ" غیری؟

قالو لا

امیر المومنینؑ: تمہیں خدا کی قسم ایا سوائے میرے تم میں کوئی ہے جس کے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا ہو کہ یا علیؑ قیامت کے روز تم جنت اور جہنم کے تقسیم کرنے والے ہو۔

سب نے کہا کہ نہیں

ملاحظہ ہوں مناقب خوارزمی ص۲۱۷، لسان المیزان ج ۲ ص۱۵۶، تاریخ حبیب السیر، روضۃ الاحباب، البلاغ المبین ب۱۶، تاریخ طبری وغیرہ۔

اس جامع و بلیغ کلام نے اہل شوریٰ[ص۱] کی زبانوں کو بند کر دیا اور عبد الرحمٰن پریشان ہو کر وقت مقررہ میں فیصلہ نہ کر سکے اور فیصلہ کو دوسرے روز کے لئے ملتوی کر دیا۔ دوسرے روز عمر ابن عاص کے حسب مشورہ عبد الرحمٰن نے حضرت علیؑ سے کہا کہ میں خلافت اس شرط سے آپ کے سپرد کرتا ہوں کہ آپ وعدہ فرمائیں کہ کتاب خدا، سنت رسولؐ اور سیرت شیخین پر عمل کریں گے۔ حضرت علیؑ نے جواب دیا کہ میں کتاب خدا اور سنت رسولؐ کی پیروی کروں گا مگر سیرت شیخین پر عمل نہیں کروں گا۔

اس کے بعد عبد الرحمٰن نے یہی سوال حضرت عثمان سے کیا تو انھوں نے پوری شرط فوراً قبول کر لی اس کے ساتھ ہی ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی گئی۔

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہ پہلا دن نہیں ہے کہ تم نے ہم پر ظلم کیا پس صبر جمیل ہی مناسب ہے خداوند تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ بخدا تم نے عثمان کو اس وجہ سے حکومت دی کہ پھر وہ یہ حکومت تمہیں واپس کر دیں۔

حضرت علیؑ کا یہ احتجاج مسلمات تاریخیہ سے ہے ملاحظہ ہوں تاریخ طبری ج۔۵، حبیب السیر ج۔۱، ابو الفداء ج۔۱ وغیرہ

ص۱ افراد شوریٰ کی ترکیب و ساخت ملاحظہ ہو عبد الرحمٰن ابن عوف حضرت عثمان کے بہنوئی تھے۔ سعد بن ابی وقاص عبد الرحمٰن کے قریبی رشتہ دار تھے انہوں نے اپنا حق عبد الرحمٰن کو ہبہ کر دیا تھا۔ طلحہ ہمیشہ حضرت علیؑ کے مخالف رہے تھے۔ ابوبکر کے ابن عم تھے ان کی ماں ابو سفیان کی بیوی رہ چکی تھی انہوں نے اپنا حق عثمان کو ہبہ کر دیا تھا۔ زبیر خلیفہ اول کے داماد تھے جب عبد الرحمٰن نے عثمان کے لئے کوشش کی تو زبیر بھی عبد الرحمٰن کی طرف ہو گئے۔ حضرت عمر اپنے فرزند عبد اللہ کو ثالث مقرر کیا اور کہا شوریٰ میں اگر تین آدمی ایک طرف اور تین ایک طرف ہوں تو تم اس پارٹی کے موافق فیصلہ کرنا جس میں عبد الرحمٰن ہوں اگر چار آدمی ایک کیلئے متفق ہوں اور دو مخالف ہوں تو ان دونوں کی گردن فوراً مار دینا اگر پانچ ایک طرف ہوں اور ایک آدمی مخالفت کرے تو فوراً اس کی گردن مار دینا۔ (امامت والسیاست وغیرہ) یہ واقعہ ۲۶ ذیحجہ ۲۳ھ کا ہے۔

۵۔ احتجاج امیر المومنینؑ بر مہاجرین و انصار

سلیم ابن قیص ہلالی سے روایت ہے کہ حضرت عثمان کی خلافت کے زمانہ میں ایک روز میں نے مسجد نبوی میں دیکھا کہ انصار و مہاجرین کا ایک گروہ اپنے اپنے فضائل بیان کر رہا تھا اور رسول خدا کے فضائل بیان نہیں ہو رہے تھے وہاں حضرت علیؑ بھی موجود تھے مگر خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا ابوالحسنؑ آپ کو کلام کرنے سے کس چیز نے منع کیا۔ حضرتؑ نے فرمایا۔

امیر المومنینؑ: ما من الحییین احد الا وقد ذکر فضلا وقال حقاً، فانا اسألکم یا معشر قریش والانصار، بمن اعطاکم اللہ ھذا الفضل؟ ابانفسکم وعشائرکم واھل بیوتاتکم ام بغیرکم؟

قالوا: بل اعطانا اللہ ومن بہ علینا بمحمد وعشیرتہ لا بانفسنا وعشائرنا ولا باھل بیوتنا۔

امیر المومنینؑ: صدقتم یا معشر قریش والانصار اتعلمون الذی نلتم بہ من خیر الدنیا والاخرۃ منا اھل البیت خاصۃ دون غیرھم؟

فان ابن عمی رسول اللہ قال "انی واھلبیتی کنا نوراً بین یدی اللہ تبارک وتعالیٰ قبل ان یخلق اللہ آدم باربعۃ عشر الف سنۃ، فلما خلق اللہ آدم وضع ذلک النور فی صلبہ واھبطہ الی الارض ثم حملہ فی السفینۃ فی صلب نوحؑ ثم قذف بہ فی النار فی صلب ابراھیم ثم لم یزل اللہ عزوجل ینقلنا من الاصلاب الکریمۃ الی

امیر المومنینؑ: زندہ لوگوں میں ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ فضائل کا ذکر ہو تو کہے کہ یہ صحیح ہے۔ اے گروہ قریش و انصار میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں کہ خدا نے تمھیں یہ فضیلت کس کی وجہ عطا فرمائی؟ آیا تمھارے نفوس کی وجہ یا تمہارے خاندان اور اہل خانہ کی وجہ یا اس کے علاوہ کسی اور کی وجہ؟

انھوں نے جواب دیا کہ یہ فضائل خداوند تعالیٰ نے ہم کو اور ان کو عطا کیا ہے جو محمدؐ اور ان کے خاندان کے ساتھ رہے نہ کہ ہمارے نفوس و قبیلہ و اہل خانہ کی وجہ۔

امیر المومنینؑ: اے گروہ قریش و انصار تم نے سچ کہا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو جس میں تم نے دنیا اور آخرت کی خیر پائی اور وہ ہم اہل بیت سے ہے یا ہمارے غیروں سے؟

بتحقیق کہ میرے ابن عم رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ میں اور میرے اہل بیت آدمؑ کی خلقت سے چودہ ہزار سال قبل اللہ تبارک تعالیٰ کے سامنے نور تھے۔ پس جب خدا نے آدمؑ کو پیدا کیا اس نور کو ان کے صلب میں قرار دیا اور ان کو زمین پر نازل کیا پھر اس کو نوحؑ کے صلب میں پہونچایا جب کہ وہ کشتی میں سوار ہوئے تھے پھر یہ نور صلب ابراہیم میں تھا جب کہ وہ آگ میں ڈالے گئے تھے۔ اسی طرح خدا نے اس نور کو اصلاب کریمہ سے ارحام طاہرہ میں اور ارحام طاہرہ

الارحام الطاهرة و من الارحام الطاهرة الی الاصلاب الکریمۃ، من الآباء و الامہات لم یلتق واحد منہم علی سفاح قط"۔

سے اصلاب کریمہ میں منتقل کرتا گیا۔ ہمارے آباء و اور امہات سے کوئی ایک بھی کبھی زنا کا مرتکب نہ ہوا

فقال اھل السابقۃ، و اھل بدر و اھل احد: نعم قد سمعنا ذلک من رسول اللہ

سابقین اہل بدر اور اہل احد نے کہا کہ ہاں ہم نے یہ رسول اللہ سے سنا تھا۔

امیرالمومنینؑ: انشدکم باللہ اتعلمون انی اول الامۃ ایماناً باللہ و برسولہ؟

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم کیا میں یاد دلاؤں کہ خدا اور رسولؐ پر سب سے پہلے ایمان لانے والا میں تھا۔

قالو: اللھم نعم

سب نے کہا کہ خدا کی قسم یہ صحیح ہے۔

امیرالمومنینؑ: فانشدکم باللہ اتعلمون ان اللہ عزوجل فضل فی کتابہ السابق علی المسبوق فی غیر آیۃ و انی لم یسبقنی الی اللہ عزوجل والی رسولہ احد من ھذہ الامۃ؟

امیرالمومنینؑ: میں تمھیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں اسلام پر سبقت کرنے والے کو بعد میں آنے والے پر فضیلت دی ہے۔ تحقیق کہ اس امت میں کسی شخص نے (اسلام لانے میں) مجھ پر سبقت نہیں کی۔

قالو: اللھم نعم

سب نے کہا بخدا یہ صحیح ہے۔

امیرالمومنینؑ: فانشدکم باللہ اتعلمون حیث نزلت "والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار" (سورہ توبہ) والسابقون السابقون اولئک المقربون (سورہ واقعہ) و سئل عنھا رسول اللہ فقال "انزلہ اللہ عزوجل فی الانبیاء و اوصیائھم فانا افضل انبیاء اللہ و رسلہ و علیؑ ابن ابی طالب وصیی افضل الاوصیاء

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم کیا تم جانتے ہو کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں کہ "مہاجرین و انصار میں سب سے پہلے (ایمان کی طرف) سبقت کرنے والے" اور سابقین پر سبقت لیجانے والے ہی مقرب بارگاہ ہیں" اور اس کے متعلق رسول اللہ سے سوال کیا گیا تو حضرت نے فرمایا تھا کہ خدائے عزوجل نے اس کو اپنے انبیاء اور اوصیاء میں نازل فرمایا میں اللہ کے رسولوں میں میں افضل الانبیاء ہوں اور علیؑ ابن ابی طالب میرا وصی اور افضل الاوصیاء ہے

قالو: اللھم نعم

سب نے کہا بخدا یہ صحیح ہے۔

امیرالمومنینؑ: فانشدکم باللہ اتعلمون حیث نزلت "یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسولؐ و اولی الامر منکم (سورہ نساء)

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم کیا تم جانتے ہو کہ جب یہ حکم نازل ہوا کہ "اے وہ لوگو جنھوں نے ایمان لایا اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور اس کی جو تم میں صاحب الامر ہے"

وحیث نزلت " انما ولیکم الله ورسوله والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰة ویؤتون الزکوٰة وهم راکعون" (سوره مائده)

وحیث نزلت " ولم یتخذوا من دون الله ولا رسوله ولا المومنین ولیجة " (سورهٔ توبه) قال الناس " یا رسول الله اخاصة فی بعض المومنین ام عامة لجمیعهم ؟ فامر الله عزوجل بنبیه ان یعلمهم ولاة امرهم وان یفسر لهم من الولایة ما فسر لهم من صلاتهم وزکاتهم وصومهم وحجهم فنصبنی للناس علماً بغدیر خم۔ ثم خطب فقال

" ایها الناس ان الله ارسلنی برسالة ضاق بها صدری فظننت ان الناس مکذبی فاوعدنی لا بلغنها او لیعذبنی"

ثم امر فنودی صلوٰة جامعة ثم خطب فقال

" ایها الناس اتعلمون ان الله عزوجل مولای وانا مولی المومنین وانا اولی بهم من انفسهم" قالوا : بلی یا رسول الله قال قم یا علیؑ فقمت فقال " من کنت مولاه فعلیؑ مولاه ۔

اللهم وال من والاه وعاد من عاداه ۔

فقام سلمان فقال " یا رسول الله ولاء کماذا ؟ فقال ولاء کولائی فمن کنت اولی به من نفسه فعلیؑ اولی به من نفسه" فانزل الله عزوجل علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (مائده)

ونیز جب یہ حکم نازل ہوا کہ تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جنھوں نے ایمان لایا نماز قایم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں خیرات دیتے ہیں (سورہ مائدہ)

ونیز جب یہ حکم بھی نازل ہوا کہ" اللہ نے سوائے اس کے رسول کے اور مومنین کے اور کسی کو راز دار نہیں بنایا" لوگوں نے پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ یہ آیات چند مومنین کیلئے مخصوص ہیں یا سب کے لئے ہیں۔ پس اللہ عزوجل نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ اسکے امر کے صاحبان ولایت سے متعلق انھیں تعلیم دیں اور انھیں ولایت سے متعلق وضاحت کر دیں جیسا کہ ان کی نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کیلئے تشریح کی۔ پس غدیر خم میں لوگوں کے لئے مجھ کو علم بنا کر نصب کیا پھر ایک خطبہ فرمایا کہ" اے لوگو بتحقیق کہ اللہ نے مجھے مبعوث برسالت فرمایا اور میرے سینہ کو اس سے بھر دیا میں نے گمان کیا کہ کہیں لوگ میری تکذیب نہ کریں تو میں اس کی تبلیغ کی ورنہ میں معذب ہوتا

پھر حکم دیا کہ نماز جامعہ کی ندا دی جائے پھر خطاب فرمایا کہ اے لوگو کیا میں تمھیں بتا دوں کہ اللہ عزوجل میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور میں ان کے نفوس سے بزرگ ہوں سب نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ پھر فرمایا کہ یا علیؑ اٹھو دائیں کھڑا ہو گیا پھر فرمایا کہ" میں جس کا مولاؐ ہوں یہ علیؑ اس کا مولا ہے خداوندا دوست رکھ اس کو جو دوست رکھے اس کو اور دشمن رکھ اس کو جو دشمن رکھے اس کو۔ پس سلمان کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ علیؑ کی ولایت کیسی ہے؟ فرمایا کہ اس کی ولایت ایسی ہی ہے جیسی میری ولایت پس میں جس کے نفس سے بزرگ و برتر ہوں علیؑ بھی اس کے نفس سے بزرگ و برتر ہے اسکے بعد خدا نے ارشاد فرمایا کہ" آج کے دن میں نے تمھارے دین کو تمہارے لئے کامل کر دیا اور تمہارے لئے اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے دین اسلام سے راضی ہوا"

فکبر رسول فقال " الله اکبر علی تمام نبوتی و تمام دین الله، ولایة علی بعدی"
فقام ابو بکر و عمر فقالا " یارسول الله هؤلاء الایات خاصة فی علی؟"
قال صلعم " بلی فیه و فی اوصیائی الی یوم القیامة".
قالا " یارسول الله بینهم لنا"
قال: اخی و وزیری و وارثی و وصی و خلیفتی فی امتی و ولی کل مومن بعدی ثم ابنی الحسنؑ والحسینؑ، ثم تسعة من ولد الحسینؑ واحد بعد واحد القرآن معهم وهم مع القرآن، لایفارقونه ولا یفارقهم حتی یردوا علی الحوض
فقالوا کلهم " اللهم نعم قد سمعنا ذلک و شهدنا کما قلت سواء" وقال بعضهم " قد حفظنا جل ما قلت ولم نحفظ کله وهولاء الذین حفظوا اخیارنا و افاضلنا"
امیر المومنینؑ: صدقتم لیس کل الناس یستوی فی الحفظ انشدکم بالله من حفظ ذلک من رسول الله لما قام و اخبر به۔

پس رسول اللہ نے تکبیر فرمائی اور فرمایا کہ میری نبوت کے تمام ہونے دین خدا کی تکمیل اور میرے بعد علیؑ کی ولایت پر خدا کی کبریائی کا اقرار کرتا ہوں پس حضرت ابوبکر اور عمر کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آیا یہ آیات علیؑ کے لئے مخصوص ہیں۔"
حضرت نے فرمایا کہ ہاں اس کے لئے اور قیامت تک میرے آنے والے اوصیا کے لئے مخصوص ہے
دونوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آیا ان میں ہم بھی شریک ہیں
فرمایا وہ میرا بھائی میرا وزیر میرا وارث میرا وصی ہے اور میری امت پر میرا خلیفہ اور میرے بعد تمام مومنین کا ولی ہوگا اور پھر میرے فرزند حسنؑ اور حسینؑ پھر حسینؑ کی اولاد سے نو یکے بعد دیگرے ولی ہونگے قرآن ان کے ساتھ ہوگا اور وہ قرآن کیساتھ ہوں گے۔ نہ وہ قرآن سے جدا ہوں گے اور نہ قرآن ان سے جدا ہوگا یہاں تک کہ وہ سب حوض کوثر پر مجھ سے آملیں گے۔
پھر سب نے کہا بخدا ہم نے یہ سنا تھا اور دیکھا تھا جیسا کہ آپ نے فرمایا اور بعض نے کہا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا اسکے ایک بڑے حصہ کو تو ہم نے یاد رکھا اور پورا یاد نہ رکھ سکے البتہ ہم میں جو بزرگ اور نیک لوگ ہیں انہوں نے یاد رکھا۔
امیر المومنینؑ: فرمایا کہ ٹھیک ہے سب لوگ یاد رکھنے میں مساوی نہیں ہوتے جس نے یہ رسول اللہ سے سنا ہے اور یاد رکھا ہے خدا کی قسم کھڑا ہوجائے اور بیان کرے کہ رسول اللہ نے کیا فرمایا تھا۔

پس ابوذر و مقداد و عمار وغیرہ نے گواہی دی اور ارشاد رسولؐ کو دہرادیا اور کہا کہ ہم نے رسول اللہ کو منبر پر یہ کہتے سنا تھا

امیر المومنینؑ: ایھا الناس اتعلمون ان الله عزوجل انزل فی کتابه انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهرکم

امیر المومنینؑ: اے لوگو کیا تم جانتے ہو کہ خدا نے عزوجل نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ" سوائے اس کے نہیں اللہ نے ارادہ کرلیا ہے کہ اے اہل بیت تم سے رجس کو دور رکھے اور تمہیں پاک

تطهیرا" فجمعنی و فاطمة و ابنیه حسناً و حسیناً ثم القی علینا کساء فدکیا وقال "اللهم هولاء اهلبیتی ولحمی یولمنی ما یولمهم و یجرحنی ما یجرحهم فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا" فقالت ام سلمہ وانا یارسول الله فقال" انت الی خیر، انما نزلت فی و فی اخی علی و فی ابنتی فاطمة و فی ابنی و فی تسعه من ولد الحسین خاصة، ولیس معنا احد غیرنا"

رکھے جو حق پاک رکھنے کا ہے پس میں فاطمہؑ اور ان کے فرزند حسنؑ و حسینؑ جمع ہو گئے اور ہم پر رسول اللہ نے ایک چادر ڈال دی اور فرمایا کہ خداوندا یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرا گوشت ہیں جس نے ان سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے انہیں اذیت پہونچائی مجھے اذیت پہونچائی اور جس نے انھیں مجروح کیا مجھے مجروح کیا۔ پس دور رکھ ان سے رجس کو اور پاک رکھ انھیں جو حق پاک رکھنے کا ہے پس ام سلمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لئے کیا حکم ہے فرمایا کہ تم خیر پر ہو اسکے سوائے نہیں کہ یہ میرے لئے میرے بھائی علیؑ میری بیٹی فاطمہؑ میرے دونوں فرزندوں اور حسینؑ کی اولاد سے نو فرزندوں کیلئے مخصوص ہے۔ انکے علاوہ ہمارے ساتھ اور کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔

سب نے کہا کہ ہم نے حضرت ام سلمہ سے یہ واقعہ اسی طرح سنا:-

امیر المومنینؑ: انشدکم بالله اتعلمون ان الله انزل "یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله و کونوا مع الصادقین (توبہ)

امیر المومنینؑ: خدا کی قسم کیا تم جانتے ہو کہ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے کہ "اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ (توبہ)

سلمان نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ ایت عوام الناس کے لئے ہے یا خاص لوگوں کے لئے۔ رسول اللہ نے جواب دیا کہ جہاں تک ماموریں کا تعلق ہے یہ حکم تمام امت کے لئے ہے۔ اور جہاں تک صادقین کا تعلق ہے وہ خاص لوگ میرا بھائی علیؑ اور اس کے بعد میرے اوصیاء ہیں جو قیامت تک آتے رہیں گے۔

سب نے کہا کہ بالکل صحیح ہے

امیر المومنینؑ: انشدکم بالله اتعلمون انی قلت رسول الله فی غزاة تبوک لم تخلفنی فقال" ان المدینة لا تصلح الا بی او بک و انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی"

امیر المومنینؑ: خدا کی قسم کیا تم جانتے ہو کہ غزوہ تبوک پر جاتے وقت میں نے رسول اللہ سے عرض کیا تھا کہ مجھے مدینہ میں خلیفہ بنا کر چھوڑ کر نہ جائیں تو رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ مدینہ کی اصلاح سوائے میرے یا تمہارے اور کسی سے ممکن نہیں تم مجھ سے اس منزلت پر ہو جس پر ہارون موسیٰ سے تھے سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

قالو: اللهم نعم

سب نے کہا خدا کی قسم یہ سچ ہے

امیرالمومنینؑ : انشدکم باللہ اتعلمون ان اللہ عزوجل انزل فی سورۃ الحج "یا ایھا الذین آمنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون .... الخ

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم کیا میں یاد دلاؤں کہ خدا نے سورہ حج میں فرمایا ہے کہ "اے ایمان والو اپنے رب کی عبادت اور رکوع و سجود کرو اور نیک عمل کرو تاکہ فلاح پاؤ.... الخ

مسلمان نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں جن پر آپ گواہ ہیں اور وہ لوگ تمام امت پر گواہ ہیں جنھیں خداوند تعالیٰ نے منتخب فرمالیا ہے اور امور دین میں ان پر کچھ سختی نہیں کی گئی اور ان کے باپ ابراہیمؑ کا مذہب ان کے لئے پسند کیا۔ حضرت نے جواب دیا کہ وہ میں ہوں، میرا بھائی علیؑ اور میرے گیارہ فرزند۔

قالو : اللھم نعم

سب نے جواب دیا کہ بخدا یہ صحیح ہے۔

امیرالمومنینؑ انشدکم باللہ اتعلمون ان رسول اللہ قام خطیبا ولم یخطب بعد ذلک . فقال یا ایھا الناس انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اھلبیتی فتمسکوا بھما لا تضلوا فان اللطیف الخبیر اخبرنی وعھد الی انھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض" فقام عمر بن خطاب. وھو شبہ المغضب فقال یا رسول اللہ " اکل اھلبیتک ؟" قال "لا" ولکن اوصیائی منھم، اولھم اخی ووزیری وخلیفتی فی امتی وولی کل مومن ومومنۃ بعدی، ھو اولھم ثم ابنی الحسن ثم ابنی الحسین ثم تسعۃ من ولد الحسین واحد بعد واحد حتی یردوا علی الحوض، شھداء اللہ فی ارضہ وحججہ علی خلقہ وخزان علمہ ومعادن حکمتہ من اطاعھم فقد اطاع اللہ ومن عصاھم فقد عصی اللہ۔

امیرالمومنینؑ : خدا کی قسم تمہیں رسول اللہ کا وہ ارشاد یاد دلاؤں جس کے بعد پھر کچھ نہیں فرمایا۔ فرمایا تھا کہ اے لوگو میں تم میں دو گرانقدر چیزیں یعنی کتاب خدا اور میری عترت اہلبیت چھوڑے جاتا ہوں پس ان دونوں سے متمسک رہو تاکہ گمراہ نہ ہو۔ بتحقیق کہ وہ لطیف وخبیر ہے۔ جواب دو اور مجھ سے عہد کرو اس لئے کہ یہ دونوں ایکدوسرے سے علٰحدہ نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میری طرف لوٹ آئیں حضرت عمر غضب کی حالت میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپؐ کے تمام اہل بیتؑ ؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ان میں سے صرف میرے اوصیاء جن میں کا اول میرا بھائی ہے جو میرا وزیر، میری امت پر میرا خلیفہ اور میرے بعد تمام مومنین و مومنات پر ولی ہوگا۔ وہ ان میں اول ہوگا پھر میرا فرزند حسنؑ پھر میرا فرزند حسینؑ پھر اس کے بعد حسین کی اولاد سے نو فرزند یکے بعد دیگرے یہاں تک کہ وہ سب حوض کوثر پر میرے پاس لوٹ آئیں گے۔ یہ زمین پر خدا کی جانب سے اس کے گواہ، مخلوق پر اس کی حجت، اس کے علم کے خزانہ دار اور اس کی حکمت کے معدن ہوں گے۔ جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کا گناہ کیا اس نے اللہ کا گناہ کیا۔

فقالوا کلهم: نشهد ان رسول الله قال ذلك

امیرالمومنینؑ: اتقرون بان رسول الله قال: "من زعم انه یحبنی و یبغض علیا فقد کذب ولیس یحبنی" ووضع یده علی راسی فقال له قائل: "کیف ذلك یا رسول الله قال" لانه منی وانا منه، ومن احبه فقد احبنی و من احبنی فقد احب الله، ومن ابغضه فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض الله" قال نحو عشرین رجلا من افاضل الحیین: اللهم نعم وسکت بقیتهم

امیرالمومنینؑ: للسکوت مالکم سکتم؟

قالو: هولاء الذین شهدوا عندنا ثقاة فی قولهم وفضلهم و سابقتهم

امیرالمومنینؑ: اللهم اشهد علیهم

فقال طلحة بن عبدالله: وکان یقال له "داهیة قریش" فکیف نصنع بما ادعی ابوبکر واصحابه الذین صدقوه و شهدوا علی مقالته یوما توه بك یعتل وفی عنقك حبل فقالوا لك "بایع" فاحتججت بما احتججت به فصدقوك جمیعا ثم ادعی انه سمع رسول الله یقول ابی الله ان یجمع لنا اهل البیت النبوة والخلافة فصدقه بذلك عمر وابوعبیدة وسالم ومعاذ، ثم قال طلحة کل الذی قلت وادعیت واحتججت به من السابقة والفضل حق نقربه و نعرفه واما الخلافة

سب نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ نے یہ ہی فرمایا تھا۔

امیرالمومنینؑ: آیا میں سناؤں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ جو شخص اس زعم میں ہے کہ اس نے مجھ سے محبت کی اور علیؑ سے بغض رکھا وہ جھوٹا ہے اس نے ہرگز مجھ سے محبت نہ کی" اور اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا پس کسی کہنے والے نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ کسطرح رسول اللہ نے فرمایا کہ "کیونکہ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں پس جس نے اس سے محبت کی البتہ مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے اس سے دشمنی کی مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی" موجودہ لوگوں میں سے بیس ۲۰ آدمیوں نے اسیطرح کہا کہ خدا کی قسم یہ صحیح ہے اور باقی لوگ خاموش رہے

امیرالمومنینؑ: تم لوگ خاموش کیوں ہو

سب نے کہا: ہم میں سے یہ لوگ جنھوں نے گواہی دی وہ اپنے قول و فضل اور سابقیت میں ثقہ ہیں۔

امیرالمومنینؑ: خداوندا ان پر گواہ رہ

طلحہ: عقلائے قریش بھی ان کے لئے اسیطرح کہتے ہیں کہ پھر ہم نے ابوبکر کے دعوے کو کس طرح قبول کیا اور ان کے صحابہ نے بھی اس تصدیق کی اور کس طرح اس روز کی تقریر کی گواہی دی ہے آپکی گردن میں رسی ڈالکر آپؑ کو سختی سے لایا گیا تھا اور آپؑ سے کہا تھا کہ بیعت کریں پس آپؑ نے احتجاج کیا جو کچھ بھی کیا پھر سب نے آپکی تصدیق کی اس کے بعد اس نے ادعا کیا کہ اس نے رسول اللہ کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ خدا نے نبوت و خلافت کو ہمارے اور ہمارے اہلبیت کے لئے جمع کرنا نہیں چاہا اسکی عمرؓ ابوعبیدہ، سالم اور معاذ نے تصدیق کی تھی۔ پھر طلحہ نے کہا کہ سابقین وعلما و فضل میں سے جو شخص نے سوائے خلافت کے ان کے حق قربت اور معرفت کے متعلق کلام کیا ادعا کیا و احتجاج کیا جس کی مذکورہ

فقد شهد اولئك الاربعة بما سمعت
فقام علیؑ عند ذلك وغضب من مقالته
فاخرج شیئاً قد کان یکتمه وفسر شیئاً قال له
عمر یوم مات لم یدر ما عنی به، فاقبل
علی طلحة ۔ والناس یسمعون

امیرالمومنینؑ: اما واللّٰه یا طلحة ما صحیفة
القی اللّٰه بها یوم القیامة احب الی
من صحیفة الاربعة الذین تعاهدوا
علی الوفاء بها فی الکعبة ان قتل اللّٰه محمداً
او توفاه ان یتوازروا دون علیؑ ویتظاهروا
فلا یصل لی الخلافة والدلیل واللّٰه علی
باطل ما شهدوا، وما قلت یا طلحة بقول
نبی اللّٰه یوم غدیر خم "من کنت اولی
به من نفسه فعلی اولی به من نفسه" فکیف
اکون اولی بهم من انفسهم وهم امراء
علی وحکام؟ وقول رسول اللّٰه "انت منی
بمنزلة هارون من موسیٰ غیر النبوة"
فلو کان مع النبوة غیرها لاستثناه رسول اللّٰه
وقوله "انی ترکت فیکم امرین کتاب
اللّٰه وعترتی لن تضلوا ما ان تمسکتم
بهما لا تقدموهم ولا تخلفوا عنهم
ولا تعلموهم فانهم اعلم منکم فینبغی
ان لا یکون الخلیفة علی الامة الا
اعلمهم بکتاب اللّٰه وسنة نبیه وقد
قال اللّٰه عز وجل "فمن یهدی الی الحق

بالا چار اشخاص نے بھی گواہی دی جیسا کہ آپ نے ابھی سنا۔
حضرت علیؑ اس کی تقریر سے غضب میں آگئے اور کھڑے
ہو گئے اور ان سے ایسی باتیں ظاہر ہوئیں جو اب تک پوشیدہ تھیں
اور آپ نے ان باتوں کی تفصیل کی اس پر حضرت عمر نے کہا کہ جس روز
رسول خدا کا انتقال ہوا تھا آپ نے اپنا مقصد ظاہر نہیں کیا تھا اس سے
ہم نے یہی مراد لیا تھا پھر طلحہ کی طرف متوجہ ہوئے اور سب سن رہے تھے:
امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم اے طلحہ کونسا صحیفہ مجھے زیادہ محبوب
ہوگا آیا وہ جس کا القا خدا نے قیامت تک کے لئے کیا ہے یا وہ
صحیفہ جس پر چار آدمیوں نے کعبہ میں عہد کیا تھا کہ وفا کریں گے کہ
اگر اللہ محمدؐ کو قتل کر دے یا وہ وفات پا جائیں تو وہ لوگ سوائے
علیؑ کے کسی اور کو وزیر بنا دیں گے اور اس کی مدد کریں گے۔ پس
اس طرح خلافت اور اس کی دلیل میں وصل باقی نہ رہے گا
ان لوگوں نے جو بھی دلیل پیش کی ہے اور شہادت دی ہے خدا
کی قسم وہ باطل پر ہیں۔ اے طلحہ یوم غدیر کا ارشاد نبوی جو میں نے
سنا یا کہ "میں جس کے نفس سے افضل و اعلیٰ ہوں پس علی بھی اس کے
نفس و جان سے افضل و اعلیٰ ہے" پس جب میں ان کی جانوں
سے زیادہ افضل و اعلیٰ ہوں وہ کس طرح میرے امرار و حکام بن سکتے
ہیں ونیز رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بغیر نبوت کے تم
مجھ سے اسی منزلت پر ہو جس پر ہارون موسیٰ سے تھے۔ پس اگر
نبوت کیساتھ کوئی غیر شریک ہو سکتا تو رسول اللہ اس کو مستثنیٰ
کر دیتے ونیز ارشاد رسولؐ کے پیش نظر کہ "بتحقیق میں تم میں
دو امر یعنی کتاب خدا اور میری عترت چھوڑ رہا ہوں جب تک تم ان دونوں
سے متمسک رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ نہ ان پر سبقت کرو نہ انکی مخالفت
اور نہ انکو سکھاؤ کہ وہ تم سے بہت زیادہ عالم ہیں" کیا یہ مناسب ہے
کہ وہ امت پر خلیفہ نہ ہو۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ کتاب خدا اور سنت
نبیؐ کے سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ چنانچہ خدا عزوجل فرماتا ہے

احق ان يتبع امن لا يهدى الا ان يهدى
فما لكم كيف تحكمون" (سورة يونس)
وقال تعالى " ان الله اصطفاه عليكم
وزاده بسطة فى العلم والجسم" (بقره)

وقال " ايتونى بكتاب من قبل هذا او
اثارة من علم ان كنتم صادقين (احقاف)
وقال رسول الله " ماولت امة قط
امرها رجلا وفيهم من هو اعلم منه الا
لم يزل يذهب امرهم سفالا حتى يرجعوا
الى ما تركوا " فما الولاية غير الامارة
والدليل على كذبهم وباطلهم وفجورهم
انهم سلموا على بامرة المومنين بامر
رسول الله ومن الحجة عليهم وعليك خاصة
وعلى هذا امعك (يعنى زبير) وعلى الامة، و
على سعد بن ابى وقاص وابن عوف وخليفتكم
هذا القائم فانا معشر الشورى احياكلنا
ان جعلنى عمر بن الخطاب فى الشورى ان كان
قد صدق هو واصحابه على رسول الله جعلنا
فى الشورى فى الخلافة ام فى غيرها ؟ فان
زعمتم انه جعلها الشورى فى غير الامارة
فليس لعثمان امارة وانما امرنا ان نتشاور
فى غيرها، وان كانت الشورى فيها فلم
ادخلنى فيكم، فهلا اخرجنى ؟ وقد قال:
ان رسول الله اخرج اهلبيته من الخلافة
واخبر انه ليس لهم فيها نصيب، ولم

کہ آیا وہ شخص جو حق کیطرف ہدایت کرے زیادہ مستحق ہے کہ اسکی پیروی
کیجائے یا وہ جس کو خود راستہ نہیں ملتا جب تک کہ کوئی اس کو رستہ
نہ دکھلائے پس تمہیں کیا ہو گیا ہے یہ کیسے فیصلہ کرتے ہو" ونیز خدا
نے فرمایا کہ" بتحقیق اللہ نے اس کو تم سب پر برگزیدہ کیا اور اس کے علم و
جسم میں کشادگی وفراخی عطا فرمائی (البقرہ)
ونیز فرماتا ہے کہ" اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب
یا کسی علم کا بقیہ بیان میرے پاس لاؤ (احقاف)
اور رسول اللہ نے فرمایا کہ" میں نے امت میں کسی ایسے شخص
کو کبھی ولی نہیں بنایا جس سے زیادہ کوئی اور دوسرا عالم ہو آگاہ
ہو جاؤ کہ جہل کیطرف لے جانے والا امر جہل پر باقی نہ رہ سکیگا یہاں
تک کہ وہ اسی مرکز کی طرف پلٹ آئے جسے انھوں نے ترک کر دیا
تھا پس ولایت بغیر حکومت کچھ بھی نہیں اور ان کے جھوٹ، باطل اور
فجور کی دلیل یہ بھی ہے کہ انھوں نے حکم رسول کیخلاف مومنین پر امارت
کے لئے کسی اور کو تسلیم کیا اور حجت ان سب پر اور خصوصاً تم پر اور تیرے
تمہارے ساتھی پر اور تمام امت پر، ونیز سعد ابن ابی وقاص وابن عوف
اور تمہارے موجودہ اس خلیفہ پر ہے بتحقیق کہ ابھی شوریٰ کے ہم سب
لوگ زندہ ہیں اور جانتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے مجھ کو شوریٰ میں
مقرر کیا تھا اگر وہ اور ان کے اصحاب نے رسول اللہ کی تصدیق
کی تھی تو بتاؤ آیا ہم کو شوریٰ میں خلافت کے لئے مقرر کیا تھا یا کسی
امر کے لئے۔ اگر تم اس خیال میں ہو کہ انھوں نے شوریٰ کو حکومت کے
لئے قرار نہ دیا تھا تو پھر امارت عثمان کے لئے بھی نہیں ہے اور
یہ باقی رہ جاتا ہے کہ ہم کسی اور کے لئے مشورہ کریں اور اگر تم اس
امر میں شوریٰ کرنا ہی چاہتے ہو تو مجھے تم لوگوں میں داخل نہ کرو اور
پھر کیوں مجھے خارج نہیں کر دیتے ؟ ونیز حضرت عمر کیا ہی کہہ
تھا کہ رسول اللہ نے اہل بیتؑ کو خلافت سے خارج ہی کیا یا نہ
اور خبر دی تھی کہ اس میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے بعد ...

قال ثم حين دعانا رجلا رجلا

فقال علیؑ لعبد الله ابنه، وھا ھو ذا انشدك بالله یا عبد الله بن عمر ما قال لك حين خرجت؟

قال ابن عمر: اما اذ ناشدتنی بالله فانه قال: ان یتبعو اصلع قریش یحملھم علی المحجة البیضاء، واقامھم علی کتاب ربھم وسنة نبیھم۔

امیر المومنینؑ: یا بن عمر فما قلت له عند ذلك؟

ابن عمر: قلت له فما یمنعك ان تستخلفه؟

امیر المومنینؑ: وما رد علیك؟

ابن عمر: رد علی شیئاً اکتمه

امیر المومنین: فان رسول الله خبرنی به فی حیاته، ثم اخبرنی به لیلة مات ابوك فی منامی، ومن رای رسول الله مناماً فقد رآه،

ابن عمر: فما اخبرك به

امیر المومنین: فانشدك بالله یا بن عمر لئن احدثتك به لتصدقن؟

اذن سکت

امیر المومنین: فانه قال لك حين قلت له: فما یمنعك ان تستخلفه؟

ابن عمر: الصحیفة التی کتبناھا بیننا والعھد فی الکعبة، فسکت ابن عمر

امیر المومنینؑ: فقال اسئلك بحق رسولك لم سکت عنی؟

کیوں ایک ایک شخص کو بلا رہے تھے۔

پس حضرت علیؑ نے ان کے فرزند عبد اللہ سے فرمایا کہ کیا ایسا نہیں ہوا تھا اے عبد اللہ ابن عمر خدا کی قسم جب تم باہر نکل رہے تھے تمہارے لئے کیا کہا تھا۔

ابن عمر: جب آپ نے مجھے خدا کی قسم دی ہے تو لیجیے میں کہدیتا ہوں بیشک انھوں نے کہا تھا کہ اگر تم (اصلع قریش یعنی حضرت علیؑ کی متابعت) کروگے تو اس کو مصائب میں مددگار پاؤگے اور وہ سب کو اپنے پروردگار کی کتاب اور اپنے نبیؐ کی سنت پر قایم رکھے گا۔

امیر المومنینؑ: اے ابن عمر تم نے اس شئے کے متعلق کیا کہا تھا۔

ابن عمر: میں نے انسے پوچھا تھا کہ پھر کیا چیز تمکو انہیں خلیفہ بنانے میں مانع ہے

امیر المومنینؑ: ایا انھوں نے تمھاری تردید نہیں کی۔

ابن عمر: اس شئے سے متعلق انھوں نے جو جواب دیا تھا میں اسے پوشیدہ ہی رکھا

امیر المومنینؑ: بتحقیق کہ رسول اللہ نے اپنی زندگی میں اور پھر عالم خواب میں تمہارے باپ کے انتقال کی شب اس سے متعلق خبر دیدی تھی کہ جس نے رسول اللہ کو خواب میں دیکھا ایسا ہی ہے کہ درحقیقت انھیں دیکھا۔

ابن عمر: اس سے متعلق آپکو کیا خبر دی تھی۔

امیر المومنینؑ: اے ابن عمر خدا کی قسم اگر میں تم کو سنا دوں کہ کیا خبر دی تھی تو کیا تم اس کی تصدیق کروگے۔ تب ابن عمر خاموش ہوگئے۔

امیر المومنینؑ: بیشک انھوں نے اسوقت کہا تھا جبکہ تم نے پوچھا تھا کہ انھیں (یعنی علیؑ کو) خلیفہ بنانے کونسی چیز مانع ہورہی ہے۔

ابن عمر: وہ ایک صحیفہ تھا جسکو ہم نے کعبہ میں لکھا تھا اور اسپر عہد کیا تھا پھر ابن عمر خاموش ہوگئے

امیر المومنینؑ: میں تمھارے رسولؐ کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ میرے متعلق کیوں ساکت ہوگئے۔

قال سليم فرايت ابن عمر في ذلك المجلس
خنقة العبرة وعيناه تسيلان
واقبل امیرالمومنینؑ علی طلحة والزبیر
وابن عوف وسعد .
امیرالمومنینؑ: لئن كان اولئك الخمسة او
الاربعة كذبوا على رسول الله ما يحل لكم
ولايتهم وان كانوا صدقوا ما حل لكم ايها
الخمسة او الاربعة ان تدخلوني معكم
في الشورى لان ادخالكم اياي فيها خلاف
على رسول الله ورد عليه .
ثم اقبل على الناس فقالؑ: اخبروني
عن منزلتي فيكم وما تعرفوني به اصادق
انا فيكم ام كاذب ؟
قالوا: صدوق لا والله ما علمناك
كذبت قط في الجاهلية ولا الاسلام
امیرالمومنینؑ: فوالله الذي اكرمنا اهلبیتؑ
بالنبوة ، وجعل منا محمداً واكرمنا بعده
بان جعلنا ائمة للمومنين، لا يبلغ عنه
غيرنا ولا تصلح الامامة والخلافة الا
فينا ، ولم يجعل لاحد من الناس فيها
معنا اہلبیتؑ نصيباً ولا حقاً ، اما رسول الله
خاتم النبيينؐ ليس بعده نبي ولا رسول
ختم برسول الله الانبياء الى يوم القيامة
وجعلنا من بعد محمدؐ خلفاء في
ارضه وشهداء على خلقه فرض
طاعتنا في كتابه وقرننا بنفسه ونبيه

سلیم نے کہا کہ اس مجلس میں میں نے دیکھا کہ عبرت سے ابن عمر کا
گلا گھٹ رہا تھا اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے ۔
امیرالمومنینؑ نے طلحہ، زبیر، ابن عوف اور سعد کی طرف متوجہ
ہو کر فرمایا کہ :
امیرالمومنینؑ : اگر ان پانچ یا چار اشخاص نے رسول اللہ کی
تکذیب کی تھی تو انکی حکومت کا قبول کرنا تمہارے لیئے جائز نہیں اور
اگر انھوں نے تصدیق کی تھی تو تمہارے لیئے کسی مشکل کو حل کرنا نہیں ہے
اے پانچ یا چار لوگو کیا تم نے اپنے ساتھ مجھے بھی شوریٰ میں صرف
اس لیئے داخل کیا تھا کہ میں رسول اللہ کے خلاف کہوں اور انکی
تردید کروں ۔
پھر سب کی طرف متوجہ ہو کر حضرتؑ نے فرمایا کہ کیا تم بتاؤ
گے کہ تمہارے درمیان میری کیا منزلت ہے اور ایا پھر مجھے
اس منزلت کیساتھ نہ پہچانو گے کہ میں تمہارے نزدیک سچا ہوں یا جھوٹا ۔
سب نے کہا خدا کی قسم آپؑ ہمیشہ سے سچ بولنے والے ہیں ہم نے
آپؑ سے نہ کبھی جاہلیت کے زمانہ میں کذب سُنا اور نہ اسلام کے بعد
امیرالمومنینؑ ۔ اس اللہ کی قسم جس نے ہم اہلبیتؑ کو نبوت کیساتھ کرم
کیا اور محمدؐ کو ہم میں قرار دیا اور انکے بعد ہم کو بزرگی عطا فرمائی
اور مومنین کیلیئے ہمکو ائمہ قرار دیا انکی کنہ تک ہمارا غیر پہنچ ہی نہیں
سکتا ۔ امامت وخلافت کی اصلاح سوائے ہمارے کوئی کر نہیں سکتا
سوائے رسول اللہ کے کہ جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہے
ایک متنفس بھی ایسا نہیں جس کا ہم اہلبیتؑ کیساتھ اس امر میں کوئی حصہ یا
حق ہو ۔ البتہ رسول اللہ خاتم النبیینؐ ہیں انکے بعد کوئی رسول
نہیں ہے ۔ قیامت تک کے لیئے انبیاء کا سلسلہ ختم ہو گیا ۔ خدائے عالم
نے محمدؐ کے بعد اپنی زمین پر ہم کو خلیفہ قرار دیا اور مخلوق پر ہمکو
گواہ بنایا ۔ اپنی کتاب میں اپنی طاعت کو فرض گردانا اور ہم کو
اپنے نفس کے ساتھ اور اپنے نبیؐ کے ساتھ اپنے حکم سے

في غير آية من القرآن، فالله عز وجل
جعل محمداً نبياً، وجعلنا خلفاء من
بعده في كتابه المنزل، ثم ان الله
عز وجل امر نبيه ان يبلغ ذلك
امته فبلغهم كما امره الله: فايكما
احق بمجلس رسول الله ومكانه؟ وقد
سمعتم رسول الله حين بعثني ببراءة
فقال "لا يبلغ عني الا رجل مني"
انشدتكم بالله اسمعتم ذلك
من رسول الله؟

قالوا: اللهم نعم، نشهد انا سمعنا ذلك
من رسول الله حين بعثك ببراءة.

امير المومنينؑ: لا يصلح لصاحبكم ان
يبلغ عنه صحيفة اربع اصابع، ولن
يصلح ان يكون المبلغ عنه غيري، فايهما
احق بمجلسه ومكانه الذي سمي
بخاصة، انه من رسول الله ومن حضر
مجلسه من الائمة؟

فقال طلحة: قد سمعنا ذلك من
رسول الله ففسر لنا كيف لا يصلح لاحد ان
يبلغ عن رسول الله غيرك؟ وقد قال
لنا ولسائر الناس "ليبلغ الشاهد الغائب"
فقال ـ بمعرفة في حجة الوداع ـ
"نضر الله امرأ سمع مقالتي فوعاها
ثم بلغها غيره، فرب حامل فقه لا
فقه له ورب حامل فقه الى من هو افقه

جو آیات قرآن کے علاوہ ہے معروف کیا۔ پس خدا کی قسم جس نے
محمدؐ کو نبیؐ قرار دیا اپنی نازل کردہ کتاب میں اُن کے بعد ہم کو
خلفاء قرار دیا پھر اللہ نے اپنے نبیؐ کو حکم دیا کہ اپنی امت میں
اس کی تبلیغ کرا اور حضرت نے اس کی تبلیغ کر دی جیسا کہ خدا
کا حکم تھا۔ پس تم میں کون سب سے زیادہ حقدار ہے کہ رسول اللہ
کے مقام پر بیٹھے۔ جب سورہ برات کی تبلیغ کے لئے میں بھیجا گیا
تھا تم نے رسول اللہ کو کہتے سنا تھا کہ "میری جانب سے کوئی
تبلیغ نہیں کر سکتا مگر وہ جو مجھ سے ہو۔

تمھیں خدا کی قسم بتاؤ کہ تم نے رسول اللہ سے یہ سنا تھا
یا نہیں۔

سب نے کہا: خدا کی قسم یہ صحیح ہے ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ کو
سورہ برات کیساتھ بھیجتے وقت ہم نے رسول اللہ کو یہ کہتے سنا تھا

امیر المومنینؑ: تمہارے صاحب کیلئے ممکن نہیں کہ اصلاح یا قرآن
کی تبلیغ چار انگل بھی کر سکے میرے سوا قرآن کی تبلیغ کرنے والا
اور اصلاح کرنے والا کوئی نہیں پس ان دونوں میں سے کون
سب سے زیادہ ان کی جگہ پر بیٹھنے اور اس کے مرتبہ کا حقدار
ہے جس نے خصوصیت کے ساتھ مجھے موسوم کیا تھا بیشک وہ رسول اللہ
سے ہے۔ ائمہؑ میں سے کون ہے جو ان کی مجلس میں حاضر تھا۔

طلحہ: بیشک ہم نے رسول اللہ سے یہ سنا تھا اور حضرت ہمارے
لئے تفسیر کی تھی کہ ان کے کسی غیر کیلئے مناسب نہیں کہ ان کی جانب
سے تبلیغ کرے اور ہمارے لئے اور تمام لوگوں کے لئے فرمایا تھا کہ
حاضرین غائبین تک پہونچا دیں پھر حجۃ الوداع کے حوالے سے
فرمایا کہ خدا اس شخص کی نصرت کرے جس نے میرے قول کو سنا اسکو
یاد رکھا پھر دوسروں تک پہونچایا۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ حامل فقہ
صاحب فہم نہیں ہوتا اور اکثر حامل فقہ جس کی جانب جاتا ہے وہ
اس سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے ـــ ہر مسلم کے قلب کے لئے

منه ثلاث لا یغل علیهن قلب امرء مسلم اخلاص العمل لله عزوجل: السمع والطاعة والمناصحة لولاة الامر ولزوم جماعتهم فان دعوتهم محیطة من ورائهم" وقال فی غیر موطن "لیبلغ الشاهد الغائب"

امیر المومنین ع: ان الذی قال رسول الله یوم غدیر خم ویوم عرفة فی حجة الوداع فی اخر خطبة خطبها حین قال "انی قد ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما ان تمسکتم بهما: کتاب الله واهلبیتی، فان اللطیف الخبیر قد عهد الی انهما لا یفترقان حتی یردا علی الحوض، کهاتین ولا اقول کهاتین فاشار الی سبابته وابهامه لان احدهما قدام الاخر. فتمسکوا بهما لن تضلوا ولا تزالوا ولا تقدموهم، ولا تخلفوا عنهم، ولا ...... تعلموهم، فانهم اعلم منکم. انما امر الله العامة جمیعاً ان یبلغوا من لقوا من العامة ایجاب طاعة الائمة من آل محمد وایجاب حقهم، ولم یقل ذلک فی شیٔ من الاشیاء غیر ذلک وانما امر العامة ان یبلغوا العامة حجة من لا یبلغ عن رسول الله جمیع ما بعثه الله به غیرهم، الا تری یا طلحة ان رسول الله قال لی وانتم تسمعون۔ "یا اخی انه لا یقضی عنی دینی ولا یبرئ ذمتی غیرک۔ تبرئ ذمتی وتودی دینی

جس کا عمل اللہ کے لئے خالص ترین ہو تین امور ایسے ہیں جن کا حل نہیں۔ "سننا، اطاعت کرنا، اور باہم ایک دوسرے کو نصیحت کرنا"۔ اگر یہ امراء جماعتوں پر لازم نہ ہوتا ان کی دعوت انھیں پیچھے سے گھیر لیتی اور جو لوگ حاضر نہ تھے ان کے لئے فرمایا کہ شاہدین غائبین تک پہونچا دیں۔

امیر المومنین ع: یوم غدیر خم اور حجۃ الوداع میں یوم عرفہ اپنے خطبہ کے آخر میں رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ بتحقیق میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جو بھی تم میں سے ان دونوں سے متمسک رہے گا گمراہ نہ ہوگا ان میں سے ایک کتاب خدا ہے اور دوسری میری اہلبیت۔ بتحقیق کہ اس لطیف و خبیر نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس لوٹ آئیں گے ان دونوں کیطرح (کلمہ کی انگلی اور درمیانی انگلی) اور (انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کیطرف اشارہ کرکے) فرمایا کہ ایسا نہیں کیونکہ ان میں سے ایک دوسرے سے آگے ہے۔ پس تمسک رہو ان دونوں سے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور نہ انھیں زائل کرو اور نہ ان سے آگے بڑھو نہ انکی مخالفت کرو اور نہ ان کو کچھ سکھاؤ کیونکہ وہ تم سب سے زیادہ عالم ہیں۔ بتحقیق کہ اللہ نے سب کو حکم دیا ہے کہ جب عوام الناس سے ملیں آل محمدؐ سے پیدا ہونے والے ائمہؑ کی اطاعت قبول کرنے کی تبلیغ کریں اور ان کے حق کو قبول کریں اس کے علاوہ دوسرے امور کیلئے اس طرح نہیں فرمایا اور عوام الناس کے لئے حکم اس کے سوا نہیں ہے کہ اس حجت کی تبلیغ کریں جو اُس رسول خدا سے ان کو پہونچی ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے دوسروں کے لئے بھیجا۔ اے طلحہ آگاہ ہو جاؤ اور سمجھ لو کہ رسول اللہ نے میرے لئے یہ کہا تھا اور تم سب نے سنا تھا کہ "اے بھائی سوائے تمہارے نہ کوئی شخص میرے دین کو ادا کر سکتا ہے اور نہ مجھے بری الذمہ کر سکتا ہے۔ تم مجھے بری الذمہ کروگے میرے دین اور قرض کو ادا کروگے اور میری سنت پر مقاتلہ کروگے۔ پس جب

وغرامالی، وتقاتل علی سنتی فلما ولی ابوبکر
قضی عن رسول اللہ عداتہ ودینہ،
فاتبعتموہ جمیعا فقضیت دینہ وعداتہ و
قط اخبرھم انہ لا یقضی عنہ دینہ وعداتہ
غیری، فلم یکن ما اعطاھم ابوبکر قضاء لدینہ
وعداتہ، وانما کان الذی قضی من الدین و
العدۃ ھو الذی ابرءہ منہ وانما بلغ عن
رسول اللہ جمیع ماجاء بہ من عند اللہ من
بعد الائمۃ الذین فرض اللہ فی الکتاب
طاعتھم، وامر بولایتھم، الذین من
اطاعھم فقد اطاع اللہ ومن عصاھم
فقد عصی اللہ

فقال طلحۃ: "فرجت عنی، ماکنت ادری ما
عنی بذلک رسول اللہ حتی فسرتہ لی فجزاک
اللہ یا ابا الحسنؑ عن جمیع امۃ محمدؐ الجنۃ
یا ابو الحسنؑ شیئاً ارید ان اسالک عنہ رایتک
خرجت بثوب مختوم

امیر المومنینؑ: یا ایھا الناس انی لم ازل
مشتغلا برسول اللہ بغسلہ، وکفنہ ودفنہ
ثم اشتغلت بکتاب اللہ حتی جمعتہ، فھذا
کتاب اللہ عندی مجموعاً لم یسقط حتی
حرف واحد ولم ار ذلک الذی کتبت
والفت، وقد رایت عمر بعث الیک ان
ابعث بہ الی فابیت ان تفعل فدعا عمر
الناس فاذا شھد رجلان علی آیۃ کتبھا
وان لم یشھد علیھا غیر رجل واحد

حاکم ہو گئے رسول اللہ مکمل طور پر رسول اللہ کے دین ادا نہ کیے پھر بھی
تم لوگوں نے ان کی پیروی کی پھر میں نے مکمل طور پر ان کا دین و
قرضہ ادا کیا اور انھیں اطلاع دی کہ سوائے میرے رسول خدا کا
قرضہ اور دین کسی نے ادا نہ کیا۔ کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ جس کو ابوبکر
نے ان کا قرضہ اور سامان ادا کیا ہو اور تحقیق کہ وہ شخص جس نے
ان کے وعدوں کو پورا کیا اور قرضہ ادا کیا وہ وہی ہے جو ان سے
(رسول خدا سے) علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ رسول اللہ
کے ذریعہ اللہ کی جانب سے ان کے بعد ان ائمہؑ کے متعلق جن کی اطاعت
خدا نے قرآن میں فرض گردانی ہے اور ان کی ولایت کے بارے میں
حکم دیا ہے کہ جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی
اور جس نے ان کا گناہ کیا اس نے اللہ کا گناہ کیا پس جملہ احکام
پہونچ چکے ہیں۔

طلحہ: آپ نے میرے لئے اس بات کو کھول کر بیان کر دیا کہ رسول اللہ
کا مقصد میں نے نہیں سمجھا تھا یہاں تک کہ آپ نے اس کی تفصیل کر دی
اے ابو الحسنؑ خدا آپ کو جمیع امت محمدی کی جانب سے جنت کی جزا
دے۔ اے ابو الحسنؑ میں چاہتا ہوں کہ اس سے متعلق آپ سے ایک
سوال کروں کہ میں نے دیکھا تھا کہ آپ ایک مہر لگے ہوئے کپڑے کے ساتھ نکلے تھے

امیر المومنینؑ: اے لوگو میں وہاں سے نہیں ہٹا اور رسول اللہ
کے غسل و کفن اور دفن میں مشغول تھا پھر میں کتاب خدا کے جمع کرنے
میں مشغول ہوا یہاں تک کہ اس کو جمع کر لیا۔ یہ میری جمع کردہ کتاب خدا
ہے جس میں سے ایک حرف بھی ساقط نہیں ہوا اور اس کی کسی گھٹیا
آدمی نے کتابت اور تالیف نہیں کی اور میں نے دیکھا کہ عمر نے
یہ تمہارے پاس بھیجدیا تاکہ مجھے واپس کر دے اور تم نے
اس پر عمل کرنے سے انکار کیا۔ پس عمر نے لوگوں کو بلایا اور جب
دو آدمیوں نے کسی آیت کے لئے گواہی دی اس کو لکھ لیا اور اگر
کسی آیت کے لئے ایک آدمی سے زائد گواہی نہ ملی اس کو چھوڑ دیا

ا رجاها فلم يكتب، فقال عمر وانا اسمع
انه قد قتل يوم اليمامة قوم كانوا يقرؤن
قرانا لا يقراه غيرهم، فقد ذهب وقد
جاءت شاة الى صحيفة وكتاب يكتبون
فاكلتها وذهب ما فيها والكاتب يومئذ
عثمان، وسمعت عمر واصحابه الذين الفوا
ما كتبوا على عهد عمر وعلى عهد عثمان يقولون:
ان الاحزاب كانت تعدل سورة البقرة، و
ان النور ستون ومائة آية، والحجر تسعون و
مائة آية، فما هذا؟ وما يمنعك يرحمك الله
ان تخرج كتاب الله الى الناس، وقد عهد عثمان
حين اخذ ما الف عمر فجمع له الكتاب، وحمل
الناس على قراءة واحدة، فمزق
مصحف ابی بن كعب وابن مسعود وحرقهما
بالنار؟

امیر المومنینؑ: یا طلحة ان كل آية
انزلها الله جل وعلا على محمدؐ عندی
باملاء رسول الله وخط يدی وتاويل كل
آية انزلها الله على محمدؐ وكل حرام وحلال
او حد او حكم او شيئ تحتاج اليه الامة
الى يوم القيامة مكتوب باملاء رسول الله
وخط يدی حتى ارش الخدش۔

قال طلحة: كل شيئ من صغير و
كبير او خاص او عام كان او يكون الى
يوم القيمة فهو عندك مكتوب؟

امیر المومنینؑ: نعم وسوى ذلك ان رسول الله

اور نہیں لکھا۔ عمر نے کہا کہ میں نے سُنا ہے کہ یوم یمامہ وہ قوم
قتل کر دی گئی جو قرآن پڑھا کرتی تھی ان کے علاوہ کسی اور نے
قرآن نہیں پڑھا بس وہ (حضرت عمر) چلے گئے اور ایک بکری
آئی اور جو صحیفہ انھوں نے لکھا تھا کھا لی اور جو کچھ اس میں تھا
چلا گیا اس روز کاتب عثمان تھے اور میں نے سُنا ہے کہ عمر اور
ان کے اصحاب نے جو کچھ عمر اور عثمان کے عہد میں لکھا گیا تھا اس کی
تالیف کر لی تھی۔ کہتے ہیں کہ احزاب میں سورۂ بقر کے برابر آیتیں تھیں
اور سورۂ نور میں ایک سو ساٹھ آیات تھیں اور سورۂ حجر میں
ایک سو نوے آیتیں تھیں اب یہ کہاں ہیں۔ اور تجھے کون روک
رہا ہے اس سے کہ کتاب خدا کو عوام الناس کے لئے منظر عام پر
لائے خدا رحم کرے عہد عثمان میں وہ سب لے لیا گیا جو عمر نے
تالیف کی تھی اور پھر کتاب کی تالیف ہوئی اور لوگوں کو
پابند کیا گیا کہ صرف اسی کی تلاوت کریں پھر ابی بن کعب اور
ابن مسعود کے مصحف پھاڑ کر پارہ پارہ کر دیئے گئے اور ان
دونوں کو آگ میں جلا دیا گیا۔

امیر المومنینؑ: اے طلحہ تمام آیات جو خداوند جل علیٰ نے محمدؐ پر
نازل کی تھیں میرے ہاتھ سے لکھی ہوئی میرے پاس موجود ہیں جو
رسول خدا کی لکھائی ہوئی ہیں اور تمام آیات کی تاویل جو خدا نے محمدؐ
پر نازل کی اور تمام حلال وحرام یا کسی بابت کی حد وحکم اور کوئی
شئے جس کی امت قیامت تک محتاج ہوتی ہو میرے ہاتھ سے
رسول اللہ کی لکھائی ہوئی موجود ہیں یہاں تک کہ ایک کھروچ
کے زخم کا بھی اس میں ذکر ہے۔

طلحہ: آیا تمام اشیاء خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی اور خاص ہوں
یا عام واقع ہو چکی ہوں یا قیامت تک ہونے والی ہوں وہ
آپ پاس لکھی ہوئی ہیں۔

امیر المومنینؑ: ہاں اور اس سے بھی زیادہ کہ رسول اللہ

اسرانی فی مرضه مفتاح الف باب من
العلم یفتح من کل باب الف باب، ولو ان
الامة منذ قبض رسول الله اتبعونی و
اطاعونی" لاکلوا من فوقهم ومن تحت
ارجلهم" (مائدہ ۶۶) یا طلحة الست قد شهدت
رسول الله حین دعا بالکتف لیکتب فیه
مالا تضل امته، فقال صاحبك ان نبی الله
یهجر، فغضب رسول الله وترکها؟

فقال: بلی قد شهدته

امیرالمومنینؑ: فانکم لما خرجتم اخبرنی
رسول الله بالذی اراد ان یکتب ویشهد
علیه العامة، فاخبره جبرئیل ان الله
قد قضی علی امتك الاختلاف والفرقة
ثم دعا بصحیفة فاملی علیّ ما اراد ان یکتب
فی الکتف، واشهد علی ذلك ثلاثة
رهط: سلمان، وابا ذر، والمقداد و
سمّی من یکون من ائمة الهدی الذین
امر الله بطاعتهم الی یوم القیامة (ینابیع المودۃ)
فسمانی اولهم، ثم ابنی هذا (واشار
بیده الی الحسنؑ والحسینؑ) ثم تسعة من
ولد ابنی الحسینؑ، کذالك کان یا اباذر
ویا مقداد؟ فقاما ثم قالا: نشهد بذلك
علی رسول الله۔

فقال طلحة: والله لقد سمعت رسول الله
یقول ما اقلت الغبراء ولا اظلت الخضراء علی
ذی لهجة اصدق ولا ابر عند الله من ابی ذر"

ایک مرتبہ اپنے مرض کی حالت میں میرے پاس تشریف لا کر علم کے
ایک ہزار باب مجھ پر کھول دیئے جن میں سے ہر باب سے ہزار باب
کھل گئے۔ اگر رحلت رسولؐ کے وقت سے امت میری متابعت و
اطاعت کرتی تو بقول خدا" وہ آسمان کا بھی رزق کھاتے اور
زمین کا بھی" (مائدہ ۶۶)۔ اے طلحہ کیا تم گواہی نہ دو گے کہ رسول
اللہ نے اس وقت کاغذ و قلم منگایا تھا کہ کچھ لکھ دیں تاکہ امت گمراہ
نہ ہو۔ تمہارے صاحب نے کہا تھا کہ خدا کے نبی کو ہذیان ہو گیا ہے
پس رسول خدا غضب میں آگئے اور اسکو ترک کر دیا۔

طلحہ: ہاں میں اس کی شہادت دیتا ہوں۔

امیرالمومنینؑ: جب تم لوگ چلے گئے رسول اللہ نے مجھے اس چیز
کی خبر دی کہ جس کے لکھنے کا ارادہ فرمایا تھا اور جس پر عوام الناس کو
گواہ کرنا چاہتے تھے پس جبرئیلؑ نے خبر دی کہ خدا نے فرمایا ہے کہ
آپکی امت میں اختلاف و تفرقہ پیدا ہوگا پھر آپ نے ایک کتاب
منگی اور میں نے لکھ لیا جو حضرت نے ارادہ کیا تھا کہ لکھ دیں اور اس پر
ہیں اور تین آدمی یعنی سلمان، ابوذر اور مقداد گواہ ہیں اور ان
ائمہ ہدیٰ کے نام بتائے جو امر خدا ہیں اور جن کی اطاعت قیامت تک
واجب کی گئی ہے۔

پس ان میں کا اول میں ہوں پھر میرے یہ دونوں فرزند
(حسنؑ حسینؑ) ہیں۔ ان کے بعد میرے فرزند حسینؑ کی اولاد
سے نو ہوں گے۔ اے ابوذر و مقداد کیا اس طرح نہیں ہے
پس دونوں کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں
کہ رسول اللہ نے ایسا ہی فرمایا تھا۔

طلحہ: خدا کی قسم میں نے رسول اللہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ "کسی
کہنے والے پر نہ زمین تنگ ہوئی اور نہ کسی درخت نے سایہ کیا جو
خدا کے پاس ابوذر سے زیادہ سچا اور نیک ہو۔

وانا اشهد انهما لم يشهدا الا بالحق، ولانت عندی اصدق وابر منهما۔

ثم اقبل علیؑ فقال:

اتق الله یاطلحه، وانت یازبیر وانت یا سعد وانت یابن عوف۔ اتقوا الله وآثروا رضاه، واختاروا ما عنده، ولا تخافوا فی الله لومة لائم۔

طلحة: لا اراک یا ابا الحسنؑ اجبتنی عما سالتک عنه من امر القرآن الا تظهره للناس:

امیرالمومنینؑ: یاطلحة عمداً کففت عن جوابک فاخبرنی عما کتب عمر و عثمان اقرآن کله ام فیه مالیس بقرآن؟

قال طلحة: بل قرآن کله

امیرالمومنینؑ: ان اخذتم بما فیه نجوتم من النار ودخلتم الجنة، فان فیه حجتنا وبیان حقنا وفرض طاعتنا۔

طلحة: حسبی اما اذا کان قرآن فحسبی

ثم قال طلحة: فاخبرنی عما فی یدک من القرآن وتاویله، وعلم الحلال والحرام الی من تدفعه ومن صاحبه بعدک؟

امیرالمومنینؑ: ان الذی امرنی رسول الله ان ادفعه الیه وصیی واولی الناس بعدی بالناس ابنی الحسنؑ، ثم یدفعه ابنی الحسنؑ الی ابنی الحسینؑ ثم یصیر الی واحد بعد واحد من ولد الحسینؑ حتی

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ان دونوں نے گواہی نہیں دی مگر حق کیساتھ اور میرے نزدیک آپ ان دونوں سے زیادہ سچے اور زیادہ نیک ہیں۔

پھر حضرت علیؑ آگے بڑھے اور فرمایا:

امیرالمومنینؑ: اے طلحہ خدا سے خوف کرو اور اے زبیر و سعد اور اے ابن عوف اللہ سے ڈرو اور اس کی رضا حاصل کرو اور وہی اختیار کرو جو وہ چاہتا ہے اور اللہ کے حکم کی تعمیل میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کرو۔

طلحہ: اے ابوالحسنؑ میں نے آپکو نہیں دیکھا کہ میں نے امر قرآن سے متعلق جو بات بھی آپ سے دریافت کی آپؑ نے مجھکو جواب نہ دیا ہو اور ...... اسکو سب پر ظاہر کر دیا ہو۔

امیرالمومنینؑ: اے طلحہ میں عمداً تمہارے جواب سے باز رہا ہوں پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ آیا عمر اور عثمان نے پورا قرآن لکھا تھا یا اس میں قرآن کا کچھ حصہ نہیں ہے۔

طلحہ: بلکہ یہ پورا قرآن ہے۔

امیرالمومنینؑ: اگر تم اس سے اس بات کو اختیار کرلو جو تم کو آگ سے نجات دلانے والی اور جنت میں پہونچانے والی ہے بتحقیق کہ اس میں ہم ہی حجت ہیں اور اس میں ہمارے ہی حق کا بیان ہے اور ہماری اطاعت الٰہی آئین فرض ہے

طلحہ: میرے لئے کافی ہے بہر حال جب یہ قرآن ہی ہے میرے لئے کافی ہے

طلحہ: اب آپؑ بتایئے کہ آپ پاس جو قرآن ہے وہ کیا ہے اور اس کی تاویل کیا ہے اور علم حلال وحرام کیا ہے آپؑ یہ کس کے حوالہ کریں گے اور آپؑ کے بعد اس کا مالک و وارث کون ہوگا۔

امیرالمومنینؑ: بتحقیق کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ شخص جس کو میں یہ حوالہ کروں گا وہ میرا وصی اور انسانوں میں میرے بعد سب سے زیادہ بلند مرتبہ میرا فرزند حسنؑ ہوگا پھر یہ حسنؑ سے میرے فرزند حسینؑ کو منتقل ہوگا اس کے بعد حسینؑ کی اولاد میں ایک کے بعد دوسرے کو ملتا رہیگا یہانتک کہ ان میں کا آخری حوض کوثر پر میرے پاس لوٹ آئیگا

يرد آخرهم حوضه، هم مع القرآن لا
يفارقونه والقرآن معهم لا يفارقهم، اما
ان معاوية وابنه سليمان بعد عثمان، ثم
يليها سبعة من ولد الحكم بن ابي العاص،
واحد بعد واحد، تكملة اثنا عشر امام
ضلالة، وهم الذين رای رسول الله علی
منبره: يردون الامة على ادبارهم القهقری
عشرة منهم من بني امية ورجلان اسسا
ذلك لهم وعليهما مثل جميع اوزار هذه
الامة الى يوم القيمة۔

یہ سب قرآن کے ساتھ ہونگے اور وہ بھی ان سے جدا نہ ہوگا اور
قرآن سب کیساتھ ہوگا اور وہ اس سے جدا نہ ہونگے۔ بتحقیق کہ عثمان
کے بعد معاویہ اور اس کا بیٹا پھر اسکے بعد حکم ابن ابی العاص کے
سات فرزند مسلسل آئینگے جو بارہ اماماتِ گمراہی کی یکے بعد دیگرے
تکمیل کریں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھیں رسول اللہ نے خواب میں منبر
پر دیکھا تھا جو امّت کو ان کی پشت کیطرف پلٹا دیں گے۔
ان میں سے دس بنی امیہ میں سے ہوں گے اور دو وہ ہوں گے
جنھوں نے ان کیلئے بنیاد رکھی ان پر یوم قیامت تک اس امت کے
تمام اعمال کا بار ہوگا۔

ابوذر کی روایت میں لکھا ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا تھا کہ یا علیؑ قرآن کو جمع کر کے مہاجرین و انصار سے اس کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کہنا اس ارشادِ رسولؐ کے مطابق حضرت علیؑ قرآن جمع کر کے ابوبکر کے پاس لے گئے۔ ابوبکر نے کھول کر دیکھا تو اس میں قوم کی فضیحتیں تھیں۔ پس حضرت عمر نے کہا کہ :۔

حضرت عمر: "يا عليؑ اردده فلا حاجة لنا فيه"
فاخذه عليؑ وانصرف. ثم احضروا زيد بن ثابت
وكان قاريا للقرآن. فقال له عمر: ان عليا
جاء بالقرآن وفيه فضائح المهاجرين والانصار
وقد رأينا ان نؤلف القرآن ونسقط منه ما
كان فيه فضيحة وهتك للمهاجرين والانصار
فاجابه زيد الى ذلك، ثم قال: "فان انا
فرغت من القرآن عليؑ ما سالتم واظهر علي
القرآن الذي الفه اليس قد بطل كل ما
عملتم؟

قال عمر: فما الحيلة؟

قال زيد: انتم اعلم بالحيلة

فقال عمر: ما حيلة دون ان نقتله ونستريح

یا علیؑ اس کو واپس لے جاؤ کہ ہم کو اس کی حاجت نہیں ہے
پس علیؑ اس کو واپس لے کر چلے گئے۔ پھر ان لوگوں نے زید ابن ثابت
کو بلایا جو قرآن کا قاری تھا اور اس سے عمر نے کہا کہ علیؑ ایک قرآن
لائے تھے جس میں مہاجرین و انصار کی فضیحتیں تھیں جس کو ہم نے دیکھا
اور ہم نے خود قرآن کی تالیف کرلی اور اس میں مہاجرین و انصار کا
جو کچھ ہتک اور فضیحت تھی سب ساقط کر دیا۔ اس کو زید نے قبول
کرلیا اور کہا کہ بلاشبہ ہم علیؑ کے قرآن سے فارغ تو ہو گئے مگر جو کچھ
تم نے سوال کیا اور ان کے تالیف کردہ قرآن کے بالمقابل بیان کیا
تمہارے ان تمام اعمال کو باطل نہ کر دیا ہو جو تم نے کیا ہے۔

حضرت عمر: کس طرح ؟

زید: عذر و حیلہ آپ بہتر جانتے ہیں۔

حضرت عمر: اس کے سوائے کوئی حیلہ نہیں کہ ہم ان کو قتل کردیں

منه، فدبر فی قتله علی ید خالد بن الولید فلم یقدر علی ذلك

فلما استخلف عمر سئل علیا علیه السلام ان یدفع الیهم القرآن فیحرفوه فیما بینهم فقال یا ابو الحسن ان جئت بالقرآن الذی کنت قد جئت به الی ابی بکر حتی نجتمع علیه:

امیر المومنین: هیهات لیس الی ذلك سبیل، انما جئت به الی ابی بکر لتقوم الحجة علیکم، ولا تقولوا یوم القیامة انا کنا عن هذا غافلین، او تقولوا ما جئتنا به ان القرآن الذی عندی لا یمسه الا المطهرون والاوصیاء من ولدی۔

قال عمر: فهل لاظهاره وقت معلوم

امیر المومنین: نعم اذا قام القائم من ولدی، یظهره ویحمل الناس علیه، فتجری السنة به صلوات اللہ علیه۔

اور پھر آرام لیں۔ پس خالد ابن ولید سے ان کو قتل کرانے پر غور کرو کہ سوا اس کے کوئی اور اس کام پر قادر نہیں ہو سکتا۔

پس جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے علی علیہ السلام سے کہا کہ ان کو وہ قرآن عطا کریں تاکہ وہ سب آپس میں circulate کرکے ایک نتیجہ پر پہونچیں۔ پھر کہا کہ یا ابوالحسنؑ اگر آپ وہ قرآن لے آئیں جو آپ نے ابوبکر کے پاس لے گئے تھے تو ہم سب اس پر اکٹھے ہو جاتے اس کے لئے اجتماع کرتے۔

امیر المومنین: افسوس اب اس کی کوئی سبیل نہیں۔ بیشک میں نے اس کو ابوبکر کے پاس لے گیا تھا تاکہ تم سب پر حجت قایم ہو جائے اور تم لوگ قیامت کے روز یہ نہ کہیں کہ ہم اس سے لاعلم تھے یا کہیں کہ البتہ یہ ہمارے پاس نہیں لایا گیا تھا۔ تحقیق کہ یہ قرآن جو میرے پاس ہے اس کو اب سوائے پاک لوگوں کے اور میرے بعد میرے فرزندوں میں جو اولیاء ہوں گے کوئی مس نہیں کر سکتا۔

حضرت عمر: کیا یہ وقت معلوم تک ظاہر نہ کیا جائیگا۔

امیر المومنین: ہاں جب میرے فرزندوں میں سے قائمؑ ظہور کریں گے اس قرآن کو لے آئیں گے اور لوگ اس کو برداشت کریں گے اور اس کے ساتھ سنت کو جاری کریں گے۔

(احتجاج طبرسی ج۔۱ ص ۲۱۰)

٦- احتجاج امیرالمومنینؑ بر ناکثین بیعت

امیرالمومنینؑ: ان الله ذالجلال والاکرام لما خلق الخلق واختار خیرۃ من خلقه و اصطفی صفوۃ من عبادہ، وارسل رسولا منهم وانزل علیه کتابه، وشرع له دینه وفرض فرائضه، فکانت الجملة قول الله عزوجل ذکرہ حیث امر فقال: "اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم" فهو لنا اهل البیتؑ خاصة دون غیرنا، فانقلبتم علی اعقابکم و ارتددتم ونقضتم الامر ونکثتم العهد ولم تضروا الله شیئا، وقد امرکم الله ان تردوا الامر الی الله والی رسوله والی ولی الامر منکم المستنبطین للعلم، فاقررتم ثم جحدتم، وقد قال الله لکم "اوفوا بعهدی اوف بعهدکم وایای فارهبون" (سورۂ بقرہ ۴۰)
ان اهل الکتاب والحکمة والایمان آل ابراهیمؑ بینه الله لهم فحسدوا، فانزل الله جل ذکرہ: "ام یحسدون الناس علی ما آتاهم الله من فضله، فقد آتینا آل ابراهیمؑ الکتاب والحکمة وآتیناهم ملکا عظیما" (نساء ۵۴)

فمنهم من آمن به ومنهم من صد عنه وکفی بجهنم سعیرا" (نساء)

فنحن آل ابراهیم فقد حسدنا کما

امیرالمومنینؑ: بتحقیق کہ خدا صاحب جلال واکرام ہے کہ اس نے مخلوق کو پیدا کیا اور مخلوق میں سب سے زیادہ اچھی ہستی کو منتخب فرما کر تمام بندوں پر برگزیدہ کیا اور انہیں رسول بنا کر ان پر اپنی کتاب نازل کی اور ان کو شریعت دین عطا کی فرائض واجب قرار دیئے پس تمام ارشادات خداوندی اُنہی کے ذکر میں ہیں جیسا کہ خداوند عالم نے حکم دیا ہے کہ "اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور اس کی جو تم میں صاحب امر ہے"۔ پس وہ بالتخصیص ہم اہلبیتؑ میں ہے ہمارا غیر نہیں ہے پس تم اپنی پشت کیطرف پلٹ گئے اور مرتد ہوگئے، حکم کی خلاف ورزی کی اور عہد شکنی کی مگر خدا کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکے خدا نے تمہیں حکم دیا ہے کہ امر خدا کو اللہ کیطرف اسکے رسولؐ کی طرف اور اولی الامر کیطرف پلٹا دو جو کہ علم سے استنباط کرتے ہیں۔ پس تم نے اقرار کیا پھر انکار کر دیا اسی لیے خدا نے تمہارے لئے فرمایا کہ "مجھ سے جو عہد کر چکے ہو اسکو پورا کرتے رہو تاکہ میں نے تم سے جو عہد کیا ہے پورا کروں اور مجھ سے صرف ڈرتے رہو (بقرہ ۴۰) بتحقیق کہ آل ابراہیمؑ اہل کتاب وحکمت اور اہل ایمان تھے جنکو خدا نے ان کے لئے روشن دلیل قرار دی پس لوگوں نے حسد کیا اور اللہ جل ذکرہ نے یہ ایت نازل فرمائی کہ کیا وہ لوگوں سے اس بات پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے ٹھیک ہم نے آل ابراہیمؑ کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انھیں بہت بڑی سلطنت دی" (نساء ۵۴)

"پھر آدمیوں میں سے کچھ لوگ تو اس پر ایمان لائے اور کچھ اس سے رک گئے ان کے لئے بھڑکتا ہوا جہنم کافی ہے" (نساء ۵۵)
پس ہم آل ابراہیمؑ ہے جس نے حسد کیا گویا اس نے ہمارے بزرگوں

حسد آبائنا، اول من حسد آدم الذی
خلقه الله عزوجل بیده ونفخ فیه من
روحه، واسجد له ملائکته، وعلمه
الاسماء کلها، واصطفاه علی العالمین،
فحسده الشیطان فکان من الغاوین، ثم
حسد قابیل ھابیل فقتله فکان من الخاسرین
ونوح حسده قومه فقالوا "ماهذا الا بشر
مثلکم یاکل مما تاکلون ویشرب مما تشربون
ولئن اطعتم بشرا مثلکم انکم اذا لخاسرون"
(مومنون آیت ۳۳ تا ۳۴) ولله الخیرة یختار من
یشاء ویختص برحمته من یشاء ویوتی
الحکمة والعلم من یشاء ثم حسد نبینا
محمداً الا ونحن اهل البیت الذین
اذهب الله عنهم الرجس، ونحن المحسودون
کما حسد آبائنا، قال الله عزوجل "ان
اولی الناس بابراهیم الذین اتبعوه وهذا
النبی والذین امنوا! (آل عمران ۶۵)
وقال " واولوا الارحام بعضهم
اولی ببعض فی کتاب الله " (احزاب ۶)
فنحن اولی الناس بابراهیم، ونحن
ورثناه ونحن اولوا الارحام الذین ورثنا
الکعبة، ونحن آل ابراهیم، افترغبون
ملة ابراهیم ؟
وقد قال الله "ومن تبعنی فانه منی"
(سورہ ابراهیم) یاقوم ادعوکم الی الله والی
رسوله، والی کتابه، والی ولی امره، والی

سے حسد کیا۔ سب سے پہلے جس نے آدمؑ یعنی اس ہستی سے حسد کیا جس کو
اللہ عزوجل نے اپنے دست قدرت سے خلق کیا تھا اور اسمیں
اپنی روح پھونکی تھی اور اس کے لئے فرشتوں کو سجدہ میں جھکایا
تھا اور اسکو تمام اسماء کا علم عطا کیا تھا اور عالمین پر برگزیدہ کیا
تھا کہ اُس سے شیطان نے حسد کیا جو گمراہوں میں سے تھا۔ پھر قابیل نے
ہابیل سے حسد کیا اور اس کو قتل کر ڈالا۔ پس وہ گھاٹا اٹھانے والوں
میں سے تھا اور نوحؑ سے ان کی قوم نے حسد کیا اور کہنے لگے کہ یہ
تو تم ہی جیسا ایک آدمی ہے جو کچھ تم کھاتے ہو وہی وہ بھی کھاتا
ہے اور جو کچھ تم پیتے ہو وہی وہ بھی پیتا ہے اگر تم اپنے ہی جیسے آدمی
کی اطاعت کرنے لگو گے تو تم بھی ضرور نقصان اٹھانے والے
ہو جاؤ گے (مومنون ۳۴) تمام اچھائی اللہ کے لئے ہے وہ جس کو
چاہتا ہے منتخب کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت سے مخصوص کرتا ہے
اور اسکو علم و حکمت عطا کرتا ہے۔ پھر ان لوگوں نے نبی محمدؐ سے حسد کیا آگاہ
ہو جاؤ کہ ہم ہی وہ اہلبیتؑ ہیں جن سے اللہ نے ہر برائی کو دور رکھا ہے اور وہ ہم
ہیں جن سے حسد کیا گیا جسطرح ہمارے بزرگوں کیساتھ کیا گیا تھا۔ خدا فرماتا ہے
"بیشک بمقابلہ تمام آدمیوں کے ابراہیمؑ سے زیادہ خصوصیت ان لوگوں
کو ہے جو انکے پیرو ہیں اور اس نبیؐ کو ہے اور ان لوگوں کو جنھوں نے ایمان
لایا۔ و نیز فرماتا ہے کہ" اور قرابت داروں میں سے خدا کی کتاب
کے بموجب بعض بہ نسبت بعض کے زیادہ مستحق ہیں" (احزاب ۶)
پس ہم لوگ ابراہیمؑ سے بلند مرتبہ لوگ ہیں و نیز ہم انکے
وارث ہیں اور ہم ہی وہ صاحبان قرابت ہیں جو کعبہ کے وارث
ہوئے اور ہم ہی آل ابراہیمؑ ہیں کیا تم ملت ابراہیمؑ سے منہ
پھیر لیتے ہو۔
و نیز خدا نے فرمایا ہے کہ "جس نے میری اطاعت کی وہ مجھ سے
ہے" اے قوم میں تمہیں اللہ، اس کے رسولؐ اور اس کی کتاب
سے اُس کے ولی امر اُس کے وصی اور ان کے بعد ان کے وارث

وصیہ و وارثہ من بعدہ فاستجیبوا لنا، واتبعوا آل ابراھیمؑ، واقتدوا بنا فان ذالک لنا آل ابراھیمؑ فرضاً واجباً والافئدۃ من الناس تھوی الینا، وذلک دعوۃ ابراھیمؑ حیث قال " فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم (ابراھیم ۳۷)

فھل نقمتم منا، الا ان آمنا باللہ وما انزل علینا و لا تتفرقوا فتضلوا، واللہ شھید علیکم، قد انذرتکم ودعوتکم وارشدتکم ثم انتم وما تختارون

(کتاب الاحتجاج صہ ۲۳۳)

کی طرف دعوت دیتا ہوں پس ہم کو قبول کرو اور آل ابراہیمؑ کی متابعت کرو اور ہماری اقتدا کرو کہ یہ سب ہم آل ابراہیم کیساتھ فرض و واجب گردانا گیا ہے اور آدمیوں میں سے بعض کے دل ہماری طرف مائل ہوگئے یہی ابراہیم کا بلانا تھا جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے "پس آدمیوں میں سے بعض کے دل انکی طرف مائل و گرویدہ کردو"
(ابراہیم ۳۷)

پس کیا تم ہم سے انتقام لینا چاہتے ہو سوائے اس کے کہ اللہ پر اور جو کچھ ہم پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائیں ہیں۔ تفرقہ مت ڈالو کہ گمراہ ہوجاؤ گے بیشک اللہ تم پر گواہ ہے میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں تمہیں راہ راست کی دعوت دیتا ہوں اور صحیح راستہ کی ہدایت کرتا ہوں پھر تمہارے لئے ہے کہ کیا اختیار کرتے ہو۔

۷۔ احتجاج امیر المومنینؑ بر نکث بیعت زبیر بن عوام وطلحہ بن عبید اللہ

ابن عباس سے روایت ہے کہ میں حضرت علیؑ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ طلحہ و زبیر نے آکر عمرہ کے لئے جانے کی اجازت چاہی۔ حضرتؑ نے فرمایا خدا کی قسم تمہارا ارادہ عمرہ کا نہیں ہے بلکہ غدر و بغاوت کا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت انھیں اجازت نہ دیں۔ حضرت نے پھر فرمایا کہ ان کا ارادہ عمرہ کا نہیں ہے بلکہ نکث بیعت اور امت میں تفرقہ ڈالنے کا ہے پس انھوں نے قسم کھائی کہ ایسا نہ کریں گے تو حضرتؑ نے فرمایا کہ وہ جہاں چاہتے ہیں چلے جائیں ــــــ روایت ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا :۔

اما بعد فان اللہ عزوجل بعث محمد للناس کافۃ، وجعلہ رحمۃ للعالمین فصدع بما امر بہ وبلغ رسالات ربہ، فلم بہ الصدع ورتق بہ الفتق وامن بہ السبل وحقن بہ الدماء والف بین ذوی الاحن والعداوۃ والوغر فی الصدور، والضغائن الراسخۃ فی القلوب، ثم قبضہ اللہ الیہ حمیداً لم

بتحقیق کہ خدائے عزوجل نے محمدؐ کو انسانوں کا سردار بنا کر بھیجا تھا اور ان کو تمام عالمین کے لئے رحمت قرار دیا پس جو کچھ خدا نے حکم دیا تھا انھوں نے ظاہر کیا اور اپنے پروردگار کے پیام پہونچانے گروہوں کی اصلاح کی جدا شدہ فرقوں کو آپس میں ملایا راہ خدا کی حفاظت کی۔ آپس کی خونریزی کا تدارک کیا۔ دشمنوں اور کینہ پروروں کے غصہ سے بھرے ہوئے سینوں اور قلوب کے درمیان محبت پیدا کردی۔ پھر اللہ نے حمد کے ساتھ انکو اپنی بارگاہ میں طلب فرمالیا

يقصر في الغاية المنى اليها ذى الرسالة، ولا بلغ شياً كان فى التقصير عنه عند الفقد وكان من بعده ماكان من التنازع فى الامرة، وتولى ابوبكر، و بعده عمر، ثم عثمان، فلما كان من امره ماكان اتيتمونى فقلتم "بايعنا" فقلت "لا افعل" فقلتم "بلى" فقلت "لا" وقبضت يدى فبسطتموها، ونازعتكم فجذبتموها و تداككتم على تداك الابل الهيم على حياضها يوم ورودها، حتى ظننت انكم قاتلى وان بعضكم قاتل بعض، فبسطت يدى فبايعتمونى مختارين، وبايعنى فى اولكم طلحة والزبير طائعين غير مكرهين، ثم لم يلبثا ان استاذنانى فى العمرة، والله يعلم انهما ارادا الغدرة فجددت عليهما العهد فى الطاعة، و ان لا يبغيا للامة الغوائل، فعاهدانى ثم لم يفيالى ونكث بيعتى، ونقضا عهدى فعجباً من انقيادهما لابى بكر وعمر، و خلافهما لى، ولست بدون احد الرجلين، ولو شئت ان اقول لقلت "اللهم اغضب عليهما بما صنعا وظفرنى بهما"

آخر میں حضرتؑ نے فرمایا کہ :-

وهذا طلحة والزبير ليسا من اهل النبوة ولا من ذرية الرسولؐ، حين رايا ان قد رد علينا حقنا، بعد اعصر فلم يصبرا

انھوں نے کارِ رسالت کی انجام دہی میں نہ کوتاہی کی اور نہ ایسی کوئی چیز پہونچائی جو غلط تھی۔ اُن کے بعد جو کچھ ہوا وہ امارت سے متعلق نزاع تھی اور ابوبکر حاکم بن گئے ان کے بعد عمر اور ان کے بعد عثمان حاکم بنے۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا یہ تھا کہ تم لوگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم بیعت کرتے ہیں اور میں نے کہا کہ نہیں، پھر تم لوگوں نے کہا کہ "ہاں کریں گے" اور میں نے کہا کہ "نہیں" پھر تم نے میرا ہاتھ پکڑ کر اس کو دراز کیا اور میں نے اس کو کھینچ لیا پھر تم نے اسکو کھینچا اور ایک دوسرے کو اسی طرح ریلنے لگے جیسا کہ اونٹ حوض پر وارد ہو کر ایک دوسرے کو ڈھکیلتے ہیں یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ تم لوگ مجھے قتل کر دو گے کیوں کہ تمھارے بعض بعض کے قاتل ہیں پس میں نے ہاتھ بڑھایا اور سب نے اپنے اختیار سے میری بیعت کی۔ سب سے پہلے طلحہ و زبیر نے بلا جبر و اکراہ فرماں برداروں کی طرح بیعت کی پھر دونوں نہیں ٹھہرے بلکہ مجھ سے عمرہ ادا کرنے کی اجازت حاصل کر کے چلے گئے۔

اللہ بہتر جانتا ہے کہ انھوں نے عہد شکنی کا ارادہ کیا تھا اس لئے میں نے طاعت کے عہد کی ان سے تجدید کروائی کہ وہ بغاوت نہیں کریں گے اور امت کو گمراہ کرنے میں حصہ نہ لیں گے پس دونوں نے مجھ سے بغاوت کی اور نکث بیعت کی اور مجھ سے عہد کو توڑ دیا پس ان کے ابوبکر و عمر کی متابعت اور مجھ سے مخالفت کرنے پر تعجب ہے۔ ان دو کے علاوہ کوئی اور شخص ایسا نہ تھا اگر میں چاہتا کہ کہوں تو کہتا کہ خداوندا ان دونوں نے جو کچھ کیا ہے اس کی وجہ ان پر غضب نازل کر اور ان پر مجھکو کامیابی عطا فرما

یہ طلحہ و زبیر ہیں جو نہ اہل بیتؑ نبوت سے ہیں اور نہ ذریت رسولؐ سے۔ جب انھوں نے دیکھا کہ ایک عرصہ کے بعد ہمارا حق ہماری طرف پلٹ آیا۔ وہ ایک سال بھر بلکہ ایک مہینہ بھی صبر نہ کر سکے حتیٰ کہ ماضی کے

احولا كاملا، ولا شهراً كاملا، حتى وثبا على داب الماضين قبلهما، ليذهبا بحقى ويفرقا جماعة المسلمين عنى ثم دعا عليهما۔

ہو کر فریق کی طرف چھلانگ لگائی جو ان سے قبل تھا تا کہ مجھ سے میرا حق چھین لیں اور جماعت مسلمین اور مجھ میں افتراق پیدا کریں۔

پھر حضرتؑ نے ان دونوں کے لئے بددعا کی

سلیم ابن قیس سے روایت ہے کہ یوم جمل حضرت علیؑ نے زبیر کو آواز دی تھی کہ اے زبیر یہاں آو۔ پس طلحہ و زبیر دونوں حاضر خدمت ہوئے اور حضرت نے فرمایا کہ :-

والله انكما لتعلمان واولوا العلم من آل محمدؐ وعائشة بنت ابى بكر: ان كل اصحاب الجمل ملعونون على لسان محمدؐ وقد خاب من افترى

خدا کی قسم تم دونوں نے اور عائشہ بنت ابوبکر نے آل محمدؐ کے صاحبان علم سے معلوم کر لیا تھا کہ تمام اصحاب جمل ملعون ہیں جیسا کہ محمدؐ نے فرمایا تھا اور جس نے افترا کیا بیشک وہ محروم ہو گیا۔

قالا: كيف نكون ملعونين ونحن اصحاب بدر واهل الجنة؟

طلحہ و زبیر نے کہا کہ ہم اصحاب بدر سے ہیں اور اہل جنت ہیں ہم کیسے ملعون ہو سکتے ہیں

اميرالمومنينؑ: لو علمت انكم من اهل الجنة لما استحللت قتالكم

امیرالمومنینؑ : اگر میں جانتا کہ تم اہل جنت سے ہو تو پھر تمہارے ساتھ قتال کو کیوں جائز سمجھتا

زبير: اما سمعت حديث سعيد بن عمرو بن نفيل وهو يروى. انه سمع من رسول الله يقول "عشرة من قريش فى الجنة"

زبیر : میں نے سعید بن عمرو بن نفیل سے ایک حدیث سنی ہے وہ راوی ہے کہ اس نے رسول اللہ کو کہتے سنا کہ قریش سے دس آدمی جنت میں جائیں گے

اميرالمومنينؑ: سمعته يحدث بذلك عثمان فى خلافته

امیرالمومنینؑ : میں نے عثمان کو ان کے زمانہ خلافت میں اسطرح کہتے سنا تھا۔

زبير: افتراه كذب على رسول الله؟

زبیر: کیا یہ رسول اللہ پر کذب و افترا ہے؟

اميرالمومنينؑ: لست اخبرك بشئ حتى تسميهم

امیرالمومنینؑ : میں کوئی بات نہ کہونگا جب تک کہ تم ان کے نام نہ بتا دو۔

زبير: ابوبكر وعمر وعثمان وطلحة، والزبير وعبد الرحمٰن بن عوف وسعد بن ابى وقاص وابو عبيدہ بن الجراح وسعيد بن عمرو بن نفيل

زبیر: ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن ابن عوف سعد بن ابی وقاص، ابوعبیدہ ابن جراح، سعید ابن عمر ابن نفیل۔

امیرالمومنینؑ: "عددت تسعه فمن العاشر؟"

زبیر: انت

امیرالمومنینؑ: قد اقررت انی من اھل الجنة، واما ادعیک لنفسک واصحابک فانا به من الجاحدین الکافرین۔

زبیر: افتراہ کذب علی رسول اللہ؟

امیرالمومنینؑ: ما اراہ کذب، ولکنه واللہ الیقین

فقالؑ: واللہ ان بعض من سمیته لفی تابوت فی شعب فی جب فی اسفل درک من جھنم علی ذلک الجب صخرۃ اذا اراد اللہ ان یسعر جھنم رفع تلک الصخرۃ، سمعت ذلک من رسول اللہ والا اظفرک اللہ بی وسفک دمی علی یدیک والا اظفرنی اللہ علیک وعلی اصحابک وسفک دمائکم علی یدی وعجل ارواحکم الی النار فرجع الزبیر الی اصحابه وھو یبکی

امیرالمومنینؑ: تم نے نو ہی گنے ہیں دسواں کون ہے؟

زبیر: آپ ہیں۔

امیرالمومنینؑ: تم نے اقرار کیا کہ میں اہل جنت سے ہوں پھر کیا وجہ ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی اپنے کو منکرین و کفار کی طرف لے جا رہے ہیں۔

زبیر: (آپکے جنتی ہونے کی خبر) کیا رسول اللہ پر کذب ہے؟

امیرالمومنینؑ: میں اس میں کذب نہیں دیکھتا بلکہ خدا کی قسم اس پر یقین ہے۔

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم تم جن جن کے نام لئے ان میں سے بعض تو جہنم کے پست ترین مقام پر ایک کنویں میں ایک تابوت میں رہینگے اس کنویں پر ایک بڑا پتھر ہوگا جب خدا چاہے گا کہ جہنم کو بھڑکائے، اس پتھر کو ہٹا دیگا۔ یہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے۔ دیکھو کہ اللہ تم کو مجھ پر فتح دیتا ہے اور تمہارے ہاتھوں سے میرا خون بہنے دیتا ہے یا پھر مجھکو تم پر تمہارے ساتھیوں پر ظفریاب کرتا ہے اور تم لوگوں کا خون میرے ہاتھ اللہ بہاتا ہے اور تمہاری روحوں کو جہنم بھیجنے میں تعجیل کرتا ہے۔ پس زبیر اپنے ساتھیوں کی جانب روتے ہوئے لوٹ گئے۔

اس کے بعد جنگ کی صفیں آراستہ ہوئیں اور حضرتؑ نے زبیر سے فرمایا:۔

امیرالمومنینؑ: یا زبیر انشدک باللہ اسمعت رسول اللہ یقول انک ستقاتل علیا وانت له ظالم؟

زبیر: نعم

امیرالمومنینؑ: فلم جئت

زبیر: جئت لاصلح بین الناس

امیرالمومنینؑ: اے زبیر کیا تم خدا کی قسم کھا کر کہوگے کہ تم نے رسول اللہ سے نہ سنا تھا کہ تم علیؑ سے مقاتلہ کروگے اور تم اس کے حق میں ظالم ہوگے

زبیر: جی ہاں

امیرالمومنینؑ: پھر کیوں آئے

زبیر: لوگوں میں صلح کرانے آیا

اس کے بعد زبیر میدان جنگ چھوڑ کر چلے گئے اور ان کے قتل کئے جانے کے بعد جب انکا سر امیرالمومنینؑ کے پاس لایا گیا تو آپ نے فرمایا

امیرالمومنینؑ: طال ما واللہ جلی به الکرب عن

امیرالمومنینؑ:۔ باتیں طولانی ہوگئیں خدا کی قسم اس کی وجہ سے

وجہ رسول اللہ و نکی الحسن، و مصادع السوء

رسول اللہ کے چہرہ پر کرب نمایاں ہو جاتا تھا لیکن موت نے سختی سے پچھاڑ دیا

اور جب امیرالمومنینؑ مقتولیں میں سے گذر رہے تھے اور طلحہ کی میت کے قریب پہونچے تو فرمایا کہ اس کو کھڑا کرو پھر فرمایا:

امیرالمومنینؑ: انہ کانت لك سابقة من رسول اللہ لکن الشیطان دخل فی منخرك فاوردك النار

امیرالمومنینؑ: بیشک تو رسول اللہ کے سابقین سے تھا لیکن شیطان تیری ناک میں سے داخل ہوا اور تجھ کو جہنم میں پہونچا دیا۔

وروی انہ امیرالمومنین علیہم السلام مر علیہ فقال: ھذا ناکث بیعتی، والمنشیٔ للفتنة فی الامة والمجلب علی الداعی الی قتلی وقتل عترتی اجلسوا طلحة

دنیز مروی ہے کہ جب امیرالمومنین علیہ السلام اس کی میت پر سے گذر رہے تھے فرمایاؑ: یہ میری بیعت کا توڑنے والا اور امت میں فتنہ پیدا کرنے والا اور لوگوں کو میرے قتل کے لئے ابھارنے والا تھا اس نے میری عترت کو قتل کیا۔ طلحہ کو بٹھا دو۔

امیرالمومنینؑ: فاجلس" یا طلحة بن عبید اللہ قد وجدت ما وعدنی ربی حقاً فھل وجدت ما وعدك ربك حقاً؟

امیرالمومنین: پس بیٹھ جا اے طلحہ ابن عبید اللہ میرے رب نے جو وعدہ کیا تھا میں نے سچ پایا اور اس کو میں نے پا لیا۔ کیا تو نے بھی اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا۔

ثم قالؑ: اضجعوا طلحہ

پھر فرمایاؑ طلحہ کو لٹا دو۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ یوم جمل عائشہ کی ہودج کے قریب تشریف لا کر حضرت علیؑ نے فرمایا تھا کہ

امیرالمومنینؑ: "واللہ ما اراتی الا مطلقھا فانشد اللہ رجلا سمع من رسول اللہ یقول " یا علیؑ امر نسائی بیدك من بعدی" لما قام فشھد؟

امیرالمومنینؑ: خدا کی قسم اب میرے پاس اس کے سوائے چارہ نہیں کہ صیغہ ہائے طلاق جاری کر دوں۔ خدا کی قسم ایا کوئی دو آدمی ہیں جنہوں نے رسول اللہ کو کہتے سنا تھا کہ "یا علیؑ میرے بعد میری عورتوں کا امر تمہارے اختیار میں رہیگا

فقالؑ: فقام ثلاثة عشر رجلا فیھم بدریان انھم سمعوا رسول اللہ یقول لعلیؑ بن ابی طالب " یا علیؑ امر نسائی بیدك من بعدی"

فرمایاؑ: "کون کھڑا ہوتا ہے کہ شہادت دے" پس بدریوں سے تیرہ آدمی کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ بیشک ہم رسول اللہ کو علیؑ ابن ابی طالب کے متعلق کہتے سنا تھا کہ "یا علیؑ میرے بعد میری عورتوں کا امر تمہارے اختیار میں رہے گا۔"

یہ سنکر حضرت عائشہ رونے لگیں پھر حضرت علیؑ نے فرمایا:۔

"لقد انبأنی رسول اللہ بنبأ"

رسول اللہ نے مجھے اس بات کی خبر دی تھی۔

حضرت عائشہ: ان اللہ تعالی یمدك یا علیؑ یوم الجمل بخمسة آلاف من الملائکة مسومین۔

حضرت عائشہ: یا علیؑ بیشک اللہ تعالیٰ نے یوم جمل آپ کی پانچ ہزار فرشتوں سے مدد کی۔

(کتاب الاحتجاج صہ ۲۳۵)

۸۔ احتجاج امیرالمومنینؑ بعد دخول بصرہ

وجوابات مسائل وغیرہ :

یحیٰ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ بصرہ میں داخل ہونے کے بعد امیرالمومنینؑ نے خطبہ ارشاد فرمایا خطبہ کے دوران ایک شخص نے اٹھ کر سوال کیا:

سائل : یا امیرالمومنینؑ اخبرنی من اهل الجماعة ومن اهل الفرقة ومن اهل البدعة ومن اهل السنة۔

سائل : یا امیرالمومنینؑ مجھے سمجھا دیجئے کہ اہل جماعت، اہل فرقہ، اہل بدعت اور اہل سنّت کون کون ہیں۔

امیرالمومنینؑ: ویحك اما اذا سلتنی فافهم عنی ولا علیك ان تسئل عنها احداً بعدی اما اهل الجماعة فانا ومن اتبعنی وان قلوا، وذلك الحق عن امر الله وعن امر رسوله، واهل الفرقة المخالفون لی ولمن اتبعنی وان کثروا، واما اهل السنة، فالمتمسکون بما سنة الله لهم و رسوله وان قلوا، واما اهل البدعة فالمخالفون لامر الله ولکتابه ولرسوله العاملون برأیهم واهوائهم وان کثروا، وقد مضی منهم الفوج الاول وبقیت افواج، وعلی الله قبضها واستیصالها عن جدد الارض۔

امیرالمومنینؑ: وائے ہو تجھ پر چونکہ تو نے مجھ سے سوال کیا ہے مجھ سے سمجھ لے۔ تجھے نہیں چاہیئے کہ میرے بعد ان سے متعلق اور کسی سے سوال کرے۔ اہل جماعت .... وہ لوگ ہیں جو میری متابعت کرتے ہیں وہ اقلیت میں ہیں اور یہ امر خدا اور اس کے رسولؐ کی طرف جانب سے حق پر ہیں اور اہل فرقہ وہ ہیں جو میری اور میرے تابعین کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہ لوگ کثرت سے ہیں۔ اور اہل سنّت وہ ہیں جو سنت خدا و رسولؐ سے متمسک رہتے ہیں وہ بھی اقلیت میں ہیں مگر اہل بدعت وہ ہیں جو امر خدا، اس کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کرتے اور اپنی رائے و خواہش پر عمل کرتے ہیں یہ لوگ کثرت سے ہیں انکے گروہ اول کے لوگ گذر گئے اور مزید گروہ باقی ہیں۔ یہ اللہ کیلئے ہے کہ انکو گرفت میں لے اور ان کا روئے زمین سے استیصال کردے۔

فئے کا سوال : عمار نے سوال کیا کہ :۔

عمارؒ: یا امیرالمومنینؑ ان الناس یذکرون الفئ ویزعمون ان من قاتلنا فهو وماله و ولده فئ لنا۔

عمار: یا امیرالمومنینؑ لوگ فئے سے متعلق گفتگو کرتے ہیں اور اس خیال میں ہیں کہ ہمارے قاتل کا مال اور اس کی اولاد ہمارے لئے مال فئے ہے۔

قبیلہ بکر بن وائل کے ایک شخص نے کہا کہ :

"یا امیر المومنینؑ واللہ ما قسمت بالسویة، ولا عدلت بالرعیة"

امیر المومنینؑ: ولم ویحک؟

سائل: لانک قسمت ما فی العسکر وترکت الاموال والنساء والذریة

امیر المومنینؑ ایها الناس من کانت به جراحة فلیداوها بالسمن

فقال عباد: جئنا نطلب غنائمنا فجائنا بالترهات۔

امیر المومنینؑ: ان کنت کاذباً فلا اماتک اللہ حتی یدرکک غلام ثقیف،

قیل: ومن غلام ثقیف؟

امیر المومنینؑ: رجل لا یدع للہ حرمة الا انتهکها فقیل افیموت او یقتل؟

امیر المومنینؑ: یقصمه قاصم الجبارین بموت فاحش یحترق منه دبره لکثرة ما یجری من بطنه، یا اخابکر انت امرء ضعیف الرأی وما علمت انا لا ناخذ الصغیر بذنب الکبیر، وان الاموال کانت لهم قبل الفرقة وتزوجوا علی رشدة، وولدوا علی فطرة وانما لکم ما حوی عسکرکم، وما کان فی دورهم فهو میراث فان عدا احد منهم اخذناه بذنبه، وان کف عنا لم نحمل علیه ذنب غیره، یا اخابکر لقد حکمت فیهم بحکم رسول اللہ فی اهل مکة، فقسم ما حوی العسکر، ولم

قبیلہ بکر بن وائل کے ایک شخص نے کہا :

یا امیر المومنینؑ خدا کی قسم آپ نے رعیت کے ساتھ نہ ہی عدل سے کام لیا اور نہ برابر برابر تقسیم کیا۔

امیر المومنینؑ: وائے ہو تجھ پر ایسا نہیں ہے۔

سائل: کیونکہ جو کچھ تھا فوج میں تقسیم کردیا اور اموال عورتوں اور بچوں کو چھوڑ دیا

امیر المومنینؑ: اے لوگو کون ہے جس کو ہاتھوں یا نیزوں سے زخم آئے۔

سب نے کہا: ہم اپنے غنائم طلب کرنے تکالیف برداشت کرتے ہوئے آئے ہیں۔

امیر المومنینؑ: بیشک تم جھوٹے ہو پس خدا تمہیں موت نہ دیگا جب تک کہ غلام ثقیف تمھارے پاس نہ پہونچ جائے۔

عرض کیا کہ غلام ثقیف کون ہے۔

امیر المومنینؑ: وہ ایک شخص ہے جو اللہ کی طرف دعوت تو نہ دیگا بلکہ ہتک حرمت کریگا عرض کیا گیا کہ یا وہ مار ڈالیگا یا قتل کردیگا

امیر المومنینؑ: جبارین کو شکست دینے والا اس کو اچانک موت سے شکست دیگا اس کے بدن سے جو چیز کثرت سے بہتی ہوگی اس سے اسکی دبر جلتی رہے گی۔ اے بھائی بکر تم ایک کمزور رائے والے انسان ہو یا تم نے نہیں سمجھا کسی گناہ کبیرہ کی وجہ میں کسی چھوٹے کو نہیں پکڑوں گا بیشک ان کا مال جدائی سے پہلے ان ہی کا تھا۔ ہدایت کے مطابق انھوں نے ازدواج کیا تھا اور فطرت کے مطابق صاحب اولاد ہوئے۔ بتحقیق کہ تمہارے لشکر نے جو کچھ جمع کیا ہے وہ تمھارے لئے ہی ہے اور جو کچھ ان کے دور میں ہوا تھا وہ میراث ہے اگر انمیں سے ایک آدمی بھی ایسا ہو تو ہم اسکو اسکی خطا کی پاداش میں گرفتار کریں گے۔ اگر یہ ہمارے لئے کافی ہو اور کسی دوسرے کے گناہ کے عوض اسکو ذمہ دار نہ گردانیں گے اے بھائی بکر! کہ کو میں نے حکم رسولؐ کے مطابق حکم دیا تھا اور جو کچھ لشکر

يتعرض لما سوى ذلك. وانما اتبعت اثره
حذو النعل بالنعل، يا اخا بكر اما علمت
ان دار الحرب يحل ما فيها وان دار الهجرة
يحرم ما فيها الا بالحق، ما فمهلا مهلا
رحمكم الله فان لم تصدقوني واكثرتم
علي. وذلك انه تكلم في هذا غير
واحد - فايكم ياخذ عائشة بسهمه؟
فقالوا: يا امير المومنينؑ اصبت واخطانا
وعلمت جهلنا، فنحن نستغفر الله
تعالى ونادى الناس من كل جانب:
اصبت يا امير المومنينؑ، اصاب الله بك
الرشاد والسداد.

نے جمع کیا تھا تقسیم کر دیا جو کچھ میں نے کیا تھا اس سے کسی نے تعریض نہیں کی
بتحقیق کہ میں نے انکے (رسولؐ کے) آثار کا برابر اتباع کیا اور ہر چیز برابر برابر تقسیم کی
اے بھائی بکر میں جانتا ہوں کہ دار الحرب ہر چیز کو حلال کر دیتا ہے جو اس میں ہے
اور دار الھجرت سوائے حق کے ہر چیز کو حرام کر دیتا ہے جو اس میں ہے پس ٹھہر جاؤ
جلدی نہ کرو خدا تم پر رحم کرے بتحقیق کہ تم نے میری تصدیق نہ کی اور میری
مخالفت پر ٹوٹ پڑے اس لئے کہ تم نے اس بارے میں میرے سوا بہت لوگوں سے گفتگو
کی ہے پس تم میں سے کون عائشہ کو اپنے حصہ میں لے گا۔
سب نے کہا: یا امیر المومنینؑ آپؑ نے صحیح فرمایا اور ہم نے خطا کی اور
اب اپنے جہل سے واقف ہوئے اور ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتے
ہیں ہر جانب سے لوگوں نے آواز دی کہ آپ نے درست فرمایا
یا امیر المومنینؑ خدا نے آپکے ذریعہ درستی اور ہدایت عطا فرمائی

عباد نے کہا کہ اے لوگو خدا کی قسم رسول اللہؐ نے امیر المومنینؑ کو علم منایا و قضایا و فصل الخطاب وغیرہ سکھایا اور فرمایا تھا کہ تمہاری منزلت مجھ سے ایسی ہی ہے جیسی ہارون کو موسیٰ سے تھی۔

حضرت امیر المومنین نے فرمایا:—

انظروا رحمكم الله ما تومرون
فامضوا له، فان العالم اعلم بما ياتي به
من الجاهل الخسيس الاخس، فاني حاملكم
ان شاء الله ان اطعتموني على سبيل النجاة
وان كان فيه مشقة شديدة، ومرارة
عديدة والدنيا حلوة الحلاوة لمن
اغتر بها من الشقاوة والندامة عما
قليل. ثم اني اخبركم ان جيلا من
بني اسرائيل امرهم نبيهم ان لا
يشربوا من النهر فلجوا في ترك امره
فشربوا منه الا قليل منهم، فكونوا

امیر المومنینؑ

خدا تم پر رحم کرے غور تو کرو کہ تم کس بات کا حکم دیتے
ہو پس اس پر عمل بھی کرو۔ بتحقیق کہ عالم بہ نسبت خسیس ترین جاہل کے
زیادہ جاننے والا ہوتا ہے۔ انشاء اللہ میں تمہیں
راہ نجات پر لے چلوں گا اگر تم میری اطاعت کرو خواہ اس میں کتنی ہی
مشقتیں اور تلخیاں کیوں نہ ہوں۔ دنیا اسکو بہت ہی شیریں معلوم
ہوتی ہے جو شقاوت اور ندامت کیساتھ اس کا فریفتہ ہو مگر بہت
کم۔ پھر میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو انکے نبی
نے حکم دیا تھا کہ نہر کا پانی نہ پئیں پس انھوں نے حکم کے ماننے میں
جھگڑا کیا اور نہر سے تھوڑا سا پانی پیا۔ پس خدا نے ان لوگوں
پر رحم کیا جنھوں نے اپنے نبی کی اطاعت کی تھی اور اپنے رب کا گناہ
نہ کیا تھا مگر عائشہ نے عورتوں کی رائے کا ادراک کیا اور

رحمکم اللہ من اولئک الذین اطاعوا نبیھم ولم یعصوا ربھم واما عائشۃ فادرکھا رایٔ النساء، ولھا بعد ذلک حرمتھا الاولیٰ و الحساب علی اللہ یعفو ممن یشاء ویعذب من یشاء

سب تھے اسی حرمت کو اختیار کرلیا جس کا اللہ کے پاس حساب ہے خدا جسے چاہے معاف کردے اور جسے چاہے معذب کرے۔

اصبغ بن بناتہ سے مروی ہے کہ یوم جمل ایک شخص نے آکر سوال کیا کہ :۔

یا امیرالمومنینؑ کبر القوم وکبرنا، وھلل القوم وھللنا، وصلی القوم وصلینا، فعلی ما تقاتلھم؟

یا امیرالمومنینؑ قوم کا بزرگ اور ہمارا بزرگ اور قوم میں تسبیح خدا کرنے والا اور ہمارا تسبیح کنندہ اور قوم کے عبادت گذار اور ہم میں کے عبادت گذاروں کو آپ نے کس طرح قتل کیا۔

امیرالمومنینؑ : علی ما انزل اللہ جل ذکرہ فی کتابہ

امیرالمومنینؑ : خدا اس حکم پر جس کو اس نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے۔

قال : یا امیرالمومنینؑ لیس کل ما انزل اللہ فی کتابہ اعلمہ فعلمنیہ۔

اصبغ : یا امیرالمومنینؑ جو کچھ خدا نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے میں نہیں جانتا آپؑ تعلیم دیجئے۔

امیرالمومنینؑ : ما انزل اللہ فی سورۃ البقرہ

امیرالمومنینؑ : اللہ نے جو سورہ بقرہ میں فرمایا ہے

قال : یا امیرالمومنینؑ لیس کل ما انزل اللہ فی سورۃ البقرۃ اعلمہ فعلمنیہ

اصبغ : یا امیرالمومنینؑ خدا نے جو کچھ سورہ بقرہ میں نازل فرمایا میں نہیں جانتا آپ تعلیم دیجئے۔

امیرالمومنینؑ : ھذہ الآیۃ "تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض منھم من کلم اللہ ورفع بعضھم درجات واتینا عیسی بن مریم البینات وایدناہ بروح القدس ولو شاء اللہ ما اقتتل الذین من بعدھم من بعد ما جاءتھم البینات ولکن اختلفوا فمنھم من آمن ومنھم من کفر ولو شاء اللہ ما اقتتلوا ولکن اللہ یفعل ما یرید" (سورہ بقرۃ ۲۵۳) فنحن الذین آمنا وھم الذین کفروا۔

امیرالمومنینؑ : یہ آیت "ان رسولوں میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ان میں سے ایسے بھی ہیں جن سے خدا نے کلام کیا اور بعض کے درجے بڑھائے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس کے ذریعہ ان کی مدد کی اور اگر خدا کو منظور ہوتا تو وہ لوگ بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلی دلیلیں آچکی تھیں ان پیغمبروں کے بعد نہ لڑتے لیکن انھوں نے انھوں نے اختلاف کیا پھر ان میں سے کوئی ایمان لایا اور کوئی کافر ہوگیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ قتال نہ کرتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے" (سورہ بقرہ ۲۵۳) بس ہم وہ لوگ ہے جنھوں نے ایمان لایا اور وہ لوگ وہ ہیں جنھوں نے کفر کیا

اصبغ : کفر القوم ورب الکعبۃ

اصبغ : رب کعبہ کی قسم قوم نے کفر کیا۔

جنگ جمل کے بعد ایک شخص نے سوال کیا کہ :۔

یا امیر المومنینؑ رایت فی هذه الواقعة امراً هالنی من روح قد بانت وجثة قد زالت ونفس قد فاتت، لا اعرف فیهم مشرکاً باللہ تعالیٰ، فاللہ اللہ مما یجللنی من هذا ان یک شراً فهذا نتلقی بالتوبه، وان یک خیراً ازددنا منه اخبرنی عن امرک هذا الذی انت علیه، افتنة عرضت لک فانت تنفح الناس بسیفک ام شیئ خصک به رسول اللہ؟

امیر المومنینؑ: اذن اخبرک، اذن انبئک اذن احدثک، ان ناسا من المشرکین اتوا رسول اللہ واسلموا ثم قالوا لابی بکر استاذن لنا علی رسول اللہ حتی ناتی قومنا فناخذ اموالنا ثم نرجع فدخل ابوبکر علی رسول اللہ فاستاذن لهم، فقال عمر یا رسول اللہ انرجع من الاسلام الی الکفر؟

امیر المومنینؑ: وما علمک یا عمر ان ینطلقوا فیاتوا بمثلهم معهم من قومهم ثم انهم اتوا ابابکر فی العام المقبل فسالوه ان یستاذن لهم علی النبی فاستاذن لهم وعند عمر فقال بمثل قوله فغضب رسول اللہ

ثم قالؐ: واللہ ما اراکم تنتهون حتی یبعث اللہ علیکم رجلا من قریش یدعوکم

سائل :۔

یا امیر المومنینؑ اس واقعہ میں میں نے ایک امر دیکھا کہ جس نے میری روح کو جھنجوڑ دیا وہ مجھ سے علیحدہ ہو گئی اور جسم جدا ہو گیا اور نفس فوت ہو گیا میں اُن میں پہچان نہ سکا کہ مشرک باللہ کون ہے پس خدا نے اس میں سے میرے لئے جو قرار دیا ہے اگر یہ شر ہے تو اس سے توبہ کرتا ہوں اور اگر یہ خیر ہے تو اللہ اُسے زیادہ کرے آپ اپنے امر سے باخبر فرمایئے اور جس مرحلہ میں آپ ہیں اس سے مطلع فرمایئے کہ جو کچھ میں نے عرض کیا کہیں فتنہ تو نہیں ہے۔ آپ وضاحت کریں کہ آپ لوگوں کو اپنی تلوار سے دفع کرتے ہیں یا اس چیز سے جسے رسول اللہؐ نے آپ سے مخصوص فرمایا ہے

امیر المومنینؑ : سن لے میں تجھے خبر دیتا ہوں سن لے میں تجھے اطلاع دیتا ہوں، سن لے میں تجھ سے بیان کرتا ہوں کہ مشرکین سے کچھ لوگ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے پھر ابوبکر سے کہا کہ آپ رسول اللہ سے ہمکو اجازت دلا دیں تاکہ ہماری قوم آئے اور اپنا مال لے لے اور پھر ہم واپس چلے جائیں پس ابوبکر نے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے لئے اجازت مانگی اور حضرت عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اسلام سے کفر کی طرف پلٹ جائیں ؟

امیر المومنینؑ :۔ اے عمر تم نہیں جانتے کہ وہ آزاد شدگان ہیں اور اپنی قوم کے اپنے امثال کے ساتھ حاضری دے رہے ہیں انہوں نے دوسرے سال ابوبکر کے پاس پہونچکر سوال کیا کہ نبی کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت دلائیں اور انھیں اجازت دلا دی گئی وہاں عمر موجود تھے انھوں نے تجاوز کیا اور پھر وہی بات کہی تب رسول اللہ غضبناک ہو گئے اور فرمایا: خدا کی قسم میں نہیں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ باز رہو گے یہاں تک کہ خدا قریش سے تم لوگوں پر ایک مرد کو مبعوث کریگا

الی للہ فتختلفون عنه اختلاف الغنم الشیء د، فقال له ابو بکر فداک ابی وامی یا رسول الله انا هو؟

قالؑ: لا، قال عمر: فمن هو یا رسول الله؟ فاومی الی وانا اخصف نعل رسول الله وقال" هو خاصف النعل عند کما ابن امی واخی وصاحبی ومبرئ ذمتی والمؤدی عنی دینی وعداتی والمبلغ عنی رسالاتی ومعلم الناس من بعدی ومبینهم من تاویل القرآن مالا یعلمون"۔

فقال الرجل بالکفی منک بهذا یا امیرالمومنینؑ:

(احتجاج طبرسی ج-۱)

جو تم کو خدا کی طرف دعوت دے گا اور تم لوگ بھاگنے والی بکریوں کی طرح اُس مرد سے اختلاف کر کے بھاگو گے۔ ابو بکر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں کیا وہ مرد میں ہوں؟ فرمایاؐ کہ نہیں، پھر عمر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ مرد کون ہوگا پس حضرتؐ نے میری طرف اشارہ کیا جبکہ میں رسول اللہ کی نعل میں ٹانکا لگا رہا تھا اور فرمایا کہ وہ جو تمہاری نظر میں میری نعل میں ٹانکا لگا رہا ہے وہ میرا ابن عم میرا بھائی میرا ساتھی مجھے اپنی ذمہ داری سے بری کرنے والا میرے دین کا میری جانب سے ادا کرنے والا ہمسر میری جانب سے میری رسالت کا پہونچانے والا اور میرے بعد بندگان خدا کا معلم اور انکے لئے اس تاویل قرآن کا بیان کرنیوالا ہے جسکو بندگان خدا نہیں جانتے پس اس شخص نے کہا کہ یا امیرالمومنینؑ آپکے متعلق میرے لئے یہ کافی ہے۔

احتجاج

۹ - علی من قال بالرّای فی الشّرع

روی عن امیرالمومنین علیه السلام انه قال:-

ترد علی احدهم القضیة فی حکم من الاحکام فیحکم فیها برأیه، ثم ترد تلک القضیه بعینها علی غیره فیحکم فیها بخلاف قوله ثم یجتمع القضاة بذلک عند الامام الذی استقضاهم فیصوب آرائهم جمیعاً والههم واحد ونبیهم واحد، وکتابهم واحد، افامرهم الله سبحانه بالاختلاف فاطاعوه، ام نهاهم عنه فعصوه، ام انزل الله دیناً ناقصاً

مروی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:-

کسی قاضی کے پاس کوئی قضیہ پیش کیا جاتا ہے تو وہ اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہے۔ پھر اسی قضیہ کو دوسرے قاضی کے پاس پیش کیا جائے تو وہ پہلے قاضی کے فیصلہ کے خلاف فیصلہ کرتا ہے پھر تمام قاضی اس امام کے پاس جمع ہوتے ہیں جس نے ان کو قاضی بنایا تھا اور وہ ان کی رائے کو درست کرتا ہے جن کا اللہ ایک، نبی ایک اور کتاب ایک ہے تو کیا خدا نے انھیں اختلاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ پس اس کی اطاعت کر رہے لیکن وہ نافرمانی کر کے عصیان کرتے ہیں۔ کیا اللہ نے ناقص دین نازل فرمایا ہے اور آاس کو کامل کرنا چاہتے ہیں یا یہ اللہ کے

فاستعان بهم على اتمامه ام كانوا شركاء له فلهم ان يقولوا وعليه ان يرضى، ام انزل الله سبحانه دينا تاما فقصر الرسول عن تبليغه وادائه، والله سبحانه يقول "ما فرطنا في الكتاب من شئ" (انعام ۳۸) "وفيه تبيان كل شئ" وذكر ان الكتاب يصدق بعضه بعضا، وانه لا اختلاف فيه فقال سبحانه "ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا" وان القرآن ظاهره انيق، وباطنه عميق لا تفنى عجائبه ولا تنقضي غرائبه، ولا تكشف الظلمات الا به۔

(كتاب الاحتجاج ص ۳۸۹)

قال امير المومنين ع: ان ابغض الخلائق الى الله تعالى رجلان: رجل وكله الله الى نفسه فهو جائر عن قصد السبيل، سائر بغير علم ولا دليل، مشغوف بكلام بدعة ودعاء ضلالة فهو فتنة لمن افتتن به، ضال عن هدى من كان قبله، مضل لمن اقتدى به في حياته وبعد وفاته، حمال خطايا غيره، رهن بخطيئته۔

ورجل قمش جهلا، فوضع في جهال الامة، غار في اغباش الفتنة، قد لهج منها بالصوم والصلاة عمي في عقد الهدنة، سماه الله: عاريا منسلخا وسماه اشباه الناس: عالما وليس به، ولما يغن في

شریک ہیں جو کہتے ہیں کہ انھیں حق ہے کہ ایسا کہیں اور وہ اس کو مان لے یا اللہ نے دین کامل نازل فرمایا مگر رسولؐ نے اس تبلیغ میں کوتاہی کی اور پورا نہ پہونچایا۔

خدا کی قسم وہ فرماتا ہے کہ:۔

"ہم نے کتاب میں کسی قسم کی کمی نہیں کی" (انعام ۳۸)

ونیز فرمایا کہ "اس میں ہر چیز کا واضح بیان اور ذکر ہے"۔ بتحقیق کہ اس کتاب کا ایک حصہ دوسرے کی تصدیق کرتا ہے اور اس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے۔ ونیز خدا نے فرمایا کہ "اگر یہ کتاب خدا کے علاوہ کہیں اور سے نازل ہوتی تو اس میں کثیر اختلاف پایا جاتا" قرآن کا ظاہر تو خوش آئند اور اچھا ہے اور اس کا باطن بہت گہرا ہے اس کی عجیب باتیں لا فانی ہیں اور غریب یعنی نادر باتیں ختم ہونیوالی نہیں۔ تاریکیوں کو مٹایا نہیں جا سکتا مگر اس کتاب سے۔

امیر المومنینؑ: اللہ کے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ مبغوض (قابل نفرت وبغض) دو آدمی ہیں ایک وہ جس کو خدا نے اپنا وکیل بنایا اور وہ اعتدال کے راستہ کو چھوڑ کر بغیر کسی دلیل کے باطل کے راستہ پر چلے اور کلام بدعت میں دیوانہ وار چلے اور اس کو گمراہی کی دعوت دے پس ایسا شخص ایک فتنہ ہے جو بھی اس فتنہ میں مبتلا ہوا وہ ہدایت سے گمراہ ہے اور اسکو گمراہ کرتا ہے جو اسکی حیات میں اور اس کے مرنے کے بعد اس کی تقلید کرتا ہے وہ دوسروں کی خطاؤں کا حامل اور اپنی خطاؤں کا مرہون رہتا ہے

دوسرا وہ شخص ہے جو جہالت میں غرق ہے وہ امت کے جاہلوں ہی میں رہنے کے قابل ہے اور فتنہ وفساد کی تاریکیوں میں پھنسا ہوا ہے۔ صوم وصلوٰۃ کے لئے نیند اور سستی میں مبتلا ہے اللہ نے ایسے آدمی کا نام برہنہ اور کھال اترا رکھا ہے اور انسان صورت لوگوں نے اسکا نام عالم رکھا ہے حالانکہ وہ عالم

العلم يوماً سالماً بكّر فاستكثر من جمع ما قلّ منه خير مما كثر، حتى اذا ارتوى من آجن، واكثر من غير طائل جلس بين الناس مفتياً، قاضياً ضامناً لتلخيص ما التبس على غيره، ان خالف من سبقه لم يأمن من نقض حكمه من يأتي من بعده، كفعله بمن كان قبله فان نزلت به احدى المبهمات هيّأ لها حشواً رثاً من رأيه، ثم قطع به، فهو من لبس الشبهات في مثل نسج العنكبوت، خبّاط جهالات، ركّاب عشوات، ومفتاح شبهات فهو لا يدري اصاب الحق ام اخطأ، ان اصاب خاف ان يكون قد اخطأ، وان اخطأ رجا ان يكون قد اصاب، فهو من رأيه في مثل نسج غزل العنكبوت الذي اذا مرّت به النار لم يعلم بها، لم يعضّ على العلم بضرس قاطع، فيغنم بذري الروايات اذراء الريح الهشيم ولا ملي والله باصدار ما ورد عليه، لا يحسب العلم في شئ مما انكره، ولا يرى ان من وراء ما ذهب فيه مذهب ناطق ما بلغ منه هباً لغيره، وان قاس شيئاً بشئ لم يكذب رأيه كيلا يقال له: لا يعلم شيئاً وان خالف قاضياً سبقه لم يؤمن فضيحته حين خالفه، وان اظلم عليه امر اكتتم به لما يعلم من جهل نفسه، تصرخ من جور قضائه الدماء وتعج منه المواريث الى الله اشكو معشراً يعيشون جهالاً، ويموتون ضلالاً، لا يعتذر مما لا

نہیں ہے اور ایک دن کے لئے بھی اسے علم کی دولت نہیں ملی۔
وہ اپنا تحفظ کرتے ہوئے چاہتا ہے کہ اس کے پاس جو تھوڑا سا بہت علم ہے اس کو زیادہ اچھا کر کے ظاہر کرے

اور اکثر بغیر کسی فائدہ کے وہ غیروں کے درمیان مفتی و قاضی بنکر بیٹھتا ہے تاکہ اس چیز کو خالص کر کے بتائے جس پر دوسروں کو شبہ ہے اور وہ اس کی ضمانت دیتا ہے اگر اس نے اپنے سابق قاضی کی مخالفت کی ہے تو اس بات سے خائف رہتا ہے کہ اس کے بعد کا آنے والا کہیں اس کی بات کو رد نہ کردے جیسا کہ اس کا فعل اس کے قبل والے سے تھا۔ اگر اس کے پاس کوئی مبہم بات آجائے تو اسکو اپنی رائے سے جواب دیتا ہے پھر اس کو کاٹ بھی دیتا ہے پس اسکا شمار ایسے لوگوں میں ہے جو شبہات کا لباس پہنے ہوں جو مکڑی کے جالے کے مثل جہالت اور خبط میں مبتلا، اندھی اونٹنیوں پر سوار اور شبہات کے رفع کرنے کے مدعی ہیں وہ نہیں جانتا کہ حق اس کو ملا بھی یا اس نے غلطی کی اگر اس نے پایا بھی تو خوف کرتا ہے کہ اس نے خطا کی اور اگر اس نے خطا کی بھی تو امید رکھتا ہے کہ ممکن ہے وہ صحیح ہو پس وہ اپنی رائے میں مکڑی کے جالا تننے کی مانند ہے۔ ایسا جالا کہ اگر وہاں سے آگ کا گذر ہو جائے تو اس کا نام تک باقی نہ رہے۔ اس نے علم کو یقین کے ڈاڑھ سے نہیں چبایا (یعنی صحیح طریقہ سے علم حاصل نہ کیا) پس یہ روایت کے ذرات کو ایسا لوٹتا ہے جیسا کہ ہوا خس و خاشاک اڑا لیجاتی ہے۔ خدا کی قسم میں تمکو وہ لکھا دونگا جو اس کے لئے وارد ہوا ہے۔ علم میں کوئی ایسی شئے نہیں ملے گی جس سے کوئی انکار کرسکے اور کسی مخالفت کرنوالے یا بات کرنوالے کو نہیں پائیگا اس سے اسکے طریقہ کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ملا اور اگر اس نے کسی بات کے متعلق قیاس کیا تو اپنی رائے کی تکذیب نہیں کرتا تاکہ اسکے لئے یہ نہ کہا جائے کہ کچھ نہیں جانتا اور اگر اس نے اپنے سابقہ ماضی کی مخالفت کی تو مخالفت کے وقت اسکی فضیحت کرنے میں مامون نہیں تھا اگر کوئی امر اس پر تاریک

يعلم فيسلم، وتولول منه الفتيا وتبكي منه المواريث ويحلل بقضائه الفرج الحرام ويحرم بقضائه الفرج الحلال، ويأخذ المال من اهله فيدفعه الى غير اهله۔

وروى انه صلوات الله عليه قال بعد ذلك:

ايها الناس عليكم بالطاعة والمعرفة بمن لا تعتذرون بجهالته، فان العلم الذي هبط به آدم وجميع ما فضلت به النبيون الى خاتم النبيين في عترة نبيكم محمد فانى يتاه بكم؟ بل اين تذهبون؟ يا من نسخ من اصلاب اصحاب السفينة! هذه مثلها فيكم فاركبوها، فكما نجى في هاتيك من نجى فكذلك ينجو في هذه من دخلها، انا رهين بذلك قسماً حقاً وما انا من المتكلفين، والويل لمن تخلف
قسم الويل لمن تخلف
اما بلغكم ما قال فيكم نبيكم حيث يقول في حجة الوداع۔ "انى تارك فيكم الثقلين ما ان تمسكتم بهما لن تضلوا، كتاب الله وعترتي اهلبيتي وانهما لن يفترقا حتى يردا على الحوض فانظروا كيف تخلفوني فيهما" الا هذا عذب فرات فاشربوا منه وهذا ملح اجاج فاجتنبوا

(كتاب الاحتجاج ج۔۱)

(یعنی سمجھ میں نہ آئے) تو اس کو چھپا لیتا ہے تاکہ اس کی جہالت کا کسی کو علم نہ ہو۔ اسکے فیصلے کے ظلم سے خون بہتے ہیں میراثیں اللہ سے شکوہ کرینگی۔ مجھے ان لوگوں سے شکایت ہے جو جہالت میں زندگی گزارتے ہیں اور گمراہ مرتے ہیں وہ اس بات سے معذرت نہیں چاہتے جو وہ نہیں جانتے تاکہ وہ بچے رہیں ایسے قاضی کے فتوے واویلا مچاتے ہیں اور میراثیں روتی ہیں انکے فیصلے حرام فرجوں کو حلال اور حلال فرجوں کو حرام کر دیتے ہیں۔ وہ صاحب مال سے مال لیکر غیر کو دیدیتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ:۔

اے لوگو تم پر ان لوگوں کی طاعت و معرفت لازم ہے جو اپنی جہالت کا عذر نہیں کرتے در حقیقت علم وہ ہے جس کو آدم لیکر آئے تھے اور وہ تمام باتیں علم ہیں جس سے تمام نبیوں کو خاتم الانبیاء تک فضیلت دی گئی جو تمہارے نبی محمدؐ کی عترت میں بھی موجود ہے۔ پس یہ تمہارے پاس کہاں سے آرہا ہے اور تم کہاں جا رہے ہو۔ اے وہ لوگو جو اصحاب سفینہ کی اولاد میں لکھے گئے ہیں یہ تمہارے لئے اس کے مثل ہیں۔ پس اسمیں سوار ہو جاؤ جیسا کہ اس میں سوار ہونے والوں کو نجات ملی تھی یہاں بھی انہی کو نجات ملیگی جو اس میں داخل ہوں گے آگاہ ہو جاؤ کہ میں اس کے ساتھ رہن ہوں (یعنی نجات دلانیوالا ہوں)۔

قسم ہے میں سچ کہتا ہوں میں تکلیف کرنیوالوں میں نہیں بلکہ افسوس ہے اسکے لئے کہ جس نے تخلف کیا مزید افسوس ہے جس نے تخلف کیا اس سے جو تمہارے لئے نبیؐ نے فرمایا تھا یا وہ تمہیں نہیں ملا جیسا کہ حجۃ الوداع میں فرمایا تھا کہ میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم ان دونوں سے متمسک رہو گے ہرگز گمراہ نہو گے یہ کتاب خدا اور میری عترت اہلبیت ہے یہ دونوں ہرگز علیحدہ نہونگے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں تو دیکھو کسطرح مجھسے ان دونوں کے بارے میں تم نے اختلاف کیا آگاہ ہو جاؤ کہ یہ میٹھے پانی کا چشمہ ہے اس میں سے پیو اور یہ کھاری پانی ہے اس سے بچو۔

موت کی حقیقت

ایک شخص نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے عرض کیا کہ موت کے متعلق کچھ فرمائیں۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ تونے ایسے شخص سے سوال کیا ہے جو موت سے اچھی طرح واقف ہے:

فقال علی الخبیر سقطتم هو احد امور ثلثة یرد علیه اما بشارة بنعیم الابد واما بشارة بعذاب الابد واما تخویف و تهویل وامر مبهم لایدری من ای الفرق هو اما ولیّنا والمطیع لامرنا فهو المبشر بنعیم الابد و اما عدونا والمخالف لامرنا فهو المبشر بعذاب الابد واما المبهم امره الذی لایدری ما حاله فهو المومن المسرف علی نفسه لایدری ما یؤل الیه حاله یاتیه الخبر مبهما مخوفاً ثم لن یسویه الله باعدائنا ولکن یخرجه من النار بشفاعتنا فاعملوا واطیعوا ولا تتکلوا ولا تستصغروا عقوبة الله فان من المسرفین من لا تلحقه شفاعتنا الا بعد عذاب الله بثلثمائة الف سنة

(از احسن الفوائد ص۲۰۸ فی شرح العقاید از شیخ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ ابن بابویہ قمی)

جب کسی کو موت آتی ہے تو تین باتوں میں سے ایک ضرور ہوتی ہے یا تو اسے دائمی نعمتوں کی خوشخبری دی جاتی ہے یا ابدی عذاب کی خوشخبری دی جاتی ہے یا مرنے والے پر خوف و دہشت طاری کی جاتی ہے اور اس کا امر مبہم رکھا جاتا ہے۔ اسے اس کا علم ہی نہ ہوگا کہ وہ کس گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جو شخص ہمارا محب اور ہمارا مطیع ہوگا اس کو دائمی نعمتوں کی خوشخبری دی جائے گی اور ہمارے دشمنوں کو ابدی عذاب کی خبر سنائی جائے گی۔ مگر جس شخص کا امر مبہم ہو اور اسے اپنے انجام کی خبر تک نہ ہو وہ ایسا مومن ہوگا جس نے اپنے نفس پر خدا کی نافرمانی کی وجہ زیادتی کی ہو وہ جانتا نہ ہوگا اس کا انجام کیا ہوگا اس کے پاس خوفناک اور مبہم خبریں آتی رہیں گی۔ خداوند عالم ایسے شخص کو ہمارے دشمنوں کے ساتھ نہ لائے گا بلکہ اس کو ہماری شفاعت کے ذریعہ دوزخ سے آزاد کریگا۔ پس تم لوگ نیک کام کرو خدا کی اطاعت کرو، اپنے پر بھروسہ کرکے بیٹھ نہ جاؤ اور خدا کے عذاب کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ مسرفین میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جن کو ہماری شفاعتؑ نہ ملے گی مگر تین تین لاکھ سال عذاب الٰہی میں گرفتار رہنے کے بعد اس کے بعد وہ جہنم سے نجات پائیں گے۔

نوٹ: ۱۔ ایک شخص نے امام حسن علیہ السلام سے سوال کیا کہ موت کیا ہے جس سے لوگ بے خبر ہیں۔ حضرتؑ نے جواب دیا کہ مومنین کے لئے موت باعث خوشی ہے کیونکہ موت ہی کی وجہ وہ دنیاوی مصائب سے چھٹکارا پاکر خدا کی ابدی نعمتوں کی طرف منتقل ہوتے ہیں اور کافروں کے لئے موت مصیبت عظیم ہے اس لئے موت ہی ان کو دنیاوی نعمتوں سے ایسی آگ کی طرف لیجاتی ہے جو نہ کبھی بجھے گی اور نہ کبھی ختم ہوگی۔

۲۔ یوم عاشورہ جب امام حسین علیہ السلام کے بعض اصحاب آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو حضرت کو موت کی پرواہ تک نہیں تو حضرتؑ

نے فرمایا کہ اے شریف زادو صبر کرو موت ایک پل کی مانند ہے جو تمہیں اس سختی اور ہولناک مصیبت سے پاک کر کے وسیع و عریض باغات اور ابدی نعمتوں میں پہونچا دے گی۔ تم میں کون شخص ایسا ہے جو اس دنیا کے قیدخانہ سے رہا ہو کر جنت کے عالی شان محلوں میں جانا پسند نہ کرتا ہو، تمہارے ان دشمنوں کی مثال ایسے شخص کی جیسی ہے جو عظیم الشان محلوں سے نکل کر قیدخانہ اور دردناک عذاب کی طرف منتقل ہو۔ میرے جد رسالت مآبؐ نے فرمایا ہے کہ دنیا مومن کے لئے قیدخانہ ہے اور کافر کے لئے جنت۔ اور موت مومنوں کے لئے جنت میں جانے اور کافروں کے لئے دوزخ کے گھاٹ اترنے کے لئے ایک پل ہے۔ میرے پدر بزرگوار نے کبھی جھوٹ بولا اور نہ میں۔

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ موت کیا ہے۔ حضرتؑ نے جواب دیا کہ موت نیند کی مانند ہے جو ہر رات تمکو آتی ہے مگر اس کی مدت اتنی دراز ہے کہ قیامت سے پہلے تم بیدار نہ ہوگے۔ بعض لوگوں کو خواب میں دل خوش کن چیزیں دیکھنے سے اسقدر فرحت و سرور حاصل ہوتا ہے جو تمہارے اندازہ سے باہر ہے اور بعض کو مختلف ہولناک چیزوں کے مشاہدہ سے اس قدر پریشانی اور رنج حاصل ہوتا ہے جس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ تم خود ہی اندازہ لگاؤ کہ موت کے وقت جبکہ حقیقی ثواب یا عذاب کا سامنا ہوگا اس وقت مرنے والے کی خوشی یا غم کی کیا کیفیت ہوگی۔ یہ موت ہے تم اس کے لئے تیار ہو جاؤ۔

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ مومن کے لئے موت خوشبو کی مانند ہے جس کی عطر بیز ہوا کے سونگھنے سے انسان سو جاتا ہے اور اس کی تمام تکان اور تکلیف یکسر ختم ہو جاتی ہے اور کافروں کے لئے موت اس طرح ہے جیسے کسی کو بچھو اور سانپ کاٹ کھاتے ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہے۔

کسی نے عرض کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ موت کی سختی آرہ سے چیرنے، قینچی سے کترنے، پتھر سے کوٹنے اور آنکھ میں چکی کی کیلی گھمانے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ ہاں بعض کافروں اور گنہگاروں کی حالت موت کیوقت ایسی ہی ہوتی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ان میں سے بعض اپنی اس حالت کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں۔ ان کے لئے دنیا کے عذاب سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے۔

ایک شخص نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ بعض کفار پر نزع کیوقت جان کنی آسان ہو جاتی ہے اور ہوش کی حالت میں باتیں کرتے کرتے مر جاتے ہیں اور بعض مومنین کی بھی یہی حالت ہوتی ہے مگر اس کے برعکس بعض مومن اور بعض کافر نزع کیوقت موت کے شدائد سے دوچار ہوتے ہیں۔ حضرتؑ نے جواب دیا کہ جن مومنین کو موت کیوقت راحت نصیب ہوتی ہے ان کے ثواب میں اسی وقت سے عجلت ہو جاتی ہے اور جس مومن پر وقت نزع کچھ سختی ہوتی ہے وہ اس کے گناہوں میں تخفیف کا سبب اور کفارہ بن جاتی ہے جس سے وہ پاک و صاف اور طیب و طاہر ہو کر ثواب کا مستحق ہو کر میدان حشر میں داخل ہوتا ہے پھر اس کے ذمہ کوئی ایسا گناہ باقی نہیں رہتا جس کی وجہ سے وہ ثواب الٰہی سے محروم رہے۔ اور بعض کافروں پر جو موت کی آسانی ہوتی ہے یہ اسکی دنیاوی نیکیوں کا عاجل حقیقی بدلہ ہے جس کے بعد وہ اس قابل نہیں رہتا کہ قیامت میں رحمت خداوندی سے کچھ حصہ نصیب ہو یا اس کے مبتلائے عذاب ہونے میں کوئی چیز مانع ہو۔ موت کیوقت جن کافروں پر سختی ہوتی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ

انھوں نے اپنے اعمال خیر کا بدلہ دنیا ہی میں حاصل کر لیا ہوتا ہے اس لئے ان پر عذاب خداوندی کی ابتدا یہیں سے ہو جاتی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ خداوند کریم عادل ہے کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے جو نزع کی حالت میں تھا اور کسی بات کرنے والے کو جواب نہ دیتا تھا۔ حضرتؑ سے اصحاب خانہ نے عرض کیا کہ ابن رسول اللہ ہم اپنے ساتھی کی حالت اور موت کی کیفیت معلوم کرنا چاہتے ہیں حضرتؑ نے فرمایا کہ موت مومنینؑ کو پاک کرنیوالی ہے۔ یہ مومن کے لئے آخری صدمہ اور کفارہ ہے۔ یہی موت کافروں کی نیکیاں ختم کر دیتی ہے اور ان کے لئے آخری لذت آخری راحت اور ان کے اعمال خیر کی آخری جزا ہے۔ تمہارا دوست گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا ہے جو پاک ہونے کا حق ہے اور تمام گناہوں کی آلائش سے اس طرح پاک ہو گیا ہے جیسا کہ میل کچیل سے کپڑا پاک و صاف ہو جاتا ہے اور ہم اہل بیت کیساتھ ہمارے ابدی محلوں میں ہمیشہ کی زندگی گزارنے کے قابل ہو چکا ہے

۶۔ امام علی رضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک شخص بیمار ہو گیا اور حضرتؑ اس کے پاس مزاج پرسی کیلئے تشریف لے گئے اور پوچھا کہ اپنے کو کیسا پاتے ہو اس نے جواب دیا کہ حضور آپکے جانے کے بعد میں نے مرض کی سخت شدت جھیلی تھی۔ حضرتؑ نے پوچھا کہ کیا شدت جھیلی تھی۔ عرض کیا کہ مجھے بہت ہی رنج والم کا سامنا ہوا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ وہ موت کی حالت نہ تھی بلکہ ایک مرض تھا جس نے تجھے ڈرایا تھا۔ اس کے بعد موت کی حالت کا کچھ تعارف کرایا کہ انسان دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو موت کی وجہ راحت پاتے ہیں دوسرے وہ جن کے مرنے سے دوسرے لوگ آرام پاتے ہیں اب تم توحید و رسالتؐ اور ہماری ولایت کا اقرار کر کے تجدید عہد کر لو تاکہ تمھیں راحت نصیب ہو۔ پس اس شخص نے ایسا ہی کیا۔

۷۔ امام محمدؑ تقی علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا کیا ہو گیا ہے کہ لوگ موت کو پسند نہیں کرتے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ چونکہ موت کی حقیقت اور اس کی خوبیاں ان سے پوشیدہ ہیں اس لئے یہ موت کو اچھا نہیں سمجھتے اگر یہ موت کو پہچان لیتے اور خدا کے سچے دوست ہوتے تو ضرور موت کو پسند کرتے اور جان لیتے کہ آخرت ان کے لئے دنیاوی زندگی سے بہتر ہے۔ اے بندۂ خدا کیا وجہ ہے کہ بچے اور دیوانے دوا نہیں پیتے حالانکہ یہ دوا اُن کے بدن کو پاک و صاف اور بیماری کو دور کرتی ہے۔ سائل نے جواب دیا کہ اس لئے کہ یہ لوگ دوا کے اثر سے واقف نہیں ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آنحضرتؐ صلعم کو حق کیساتھ مبعوث برسالت کیا جو شخص موت کیلئے کما حقہ ہر وقت تیار رہے موت اس کے لئے اس دوا سے بھی زیادہ سود مند ثابت ہوگی جو کسی بیمار کیلئے فائدہ مند ہوتی ہے اگر ان لوگوں کو اس بات کا علم ہو جاتا کہ موت ان کو کن کن نعمتوں تک پہونچانیوالی ہے تو وہ یقیناً موت کی خواہش کرتے جس طرح ایک عقلمند مریض اپنے جسم کی سلامتی اور دفع امراض کے لئے دوا چاہتا ہے یہ لوگ اس سے زیادہ موت کی خواہش کرتے

۸۔ امام علی نقی علیہ السلام اپنے ایک صحابی کے پاس اسوقت تشریف لے گئے جبکہ وہ موت کی دہشت ناک حالت کو دیکھ کر رو رہا تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ اے بندۂ خدا تو موت سے اس لئے خوف کھا رہا ہے کہ تو اسکی حقیقت سے واقف نہیں ہے بس بابت تیری کیا رائے ہے کہ جب تیرا لباس میلا ہو جائے اور تجھے نجاست و کثافت سے تکلیف محسوس ہونے لگے، گندگی کی وجہ زخم

اور خارش میں مبتلا ہو جائے اور اس بات کا علم بھی نہ ہو کہ حمام میں غسل کرنے سے ان تمام مصیبتوں سے نجات مل جائیگی کیا تو اس وقت حمام کرنے سے کراہت کریگا اور اپنے امراض کو دفع کرنے غسل نہ کریگا۔ عرض کیا کہ فرزند رسول ضرور غسل کروں گا حضرت نے فرمایا کہ یہ موت اسی غسل کی مانند ہے تیرے گناہوں سے جو باقی رہ گیا ہے ان سے نجات پانے اور اپنی اعمالیوں سے پاک ہونے کا یہی آخری وقت ہے تو جب موت کے گھاٹ اتر کر اس کے پار ہو جائے گا تجھے ہر رنج والم اور مصیبت وغم سے نجات مل جائیگی اور اس کے عوض ہر طرح کی خوشی اور راحت نصیب ہوگی۔

۹۔ امام حسن عسکری علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ موت کیا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ موت سے مراد ان چیزوں کی تصدیق کرنا ہے جو ابھی تک وقوع پذیر نہیں ہوئیں۔ جب مومن مرتا ہے تو وہ مردہ نہیں ہوتا بلکہ کافر مرنے کے بعد میت ہوجاتا ہے جیسا کہ کلام الٰہی میں مذکور ہے کہ وہ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے پیدا کرتا ہے یعنی مومن کو کافر سے اور کافر کو مومن سے پیدا کرتا ہے۔

حضرتؑ نے فرمایا کہ ایک شخص نے رسالت مآب کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ موت مجھے ناپسند ہے۔ آنحضرتؐ نے پوچھا کہ کیا تیرے پاس کچھ مال و دولت ہے۔ اس نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ تو اپنی زندگی میں کیا تو اس مال کو اپنی زندگی میں راہ خدا میں خرچ کر کے آگے بھیجا بھی ہے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کہ اسی لئے تجھے موت پسند نہیں ہے

فلسفہ موت وحیات

فلسفہ موت وحیات کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ :۔

"ما للانسان و للتکبر اوّلہ نطفۃ و آخرہ جیفۃ۔ لا یملک لنفسہ ضرّاً و لا نفعاً و لا موتاً و لا حیواۃ و لا نشوراً"

انسان کو تکبر سے کیا تعلق ہے جس کی ابتدا ایک گندہ نطفہ اور انتہا مردار ہے۔ وہ اس قدر کمزور و ناتوان ہے کہ نہ اپنی موت کا مالک اور نہ اپنی حیات کا اور نہ اپنے نفع ونقصان کا مالک

سوال وجواب قبر | حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا :

ولو انا اذا متنا ترکنا لکان الموت راحۃ کل شیئ ولکنا اذا متنا بعثنا و نسئل بعدہ عن کل شیئ :

سوال وجواب قبر | حضرتؑ نے فرمایا کہ :۔

اگر ایسا ہوتا کہ مرنے کے بعد ہمکو آزاد چھوڑ دیا جاتا تو پھر موت ہر زندہ آدمی کیلئے باعث راحت ہو جاتی لیکن جب ہم مر جائینگے دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اسکے بعد ہم سے ہر چیز کے متعلق سوال کیا جائیگا۔

بعد الموت | حضرتؑ نے فرمایا کہ :

"یا عباد اللہ ما بعد الموت لمن لا یغفر لہ اشد من الموت ... القبر فاحذر و ضیقہ

موت کے بعد | بندگان خدا اس کے لئے جس کو معاف نہیں کیا جائیگا موت کے بعد کا زمانہ موت سے بھی زیادہ سخت ہوگا۔ قبر کی تنگی اور ظلمت سے ڈرو۔ تحقیق کہ قبر میں

پہلی مصلحت : سلسلہ موت وحیات کی پہلی اور اہم مصلحت قدرت کے اس ارشاد سے واضح ہوتی ہے "ھو الذی خلق الموت والحیوۃ لیبلوکم

(باقی بر صفحہ آئندہ)

صنکۃ وظلمتہ ان القبر یقول کل یوم انا بیت الغربۃ انا بیت التراب انا بیت الوحشۃ انا بیت الدود والھوام والقبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النار (نہج البلاغہ)

تھی تنگی کہ نیز تنہائی اور مٹی کا مکان ہوں۔ میں وحشت کا مکان ہوں میں کیڑوں کا مکان ہوں میں حشرات الارض یعنی سانپ اور بچھوں کا مکان ہوں۔ ونیز قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

(سلسلہ صفحہ گذشتہ)

احسن عملا (ملک) یعنی خدا نے موت وحیات کو اس لئے پیدا کیا کہ یہ معلوم ہو کہ تم میں سے زیادہ اچھے کام کرنے والا کون ہے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم" (حجرات) یعنی اللہ کے پاس سب سے زیادہ مکرم وہی ہے جو سب سے زیادہ ڈرتا ہے۔

دوسری مصلحت: امام حسین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ "خط الموت علی ابن آدم کما خط القلادۃ علی جید الفتاۃ" یعنی فرزند آدم کے لئے موت اسی طرح باعث زیب وزینت ہے جس طرح ایک ہار کسی نوجوان لڑکی کی زینت ہوتا ہے۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ موت انسان کے لئے بمنزلۂ زیور کے ہے جس کے بغیر اس کا حسن وجمال نکھرتا ہی نہیں

تیسری مصلحت: اگر سلسلۂ موت نہ ہوتا تو دنیا میں جو چہل پہل اور رعنائی ودلربائی موجود ہے ختم ہو کر رہ جاتی۔ یہ سب اس جذبہ کا نتیجہ ہے کہ ہر انسان کو مرنے کا یقین ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ اسے جو کچھ یہاں کرنا ہے اسے جلد سرانجام دے لے معلوم نہیں کب فرشتۂ اجل کی نظر اس پر پڑ جائے۔

چوتھی مصلحت: موت سے انسان کو اپنے مقصد خلقت یعنی "وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون" کی تکمیل میں کافی مدد ملتی ہے اور کبر ونخوت اور حرص وہوس جیسے صفات رذیلہ کے دور کرنے میں بہت اعانت حاصل ہوتی ہے اور طلسم کبر ونخوت ٹوٹ جاتا ہے پھر بھی خدائی کا دعویٰ کرنے والے پیدا ہوئے اور اپنے انجام کو پہونچ گئے۔

عالم برزخ ائمہ طاہرینؑ نے عالم برزخ سے بہت ڈرایا ہے جو موت کے وقت سے قیامت کے روز تک ہوتا ہے۔ اس کے شدائد سے نجات حاصل کرنے ذخیرۂ اعمال کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "واللہ ما اخاف علیکم الا البرزخ فاما اذا صار الامر الینا فنحن اولی بکم" یعنی خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق جس قدر خوف وہراس ہے وہ عالم برزخ کے متعلق ہے لیکن جب قیامت کا روز ہوگا اور معاملہ ہمارے ہاتھ میں ہوگا اس وقت ہم تمھاری شفاعت کرنے کے سبب سب سے زیادہ حقدار ہیں۔ (حق الیقین)

ائمہ معصومین علیہم السلام کے ارشادات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب انسان کی روح قبض ہوتی ہے وہ میت کے ساتھ ساتھ رہتی ہے۔ میت کو دفن کرنے کے بعد روح کو دوبارہ اس کے جسم میں داخل کیا جاتا ہے اور دو فرشتے منکر ونکیر جو نہایت ڈراونی اور ہولناک صورت رکھتے ہیں اور ان کی آواز بھی بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے قبر میں داخل ہوتے ہیں بعض روایات میں ہے کہ مومن کی قبر میں جو دو فرشتے داخل ہوتے ہیں ان کا نام مبشر وبشیر ہے جو نہایت خوبصورت اور خوش آواز ہوتے ہیں جو ان کے سوالات کے صحیح جوابات دے دے اس کو

جنت کی بشارت دے کر چلے جاتے ہیں اور جسم سے روح نکال لی جاتی ہے۔ مومنین کی روحیں وادی سلام بھیج دی جاتی ہیں جہاں وہ عیش و آرام کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ نصاب، خوارج اور کفار و مشرکین کی روحیں وادی برہوت (جو یمن میں ہے) میں مبتلائے عذاب و عقاب رہتی ہیں۔

امام محمد باقر و جعفر صادق علیہم السلام نے فرمایا کہ قبر میں سوال نہیں کیا جائیگا مگر اسی سے جو خالص مومن ہو یا خالص کافر۔ راوی نے عرض کیا کہ دوسروں کے متعلق کیا ہوگا فرمایا کہ انھیں بالکل مہمل چھوڑ دیا جائے گا۔

(بحار ج ۳، اصول کافی)

فشارِ قبر: سوال و جواب کے بعد فشار کا مرحلہ ہے۔ اصول کافی میں مرقوم ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ! کیا کوئی شخص فشار قبر سے محفوظ بھی رہیگا تو حضرت نے فرمایا کہ ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ کس قدر کم ہیں وہ لوگ جو اس سے بچ سکیں گے۔

(اصول کافی)

قرب خدا کیلئے دعا

حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ اس دعا کی مداومت کریں۔

اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ ظَاہِرِیْ بِطَاعَتِکَ وَ بَاطِنِیْ بِمَحَبَّتِکَ. وَ قَلْبِیْ بِمَعْرِفَتِکَ وَ رُوْحِیْ بِمُشَاہَدَتِکَ وَ سِرِّیْ بِاسْتِقْلَالِ اتِّصَالِ حَضْرَتِکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَ سَمْعِیْ نُوْرًا وَ بَصَرِیْ نُوْرًا وَ لِسَانِیْ نُوْرًا وَ یَدِیْ نُوْرًا وَ رِجْلَیَّ نُوْرًا وَ جَمِیْعَ جَوَارِحِیْ نُوْرًا. یَا نُوْرَ الْاَنْوَارِ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْاَشْیَاءَ کَمَا ھِیَ. اَللّٰھُمَّ کُنْ وَجْھِیْ فِیْ کُلِّ وَجْہٍ وَ مَقْصَدِیْ فِیْ کُلِّ قَصْدٍ وَ غَایَتِیْ فِیْ کُلِّ سَعْیٍ وَ مَلْجَأِیْ وَ مَلَاذِیْ فِیْ کُلِّ شِدَّۃٍ وَ ھَمٍّ وَ وَکِیْلِیْ فِیْ کُلِّ اَمْرٍ وَ تَوَلَّنِیْ تَوَلِّیْ عِنَایَۃٍ وَ مَحَبَّۃٍ فِیْ کُلِّ حَالٍ۔

(بحر المعارف)

عبودیت و اسرار ربوبیت

حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا:

"اَلْعَقْلُ لِاِقَامَۃِ رَسْمِ الْعُبُوْدِیَّۃِ لَا لِاِدْرَاکِ سِرِّ الرُّبُوْبِیَّۃِ"

عقل آئین بندگی کے لئے ہے نہ کہ اسرار ربوبیت کے ادراک کے لئے۔

(۱۱)

مناجات

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْاَمَانَ یَوْمَ لَا
یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ
سَلِیْمٍ وَ اَسْئَلُکَ الْاَمَانَ یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ
عَلٰی یَدَیْہِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ
سَبِیْلًا وَ اَسْئَلُکَ الْاَمَانَ یَوْمَ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ
بِسِیْمَاھُمْ فَیُوْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ وَ
اَسْئَلُکَ الْاَمَانَ یَوْمَ لَا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِہٖ
وَلَا مَوْلُوْدٌ ھُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِہٖ شَیْئًا اِنَّ وَعْدَ
اللّٰہِ حَقٌّ وَ اَسْئَلُکَ الْاَمَانَ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ
مَعْذِرَتُھُمْ وَلَھُمُ اللَّعْنَۃُ وَلَھُمْ سُوْءُ الدَّارِ
وَ اَسْئَلُکَ الْاَمَانَ یَوْمَ لَا تَمْلِکُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ
شَیْئًا وَّالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰہِ وَ اَسْئَلُکَ الْاَمَانَ یَوْمَ
یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ وَ اُمِّہٖ وَ اَبِیْہِ وَصَاحِبَتِہٖ
وَ بَنِیْہِ لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْھُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْہِ
وَ اَسْئَلُکَ الْاَمَانَ یَوْمَ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ
مِنْ عَذَابِ یَوْمَئِذٍ بِبَنِیْہِ وَصَاحِبَتِہٖ وَاَخِیْہِ
وَ فَصِیْلَتِہِ الَّتِیْ تُؤْوِیْہِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا
ثُمَّ یُنْجِیْہِ کَلَّا اِنَّھَا لَظٰی نَزَّاعَۃً لِّلشَّوٰی
مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْمَوْلٰی وَ اَنَا الْعَبْدُ وَھَلْ
یَرْحَمُ الْعَبْدَ اِلَّا الْمَوْلٰی، مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ
الْمَالِکُ وَ اَنَا الْمَمْلُوْکُ وَھَلْ یَرْحَمُ الْمَمْلُوْکَ
اِلَّا الْمَالِکُ، مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ
وَ اَنَا الذَّلِیْلُ وَھَلْ یَرْحَمُ الذَّلِیْلَ اِلَّا الْعَزِیْزُ
مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْخَالِقُ وَ اَنَا الْمَخْلُوْقُ

خداوندا تجھ سے اُس روز کے لئے امان چاہتا ہوں جس روز
نہ مال ہی فائدہ پہونچا سکتا ہے اور نہ اولاد سوائے اس کے جس کو
اللہ نے قلب سلیم عطا کیا ہو اور اس روز کیلیے امان چاہتا ہوں
جس روز ظالم یہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ کو کاٹیگا کہ کاش میں رسول کا راستہ
اختیار کیا ہوتا اور اس روز کیلئے امان چاہتا ہوں جس روز مجرمین
انکی پیشانیوں سے پہچانے جائیں گے اور پیشانی کے بالوں اور پیروں
سے پکڑے جائیں گے اور میں تجھ سے اس روز کے لئے امان چاہتا
ہوں جس روز نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کا عوض بنے گا اور نہ کوئی مولود
اپنے باپ کا کسی بات میں بھی جزا دلانے والا ہوگا۔ بیشک اللہ کا
وعدہ سچا ہے اور میں اس روز کیلئے تجھ سے امان چاہتا ہوں جس روز ظالمین کی معذرت
انہیں کوئی فائدہ نہ پہونچائیگی انپر لعنت کیجائیگی اور انہیں برا ٹھکانہ ملیگا اور میں
تجھ سے اس روز کیلئے امان چاہتا ہوں جس روز کوئی شخص کسی کیلئے کسی چیز کا
مالک نہ ہوگا اُس روز صرف امر خدا ہوگا اور میں تجھ سے اس روز کیلئے امان چاہتا ہوں
جس روز کوئی شخص اپنے بھائی، باپ، ماں، بیوی اور بچوں سے ہر امر میں دوری
اختیار کریگا اس روز کسی کے کسی معاملہ کی پرواہ نہ کریگا اور میں تجھ سے اس روز
کیلئے امان چاہتا ہوں جس روز کوئی مجرم چاہیگا کہ اسکے عذاب کے عوض اسکی اولاد،
بیوی، بھائی اور دودھ چھڑائے ہوئے بچہ سے فدیہ قبول کرلے دیگر ان سے
جو روئے زمین پر ہیں اور اُسے نجات دیدے مگر یہ ہرگز نہ ہوگا

اے میرے مولا اے میرے آقا تو مولا ہے اور میں تیرا غلام ہوں۔ غلام پر
کون رحم کرسکتا ہے سوائے مولا کے۔ میرے مولا میرے آقا تو مالک ہے اور میں مملوک
ہوں مملوک پر سوائے مالک کے کون رحم کرسکتا ہے۔ میرے مولا و میرے
مالک تو عزت والا ہے اور میں ذلیل ہوں۔ ذلیل پر سوائے عزیز
کے کون رحم کرسکتا ہے۔ میرے مولا و میرے آقا تو خالق ہے
اور میں مخلوق ہوں۔ مخلوق پر سوائے خالق کے کون رحم کرسکتا

وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَخْلُوْقَ اِلَّا الْخَالِقُ، مَوْلَایَ
يَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْعَظِيْمُ وَاَنَا الْحَقِيْرُ وَهَلْ يَرْحَمُ
الْحَقِيْرَ اِلَّا الْعَظِيْمُ، مَوْلَایَ يَا مَوْلَایَ اَنْتَ
الْقَوِيُّ وَاَنَا الضَّعِيْفُ وَهَلْ يَرْحَمُ الضَّعِيْفَ
اِلَّا الْقَوِيُّ مَوْلَایَ يَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَاَنَا
الْفَقِيْرُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْفَقِيْرَ اِلَّا الْغَنِيُّ، مَوْلَایَ
يَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْمُعْطِيْ وَاَنَا السَّائِلُ وَهَلْ يَرْحَمُ
السَّائِلَ اِلَّا الْمُعْطِيْ، مَوْلَایَ يَا مَوْلَایَ اَنْتَ
الْحَيُّ وَاَنَا الْمَيِّتُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَيِّتَ اِلَّا الْحَيُّ
مَوْلَایَ يَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْبَاقِيْ وَاَنَا الْفَانِيْ وَ
هَلْ يَرْحَمُ الْفَانِيَ اِلَّا الْبَاقِيْ، مَوْلَایَ يَا مَوْلَایَ
اَنْتَ الدَّائِمُ وَاَنَا الزَّائِلُ وَهَلْ يَرْحَمُ الزَّائِلَ
اِلَّا الدَّائِمُ، مَوْلَایَ يَا مَوْلَایَ اَنْتَ الرَّازِقُ
وَاَنَا الْمَرْزُوْقُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَرْزُوْقَ اِلَّا الرَّازِقُ
مَوْلَایَ يَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْجَوَادُ وَاَنَا الْبَخِيْلُ وَهَلْ
يَرْحَمُ الْبَخِيْلَ اِلَّا الْجَوَادُ، مَوْلَایَ يَا مَوْلَایَ
اَنْتَ الْمُعَافِيْ وَاَنَا الْمُبْتَلٰی وَهَلْ يَرْحَمُ الْمُبْتَلٰی
اِلَّا الْمُعَافِيْ مَوْلَایَ يَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْكَبِيْرُ وَاَنَا
الصَّغِيْرُ وَهَلْ يَرْحَمُ الصَّغِيْرَ اِلَّا الْكَبِيْرُ، مَوْلَایَ
يَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْهَادِيْ وَاَنَا الضَّالُّ وَهَلْ يَرْحَمُ
الضَّالَّ اِلَّا الْهَادِيْ مَوْلَایَ يَا مَوْلَایَ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ
وَاَنَا الْمَرْحُوْمُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَرْحُوْمَ اِلَّا الرَّحْمٰنُ
مَوْلَایَ يَا مَوْلَایَ اَنْتَ السُّلْطَانُ وَاَنَا الْمُمْتَحَنُ
وَهَلْ يَرْحَمُ الْمُمْتَحَنَ اِلَّا السُّلْطَانُ، مَوْلَایَ
يَا مَوْلَایَ اَنْتَ الدَّلِيْلُ وَاَنَا الْمُتَحَيِّرُ وَهَلْ
يَرْحَمُ الْمُتَحَيِّرَ اِلَّا الدَّلِيْلُ، مَوْلَایَ يَا مَوْلَایَ

ہے۔ میرے مولا و اے میرے آقا تو عظیم ہے اور میں
حقیر ہوں حقیر پر سوائے عظیم کے کون رحم کرسکتا ہے۔
میرے مولا وائے میرے آقا تو طاقتور ہے اور میں کمزور ہوں
کمزور پر سوائے قوی کے کون رحم کرسکتا ہے۔ میرے مولا و میرے
مالک تو غنی ہے اور میں فقیر ہوں۔ فقیر پر سوائے غنی کے کون رحم
کرسکتا ہے۔ میرے مولا و اے میرے آقا تو عطا کرنے والا ہے
اور میں سائل ہوں۔ سائل پر سوائے عطا کرنے والے کے کون
رحم کرسکتا ہے۔ میرے مولا و میرے آقا تو زندہ ہے اور
میں مردہ ہوں میت پر سوائے زندہ کے کون رحم کرسکتا ہے
میرے مولا و میرے آقا تو باقی ہے اور میں فانی ہوں۔ فانی پر
سوائے باقی کے کون رحم کرسکتا ہے۔ میرے مولا و اے میرے
آقا تو زندہ جاوید ہے اور میں زوال پذیر ہوں۔ زائل پر
سوائے دائم کے کون رحم کرسکتا ہے۔ میرے مولا اے میرے آقا
تو رازق ہے اور میں مرزوق ہوں۔ مرزوق پر سوائے رازق کے کون رحم
کرسکتا ہے میرے مولا و اے میرے آقا تو بہت بڑا سخی ہے اور میں بخیل ہوں
بخیل پر سوائے سخی کے کون رحم کرسکتا ہے۔ میرے مولا و اے
میرے آقا تو معاف کرنے والا ہے اور میں بلا میں پھنسا ہوا ہوں
سوائے معاف کرنیوالے کے مبتلا پر کون رحم کرسکتا ہے۔ اے میرے مولا و میرے
آقا تو بہت بڑا ہے اور میں بہت چھوٹا ہوں چھوٹے پر سوائے بڑے کے
کون رحم کرسکتا ہے۔ میرے مولا و میرے آقا تو ہادی ہے اور میں گمراہ ہوں
ہادی کے سوائے کون گمراہ پر رحم کرسکتا ہے۔ اے میرے مولا و آقا تو صاحب
قدرت ہے اور میں امتحان دینے والا۔ سوائے سلطان کے کون
ممتحن پر رحم کرسکتا ہے۔ اے میرے مولا و میرے آقا تو رہبر
ہے اور میں حیران ہوں سوائے رہبر کے کون متحیر پر رحم کرسکتا
ہے میرے مولا و میرے آقا تو معاف کرنے والا ہے اور میں گنہگار
ہوں ایک گنہگار پر سوائے غفور کے کون رحم کرسکتا

اَنْتَ الْغَفُوْرُ وَ اَنَا الْمُذْنِبُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمُذْنِبَ اِلَّا الْغَفُوْرُ، مَوْلَایَ يَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْغَالِبُ وَ اَنَا الْمَغْلُوْبُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَغْلُوْبَ اِلَّا الْغَالِبُ مَوْلَایَ يَا مَوْلَایَ اَنْتَ الرَّبُّ وَ اَنَا الْمَرْبُوْبُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَرْبُوْبَ اِلَّا الرَّبُّ مَوْلَایَ يَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْمُتَكَبِّرُ وَ اَنَا الْخَاشِعُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْخَاشِعَ اِلَّا الْمُتَكَبِّرُ، مَوْلَایَ يَا مَوْلَایَ اِرْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَ اَرْضِ عَنِّيْ بِجُوْدِكَ وَ كَرَمِكَ وَ فَضْلِكَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَ الْاِحْسَانِ وَ الطَّوْلِ وَ الْاِمْتِنَانِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٥

ہے۔
اے مولا و آقا تو غالب ہے اور میں مغلوب ہوں۔ مغلوب پر سوائے غالب کے کون رحم کرسکتا ہے اے میرے مولا و آقا تو پالنے والا ہے اور میں پلنے والا ہوں سوائے رب کے کون مربوب پر رحم کرسکتا ہے۔ اے میرے مولا و اے میرے آقا تو متکبر ہے اور میں عاجزی کرنیوالا ہوں ایک خاشع پر سوائے صاحب کبر کے کون رحم کرسکتا ہے۔ میرے مولا اے میرے مولا تیری رحمت کا واسطہ مجھ پر رحم فرما تیرے جود و کرم اور فضل کا واسطہ اے صاحب بخشش و احسان و صاحب منت و رحمت مجھ سے راضی ہوجا۔

اجابتِ دُعا کیلئے ۱۹ کلمات

ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیر المومنینؑ نے رسول اللہؐ سے کچھ سوال کیا۔ اور رسول اللہؐ نے جواباً فرمایا کہ اے علیؑ اس خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ میرے پاس کم و بیش کا سوال نہیں ہے البتہ میں تمہیں ایک بات بتلاتا ہوں جو جبرئیلؑ نے نازل ہو کر کہا کہ اے محمدؐ خدائے عزوجل کی جانب سے آپ کے لئے ایک ہدیہ لایا ہوں جس سے خدا نے آپ کو مکرم فرمایا ہے اور آپ سے قبل کسی پیغمبر کو یہ عطا نہ فرمایا تھا وہ انیس کلمات ہیں جن کے ذریعہ کوئی دل سوختہ اور گرفتارِ غم و اندوہ چوری و آتش زدگی سے پریشان، اور حاکم و بادشاہ سے خوف زدہ دعا کرے تو خداوند عالم اسکی مشکلوں کو آسان کر دیتا ہے۔ ان انیس ۱۹ کلمات میں سے چار اسرافیل کی پیشانی پر، چار میکائیل کی پیشانی پر چار جبرئیل کی پیشانی پر اور چار عرش کے اطراف لکھے ہوئے ہیں اور تین اس جگہ لکھے ہوئے ہیں جہاں خدا نے چاہا۔

رسول اللہ نے فرمایا کہ اس طرح کہو۔

" يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهُ وَيَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهُ وَيَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَهُ وَيَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهُ وَيَا غِيَاثَ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهُ وَيَا كَرِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ الْبَلَاءِ وَيَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ وَيَا عَوْنَ الضُّعَفَاءِ وَيَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰى وَيَا مُنْجِيَ الْهَلْكٰى يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ وَيَا مُفْضِلُ اَنْتَ الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ

سَوَادَ اللَّیْلِ وَ نُورَ النَّهَارِ وَ ضَوْءِ الْقَمَرِ وَ شُعَاعَ الشَّمْسِ وَ دَوِیِّ الْمَاءِ وَ حَفِیفَ الشَّجَرِ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیکَ لَکَ"

پھر کہیں خداوندا میری یہ حاجت بر لا۔ اس کے بعد اپنی جگہ سے نہ اٹھو گے کہ انشاء اللہ تعالیٰ تمہاری دعا مستجاب ہو جائے گی۔ (کتاب الخصال ج۔۲ ص۲۸۶)۔ دعا کرنے والا ان شرائط کی پابندی کرے۔ غیر شرعی امور کیلئے یہ دعا نہ کی جائے۔ تقویٰ اور صوم صلوٰۃ کی پابندی لازمی ہے۔ سفیہ و نااہل کو نہ بتائی جائے۔

امراض قلب

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جب کہ لوگ بہت زیادہ امراض قلب میں مبتلا ہوں گے۔ میرے محب اگر ان سے محفوظ رہنا چاہیں تو نماز فجر اور مغرب کے بعد اول و آخر تین تین مرتبہ درود کے ساتھ یہ دعا پڑھ لیں اور اسکی مداومت کریں۔

" یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِی"

زیادتی رزق کیلئے

حضرت نے فرمایا کہ روزی کی زیادتی کے لئے سوتے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیمِ اَنْ تَرْزُقَنِی رِزْقاً وَاسِعاً حَلَالاً طَیِّباً بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ

تحصیل بہشت

حضرت نے فرمایا کہ آدمی کو چاہیئے کہ جب تک خدا سے بہشت کی تحصیل اور دوزخ سے پناہ اور حور العین سے تزویج کا سوال اس طرح نہ کر لے نماز سے فارغ نہ ہو۔

" اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَجِرْنِی مِنَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ وَ زَوِّجْنِی الْحُورَ الْعِینَ"

(مفاتیح)

۷۰ فضائل علیؑ از زبان علیؑ و نبیؐ

مکحول سے روایت ہے کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ حافظین اصحاب پیغمبرؐ جانتے ہیں کہ ان میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ کوئی فضیلت رکھتا ہو مگر یہ کہ میں اسکے ساتھ شریک ہوں اور اس پر برتری رکھتا ہوں مگر میں ایسی ستر منقبتیں رکھتا ہوں کہ انمیں سے کوئی شخص بھی ان میں شریک نہیں۔

مکحول :- یا امیر المومنین مجھے ان سے آگاہ فرمایئے۔

امیر المومنینؑ :- (۱) اول منقبۃ انی لم اشرک باللہ طرفۃ عین ولم اعبد اللات والعزی

(۲) انی لم اشرب الخمر قط

(۳) ان رسول اللہ استوھبنی من ابی فی صبائی فکنت اکیلہ وشریبہ ومونسہ ومحدثہ۔

(۴) انی اول الناس ایمانًا واسلامًا

(۵) ان رسول اللہ قال یا علیؑ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔

(۶) انی کنت اخر الناس عھدًا برسول اللہ فی حفرتہ۔

(۷) ان رسول اللہ انا منی علی فراشہ حیث ذھب الی الغار وسجانی ببردہ فلما جاء المشرکون ظنونی محمدًا فایقظونی وقالوا ما فعل صاحبک فقلت ذھب فی حاجتہ فقالوا لو کان ھرب

(۱) میں نے ایک چشم زدن کے لئے بھی خدا کے ساتھ شرک نہ کیا اور لات و عزیٰ کی پرستش نہ کی۔

(۲) میں نے کبھی شراب نہیں پی۔

(۳) میرے بچپن ہی میں رسول خدا نے میرے پدر بزرگوار سے میری نگہداری کی خواہش کی تھی اور میں ہمیشہ آنحضرتؐ کا ہم خوراک مونس اور محرم راز رہا۔

(۴) ایمان و اسلام میں میں سب سے اول رہا تھا۔

(۵) رسول اللہ نے فرمایا کہ یا علیؑ میرے ساتھ تمہاری نسبت اسی منزلت پر ہے جیسی ہارون کو موسیٰ سے تھی سوائے اسکے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

(۶) میں آخری آدمی تھا جو رسول خدا کو قبر میں اتارنے کے بعد ان سے جدا ہوا۔

(۷) جب رسول اللہ غار ثور تشریف لیگئے مجھے اپنے بستر پر سلایا تھا اور اپنی چادر مجھے اڑھائی تھی پھر جب مشرکین نے انکے مکان کو گھیر لیا تھا گمان کیا تھا کہ میں محمدؐ ہوں پس انہوں نے مجھے بیدار کیا اور پوچھا کہ تمہارا صاحب کہاں گیا میں نے کہا کہ کسی کام سے گیا ہوگا پس انہوں نے کہا کہ اگر وہ بھاگ گئے ہیں تو یہ

لهرب هذا معه۔

علی بھی ان کے ہمراہ بھاگ گئے ہوتے۔

(٨) فان رسولؐ الله علمنی الف باب من العلم یفتح کل باب الف ولم یعلم ذلک احداً غیری۔

(٨) رسول خدا نے علم کے ہزار باب مجھے تعلیم دی اور ہر باب سے مجھ پر ہزار باب کھل گئے۔ ان میں سے ایک باب کا علم بھی میرے سوائے کوئی نہیں جانتا۔

(٩) فان رسول الله قال لی یا علیؑ اذا حشر الله الاولین والآخرین نصب لی منبر فوق منابر الوصیین فترتقی علیه۔

(٩) رسول اللہ نے فرمایا کہ یا علی جب خداوند عالم اولین وآخرین کو محشور کریگا میرے لئے ایک منبر نصب کریگا جو تمام اوصیاء کے منبروں سے برتر ہوگا اور تم اس منبر پر رونق افروز ہوگے۔

(١٠) فانی سمعت رسول الله یقول یا علیؑ لا اعطی فی القیامة شیئاً الا سألت لک مثله۔

(١٠) میں نے رسول خدا کو کہتے سنا ہے کہ یا علی قیامت کے روز مجھے کوئی چیز عطا نہ ہوگی مگر یہ کہ اس کے مثل کیلئے میں تمہارے لئے پہلے ہی سوال کرچکا ہوں گا۔

(١١) فانی سمعت رسولؐ الله یقول یا علیؑ انت اخی وانا اخوک یدک فی یدی حتی تدخل الجنة۔

(١١) میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ یا علی تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں رہے گا حتی کہ بہشت میں داخل ہو جائیں۔

(١٢) فانی سمعت رسول الله یقول یا علیؑ مثلک فی امتی کمثل سفینة نوح من رکبها نجی ومن تخلف عنها غرق۔

(١٢) میں نے رسول اللہ سے سنا ہے حضرت نے فرمایا کہ یا علی میری امت میں تم نوح کی کشتی کیطرح ہو کہ جس نے اسمیں سوار ہوا نجات پائی اور جس نے اس سے تخلف کیا غرق ہوا۔

(١٣) فان رسول الله عممنی بعمامة نفسه بیده ودعا لی بدعوات النصر علی اعداء الله فهزمتهم باذن الله عزوجل۔

(١٣) رسول نے اپنا عمامہ اپنے دست مبارک سے میرے سر پر باندھا اور میرے لئے دعا کی کہ دشمنان خدا پر مجھے کامیابی حاصل ہو پس میں نے حکم خدا سے انہیں شکست دی۔

(١٤) فان رسول الله امرنی ان امسح یدی علی ضرع شاة قد یبس ضرعها فقلت یا رسول الله بل امسح انت فقال یا علی فعلک فعلی فمسحت علیها یدی فدرّ علی من لبنها فسقیت رسول الله شربة ثم اتت عجوز

(١٤) رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ بکری کے خشک شدہ پستان پر ہاتھ پھیروں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بلکہ آپ ہی مس کریں فرمایا کہ اے علی تمہارا فعل میرا فعل ہے پس میں نے ہاتھ پھیرا اسکے ساتھ ہی وہ دودھ دینے لگی اور اس سے میں نے رسول اللہ کو سیراب کیا پھر ایک ضعیفہ آئی اور تشنگی کی شکایت کرنے لگی اور میں نے

فشکت الظماء فسقیتہا فقال رسول اللہ انی مسئلت اللہ عزوجل ان یبارک لی فی یدک ففعل۔

اسے بھی سیراب کیا پس رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے خداوند عزوجل سے درخواست کی تھی کہ میری وجہ تمہارے ہاتھ میں برکت دے اور اس نے قبول فرمایا۔

(۱۵) فان رسول اللہ اوصی الی وقال یا علیؑ لا یلی غسلی غیرک ولا یواری عورتی غیرک فانہ ان رأی احد عورتی غیرک تفقات عیناہ فقلت لہ کیف لی بتقلیبک یارسول اللہ فقال انک مستعان فواللہ ما اردت ان اقلب عضوا من اعضائہ الاقلب لی۔

(۱۵) تحقیق کہ رسول اللہ نے مجھے اپنا وصی بنایا اور فرمایا اے علی تمہارے سوائے نہ مجھے کوئی غسل دیگا اور نہ میری شرمگاہ پر نظر ڈال سکے گا اگر تمہارے سوا کوئی اور میری شرمگاہ پر نظر ڈالیگا اسکی آنکھیں حلقوں سے باہر نکل جائینگی۔ میں نے عرض کیا کہ میں تنہا آپ کو کسطرح پلٹا سکوں گا فرمایا کہ تمہاری غیب سے مدد کیجائیگی خدا کی قسم جوں ہی تم چاہو گے کہ کسی عضو کو پلٹائیں وہ خود پلٹ جائے گا

(۱۶) فانی اردت ان اجردہ فنودیت یا وصی محمد لا تجردہ فغسلتہ والقمیص علیہ فلا واللہ الذی اکرمہ بالنبوۃ وخصہ بالرسالۃ ما رایت لہ عورۃ خصنی اللہ بذلک من بین اصحابہ۔

(۱۶) جب میں نے چاہا کہ حضرت کے کپڑے اتاروں آواز آئی کہ اے محمد کے وصی ان کے کپڑے نہ اتارو پس میں نے قیص رہتے ہوئے غسل دیا اس خدا کی قسم جس نے حضرت کو نبوت سے مکرم کیا اور رسالت سے مخصوص کیا میں نے انکی شرمگاہ نہ دیکھی خدا نے آنحضرت کے اصحاب کے اصحاب کے درمیان مجھے اس شرافت سے مخصوص فرمایا۔

(۱۷) فان اللہ عزوجل زوجنی فاطمۃ و قد کان خطبھا ابوبکر وعمر فزوجنی اللہ من فوق سبع سماواتہ فقال رسول اللہ هنیئاً لک یا علیؑ فان اللہ عزوجل قد زوجک فاطمۃ سیدۃ لنساء اهل الجنۃ وهی بضعۃ منی فقلت یارسول اللہ اولست منک فقال بلی یا علیؑ انت منی وانا منک کیمینی من شمالی لا استغنی عنک فی الدنیا والآخرۃ۔

(۱۷) ابوبکر اور عمر نے فاطمہؑ کی خواستگاری کی تھی مگر خداوند تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں کے اوپر ان کی مجھ سے تزویج کردی تھی پس رسول اللہ نے فرمایا کہ یا علیؑ تم کو مبارک ہو کہ خدائے عزوجل نے فاطمہؑ کی جو زنان جنت کی سردار ہے اور میری پارۂ جگر ہے تم سے تزویج کی ہے میں نے کہا کہ یارسول اللہ کیا میں آپ سے نہیں ہوں؟ فرمایا کہ ہاں یا علیؑ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں جیسا کہ دایاں اور بایاں ہاتھ میں دنیا و آخرت میں تم سے مستغنی نہیں ہوں۔

(۱۸) فان رسول اللہ قال یا علیؑ انت صاحب لواء الحمد فی الآخرۃ وانت یوم القیمۃ اقرب الخلائق منی مجلساً یبسط لی ویبسط لک فاکون فی زمرۃ النبیین وتکون فی زمرۃ الوصیین ویوضع علی راسک تاج النور و اکلیل الکرامۃ یحف بک سبعون الف ملک حتی یفرغ اللہ عزوجل من حساب الخلائق۔

(۱۸) رسول خدا نے فرمایا "یا علی آخرت میں پرچم حمد کے تم مالک ہوگے اور قیامت کے روز تم مجھ سے تمام مخلوق سے زیادہ قریب بیٹھو گے ایک مسند میرے لئے بچھائی جائے گی اور ایک تمہارے لئے میں پیغمبروں کے گروہ میں رہوں گا اور تم وصیا کے گروہ میں۔ تمہارے سر پر نور اور جواہرات سے مرصع تاج رکھا جائے گا اور ستر ہزار فرشتے تمہیں گھیرے رہیں گے جب تک کہ خداوند تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ نہ ہو جائے۔

(۱۹) فان رسول اللہ قال لی ستقاتل الناکثین والقاسطین والمارقین فمن قاتلک منهم فان لک بکل رجل منهم شفاعۃ فی مائۃ الف من شیعتک فقلت یارسول اللہ فمن الناکثون قال طلحۃ والزبیر سیبایعانک بالحجاز و ینکثانک بالعراق فاذا فعلا ذلک فحاربهما فان فی قتالهما طهارۃ لاهل الارض قلت فمن القاسطون؟ قال معاویۃ و اصحابہ قلت فمن المارقون؟ قال اصحاب ذی الثدیۃ وهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیۃ فاقتلهم فان فی قتالهم فرجاً لاهل الارض وعذاباً معجلا علیهم وذخراً لک عند اللہ عزوجل یوم القیمۃ۔

(۱۹) رسول خدا نے مجھ سے فرمایا کہ تم عنقریب ناکثین، قاسطین اور مارقین سے جنگ کرو گے ہر شخص جو تمہاری جانب سے ان سے مقاتلہ کرے گا تمہارے شیعوں میں سے ایک ایک لاکھ آدمیوں کی شفاعت کرے گا میں نے پوچھا یا رسول اللہ ناکثین کون ہیں فرمایا کہ طلحہ و زبیر جو حجاز میں تمہاری بیعت کریں گے اور عراق میں بیعت شکنی کریں گے جب وہ ایسا کریں ان سے جنگ کرنا کیونکہ ان کا قتال زمین کو پاک کر دے گا۔ عرض کیا کہ قاسطین کون ہیں فرمایا معاویہ اور ان کے اصحاب۔ عرض کیا کہ مارقین کون ہیں فرمایا کہ ذی الثدیہ کے اصحاب (یعنی خوارج) وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسا کہ تیر کمان سے نکل جاتا ہے پس انہیں قتل کرو اس لئے کہ ان کے قتل کرنے میں اہل زمین کے لئے کشایش ہے اور انکے لئے فوراً نازل ہونیوالا عذاب ہے اور تمہارے لئے یوم قیامت کیلئے ایک اچھا ذخیرہ ہے۔

(۲۰) فانی سمعت رسول اللہ یقول لی مثلک فی امتی مثل باب حطۃ فی بنی اسرائیل فمن دخل فی ولایتک فقد دخل الباب کما امر اللہ عزوجل۔

(۲۰) میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ حضرت نے میرے لئے فرمایا کہ میری امت میں تمہاری مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کیلئے باب حطہ تھا جو تمہاری ولایت میں داخل ہوا اس دروازہ میں داخل ہوا۔

(٢١) فاني سمعت رسول الله يقول انا مدينة العلم وعليٌ بابها ولن يدخل المدينة الّا من بابها ثم قال يا علي انك سترعى ذمتي وتقاتل على سنتي و تخالفك امتي۔

(۲۱) میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں شہر علم ہوں اور علی اسکا دروازہ ہے شہر میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا مگر اس کے دروازہ سے پھر فرمایا یا علی تم بہت جلد میرے عہد کی رعایت کرو گے اور میری سنت پر مقاتلہ کروگے اور میری امت تم سے مخالفت کرے گی۔

(۲۲) فاني سمعت رسول الله يقول انّ الله تبارك وتعالى خلق ابني الحسنٌ والحسينٌ من نور القاه اليك والى فاطمةً وهما يهتزان كما يهتز القرطان اذا كان في الاذنين ونورهما متضاعف على نور الشهداء سبعون الف ضعف يا عليٌ ان الله تبارك وتعالى قد وعدني ان يكرمهما كرامة لا يكرم بها احداً ما خلا النبيين والمرسلين۔

(۲۲) میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے دونوں فرزندوں حسنؑ وحسینؑ کو نور سے پیدا کیا جو تمہیں اور فاطمہؑ کو القا کیا گیا تھا اور وہ درخشاں ہیں جیسا کہ کان کے گوشوارے چمکتے ہیں ان کا نور شہداء کے نور سے ستر ہزار گنا زیادہ ہے۔ یا علی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ ان دونوں کو اس قدر گرامی کرے گا کہ اور کسی کو نہ کیا ہو گا سوائے انبیاء اور مرسلین کے۔

(۲۳) فان رسول الله اعطاني خاتمه في حياته ودرعه ومنطقته وقلدني سيفه واصحابه كلهم حضور وعمي العباس حاضر فخصني الله منه بذلك دونهم۔

(۲۳) رسول خدا نے اپنی زندگی ہی میں مجھے اپنی ایک انگشتری اور کمر بند وزرہ عطا فرمائی تھی اور اپنی تلوار میری کمر میں باندھی تھی جب کہ آپکے تمام اصحاب موجود تھے ونیز میرے چچا عباس بھی حاضر تھے پس خدا نے اس کرامت سے مجھے مخصوص کیا نہ کہ ان لوگوں کو۔

(۲۴) فان الله عزوجل انزل على رسوله "يا ايها الذين آمنوا اذا ناجيتم الرسول فقدموا بين يدي نجويكم صدقة" فكان لي دينار فبعته بعشرة دراهم فكنت اذا ناجيت رسول الله اصدق قبل ذلك بدرهم والله ما فعل هذا احد من اصحابه قبلي ولا بعدي فانزل الله عزوجل ءاشفقتم ان تقدموا

(۲۴) خداوند عزوجل نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی "اے وہ لوگو جنہوں نے ایمان لایا جب رسول خدا سے سرگوشی کرو تو نجویٰ کرنے سے پہلے صدقہ دیدیا کرو" (مجادلہ ۱۲)۔ میرے پاس ایک دینار تھا اسکو میں نے دس درہم میں فروخت کیا تھا اور جب کبھی رسول اللہ سے سرگوشی کرنا ہوتا تو اس سے پہلے ہی ایک درہم صدقہ دیدیتا خدا کی قسم اصحاب میں سے مجھ سے پہلے یا میرے بعد کسی نے بھی یہ کام نہ کیا تھا

بین یدی نجوا بکم صدقات فاذلم تفعلوا
وتاب اللہ علیکم" الایۃ فھل تکون التوبۃ
الا من ذنب کان ...

(۲۵) فانی سمعت رسول اللہ یقول الجنۃ محرمۃ
علی الانبیاء حتی ادخلھا انا وھی محرمۃ علی
الاوصیاء حتی تدخلھا انت یا علی ان اللہ
تبارک وتعالی بشرنی فیک ببشری لم یبشر بھا
نبیا قبلی بشرنی بانک سید الاوصیاء وان
ابنیک الحسن والحسین سیدا شباب اھل
الجنۃ یوم القیمۃ۔

(۲۶) فان جعفر اخی الطیار فی الجنۃ مع
الملائکۃ المزین بالجناحین من در ویاقوت
وزبرجد۔

(۲۷) فعمی حمزۃ سید الشھداء

(۲۸) فان رسول اللہ قال ان اللہ تبارک و
تعالی وعدنی فیک وعدا لن یخلفہ جعلنی
نبیا وجعلک وصیا وستلقی من امتی من بعدی
ما لقی موسی من فرعون فاصبروا احتسب
حتی تلقانی اوالی من والاک واعادی من
عاداک۔

(۲۹) فانی سمعت رسول اللہ یقول یا علی انت

یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "کیا
تم اس بات سے ڈر گئے کہ اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ
دیدیا کرو پھر جب تم نے ایسا نہیں کیا اور اللہ نے تمہیں توبہ
کی توفیق دی" (مجادلہ ۱۳) آیا توبہ جز گناہ ہے یا کبھی
جز گناہ تھا۔

(۲۵) میں نے رسول خدا کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب تک
میں جنت میں داخل نہ ہوجاؤں تمام انبیاء کا داخلہ حرام ہے
اور یہ تمام اوصیاء پر حرام ہے جب تک کہ یا علی تم اس میں
داخل نہ ہو جاؤ خدائے تعالیٰ نے تمہارے بارہ میں مجھے
یہ خوش خبری سنائی جو میرے قبل کسی پیغمبر کو نہ سنائی
تھی۔ مجھے یہ مژدہ سنایا کہ تم تمام اوصیاء کے سردار ہو اور
تمہارے دونوں فرزند حسن اور حسین روز قیامت جوانان
اہل بہشت کے سردار ہیں۔

(۲۶) بتحقیق کہ میرے ہی بھائی جعفر طیار ہیں جو موتی، یاقوت
اور زبرجد کے دو پروں سے مزین کئے گئے ہیں اور ملائکہ
کے ساتھ جنت میں پرواز کرتے رہتے ہیں۔

(۲۷) میرے ہی چچا حمزہ سید الشہداء ہیں۔

(۲۸) رسول اللہ نے فرمایا کہ خدائے بزرگ نے تمہارے
متعلق مجھے ایسی خوشخبری سنائی ہے کہ جس میں کوئی تخلف
نہ ہوگا وہ یہ کہ مجھے نبی قرار دیا اور تمہیں وصی میرے بعد
میری امت تم سے وہی سلوک کرے گی جو فرعون نے موسیٰ
سے کیا تھا پس تم صبر کرو اور اس کا حساب خدا پر چھوڑ دو۔
یہاں تک کہ تم مجھ سے ملاقات کرو، میں تمہارے دوستوں
کو دوست اور دشمنوں کو دشمن رکھوں گا۔

(۲۹) میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا ہے کہ یا علی تم حوض کوثر کے

صاحب الحوض لا يملكه غيرك وسيأتيك
قوم فيستسقونك فتقول لا ولا مثل ذرة
فينصرفون مسودة وجوههم و ستردّ
عليك شيعتي وشيعتك فتقول رووا رواء
مرويين فيردون مبيضة وجوههم۔

(٣٠) فاني سمعت رسول الله يقول تحشر
امتي يوم القيمة على خمس رايات فاول
راية ترد الحوض راية فرعون هذه الامة
وهو معاوية والثانية مع سامري هذه
الامة وهو عمرو بن العاص والثالثة مع
جاثليق هذه الامة وهو ابو موسى الاشعري
والرابعة مع ابي الاعور السلمي واما الخامسة
فمعك يا علي تحتها المؤمنون وانت امامهم
ثم يقول الله تبارك وتعالى للاربعة ارجعوا
وراءكم فالتمسوا نورا فضرب بينهم
بسور له باب باطنه فيه الرحمة وهم
شيعتي ومن والاني وقاتل معي الفئة الباغية
والناكثة عن الصراط وباب الرحمة هم شيعتي
فينادي هؤلاء الم نكن معكم قالوا بلى و
لكنكم فتنتم انفسكم وتربصتم وارتبتم
وغرتكم الاماني حتى جاء امر الله وغركم
بالله الغرور فاليوم لا يوخذ منكم فدية
ولا من الذين كفروا ماويكم النار هي

مالک ہو تمہارے سوائے اس پر اور کسی کا تسلط نہیں ہوگا
ایک گروہ تمہارے پاس آئیگا اور پانی سے سیرابی چاہے گا اور
تم کہوگے نہیں نہیں تمہارے لئے ایک ذرہ برابر بھی پانی
نہیں ہے اور وہ سیاہ روئی کے ساتھ لوٹ جائیں گے۔
اور پھر میرے اور تمہارے شیعہ وارد ہوں گے تو تم کہوگے
کہ سیراب و سرشار ہو کر واپس ہوں اور وہ سفید چہروں کے
ساتھ واپس ہوں گے۔

(۳۰) میں نے رسول خدا سے سنا ہے حضرت نے فرمایا
کہ میری امت قیامت کے روز پانچ پرچموں کے ساتھ محشور
ہوگی۔ پہلا پرچم جو حوض کوثر پر آئے گا اس امت کے
فرعون کا ہوگا۔ دوسرا اس امت کے سامری کا ہوگا
جو عمرو بن عاص ہے، تیسرا اس امت کے جاثلیق کا ہوگا
وہ ابو موسیٰ اشعری ہوگا اور چوتھا ابو الاعور سلمی
کا ہوگا اور پانچواں یا علی تمہارے ساتھ ہوگا جس کے
تحت مومنین ہوں گے اور تم ان کے امام ہوگے پھر خدا
وند تعالیٰ ان چاروں سے کہیگا کہ لوٹ جائیں اور نور سے
ملتمس ہوں پس ان کے درمیان ایک دیوار حائل
کر دی جائے گی جسمیں ایک دروازہ ہوگا اس کے اندر
رحمت ہوگی کہ وہ میرے شیعہ اور میرے موالی اور میرے
ساتھ باغیہ اور صراط حق و باب رحمت سے ہٹ جانے
والوں سے مقاتلہ کرنیوالے ہوں گے پس وہ لوگ فریاد
کریں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے یہ کہیں گے کہ ہاں
لیکن تم نے اپنے نفوس کو فتنہ میں مبتلا کیا دنیا کی آرزو
رکھی اور اس سے دوستی کی اور اپنے ولی کو فریب دیا یہاں
تک کہ حکم خدا (موت) آپہونچا اور شیطان نے تمہیں دھوکا دیا

مولاکم وبئس المصیر۔ تبرد امتی و
شیعتی فیروون من حوض محمدؐ وبیدی
عصا عوسج اطرد بہا اعدائی طرد غریبۃ
الابل۔

(۳۱) فانی سمعت رسول اللہ یقول لولا ان
یقول فیک الغالون من امتی ما قالت
النصاری فی عیسی بن مریم لقلت فیک
قولا لاتمر بملاء من الناس الا اخذ والتراب
من تحت قدمک یستشفون بہ۔

(۳۲) فانی سمعت رسول اللہ یقول ان
اللہ تبارک وتعالی نصرنی بالرعب فسالتہ
ان ینصرک بمثلہ فجعل لک من ذلک
مثل الذی جعل لی۔

(۳۳) فان رسول اللہ التقم اذنی وعلمنی
ماکان ومایکون الی یوم القیمۃ فساق
اللہ عزوجل ذلک لی علی لسان نبیہ۔

(۳۴) فان النصاری ادعوا امرا فانزل اللہ
عزوجل فیہ فمن حاجک فیہ من بعد ما
جائک من العلم فقل تعالوا ندع ابنائنا و
ابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم
ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین
(آل عمران ۶۱) فکانت نفسی نفس رسول اللہ
والنساء فاطمۃ والابناء الحسن والحسین ثم

پس آج کے روز نہ تم سے اس کے عوض میں کوئی فدیہ
قابل قبول ہے اور نہ کفار سے۔ اب تمہارا مقام جہنم ہے
اور یہی آگ تمہارا مقام بازگشت ہے اسی کے بعد میرے
شیعہ اور میری امت آئے گی اور حوض محمدؐ سے سیراب ہونگے
میرے ہاتھ عوسج کا عصا ہوگا جس سے میں اپنے دشمنوں
کو اسطرح ہانکوں گا جیسا کہ نادار اونٹ ہانکے جاتے ہیں۔

(۳۱) میں نے رسول خدا کو کہتے سنا کہ اگر ایسا نہ ہوتا کہ
میری امت کے غالی وہی کہنے لگتے جو نصاریٰ عیسیٰؑ
ابن مریم کے بارے میں کہتے ہیں تو میں تمہارے چند فضائل
بیان کرتا تو لوگ تمہارے پیر کے نیچے کی مٹی اپنے
بیماروں کے شفا کیلئے استعمال کرتے۔

(۳۲) میں نے رسول اللہ سے سنا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے دشمنوں کے خوف سے میری نصرت کی۔ میں نے عرض
کیا کہ تمہاری بھی اسی طرح نصرت کرے پس خدا نے
تمہارے لئے بھی وہی قرار دیا جو میرے لئے قرار دیا۔

(۳۳) رسول اللہ نے جو کچھ گذر گیا اور قیامت تک جو ہونے
والا ہے میرے کان میں کہہ دیا خداوند عزوجل نے یہ میرے
لئے پیغمبرؐ کی زبان سے جاری کروا دیا تھا۔

(۳۴) نصاریٰ نے ایک امر کا دعا کیا تو خداوند تعالیٰ نے
حکم نازل فرمایا کہ تمہارے پاس جو علم ہے اس سے ان سے
بحث کرو اگر وہ حجت کریں تو یہ کہکر مباہلہ کرو کہ ہم لے
آئیں ہمارے بیٹوں کو اور تم لے آؤ تمہارے بیٹوں کو
اور ہم لائیں اپنی عورتوں کو اور تم لاؤ تمہاری عورتوں
کو اور ہم لائیں اپنے نفسوں کو اور تم لاؤ تمہارے نفسوں
کو پھر ہم دعا کریں کہ خدا جھوٹوں پر لعنت قرار دے۔"

ند م القوم فسألوا رسول الله الا عفاء
فاعفاهم والذي انزل التورية على موسى
والفرقان على محمدؐ لو باهلونا لمسخوا قردة
وخنازير۔

(۳۵) فان رسول الله وجهني يوم بدر فقال
ائتني بكف حصيات مجموعة في مكان واحد
فاخذتها ثم شممتها فاذا هي طيبة يفوح
منها رائحة المسك فاتيته بها فرمى بها
وجوه المشركين وتلك الحصيات اربع منها
كن من الفردوس وحصاة من المشرق و
حصاة من المغرب وحصاة من تحت العرش
مع كل حصاة مائة الف ملك مددا لنا لم
يكرم الله عزوجل بهذه الفضيلة احد
قبل ولا بعد۔

(۳۶) فاني سمعت رسولؐ الله يقول ويل
لقاتلك فانه اشقى من نمرود ومن عاقر
الناقة وان عرش الرحمن ليهتز لقتلك
فابشر يا علی فانك في زمرة الصديقين
والشهداء والصالحين۔

(۳۷) فان الله تبارك وتعالى قد خصني من
بين اصحاب محمدؐ بعلم الناسخ والمنسوخ والمحكم
والمتشابه والخاص والعام وذلك من من الله
به علی وعلى رسوله وقال لی الرسول یا علیؑ

اس موقع پر میرا نفس رسول اللہ کا نفس بنا، عورتوں
میں صرف فاطمہؑ اور بیٹوں میں صرف حسنؑ اور حسینؑ مباہلہ
کیلئے گئے۔ یہ دیکھکر نصاریٰ پشیمان ہوگئے اور رسول خدا
سے معافی چاہی اور رسول خدا نے انہیں معافی دیدی
اسکی قسم جس نے موسیٰ پر توارات اور محمد پر فرقان نازل کی
اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندر اور سور کی شکل میں مسخ ہو جاتے۔

(۳۵) رسول خدا نے روز جنگ بدر مجھے بھیجا اور فرمایا کہ کسی
ایک مقام سے ایک مٹھی بھر ریت لے آؤں۔ میں نے ریت
لی اور سونگھ کر دیکھا کہ اس سے مشک کی خوشبو آرہی تھی
میں نے پیغمبر کی خدمت میں پیش کیا۔ آنحضرتؐ نے یہ مشرکین
پر پھینک دیا۔ اس ریت میں چار دانے فردوس کے تھے
ایک دانہ مشرق سے اور ایک مغرب سے متعلق تھا اور
ایک زیر عرش سے۔ اس ریت کے ساتھ ایک لاکھ
ملائک تھے جو ہماری مدد کے لئے آئے تھے خداوند
عزوجل نے ایسی فضیلت سے اس سے قبل کسی کو مکرم
کیا اور نہ اس کے بعد۔

(۳۶) رسول خدا کو فرماتے سنا کہ اے علیؑ وائے ہو تمہارے
قاتل پر کہ وہ نمرود سے زیادہ شقی اور ناقہ کو پے کرنیوالے
سے زیادہ بدبخت ہے۔ بتحقیق کہ تمہارے قتل سے عرش
خدائے رحمٰن کو زلزلہ آجائے گا یا علی تمہارے لئے مژدہ
ہے کہ تمہارا اشمار صدیقین شہدا اور صالحین میں ہے۔

(۳۷) خداوند تبارک وتعالیٰ نے اصحاب پیغمبر میں سے
مجھے ناسخ ومنسوخ، محکم ومتشابہ، خاص وعام جاننے کے
لئے مخصوص کیا یہ مجھ پر اور اس کے رسول پر اللہ کا احسان
ہے دنیز رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ یا علی خداوند عالم

ان الله عز وجل امرنی ان ادنیک ولا اقصیک واعلمک ولا اجفوک وحق علیّ ان اطیع ربی وحق علیک ان تعی۔

(۳۸) فان رسولؐ الله بعثنی بعثاً ودعالی بدعوات واطلعنی علی ما یجری بعده فحزن لذلک بعض اصحابه فقال لو قدر محمدؐ ان یجعل ابن عمه نبیاً لجعله فشرفنی الله عز وجل بالاطلاع علی ذلک علی لسان نبیه۔

(۳۹) فانی سمعت رسولؐ الله یقول کذب من زعم انه یحبنی ویبغض علیاً لا یجتمع حبّی وحبّه الّا فی قلب مومن ان الله عز وجل جعل اهل حبّی وحبّک یا علیؐ فی اول زمرة السابقین الی الجنة وجعل اهل بغضی وبغضک فی اول زمرة الضالّین من امتی الی النار۔

(۴۰) فان رسول الله وجهنی فی بعض الغزوات الی رکی فاذا لیس فیه ماء فرجعت الیه فاخبرته فقال افیه طین فقلت نعم فقال ائتنی منه فاتیت منه بطین فتکلم فیه قال القه فی الرکی فالقیته فاذا الماء قد نبع حتی امتلا جوانب الرکی فجئت

نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو اپنے سے نزدیک کروں اور دور نہ ہونے دوں اور تمہیں علم عطا کرتا جاؤں اور تم سے درشتی نہ کروں۔ مجھ پر لازم ہے کہ اپنے پروردگار کی اطاعت کروں اور تم پر لازم ہے کہ حفظ کرتے جائیں۔

(۳۸) رسول خدا نے مجھے جنگ کیلئے برانگیختہ کیا اور میرے لئے دعا کی اور اپنے بعد واقع ہونے والے امور سے آگاہ کیا اس سے آپ کے بعض اصحاب بہت محزون ہوئے اور کہا کہ اگر محمدؐ کر سکتے تو اپنے چچا کے فرزند کو بھی نبی بنا دیتے۔ اللہ عزوجل نے اپنے نبی کی زبان سے بواسطہ اطلاع اس موضوع پر مجھے سرفراز فرمایا۔

(۳۹) میں نے رسول خدا کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہر شخص جو اس گمان میں ہے کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے اور علی سے بغض رکھتا ہے وہ غلطی پر ہے میری اور اسکی دوستی جمع نہیں ہوگی مگر مومن کے قلب میں۔ بتحقیق کہ خداوند تعالیٰ نے میرے اور تمہارے محبوں کو سابقین کے پہلے گروہ میں قرار دیا جو جنت میں داخل ہوئے اور میرے تمہارے دشمنوں / میری امت کے گمراہوں کے پہلے زمرہ میں قرار دیا جو جہنم میں جائیں گے۔

(۴۰) بتحقیق کہ رسول اللہ نے ایک غزوہ میں مجھے کنوئیں پر بھیجا جس میں پانی ہی نہ تھا میں نے واپس ہو کر حضرت کو اطلاع دی۔ حضرت نے پوچھا آیا اسمیں مٹی ہے ؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا کہ اس میں سے تھوڑی مٹی لے آؤ اور میں نے لے گیا حضرت نے اس مٹی سے کلام کیا اور فرمایا کہ اس مٹی کو کنوئیں میں ڈال دیں اور

اليه فاخبرته فقال لی وفقت یا علی وببرکتك نبع الماء فهذه المنقبة خاصة لی من دون اصحاب النبیؐ۔

میں نے اس کو کنویں میں ڈالدیا۔ اس کے ساتھ ہی پانی جوش مارنے لگا اور کنواں پانی سے بھر گیا۔ میں نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر اسکی اطلاع دی فرمایا کہ یا علیؑ تمہیں توفیق دی گئی ہے اور تمہاری ہی برکت سے پانی کا چشمہ نکل آیا اصحاب نبیؐ میں یہ منقبت صرف میرے لئے مخصوص ہے۔

(۴۱) فانی سمعت رسول اللّٰہ یقول ابشر یا علیؑ فان جبرئیل اتانی فقال لی یا محمدؐ ان اللّٰہ تبارك وتعالیٰ نظر الی اصحابك فوجد ابن عمك وختنك علی ابنتك فاطمہؑ خیر اصحابك فجعله وصیك والمؤدی عنك۔

(۴۱) میں نے رسولؐ خدا کو فرماتے سُنا کہ اے علیؑ تمہارے لئے مژدہ ہے کہ جبرئیل آئے تھے اور کہا کہ یا محمدؐ خداوند تعالیٰ نے تمہارے اصحاب پر ایک نظر ڈالی اور تمہارے ابن عم اور تمہاری بیٹی فاطمہؑ کے شوہر علیؑ کو سب سے بہتر پایا اور اس کو تمہارا وصی اور تمہاری جانب سے احکام خدا پہونچانے والا قرار دیا۔

(۴۲) فانی سمعت رسول اللّٰہ یقول ابشر یا علی فان منزلك فی الجنة مواجه منزلی انت معی فی الرفیق الاعلیٰ فی اعلیٰ علیین قلت یا رسول اللّٰہ وما اعلیٰ علیین۔ فقال قبة من درة بیضاء لها سبعون الف مصراع مسکن لی ولك یا علیؑ۔

(۴۲) رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یا علی خوشخبری ہے تمہارے لئے کہ جنت میں تمہاری منزل میری منزل کے برابر ہوگی اور تم بلند آسائش گاہ میں اعلیٰ علیین میں میرے ساتھ رہو گے۔ میں نے سوال کیا کہ یا رسولؐ اللہ اعلیٰ علیین کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ سفید موتی کی ایک گنبد ہے جس کے ستر ہزار دروازے ہیں یا علی یہ میرے اور تمہارے رہنے کیلئے ہے۔

(۴۳) فان رسول اللّٰہ قال ان اللّٰہ عز وجل رسخ حبی فی قلوب المومنین وکذلك رسخ حبك یا علی فی قلوب المومنین ورسخ بغضی وبغضك فی قلوب المنافقین فلا یحبك الا مومن تقی ولا یبغضك الا منافق کافر۔

(۴۳) رسول خدا نے فرمایا کہ خدائے عزوجل نے میری محبت مومنین کے قلوب میں راسخ کر دی ہے اور اسی طرح یا علی تمہاری محبت بھی مومنین کے قلوب میں راسخ کر دی ہے اور میری اور تمہاری دشمنی منافقین کے قلوب میں راسخ کر دی ہے پس تم سے سوائے متقی مومن کے کوئی اور محبت نہ کرے گا اور تم سے سوائے منافق و کافر کے کوئی بغض نہ رکھے گا۔

(۴۴) فانی سمعت رسول اللّٰہ یقول لن یبغضك من العرب الا دعی ولا من العجم الا شقی

(۴۴) رسول خدا نے فرمایا کہ عربوں میں سے تم سے کوئی بغض نہ رکھے گا سوائے حرامزادہ کے اور عجم سے سوائے

ولا من النساء الا سلقلقية .

(۴۵) فان رسول الله دعانی وانا ارمد العین فتفل فی عینی وقال اللهم اجعل حرها فی بردها وبردها فی حرها فوالله ما اشتكت فی عینی الی هذه الساعة۔

(۴۶) فان رسول الله امر اصحابه وعمومته بسد الابواب وفتح بابی بامر الله عز و جل فلیس لاحد منقبة مثل منقبتی۔

(۴۷) فان رسول الله امرنی فی وصیته لی بقضاء دینه وعداته فقلت یا رسول الله قد علمت انه لیس عندی مال قال سیعینك الله فما اردت امرا من قضاء دیونه (دینه) وعداته الا یسره الله لی حتی قضیت دیونه وعداته فاحصیت ذلك فبلغ ثمانین الفا وبقی بقیة اوصیت الحسن ان یقضیها۔

(۴۸) فان رسول الله اتانی فی منزلی ولم تكن طعمنا منذ ثلثة ایام فقال یا علی هل عندك من شیئ فقلت والذی اكرمك بالكرامة واصطفاك بالرسالة ما طعمت وزوجتی وابنای منذ ثلثة ایام فقال النبی

شقی کے اور عورتوں میں سے سوائے اس کے حیض کا زیرین خراب ہو۔

(۴۵) رسول اللہ نے مجھے بلایا جب کہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی آپنا آب دہن میری آنکھوں میں لگایا اور فرمایا کہ خداوندا اسکی گرمی کو ٹھنڈا کر دے اور اسکی سردی کو گرم کر دے خدا کی قسم اس وقت سے آج تک پھر مجھے آنکھ میں تکلیف نہ ہوئی۔

(۴۶) رسول اللہ نے خدا کے حکم سے اپنے اصحاب اور اپنے چچاؤں کو حکم دیا کہ اپنے اپنے دروازے بند کر لیں (جو مسجد کیطرف کھلتے تھے) اور میرے دروازہ کو خدا کے حکم سے کھلا ہی رہنے دیا۔ میری اس منقبت کے مثل اور کسی کی منقبت نہیں

(۴۷) رسول خدا نے اپنی وصیت میں مجھے حکم دیا کہ میں ان کا قرضہ ادا کر دوں اور ان کے کئے ہوئے وعدے پورے کر دوں۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں کہ میرے پاس تو کچھ مال نہیں ہے۔ فرمایا کہ خدا تمہاری اعانت کرے گا پس جب بھی میں نے ان کا قرض ادا کرنے کا ارادہ کیا خدا نے یہ مجھ پر آسان کر دیا یہاں تک کہ میں نے ان کا قرض ادا کر دیا اور وعدے پورے کر دیئے اور شمار کیا تو وہ اسی ہزار تک پہونچ گئے تھے باقی کے لئے میں نے حسن کو وصیت کی کہ ادا کرے۔

(۴۸) رسول خدا ایک مرتبہ میرے مقام پر آئے تین روز ہو چکے تھے کہ ہم نے کچھ بھی نہ کھایا تھا فرمایا کہ یا علی آیا تمہارے پاس کچھ ہے میں نے عرض کیا کہ اس کی قسم جس نے آپ کو مکرم کیا اور رسالت سے گرامی کیا میں میری زوجہ اور میرے بچوں نے تین روز سے کچھ بھی نہیں کھایا۔ نبی نے

یا فاطمة ادخلی البیت وانظری هل جدین شیئا فقالت خرجت الساعة فقلت یا رسول اللہ ادخله انا فقال ادخل باسم اللہ، فدخلت فاذا انا بطبق موضوع علیه رطب من تمر وجفنة من ثرید فحملتها الی رسول اللہ فقال یا علی رایت الرسول الذی حمل هذا الطعام فقلت نعم فقال صفه لی فقلت من بین احمر واخضر واصفر فقال تلك خطط جناح جبرئیل مکللة بالدر والیاقوت فاکلنا من الثرید حتی شبعنا فما رأی الاخدش ایدینا واصابعنا فخصنی اللہ عز وجل بذلك من بین اصحابه.

فرمایا کہ اے فاطمہ مکان میں جاؤ اور دیکھو کہ کوئی چیز ہے یا نہیں۔ عرض کیا کہ مکان سے نکل کر ایک ہی ساعت تو ہوئی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں جاؤں فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر جاؤ۔ پس میں گیا اور دیکھا کہ ایک طبق تازہ کھجور کا رکھا ہوا ہے اور اس کے برابر ایک کاسہ ترید کا ہے میں نے یہ رسول خدا کی خدمت میں لے آیا۔ فرمایا یا علی کیا تم نے اس کو دیکھا جس نے یہ طعام لے آیا۔ عرض کیا کہ ہاں۔ فرمایا کہ بیان کرو کہ وہ کون تھا عرض کیا کہ اس کے رنگ میں سرخی سبزی اور زردی تھی فرمایا کہ یہ جبرئیل کے پروں کی لکیریں ہیں جو موتی اور یاقوت سے درخشاں رہتے ہیں پس ہم نے سیر ہونے تک ترید کھائی اور ایسی ہمارے ہاتھ پاک تھے اور سوائے ہاتھ اور انگلیوں کے نشان کے اس میں اور کچھ نہ تھا خدا نے اصحاب پیغمبر میں مجھے اس کرامت سے مخصوص کیا۔

(۴۹) دان اللہ تبارك وتعالی خص نبیه للنبوة وخصنی النبی بالوصایة فمن احبنی فهو سعید یحشر فی زمرة الانبیاء

(۴۹) خداوند تعالی نے اپنے نبی کو نبوت سے مخصوص کیا اور نبی نے مجھے وصایت سے مخصوص کیا۔ ہر شخص جو مجھے دوست رکھتا ہے خوش بخت ہے اور پیغمبروں کے ساتھ محشور ہوگا۔

(۵۰) فان رسول اللہ بعث ببراءة مع ابی بکر فلما بعث اتی جبرئیل فقال یا محمد لا یودی عنك الا انت او رجل منك فوجهنی علی ناقة العضباء فلحقته بذی الحلیفة فاخذتها فخصنی اللہ عز وجل بذلك

(۵۰) رسول اللہ نے سورہ برات ابوبکر سے بھیجا تھا ان کے جانے کے ساتھ ہی جبرئیل آئے اور کہا کہ اے محمد تبلیغ آپ خود کریں یا آپ میں کا کوئی شخص پس پیغمبر نے مجھے اپنے ناقہ عضبا پر اس کام کے لئے بھیجا اور میں نے مقام ذوالحلیفہ پر ان سے سورہ لے لیا۔ خدا نے مجھے اس کام کیلئے مخصوص فرمایا تھا۔

(۵۱) بان رسول اللہ اقامنی للناس کافة یوم غدیر خم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ

(۵۱) رسول اللہ نے روز غدیر خم مجھے سب کا پیشوا مقرر کیا تھا اور فرمایا تھا کہ میں جس کا مولا ہوں علیؑ اس کے

فبعداً وسحقاً للقوم الظالمین۔

(۵۲) فان رسول اللہ قال یا علیؑ الا اعلمک کلمات علمنیھن جبرئیل فقلت بلی قال قل "یا رازق المقلین ویا راحم المساکین ویا اسمع السامعین ویا ابصر الناظرین ویا ارحم الراحمین ارحمنی وارزقنی"۔

(۵۳) فان اللہ تبارک وتعالیٰ لن یذھب بالدنیا حتی یقوم منا القایم یقتل مبغضنا ولا یقبل الجزیۃ ویکسر الصلیب والاصنام ویضع الحرب اوزارھا ویدعوا الی اخذ المال ویقسم بالسویۃ ویعدل فی الرعیۃ۔

(۵۴) فانی سمعت رسول اللہ یقول یا علیؑ سیلعنک بنوامیۃ ویرد علیھم ملک بکل لعنۃ الف لعنۃ فاذا قام القایم عجل اللہ فرجہ لعنھم اربعین سنۃ۔

(۵۵) فان رسول اللہ قال متفتن فیک طوائف من امتی فیقولون ان رسول اللہ لم یخلف شیئاً فبماذا اوصی علیاً او لیس کتاب ربی افضل الاشیاء بعد اللہ عز وجل والذی بعثنی بالحق نبیاً لئن لم تجمعہ باتقان لم یجمع ابداً فخصنی اللہ بذلک من دون اصحابہ۔

(۵۶) فان اللہ تبارک وتعالیٰ خصنی بما خص

مولا ہیں خدا ظالمین کو دور اور نابود کردے۔

(۵۲) رسول خدا نے فرمایا کہ یا علی کیا میں تمہیں وہ کلمات یاد دلاؤں کہ جو جبرئیل نے مجھے پہونچایا ہے عرض کیا کہ ہاں فرمائیے۔ فرمایا کہ کہو "اے درویشوں کو روزی عطا کرنے والے، اے مسکینوں پر رحم کرنے والے اے سننے والوں میں سب سے بڑے سننے والے اے دیکھنے والوں میں سب سے بڑے بصیر اور اے سب سے بڑے رحم کرنے والے مجھ پر رحم فرما اور عطا فرما۔"

(۵۳) خداوند تعالیٰ دنیا کو اس وقت تک ختم نہیں کرے گا جب تک کہ ہمارے قایم ظہور نہ کریں اور ہمارے دشمنوں کو قتل نہ کردیں وہ جزیہ قبول نہیں کریں گے صلیب اور بتوں کو توڑ دیں گے اسلحۂ جنگ ضایع کردیں گے اموال ضبط کرکے برابر برابر تقسیم کریں گے اور رعیت میں عدل والصاف کریں گے۔

(۵۴) رسول اللہ نے فرمایا کہ یا علیؑ بہت جلد بنی امیہ تم پر لعنت کرنے لگیں گے اور فرشتۂ خدا ہر لعنت پہ ہزار لعنتیں ان پر لوٹا دیگا جب قائم عجل اللہ فرجہ ظہور کریں گے ان پر چالیس سال لعنت کریں گے۔

(۵۵) رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت سے چند گروہ سے تمہارے تعلق سے بازپرس کیجائیگی وہ کہیں گے کہ رسول اللہ نے کسی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا تھا علی کو کیوں اپنا وصی بنائے ہوتے۔ آیا کتاب خدا اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے افضل چیز نہیں۔ اسکی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا اگر تم قران کو جمع نہ کروگے یہ ہرگز جمع نہ ہوگا۔ اللہ نے یہ فضیلت میرے لئے مخصوص کردی جس میں دیگر اصحاب شریک نہیں۔

(۵۶) اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام دوستوں اور اہل طاعت کے

به اوليائه واهل طاعته وجعلنی وارث
محمد فمن ساءه ساءه ومن سره سره
واومی بيده نحو المدينة

خصائص سے مجھے مخصوص کیا اور مجھے محمد کا وارث بنایا
جس سے ناراض ہونیوالے ناراض ہوئے اور خوش
ہونیوالوں نے خوشی منائی اور اپنے ہاتھ سے مدینہ
کی طرف اشارہ کیا۔

(٥٧) ان رسول الله كان فی بعض الغزوات
فقد الماء فقال لی يا علی قم الی هذه الصخرة
وقل انا رسول رسول الله انفجری لی ماء فوالذی
اكرمه بالنبوة لقد ابلغتها الرسالة فاطلع
منها مثل ثدی البقرة فسال من كل ثدی
منها ماء فلما رايت ذلك اسرعت الی النبی
فاخبرته فقال انطلق يا علی فخذ من الماء
وجاء القوم حتی ملاء واقربهم واداواتهم
وسقوا دوابهم وشربوا وتوضئوا فخصنی
الله عز وجل بذلك من دون الصحابة۔

(٥٧) رسول خدا کے پاس ایک غزوہ میں پانی ختم
ہو گیا اور آپ بے آب ہو گئے۔ پس مجھ سے فرمایا یا علی
اٹھو اور اس پتھر کے قریب جا کر کہو کہ میں رسول خدا کا
بھیجا ہوا ہوں میرے لئے پانی کو جاری کر دے۔ اس کی
قسم جس نے انہیں نبوت سے مکرم فرمایا جوں ہی میں
نے رسول خدا کا پیغام پہونچایا اسمیں گائے کی پستانوں
کیطرح شکلیں بننے لگیں اور ہر پستان سے پانی جاری
ہو گیا۔ جب میں نے یہ دیکھا تیزی سے آنحضرت کو اطلاع دی
حضرت نے فرمایا کہ یا علی اسمیں سے پانی لے آؤ دوسرے
لوگ بھی آئے اور اپنی مشکیں بھر لیں، اپنے جانوروں کو
سیراب کیا خود انہوں نے پانی پیا اور وضو کیا اس میں
خدائے عز و جل نے دیگر اصحاب کے مقابلہ میں مجھے مخصوص فرمایا

(٥٨) ان رسول الله امرنی فی بعض غزواته
وقد فقد الماء فقال يا علی ائتنی بتور فاتيته
به فوضع يده اليمنی ويدی معها فی التور
فقال انبع فنبع الماء من بين اصابعنا۔

(٥٨) رسول اللہ نے غزوات میں سے ایک جنگ میں
کہ جس میں پانی نایاب ہو گیا تھا مجھ سے فرمایا کہ یا علی
ایک کاسہ لے آؤ میں نے کاسہ حاضر خدمت کیا۔ حضرت
نے اپنا دایاں ہاتھ میرے ہاتھ کے ساتھ اس کاسہ میں رکھا
اور فرمایا کہ پانی جاری ہو جائے اس کے ساتھ ہی ہماری
انگلیوں کے درمیان سے پانی جاری ہو گیا۔

(٥٩) ان رسول الله وجهنی الی خيبر فلما
اتيته وجدت الباب مغلقا فزعزعته شديداً
فقلعت ودحيت به اربعين خطوة قد خلت
فبرز الی مرحب فحمل علی وحملت عليه وسقيت

(٥٩) رسول اللہ نے مجھے قلعہ خیبر (فتح کرنے) بھیجا پس
جب میں اس کے قریب پہونچا دیکھا کہ اس کا دروازہ بند
تھا میں نے نہایت ہی سختی کے ساتھ اس کو ہلا دیا اور اکھیڑ
کر چالیس قدم دور پھینکا کہ قلعہ میں داخل ہو گیا۔ مرحب

الارض من دمه وقد كان وجه رجلين من اصحابه فرجعا منكسفين۔

(۶۰) فانی قتلت عمرو بن عبد ود وكان يعد بالف رجل وقال رسول الله فی حقی ضربة علیؑ یوم الخندق افضل من عبادت الثقلين الی یوم القيمة وقال برز الايمان كله الی الكفر كله۔ (مستدرک حاکم۔ ج۔ ۳)

(۶۱) فانی سمعت رسول اللهؐ يقول يا علیؑ مثلك فی امتی مثل قل هو الله فمن احبك بقلبه فكانما قرأ ثلث القرآن ومن احبك بقلبه واعانك بلسانه فكانما قرء ثلثی ومن احبك بقلبه واعانك بلسانه ونصرك بيده فكانما قرء القرآن كله۔

(۶۲) فانی سمعت مع رسول الله فی جميع المواطن والحروب وكانت رايته معی۔

میرے مقابلہ پر آکر مجھ پر حملہ کیا اور میں اس پر حملہ کر کے اس کے خون سے زمین کو سیراب کر دیا۔ مجھ سے پہلے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو آنحضرت نے بھیجا تھا مگر دونوں شکست کھا کر واپس آ گئے تھے۔

(۶۰) میں عمرو ابن عبد ود کو جو ایک ہزار آدمیوں سے مقابلہ کرتا تھا قتل کیا اسپر رسول اللہ نے میرے لئے فرمایا کہ روز جنگ خندق کے روز علی کی ضربت تا قیامت تمام جن وانس کی عبادت سے افضل ہے اور فرمایا کہ کل ایمان کو کل کفر کے مقابلہ پر بھیج رہا ہوں۔

(۶۱) رسول اللہ نے فرمایا کہ یا علی میری امت میں تمہاری مثال سورہ قل ہو اللہ کی جیسی ہے پس جس نے تم سے قلب سے محبت کی ایسا ہے کہ اس نے ایک ثلث قرآن پڑھا جس نے تمہیں دل سے دوست رکھا اور زبان سے تمہاری اعانت کی اور ہاتھ سے تمہاری مدد کی تو اسکی مثل ہے کہ جس نے پورا قرآن پڑھا۔

(۶۲) میں ان تمام جنگوں اور حوادث میں جن میں رسولؐ کے ساتھ تھا حضرت کا پرچم میرے ہاتھ میں رہتا تھا۔

لہ۔ خواجہ بندہ نواز فرماتے ہیں

یا علی ذات وصفاتت قل ھو اللہ احد — نام تو نقش نگین مہر اللہ الصمد

برز بانت لم یلد ناصر ولم یولد لہ — شیر یزداں لم یکن گرشت لہ کفواً احد

رسول اللہ نے ارشاد فرمایا جس نے ایک مرتبہ سورہ توحید کی تلاوت کی گویا اس نے ایک ثلث قرآن پڑھا اور جس نے دو مرتبہ تلاوت کی گویا دو ثلث قرآن پڑھا اور جس نے تین مرتبہ تلاوت کی اس نے پورا قرآن پڑھ لیا۔

لہ انگشتری جو امیر المومنین نے سائل کو عنایت فرمائی اسمیں یاقوت سرخ کا نگینہ جس کا وزن ایک تولہ ساڑھے دس ماشے تھا اسکی قیمت ملک شام کے اس وقت کے خراج کے مساوی تھی۔

(۶۳) فانی لم افر من الزحف قط ولم یبارزنی احد الا سقیت الارض من دمه

(۶۳) میں کبھی کسی جنگ سے فرار نہ ہوا اور کسی نے مجھ سے جنگ نہ کی مگر یہ کہ میں نے اس کے خون سے زمین کو سیراب کر دیا۔

(۶۴) فان رسول الله اوتی بطیر مشوی من الجنة فدعا الله عزوجل ان یدخل علیه احب خلقه الیه فوفقنی الله للدخول علیه حتی اکلت معه من ذلک الطیر۔

(۶۴) رسول اللہ کے لئے جنت سے ایک مرغ بریاں آیا تھا۔ حضرتؐ نے دعا مانگی کہ خداوندا تیرے محبوب ترین بندہ کو بھیجدے۔ خدا نے مجھے توفیق دی اور میں وہاں پہونچا اور حضرت کے ساتھ وہ مرغ کھایا۔

(۶۵) فانی کنت اصلی فی المسجد فجاء سائل فسأل وانا راکع فناولته خاتمی من اصبعی فانزل الله تبارک وتعالی "انما ولیکم الله ورسوله والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰة ویوتون الزکوٰة وهم راکعون۔

(۶۵) ایک مرتبہ جبکہ میں مسجد میں نماز میں مشغول تھا اور حالت رکوع میں تھا ایک سائل نے آکر سوال کیا اور میں نے اس کو اپنی انگوٹھی دیدی جو انگلی میں تھی۔ میری اس خیرات پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی "بتحقیق کہ اللہ تمہارا ولی اور اس کا رسول اور وہ لوگ جنہوں نے ایمان لایا نماز کو قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں"۔ (مائدہ ۵۵)

(۶۶) فان الله تبارک وتعالی رد علی الشمس مرتین ولم یردها علی احد من امة محمدؐ غیری

(۶۶) خداوند تعالیٰ نے آفتاب کو دو مرتبہ میرے لئے پلٹایا امت محمدی میں سوائے میرے اور کسی کیلئے نہیں پلٹایا۔

(۶۷) فان رسول الله امران ادعی بامرة المومنین فی حیاته وبعد موته ولم یطلق ذلک لاحد غیری۔

(۶۷) رسول خدا نے حکم دیا کہ آپ کی زندگی میں اور آپ کی وفات کے بعد مجھے امیرالمومنین کہہ کر پکاریں یہ لقب سوائے میرے اور کسی کو نہ دیا۔

(۶۸) فان رسول الله قال یا علیؑ اذا کان یوم القیمة نادی مناد من بطنان العرش این سید الانبیاء فاقوم ثم ینادی مناد این سید الاوصیاء فتقوم ویاتینی رضوان مفتاح الجنة ویاتینی مالک بمقالید النار فیقولان ان الله جل جلاله امرنا ان ندفعها الیک ویامرک ان تدفعها الی علیؑ بن ابیطالبؑ

(۶۸) رسول خدا نے فرمایا کہ یا علیؑ روز قیامت درمیان عرش سے ایک منادی ندا دے گا کہ سید الانبیاء کہاں ہیں میں کھڑا ہو جاؤں گا پھر منادی ندا دیگا کہ سید الاوصیا کہاں ہیں تو تم کھڑے ہو جاؤ گے۔ پھر رضوان جنت کی کنجیاں میرے پاس لائیں گے اور مالک جہنم کی کنجیاں تمہارے پاس لائیں گے اور دونوں کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ یہ کنجیاں آپ کی خدمت میں

فتکون یا علیؑ قسیم الجنۃ والنار۔

پیش کریں اور آپ کیلئے حکم ہے کہ آپ یہ کنجیاں علی ابن ابی طالب کے حوالہ کر دیں۔ کیوں کہ اے علی تم جنت و جہنم کے تقسیم کرنے والے ہو۔

(۶۹) فانی سمعت رسول اللّٰہ یقول لولاک ما عرف المنافقون من المومنین۔

(۶۹) رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر تم نہ ہوتے منافقین مومنین سے علیحدہ پہچانے نہ جا سکتے۔

(۷۰) فان رسول اللّٰہ نام ونومنی وزوجتی فاطمۃؑ وابنی الحسن والحسین والقی علینا عباءۃ قطوانیۃ فانزل اللّٰہ تبارک وتعالیٰ فینا «انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا» فقال جبرئیل انا معکم یا محمدؐ فکان سادسنا جبرئیل۔

(۷۰) بتحقیق کہ رسول اللہؐ مجھے، میری زوجہ فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو ایک قطوانی عبا میں لیکر سو گئے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ آیت نازل فرمائی «اس کے سوائے نہیں کہ خداوند عالم نے یہ چاہا ہے کہ اے اہل بیت تم سے شک کو دور کرے اور تمہیں ایسا پاک رکھے جو حق پاک رکھنے کا ہے (مائدہ) جبرئیل نے کہا کہ یا محمدؐ میں آپکے ساتھ ہوں پس جبرئیل ہمارے چھٹے ہو گئے۔

(کتاب الخصال۔ صدوق۔ ج ۲)

حقیقت توبہ واستغفار

کمیل ابن زیاد سے مروی ہے کہ امیر المومنینؑ سے قواعد اسلام اور حقیقت توبہ واستغفار سے متعلق سوال کیا تو حضرت نے فرمایا:

قواعد الاسلام سبعۃ، فاولھا العقل وعلیہ بُنیَ الصبر والثانی صون العرض وصدق اللھجۃ، والثالثۃ تلاوۃ القرآن علی جھتہ، والرابعۃ الحب فی اللّٰہ والبغض فی اللّٰہ، والخامسۃ حق آل محمدؐ، ومعرفۃ

قواعد اسلام سات ہیں اول عقل ہے جس پر صبر کی بنیاد ہے دوسرے ناموس کی حفاظت اور زبان کی سچائی، تیسرے تلاوت قرآن۔ چوتھے حبّ فی اللہ و بغض فی اللہ اور پانچویں حق آل محمدؐ اور انکی ولایت کی معرفت" چھٹے بھائیوں کے حقوق کی ا۔ ئی

ولابنتهم، والسادسة حق الاخوان
والمحاماة عليهم، والسابعة مجاورة
الناس بالحسنى۔

كميل: يا امير المومنين العبد يصيب
الذنب فيستغفر الله منه فما حد الاستغفار
امير المومنين: يا ابن زياد، التوبة۔
كميل: ليس؟
امير المومنين: لا
كميل: فكيف؟
امير المومنين: ان العبد اذا اصاب ذنبا يقول
استغفر الله بالتحريك۔
كميل: وما التحريك۔
امير المومنين: الشفتان واللسان يريدان
بتبع ذلك بالحقيقة
كميل: وما الحقيقة۔
امير المومنين: تصديق في القلب واضمار
ان لا يعود الى الذنب الذي استغفر منه
كميل: فاذا افعل ذلك فانا من المستغفر؟
امير المومنين: لا
كميل: فكيف ذاك؟
امير المومنين: لانك لم تبلغ الى الاصل بعد
كميل: فاصل الاستغفار ماهو۔
امير المومنين: الرجوع على التوبة من الذنب
الذي استغفرت منه وهو اول درجة العابدين وترك
الذنب والاستغفار اسم واقع لمعان ست

اور ان سے پریشانیوں کا اندفاع اور ساتویں
پڑوسیوں سے نیکی سے پیش آنا۔

کمیل: یا امیر المومنین اگر کوئی بندہ گناہ کا مرتکب ہو
پھر اللہ سے مغفرت چاہے تو استغفار کی حد کیا ہے۔
امیر المومنین: اے ابن زیاد، توبہ۔
کمیل: اس کے سوائے
امیر المومنین: کچھ نہیں۔
کمیل: پھر کیا ہوگا
امیر المومنین: اگر کوئی بندہ گناہ کرتا ہے تو اسے چاہیئے
کہ تحریک کے ساتھ اللہ سے مغفرت مانگے۔
کمیل: تحریک کیا ہے
امیر المومنین: دونوں لب اور زبان حقیقت کے
ساتھ اسکی متابعت کا مصمم ارادہ کریں۔
کمیل: حقیقت کیا ہے۔
امیر المومنین: قلب وضمیر سے تصدیق کرنا کہ جس گناہ کے
متعلق مغفرت چاہتا ہے دوبارہ اسکا مرتکب نہ ہوگا۔
کمیل: جب اس نے ایسا کیا تو آیا وہ مغفرت چاہنے والا ہوگا۔
امیر المومنین: نہیں۔
کمیل: پھر وہ کس طرح ہوگا۔
امیر المومنین: کیونکہ تو اصل تک نہیں پہونچ سکا ہو بہت دور
کمیل: پھر اصل استغفار کون ہوگا۔
امیر المومنین: کوئی شخص گناہ سے مغفرت چاہتا ہے
تو اس کو چاہیئے کہ پہلے توبہ کرے یہ عابدین کیلئے پہلا
درجہ ہے اور ترک گناہ اور استغفار کیلئے واضح شرائط ہیں

اولها الندم علی ما مضی، والثانی العزم علی ترك العود الیه ابداً، والثالث ان تؤدّی حقوق المخلوقین التی بینك و بینهم، والرابع ان تؤدّی حق الله فی كل فرض والخامس ان تذیب اللحم الذی نبت علی السحت والحرام حتی یرجع الجلد الی عظمه، ثم تنشئ فیما بینهما لحما جدیداً والسادس ان تذیق البدن الم الطاعات كما اذقته لذات المعاصی۔

(تحف العقول ص۴۵
از ابی محمد الحسن)

اول ندامت گزشتہ گناہوں پر، دوسرے ان کے ترک کرنے ہمیشہ کیلئے عزم مصمم، تیسرے مخلوق کے حقوق کا ادا کرنا جو تیرے اور ان کے درمیان ہیں، چوتھے تمام فرائض میں حقوق خدا کا ادا کرنا پانچویں اس شخص کیلئے جس نے ناجائز اور حرام خوری سے اپنے جسم میں گوشت پیدا کیا ہو وہ جسم کے گوشت کو گھلا کر اس قدر لاغر کرلے کہ اسکی جلد ہڈیوں سے مل جائے اس کے بعد پھر نیا گوشت پیدا ہو اور چھٹے جس طرح اس نے گناہوں کی لذت چکھی ہے اس کا بدن طاعات و عبادات کا دکھ والم بھی چکھ لے۔

ایمان و ارواح

حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اس سے کہا گیا کہ لوگ اس خیال میں ہیں کہ جس نے مجھے نہیں دیکھا وہ مومن ہے، جس نے شراب نہیں پی وہ مومن ہے اور جس نے سود نہیں کھایا وہ مومن ہے، جس نے کسی کا خون نہیں بہایا وہ مومن ہے اس نے اس سے مجھ پر تکبّر کیا جس سے میرا سینہ تنگ ہونے لگا حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے نماز ادا کی اور مجھ سے چھپایا اور میں نے اس سے چھپایا اس کو گناہ عظیم کیوجہ ایمان سے خارج کردیا گیا جس کا اس نے آسانی سے ارتکاب کیا۔

حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا:

صدقك اخوك انی سمعت رسول الله یقول خلق الله الخلق علی ثلث طبقات فانزلهم ثلثة منازل فذلك قوله " فاصحاب الميمنة ما اصحاب الميمنة واصحاب المشئمة ما اصحاب المشئمة

تیرے بھائی نے سچ کہا بتحقیق کہ میں نے رسول اللہ سے سُنا ہے کہ فرمایا کہ اللہ نے مخلوق کو تین طبقات میں خلق فرمایا اور انہیں تین منازل میں نازل کیا اس کا ارشاد ہے پس داہنے ہاتھ والے! داہنے

والسابقون السابقون اولئك المقربون "
فامّا ما ذكره الله جلّ وعزّ من السابقين
فانّهم انبياء مرسلون وغير مرسلين جعل
الله فيهم خمسة ارواح روح القدس وروح
الايمان وروح القوة وروح الشهوة وروح
البدن فبروح القدس بعثوا انبياء مرسلين
وبروح الايمان عبدوا الله لم يشركوا به شيئاً
وبروح القوة جاهدوا عدوّهم وعالجوا
معايشهم وبروح الشهوة اصابوا لذيذ المطعم
والمشرب ونكحوا الحلال من النساء وبروح
البدن دبّوا ودرجوا هؤلاء مغفور لهم
مصفوح عن ذنبهم۔

ثم قال تلك الرسل فضّلنا بعضهم
على بعض منهم من كلّم الله ورفع بعضهم
درجات وآتينا عيسى بن مريم البيّنات و
ايدناه بروح القدس " (پ۳)

ثم قال في جماعتهم وايّدهم بروح
منه تطول اكرمهم لها فضّلهم على سواهم
فهؤلاء مغفور لهم۔

ثم ذكر اصحاب الميمنة وهم المؤمنون
حقاً باعيانهم فجعل فيهم اربعة ارواح
روح الايمان وروح القوة وروح الشهوة
وروح البدن فلا يزال العبد مستكملا
هذه الارواح الاربعة حتى عليه
حالات

ہاتھ والے کیا ہیں اور بائیں ہاتھ والے! (افسوس) بائیں
ہاتھ والے کیا ہیں اور آگے بڑھ جانے والے آگے ہی بڑھنے
والے تھے یہی لوگ (خدا کے) مقرب ہیں" (الواقعہ) مگر
اللہ نے جو سابقین السابقین کا ذکر کیا ہے وہ انبیاءً
و مرسلین اور غیر مرسلین ہیں اللہ نے انہیں پانچ روحیں
قرار دی ہیں۔ روح القدس، روح الایمان، روح القوۃ
روح الشہوۃ اور روح البدن۔ اس نے انبیاء اور
مرسلین کو روح القدس کے ساتھ بھیجا روح ایمان سے
انہوں نے اللہ کو ایک مانا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک
نہ کیا۔ روح قوت سے اپنے دشمنوں سے جہاد کیا اور
ان کے اسباب زندگی پر قبضہ کر لیا، روح شہوت سے
لذیذ کھانوں اور شربتوں سے لطف اندوز ہوئے اور
عورتوں سے بطریقۂ حلال نکاح کئے اور روح بدن سے
انہوں نے سلامت روی اختیار کی اور دین کے راستہ
پر جمے رہے یہ معاف کئے جانے والے ہیں اور یہ گناہوں
سے منہ پھیر لینے والے ہیں۔

پھر فرمایا " یہ رسول ہیں جن میں سے ہم نے بعض
کو بعض پر فضیلت دی ان میں بعض ایسے ہیں جن سے
اللہ نے بات کی اور بعض کے درجات بلند کئے اور مریم کے
بیٹے عیسیٰ کو روشن معجزے عطا کئے اور روح قدس کے
ذریعہ انکی مدد کی۔" پھر اس گروہ سے فرمایا کہ روح
سے انکی مدد کی اور اپنی بخششوں میں اور فضل میں یادتی
کی پس یہ معاف شدہ ہیں۔

اس کے بعد اصحاب میمنہ کا ذکر فرمایا کہ وہ مومنین
حق ہیں اور اپنے اعیان کے ساتھ ہیں انمیں چار روحیں

نقال وما هذه الحالات

امیر المومنین . اما اولهن فما قال الله ومنکم
من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد
علم شیئا" فهذا تنقص منه جمیع الارواح
ولیس بالذی یخرج من الایمان لان الله
الفاعل به ذلک ورادّه الی ارذل العمر فهو
لا یعرف للصلواة وقتا ولا یستطیع
التهجد باللیل ولا الصیام بالنهار فهذا
نقصان من روح الایمان ولیس بضاره
شیئا ان شاء الله وتنقص منه روح الشهوة
فلو مرت به اصبح بنات آدم ماحن الیها
وتبقی فیه روح البدن فهو یدب بها
ویدرج حتی یاتیه الموت فهذا بحال
خیر الله الفاعل به ذلک وقد تاتی علیه
حالات فی قوته وشبابه لهم بالخطیئة
فتشجعه روح القوة۔
وتزین له روح الشهوة وتقوده روح البدن
حتی توقعه فی الخطیئة فاذا لامسها تفصی
من الایمان وتفصی الایمان منه فلیس بعائد
ابدا او یتوب فان تاب وعرف الولایة تاب
الله علیه وان عاد فهو تارک للولایة
ادخله الله نار جهنم۔

روح ایمان، روح قوت، روح شہوت اور روح
بدن قرار دی۔ کوئی بندہ ان چاروں ارواح کو
عمداً ضایع نہیں کرتا حتیٰ کہ اس کے حالات ایسے
نہ ہو جائیں عرض کیا کہ یہ حالات کیا ہیں۔
امیر المومنین ء ان میں کی پہلی حالت جیسا کہ اللہ نے
فرمایا" تم میں سے بعض ایسے ہیں جو سخت بڑھاپے کی
طرف لوٹا دیئے جاتے ہیں کہ جاننے کے بعد بھی کچھ نہیں
جانتے" (النحل) یہ ان کے تمام ارواح کی فضیلت
کو گھٹا دیتا ہے مگر ایسا نہیں ہے کہ یہ اس کو ایمان سے
خارج کر دے کیونکہ اللہ اس کا فاعل ہے اور اس کو
ارزل العمر کیطرف لوٹا دیا ہے پس وہ کبھی نماز کے وقت
کو نہیں جانتا، شب میں تہجد ادا کرنے کے قابل نہیں
رہتا اور دن میں روزے نہیں رکھ سکتا۔ یہ روح
ایمان کی کمی کیوجہ ہے خدا نے چاہا تو اس سے کوئی ضرر
نہیں پہونچیگا اس سے روح شہوت میں کمی واقع ہوتی
ہے پس اگر دختران آدم اس کے ساتھ ایک مرتبہ جمع
کرلیں تو پھر اسکی طرف مائل نہ ہونگی۔
اب باقی رہ گئی روح بدن یہ آہستہ آہستہ اسکا ساتھ دیتی
رہے گی اور سچائی کے راستہ پر جمی رہے گی یہانتک
کہ اسکی موت آجائے پس یہ حالات خیر ہیں جن کا اللہ
فاعل ہے۔

پس روح قوت اس کو قوی دل بناتی اور روح
شہوت زینت بخشتی اور روح بدن اسکی رہبری کرتی
ہے حتیٰ کہ گناہ میں مبتلا ہونے کے حالات پیدا ہو جاتے
ہیں پس جب وہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے ایمان سے رہائی

واما اصحاب المشئمة فهم اليهود والنصارى
يقول الله سبحانه الذين اتيناهم الكتاب
يعرفونه يعني محمداً والولاية في التورية
والانجيل كما يعرفون ابناءهم في منازلهم
وان فريقاً منهم ليكتمون الحق وهم يعلمون
الحق من ربك فلاتكونن من الممترين فلما
جحدوا ما عرفوا ابتلاهم الله بذالك فسلبهم
روح الايمان واسكن ابدانهم ثلثة ارواح
روح القوة وروح الشهوة وروح البدن
ثم اضافهم الى الانعام فقال ان هم الا
كالانعام لان الدابة تحمل بروح القوة و
تعتلف بروح الشهوة وتسير بروح البدن
قال له السائل احييت قلبي۔

تحف العقول
(از ابی محمد الحسن بن علی بن شعبہ)

پا جاتا ہے ایمان اس سے نجات پاکر پھر کبھی واپس نہیں
آتا۔ یا وہ توبہ کرلے پس جب اس نے توبہ کرلی اور ولایت
کی معرفت حاصل کرلی اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے
اور اگر اس نے اعادہ کیا وہ ولایت کا تارک ہو گیا اور
اللہ اس کو جہنم کی آگ میں داخل کرے گا۔

اصحاب مشئمہ یہود و نصاریٰ ہیں اللہ فرماتا ہے کہ
جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو جانتے ہیں"
(پ۲) یعنی محمد کو اور انکی ولایت کو جو تورات اور انجیل
میں مذکور ہے اسی طرح پہچانتے ہیں جیسا کہ وہ اپنے
مکانوں میں اپنے فرزندوں کو پہچانتے ہیں انمیں ایک فریق
ہے جو حق کو جانتے ہوئے بھی چھپاتا ہے پس تم شک کرنے
والوں میں سے مت ہوجاؤ پس جب انہوں نے جانتے ہوئے
بھی عمداً انکار کیا اللہ نے ان کو امتحان میں مبتلا کردیا
اور روح ایمان کا دروازہ بند کر دیا اور ان کے بدنوں
میں تین روحیں یعنی روح قوت، روح شہوت اور روح
بدن باقی رکھیں پھر ان کو چوپایوں کی صنفوں میں تقسیم
کیا اور فرمایا بیشک وہ چوپایوں کے مانند ہیں اس لئے
کہ چوپائے روح قوت سے باربرداری کرتے ہیں اور
اور روح شہوت سے بقائے حیات اور ازدیاد نسل کا
کام لیتے ہیں اور روح بدن سے نقل مقام کرتے ہیں۔
سائل نے کہا کہ میرے قلب نے اس کو قبول کرلیا

اسلام کا وصف

خلاص بن عمر سے روایت ہے کہ ہم علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک

شخص جو خزاعہ سے تھا آیا اور کہا :-

یا امیر المومنین ھل سمعت رسول اللہ نعت الاسلام؟

قال: نعم۔ سمعت رسول اللہ یقول "بنی الاسلام علی اربعة ارکان علی الصبر والیقین والجهاد، والعدل، وللصبر اربع شعب الشوق والشفقة، والزهادة، والترقب، فمن اشتاق الی الجنة سلا عن الشهوات، ومن اشفق من النار رجع عن المحرمات، ومن زهد فی الدنیا تهاون بالمصیبات، ومن ارتقب الموت سارع فی الخیرات، ولليقين اربع شعب، تبصرة الفطنة تاول الحكمة ومن تاول الحكمة عرف العبرة ومن عرف العبرة اتبع السنة، ومن اتبع السنة فكانما كان فی الاولین وللجهاد اربع شعب، الامر بالمعروف، والنهی عن المنکر، والصدق فی المواطن وشنآن الفاسقین، فمن امر بالمعروف شد ظهر المومن، ومن نهی عن المنکر ارغم انف المنافق، ومن صدق فی المواطن قضی الذی علیه واحرز دینه، ومن شنأ الفاسقین فقد غضب لله ومن غضب لله یغضب الله له، وللعدل اربع شعب، غوص الفهم زهرة العلم، و شرائع الحکم، وروضة الحلم، فمن غاص الفهم فسر جمل العلم، ومن رعی

یا امیر المومنینؑ کیا آپ نے رسول خدا کو اسلام کا وصف بیان کرتے سُنا ہے۔

فرمایا: میں نے رسول اللہ کو فرماتے سُنا ہے کہ اسلام کی بنیاد چار ارکان پر ہے صبر، یقین، جہاد اور عدل۔ صبر کے چار شعبے ہیں شوق، ڈر، پرہیزگاری اور ترقب پس جو شخص جنت کا مشتاق ہو اس کو خواہشات سے بچنا چاہیئے۔ اور جسکو جہنم کا خوف ہو اس کو حرام سے بچنا چاہیئے جس نے دنیا میں زہد اختیار کیا مصائب کو حقیر جانا جس کو موت کا انتظار ہو اس کو چاہیئے کہ نیک کاموں میں تعجیل کرے۔ یقین کے چار شعبے ہیں دانائی پر تبصرہ، دانائی کی تاویل۔ جس نے دانائی کی بات کی تاویل لی نصیحت کو سمجھ گیا اور جس نے نصیحت کو سمجھ گیا سنت کی اتباع کر لی اور جس نے سنت کی اتباع کر لی وہ اولین سے ہو گیا۔ جہاد کے چار شعبے ہیں امر بالمعروف، نہی عن المنکر وطن کے بارے میں سچا ہونا اور فاسقین کو دشمن رکھنا۔ جس نے امر بالمعروف کیا اس نے مومن کی کمر ہمت کو مضبوط کیا اور جس نے کسی کو منکرات سے روکا اس نے منافق کی ناک رگڑ دی اور جس نے مواطن کی تصدیق کی اس نے اپنی مراد حاصل کر لی اور اپنے دین کو محفوظ کر لیا۔ اور جس نے فاسقین کو دشمن رکھا اس نے خدا کیلئے غضب ناک ہوا جو خدا کیلئے غضب ناک ہوا خدا بھی اسکی خاطر غضب ناک ہو گا۔ عدل کے چار شعبے ہیں، علم کی رونق تفہیم میں ڈوب جانا حکمت کی راہیں

"العالم عرف شرائع الحکم، ومن عرف شرائع الحکم ورد روضۃ الحلم، ومن ورد روضۃ الحلم لم یفرط فی امرہ وعاش فی الناس وھم فی راحۃ"

(" صد۲۷)

اور حلم کے پر بہار باغ پس جو تفہیم کے سمندر میں ڈوب گیا علم کے اونٹ کو لینی بیحساب علم کو واضح کر دیا اور جس نے علم کے حسن وجمال کی حفاظت کی حکمت کے راستوں کی معرفت حاصل کر لی اور جس نے حکمت کے راستوں کی معرفت حاصل کر لی گلشن علم کے پھول چن لئے اور جس نے باغ حلم کے پھول چن لیئے اس کے امر میں کوئی کوتاہی نہ کی اور لوگوں میں آرام کی زندگی گزاری اور انہوں نے راحت حاصل کی۔

چہار چیز در چہار چیز

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ اخفی اربعۃ فی اربعۃ

(۱) اخفی رضاہ فی طاعتہ فلا تستصغرن (تستصغر) واخ(ل) شیئاً من طاعتہ فربما وافق رضاہ وانت لا تعلم

(۲) واخفی سخطہ فی معصیتہ فلا تستصغرن شیئاً من معصیتہ فربما واحق سخطہ وانت لا تعلم

(۳) واخفی ولیہ فی بلادہ فلا تستصغرن عبداً من عبادہ فربما یکون ولیہ وانت لا تعلم

(۴) واخفی اجابتہ فی دعائیہ فلا تستصغرن شیئاً من دعائیہ فربما وافق اجابتہ وانت لا تعلم۔ (کمال الدین۔ ج ۲)

خداوند تعالیٰ نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں پنہاں کیا ہے۔

(۱) اپنی رضا کو اپنی طاعت میں پنہاں کیا ہے پس اسکی طاعت سے کسی چیز کو صغیر مت خیال کرو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ اسکی رضا کے موافق ہوتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۲) اپنے غضب کو معصیت میں پنہاں کیا ہے لہذا کسی گناہ کو چھوٹا نہ سمجھو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اسی میں اس کا قہر پوشیدہ رہتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۳) اس نے اپنے ولی کو اپنے شہروں میں پوشیدہ کر رکھا ہے پس بندگان خدا میں سے کسی بندہ کو چھوٹا نہ سمجھو۔ اکثر وہی اس کا ولی نکلا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۴) اس نے اپنی قبولیت کو دعاؤں میں پنہاں رکھا ہے لہذا اسکی بارگاہ میں کسی دعا کو صغیر نہ خیال کرو۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ وہی دعا قبول ہو جاتی ہے اور تم نہیں جانتے۔

قبول عمل

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا!

(۱) کونوا علی قبول العمل اشد عنایۃ منکم علی العمل الزھد فی الدنیا قصر الامل وشکر کل نعمۃ الورع عما حرم اللہ عزوجل من اسخط بدنہ ارضی ربہ ومن لم یسخط بدنہ عصی ربہ۔

(کتاب الخصال ج ۱)

کسی عمل کے قبول ہونے کو خود عمل پر اسکی بڑی عنایت سمجھو۔ دنیا میں زہد امیدوں کو گھٹا دیتا ہے اور ہر نعمت کا شکر ادا کرنا پرہیزگاری ہے ان چیزوں سے جنہیں خدا نے حرام قرار دیا ہے جس شخص نے اپنے بدن کو تکلیف میں مبتلا کیا اس نے اپنے پروردگار کو خوشنود کیا اور جس نے اپنے بدن کو تعب میں مبتلا نہ کیا اس نے اپنے رب کی معصیت کی۔

(۲) کونوا بقبول العمل اشد اھتماماً منکم بالعمل فانہ لن یقل عمل مع التقوی وکیف یقل عمل یتقبل۔

(〃)

(۲) تمہیں چاہیئے کہ عمل کی بہ نسبت قبول عمل کے لئے شدید کوشش کریں یہ مت کہو کہ عمل بالتقویٰ کریں کیونکہ یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ کونسا عمل قبول ہونے والا ہے۔

سُودخواری

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ "یا علیؑ الربا سبعون جزء فایسرھا مثل ان ینکح الرجل امہ فی بیت اللہ الحرام۔ یا علیؑ درھم اعظم من سبعین زنیۃ کلھا بذات محرم فی بیت اللہ الحرام

ترجمہ:۔ یا علی سود کے ستر (۷۰) جز ہیں سب سے آسان ایسا ہے کہ کسی نے بیت اللہ میں اپنی ماں کے ساتھ ہمبستری کی۔ یا علی سود کے ایک درہم کی سزا بیت الحرام میں محرمات کے ساتھ ستر مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ ہے

(کتاب الخصال۔ ج ۲)

یہودیوں کے سوالات

ایک روز یہودیوں کے ایک گروہ نے امیرالمومنین علیہ السلام سے یہ سوالات کئے۔

یہودی:۔ من واحد لا ثانی له

یہودی:۔ وہ ایک کون ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔

امیرالمومنین:۔ (فتبسم) اما الواحد فالله ربنا الواحد القهار لا شریک له۔

امیرالمومنین (مسکرا کر) وہ واحد ہمارا رب اللہ واحد و قہار ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔

یہودی:۔ من ثانی شریک له لا ثالث له۔

یہودی:۔ وہ دو کون ہیں جن کا کوئی تیسرا نہیں۔

امیرالمومنین:۔ واما الاثنان فادم و حوا لانهما اول اثنین۔

امیرالمومنین:۔ وہ دو آدم و حوا ہیں کیونکہ سب سے پہلے دو ہیں

یہودی:۔ مائة متصلة نجدها فی التوریة والانجیل وهی فی القرآن یتلونه

یہودی:۔ ہم توریت اور انجیل میں مسلسل ایک سو پاتے ہیں جن کو آپ قرآن میں پڑھتے ہیں۔

امیرالمومنین:۔ واما الثلثة فجبرائیل و میکائیل و اسرافیل لانهم راس الملائکة علی الوحی و اما الاربعة فالتوریة والانجیل والزبور والقرآن۔

امیرالمومنین:۔ تین جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل ہیں کیونکہ وہ وحی پر ملائکہ کے سردار ہیں اور چار توریت انجیل، زبور اور قرآن ہیں۔

واما الخمسة فالصلواة انزلها الله علی نبینا و علی امته ولم ینزلها علی نبی کان قبله ولا علی امة کانت قبلنا وانتم تجدونه فی التوریة۔

اور وہ پانچ، پانچ وقت کی نمازیں ہیں جو خدا نے اپنے نبی پر اور انکی امت پر واجب گردانا جو ان سے قبل کسی نبی پر اور کسی امت پر نازل نہیں کیا تھا جس کو تم توراۃ میں بھی پاتے ہو۔

واما الستة فخلق الله السموات والارض فی ستة ایام

اور وہ چھ چھے دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو خلق فرمایا۔

واما السبعة فسبع سموات طباق واما الثمانية و یحمل عرش ربك فوقهم یومئذ ثمانية "

اور وہ سات، سات آسمان طبق در طبق ہیں اور وہ آٹھ تمہارے رب کے عرش کے حاملین ہیں جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے "فوقهم یومئذ ثمانية"

وامّا التسعة فآيات موسىٰ التسع
واما العشرة فتلك عشرة كاملة۔
واما الاحد عشر فقول يوسف لابيه
انى رايت احد عشر كوكبا۔
اما الاثنى عشر فالسنة اثنا عشر شهرا
واما الثلاثة عشر قول يوسف لابيه
والشمس والقمر رايتهم لى ساجدين فالاحد
عشر اخوته والشمس ابوه والقمر امّه۔
واما الاربعة عشر قنديلا من النور معلقة
بين السماء السابعة والحجب تسرج بنور الله
الى يوم القيمة۔
واما الخمسة عشر فانزلت الكتب جملة
منسوخة من اللوح المحفوظ الى سماء الدنيا
الخمسة عشر ليلة مضت من شهر رمضان۔
واما الستة عشر فستة عشر صفا من
الملائكة حاملين من حول العرش۔
واما السبعة عشر فسبعة عشر اسماء
من اسماء الله مكتوبة بين الجنة والنار لولا
ذلك لزفرت زفرة احرقت من فى السموات والارض
واما الثمانية عشر فالثمانية عشر حجابا
من نور معلقة بين العرش والكرسى ذلك
لذابت الصم الشوامخ واحترقت السموت والارض
وما بينهما من نور العرش۔
واما التسعة عشر فتسعة عشر ملكا
خزنة جهنم۔

اور موسیٰ کی نو آیات ہیں
اور دس عشرۂ کاملہ ہے۔
اور گیارہ اپنے باپ سے یوسف کے قول ہے: "انی
بتحقیق کہ میں نے گیارہ تارے دیکھے"
اور بارہ ایک سال کے مہینے ہیں۔
اور تیرہ یوسف کے اپنے باپ سے قول کے مطابق کہ میں نے
آفتاب اور چاند کو دیکھا کہ مجھے سجدہ کرتے ہیں انہیں سے گیارہ
انکے بھائی اور آفتاب انکے باپ اور چاند انکی ماں ہیں۔
اور چودہ نور کی قندیلیں ہیں جو ساتویں آسمان اور حجابوں
کے درمیان خدا کے نور سے ضوپاش ہیں جو قیامت تک
اسی طرح رہیں گے۔
اور پندرہ وہ کتب ہیں جو لوح محفوظ سے اس دنیا کے آسمان
کی طرف نازل کیگئی تھیں اور سب منسوخ ہیں۔
و نیز ماہ رمضان کی پندرہ راتیں ہیں جو گذر چکیں۔
اور سولہ ملائکہ کی سولہ صفیں ہیں جو عرش
کو اٹھائے ہوئے ہیں۔
اور سترہ، اللہ کے سترہ نام ہیں جو جنت اور جہنم کے درمیان
لکھے ہوئے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو آسمانوں اور زمین کے درمیان
آگ سے جلانے جانیوالوں کی بدبو پھیل جاتی۔
اور اٹھارہ نور کے اٹھارہ حجاب ہیں جو عرش اور کرسی
کے درمیان معلق ہیں وہ عرش کے نور سے آسمانوں اور
زمین اور انکے درمیان کی ہر چیز کو جلا دیتے ہیں
اور انیس، وہ ملائک ہیں جو جہنم
کے خزانہ دار ہیں۔

واما العشرون فالان الله لداؤد فيما الحديد۔

واما في اثنين وعشرين فاستوت سفينة نوح۔

واما الثلثه وعشرون ففيه ميلاد عيسىٰ ونزول المائدة على بنى اسرائيل

واما في اربع وعشرين فرد الله على يعقوب بصره۔

واما خمسة وعشرون فكلم الله موسىٰ تكليما بواد المقدس كلمه خمسة يوما

واما ستة وعشرين فمقام ابراهيم في النار اقام فيها حيث صارت بردا وسلاما

واما سبعة وعشرون فرفع الله ادريس مكانا عليا وهو ابن سبع وعشرين سنه

واما ثمان وعشرون فمكث يونس في بطن الحوت۔

واما الثلثون فواعدنا موسىٰ ثلاثين ليلة۔

واما الاربعين تمام ميعاده "واتممناها بعشر"

واما الخمسون خمسون الف الف سنة

واما الستون كفارة الافطار فمن لم يستطع فاطعام ستين مسكينا

واما السبعون سبعون رجلا لميقاتنا

واما ثمانون فاجلدوهم ثمانين جلدة

اور بیس وہ تاریخ ہے کہ خدا نے داؤد کے لئے لوہے کو نرم کر دیا تھا۔

اور بائیس، کشتی نوح کی بنیاد رکھی جانے کی تاریخ ہے۔

اور تیئیس۔ اس روز عیسیٰ کی ولادت ہوئی تھی اور بنی اسرائیل پر خوانِ نعمت نازل ہوا تھا۔

اور چوبیسویں وہ ہے کہ خدا نے یعقوب کو بصارت واپس کر دی تھی۔

اور پچیس، خدا نے موسیٰ سے وادی مقدس میں پانچ روز تلک کلام کرتا رہا۔

اور چھبیس، ابراہیم نے (نمرود کی) آگ میں قیام کیا تھا وہ ٹھنڈی ہو گئی تھی اور وہ سلامت رہے تھے۔

ستائیسویں کو اللہ نے ادریس کو بلند مقام پر اٹھا لیا تھا جبکہ وہ ستائیس سال کے تھے۔

اور اٹھائیس، وہ مدت ہے جو یونس نے مچھلی کے پیٹ میں گذاری تھی۔

اور تیس وہ تیس راتیں ہیں جس کا موسیٰ سے وعدہ کیا گیا تھا۔

اور چالیس انکی میعاد کے تمام ہونے کی مدت ہے جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ "ہم نے دس بڑھا کر اسکو تمام کر دیا۔"

اور پچاس، پچاس ہزار سال کی مدت ہے اور

اور ساٹھ، روزہ کا کفارہ ہے اس کیلئے جو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کے قابل نہ ہو۔

اور ستر، میقات کے ستر آدمی ہیں

اور اسی "انہیں اسی کوڑے مارو۔"

واما التسعون فتسع وتسعون نعجة
واما المائة فاجلد واكل واحد منها مائة
جلدة فلما سمعا ذلك اسلما فقتل احدهما
فی الجمل والاخری فی صفین۔

اور نوے، ننانوے بکریاں ہیں،،
اور ایک سو حکم تھا کہ انہیں سے ہر ایک کو ایک ایک سو
کوڑے لگائیں جب انھوں نے یہ حکم سُنا تسلیم کر لیا پس
انہیں سے ایک جمل میں قتل ہوا اور دوسرا صفین میں۔

سائل کے دوسرے سوال کے جواب میں امیرالمومنینؑ نے ارشاد فرمایا۔

امیرالمومنینؑ۔ اما الزوجان الذی لا بد لاحد
هما من صاحبه ولا حیوة لهما فالشمس والقمر
واما النور الذی لیس من الشمس ولا من القمر
ولا النجوم ولا المصابیح فهو عمود ارسله الله
تعالیٰ لموسیٰ فی التیه

واما الساعة التی لیس من اللیل
ولا من النهار فهی الساعة التی قبل
طلوع الشمس۔

واما الابن الذی اکبر من ابیه وله ابن
اکبر منه فهو عزیر بعثه الله وله اربعون
سنة ولابیه مائة وعشر سنین وما لا قبله
له فی الکعبة وما لا اب له فالمسیح وما لا
عشیرة له فادم

امیرالمومنین۔ وہ دو جن میں سے ایک کی بھی کوئی
نظیر نہیں اور نہ ان کے لئے حیات ہے وہ آفتاب
اور چاند ہیں۔ اور وہ نور جو نہ آفتاب سے ہے نہ ماہتاب
سے نہ ستاروں، سے نہ چراغوں سے وہ ایک عمود تھا
جس کو خدا نے تیہ کے جنگل میں موسیٰ کیلئے بھیجا تھا۔

وہ ساعت جس کا شمار نہ دن میں ہے اور نہ رات
میں وہ طلوع شمس سے پہلے کی ساعت ہے۔

وہ بیٹا جو اپنے باپ سے بڑا تھا اور وہ ان کا فرزند
اکبر تھا وہ عزیر تھا جنھیں خدا نے چالیس سال کے بعد
دوبارہ زندہ کیا تھا اور ان کے بیٹے کو ایک سو بیس سال کے
بعد۔ وہ مقام کہ جس کیلئے قبلہ نہیں وہ کعبہ کا اندرونی حصہ
ہے اور وہ شخص کہ جس کا باپ نہ تھا وہ مسیحؑ ہیں اور وہ شخص
کہ جس کا کوئی قبیلہ نہیں وہ آدم ہیں۔

سائل۔ کیف اصبحت

سائل۔ آپ نے کس طرح صبح کی۔

امیرالمومنینؑ۔ اصبحت وانا الصدیق الاول
والفاروق الاعظم وانا وصی خیر البشر وانا
الاول وانا الاخر وانا الباطن وانا الظاهر و
انا بکل شئی علیم۔ وانا عین الله وانا جنب الله

امیرالمومنین۔ میں نے اس طرح صبح کی کہ میں صدیق اول
اور فاروق اعظم ہوں میں خیر البشر کا وصی ہوں۔ میں
اول و آخر ہوں۔ میں ظاہر و باطن ہوں اور میں ہر شئے
کا علم رکھتا ہوں۔ میں عین اللہ و جنب اللہ ہوں اور

وانا امین الله علی المرسلین بنا عبد الله
ونحن خزان الله فی ارضه وسمائه وانا
احیی وانا امیت وانا حیّ لا اموت.

فتعجب الاعرابی من قوله

امیرالمومنین - انا الاول اول من آمن برسول
الله صلی الله علیه وآله وانا الآخر آخر من
نظر فیه لما کان فی لحده وانا الظاهر ظاهر
الاسلام وانا الباطن بطین من العلم وانا بکل
شیئی علیم فانی علیم بکل شیئی اخبره الله
به نبیه فاخبرنی به فاما عین الله فانا عینه
علی المومنین والکفرة

واما جنب الله " فان تقول نفس یا حسرتا
علی ما فرطت فی جنب الله " ومن فرط فیّ
فقد فرط فی الله ولم یجز لنبی نبوة حتی
یاخذ خاتماً من محمد فلذلك سمی خاتم
النبیین محمد سید النبیین فانا سید الوصیین
واما خزان الله فی ارضه فقد علمنا ما علمنا
رسول الله وانا احی احیی سنت رسول
الله وانا امیت وامیت البدعه وانا حیّ
لا یموت لقوله تعالی ولا تحسبن الذین قتلوا
فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم
یرزقون۔

مرسلین پر خدا کا صاحب امانت ہوں اور عبداللہ
ہم سے ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں ہم اس کے خزانہ دار
ہیں۔ میں زندہ کرتا ہوں اور میں مارتا ہوں اور میں وہ
زندہ ہوں جس کو موت نہیں۔

اعرابی حضرت کے قول سے متعجب ہوا۔

امیرالمومنین ۔ میں اول ہوں یعنی وہ جو نے سب سے
پہلے رسول اللہ صلعم پر ایمان لایا۔ میں آخر ہوں یعنی وہ
جس نے سب سے آخر لحد میں ان کو دیکھا۔ میں ظاہر ہوں یعنی
اسلام میں معاونت کرنیوالا اور میں باطن ہوں یعنی علم
سے بھرا ہوا۔ میں ہر شئے کا علیم ہوں یعنی میں ہر اس چیز کا
علم رکھتا ہوں جسکی خدا نے اپنے نبی کو خبر دی پس اسکے
ساتھ مجھے بھی خبر دی گئی ۔ اور عین اللہ یعنی میں مومنین
اور کفار پر اسکی آنکھ ہوں ۔ اور جنب اللہ یعنی حسب ارشاد
خداوندی "تم میں سے کوئی شخص کہنے لگے کہ ہائے افسوس
میری کوتاہی پر جو میں جنب اللہ کی بابت کی "جس نے مجھے گھٹایا
اس نے اللہ کے ساتھ کوتاہی کی کسی نبی کی نبوت قبول نہیں کی گئی
جب تک کہ اس نے محمد پر اس کے اختتام کو قبول نہ کیا اسی لئے نام
خاتم النبیین قرار پایا۔ محمد سید الانبیاء ہیں اور میں سید الاوصیاء ہوں
اور زمین پر اللہ کا خزانہ دار ہوں مجھے وہی علم دیا گیا جو رسول اللہ
کو دیا گیا۔ انا احیی معنی سنت رسول کا زندہ کرنے والا انا امیت
معنی بدعت کو مارنے والا۔ میں وہ زندہ ہوں جس کو موت نہیں
معنی حسب ارشاد خداوندی "جو لوگ راہ خدا میں شہید کئے گئے
ہیں انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار
سے روزی پاتے ہیں۔

(مناقب شہر آشوب - ج ۳)

راز و نیاز

سلیم ابن قیس ہلالی سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

وکنت ادخل علی رسول اللہ کل یوم دخلۃ و
کل لیل دخلۃ فیخلینی فیھا ادور معہ حیث
دار وقد علم اصحاب رسول اللہ انہ لم یکن
یصنع ذلک باحد غیری و ربما کان ذلک
فی منزل فاذا دخلت علیھا فی بعض منازلہ
خلا لی واقام نساءہ فلم یبق غیری وغیرہ
واذا اتانی للخلوۃ فی بیتی لم یقم من عندنا
فاطمۃؑ ولا احد من ابنی اذا سالتہ اجابنی
واذا سکت اونفدت مسائلی ابتدانی فما
نزلت علیہ ایۃ من القران الا اقرانیھا
فاملاھا علی فکتبتھا بخطی ودعا اللہ ان
یفھمنی ایاھا ویحفظنی فما نسیت آیۃ
من کتاب اللہ منذ حفظتھا وعلمنی تاویلھا
فحفظتہ واملاہ علی فکتبتہ وما ترک شیئاً
علمہ اللہ من حلال وحرام اوامر ونھی
اوطاعتہ او معصیتہ کان اویکون الی یوم
القیمۃ الا وقد علمنیہ وحفظتہ ولم انس
منہ حرفا واحدا ثم وضع یدہ علی صدری
ودعا اللہ ان یملا قلبی علماً وفھما وفقھا و
حکما ونوراً وان یعلمنی فلا اجھل وان
یحفظنی فلا انسی

از
(کتاب سلیم بن قیس ہلالی)

میں ہر روز دن میں ایک مرتبہ اور رات میں ایک مرتبہ رسول اللہ کیساتھ تنہائی میں رہا کرتا تھا اور جدھر رسول اللہ جاتے میں بھی ساتھ جاتا۔ رسول اللہ کے اصحاب اس سے واقف تھے کہ حضرتؐ کا یہ طریقہ و عمل صرف میرے ساتھ مخصوص تھا اور کسی دوسرے کیساتھ حضرتؐ کا یہ برتاؤ نہ رہتا تھا۔ تخلیہ عموماً میرے ہی گھر میں ہوتا تھا۔ اگر کبھی تخلیہ رسول کے گھر میں ہوتا تو حضرتؐ کی بیویاں اس جگہ سے اٹھا دی جاتی تھیں میرے اور حضرتؐ کے سوا وہاں کوئی نہ رہتا تھا اور جب رسولؐ تخلیہ کیلئے میرے گھر تشریف فرما ہوتے تو فاطمہؑ اور میرے فرزندوں میں سے کوئی بھی ہٹایا نہ جاتا تھا۔ جب میں حضرتؐ سے سوال کرتا تو جواب دیتے اور جب میں خاموش ہو جاتا یا میرے سوالات ختم ہو جاتے تو حضرتؐ خود ارشاد فرمانا شروع کرتے۔ قرآن کی کوئی آیت ایسی نہیں جو حضرتؐ پر نازل ہوئی ہو اور حضرتؐ نے مجھ پر قرأت نہ کی ہو اور مجھکو لکھوا نہ دیا ہو، میں خود اسکو اپنے قلم سے لکھ لیتا تھا، نیز حضرتؐ دعا فرماتے تھے کہ میں اسکو سمجھوں اور یاد رکھوں اس طرح کتاب خدا مجھے حفظ ہو گئی اور مجھے کبھی نسیان نہیں ہوا۔ و نیز تاویل قرآن کا علم بھی مجھے دیا گیا جسکو میں نے حفظ کر لیا اور حضرتؐ نے مجھے لکھوا بھی دیا اور میں نے لکھ لیا۔ خدا نے حضرتؐ کو حلال و حرام، امر و نہی، اطاعت و معصیت اور گذشتہ و قیامت تک ہونے والے واقعات سے متعلق جو کچھ علم دیا تھا ان میں سے کوئی چیز بھی ترک نہ کی اور میں نے سب کو محفوظ کر لیا اور اس میں سے ایک حرف بھی فراموش نہ کیا پھر حضرتؐ نے میرے سینہ پر ہاتھ رکھ کر خدا سے دعا مانگی کہ میرے قلب کو علم و فہم، فقہ اور حکمت اور نور سے ایسا بھر دے کہ کبھی جہل طاری نہ ہو اور ایسا محفوظ کر دے کہ کبھی نسیان نہ ہو۔

حسنین علیہم السّلام کو حضرت علیؑ کی آخری وصیت

حضرت علی علیہ السلام نے زخمی ہونے کے بعد حسنین علیہم السلام کو بستر موت سے جو وصیت فرمائی اس کا ایک ایک لفظ حفظ کرنے کے قابل ہے اس سے معلوم ہوگا کہ حضرت کو خدا کی بارگاہ میں کس قدر تقرب حاصل تھا تقویٰ کے کس درجہ پر فائز تھے اور معرفت الٰہی میں کس قدر مستغرق تھے اسی لئے رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ نہیں پہچانا خدا کو کسی نے سوائے میرے اور علیؑ کے۔ آپ کی وصیتیں معارف و بصائر کا ایک بحر زخار اور مواعظ و نصایح کا ایک ایسا خزانہ ہے جس کے ایک ایک لفظ سے روح ایمان میں نورانیت پیدا ہوتی ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے دماغ والے متحیر ہیں کہ ایک زہر آلود تلوار سے زخمی ہونے کے بعد آپ کے دماغ میں یہ صلاحیت کیونکر باقی رہی کہ روح کے پرواز کرنے تک ایسے ایسے گوہر شاہوار آپکی زبان سے برآمد ہوتے رہے کہ دنیا میں جن کی نظیر نہیں ملتی۔ زخم اور زہر کی وجہ پیدا شدہ کرب و بے چینی اور ضعف و نقاہت کی حالت میں ایسی نورانی و جامع ہدایات اور مخزن معارف و معدن اثار ربانیہ وصایا جن کے ایک ایک حرف سے وہی فصاحت و بلاغت اور مضمون کی گہرائی جلوہ گر ہوتی ہو جس کے خطبات معرفت اور دیگر وصایا گواہ ہیں دنیا کے اعلیٰ ترین علماء و فضلاء سے ممکن نہیں۔

یہ وصیت تاریخ طبری مطبوعہ مصر سے نقل کی جاتی ہے:

آخری وقت میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے دونوں فرزندوں امام حسن و امام حسین علیہم السلام کو پاس بلا کر فرمایا:۔

اوصیکما بتقوی اللہ ولا تبغیا الدنیا وان بغتکما ولا تبکیا علی شئ زوی عنکما و قولا الحق وارحما الیتیم و اغیثا الملھوف واصنعا للاخرۃ، وکونا للظالم خصما وللمظلوم ناصراً واعملا بما فی الکتاب ولا تاخذ کما فی اللہ لومۃ لائم ثم نظر الی محمد ابن الحنفیہ فقال ھل حفظت ما اوصیت بہ اخویك

قالؑ: نعم

قالؑ: فانی اوصیك بمثلہ واوصیك بتوقیر اخویك العظیم حقھما علیك فاتبع امرھما ولا تقطع امرا دونھما

ثم قالؑ: اوصیکما بہ فانہ شقیقکما

میں تم دونوں کو وصیت کرتا ہوں اللہ کے تقوی اور اس امر کی کہ کبھی دنیا کیطرف رخ نہ کرنا خواہ وہ تمہارا پیچھا ہی کیوں نہ کرے جو چیز تم سے روک دی جائے اس کا افسوس نہ کرنا اور جو چیز تم سے الگ کر دی جائے اس پر نہ رونا ہمیشہ حق بات کرنا یتیموں پر رحم کرنا پریشان حال کی مدد کرنا آخرت کیلئے زاد راہ تیار کرنا ظالم کے دشمن ہو جانا اور مظلوم کی مدد کرنا، احکام قرآن پر عمل کرنا خدا کے معاملہ میں کسی ملامت کرنیوالے کی سرزنش کا خیال نہ کرنا۔ اسکے بعد محمد بن حنفیہ کیطرف نظر کی اور فرمایا کہ تمہارے بھائیوں کو میں نے جو وصیت کی کیا تم نے بھی حفظ کر لیا

محمدؑ نے جواب دیا کہ جی ہاں۔

پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ میں تمہیں بھی انہیں امور کی وصیت کرتا ہوں و نیز یہ کہ ہمیشہ اپنے دونوں بھائیوں کی عزت و احترام کرنا جنکا تم پر بڑا حق ہے انکے ہر حکم کی اطاعت کرنا اور انکی اجازت کے بغیر کوئی کام نہ کرنا

پھر حسنین علیہم السلام کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں تم دونوں کو

وابن ابیکما وقد علمتما ان اباکما کان یحبه وقال للحسنؑ: اوصیک یا بنی بتقوی الله واقام الصلوٰة لوقتها وایتاء الزکوٰة عند محلها وحسن الوضوء فانه لا صلوٰة الا بطهور ولا تقبل صلوٰة من مانع الزکوٰة و اوصیک بغفر الذنب وکظم الغیظ وصلة الرحم والحلم عند الجهل والتفقه فی الدین والتثبت فی الامر والتعاهد للقرآن وحسن الجوار والامر بالمعروف والنهی عن المنکر واجتناب الفواحش

پھر جب وفات سر پر آگئی یہ وصیت فرمائی:۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ هذا ما اوصی به علی ابن ابی طالب۔ اوصی انه یشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمداً عبده ورسوله ارسل بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون۔ ثم ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لا شریک له وبذلک امرت وانا من المسلمین۔

ثم اوصیک یا حسن وجمیع ولدی واهلی بتقوی الله ربکم ولا تموتن الا وانتم مسلمون واعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا فانی سمعت ابا القاسم صلی الله علیه وآله وسلم یقول ان صلاح ذات البین افضل من عامة الصلوٰة والصیام۔

ان (محمد بن حنفیہ) کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ یہ بھی تمہارا بھائی اور تمہارے باپ کا بیٹا ہے تم جانتے ہو کہ تمہارا باپ اسکو بھی چاہتا تھا اور حسنؑ سے فرمایا کہ: اے فرزند میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ خدا سے ڈرتے رہنا، نماز وقت پر ادا کرنا اور زکوٰۃ اس کے وقت اور محل پر ادا کرتے رہنا۔ وضو اچھا کرنا کیونکہ طہارت کے بغیر نماز ہو ہی نہیں سکتی جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اسکی نماز قبول ہی نہیں ہوتی و نیز وصیت کرتا ہوں کہ غلطی کرنیوالے کی خطائیں معاف کر دینا، غصہ پی جانا صلہ رحم کرتے رہنا، جاہلوں سے حلم سے پیش آنا دین میں فقہ کے پابند رہنا کسی امر میں ہو ثابت قدم رہنا قرآن کو اپنا حلیف بنانا ہمسایہ سے اچھا برتاؤ کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر انجام دیتے رہنا اور فواحش سے بچتے رہنا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کی علی ابن ابی طالب نے وصیت کی۔ وہ گواہی دیتے ہیں کہ سوائے اللہ کے کوئی اللہ نہیں ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور یہ کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اس نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ تمام دوسرے دینوں پر غالب ہو جائے خواہ یہ مشرکین کو ناگوار ہی کیوں نہ گذرے۔ بتحقیق کہ میری نماز میری عبادت میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں اس کا حکم ماننے والوں میں ہوں۔

پھر فرمایا:۔

اے حسنؑ میں تم کو اور میری تمام اولاد اور اہل وعیال کو وصیت کرتا ہوں کہ خدا سے تقویٰ کریں جو تمہارا رب ہے اور مرتے دم تک اسلام پر باقی رہنا اور سب ملکر اللہ کی رسی (دین حق) کو تھامے رہنا اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ والہ سے سنا ہے کہ آپس کا میل ملاپ عام طور پر نماز و روزہ سے بھی افضل ہے۔

اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھو اور ان سے

انظروا الی ذوی ارحامکم فصلوهم یهون
الله علیکم الحساب الله الله فی الایتام فلا
تعنوا افواههم ولا یضیعن بحضرتکم
والله الله فی جیرانکم فانهم وصیته
نبیکم صلی الله علیه وآله مازال یوصی به
حتی ظننا انه سیورثه والله الله فی
القران فلا یسبقنکم الی العمل به غیرکم
والله الله فی الصلواة فانها عمود دینکم والله
الله فی بیت ربکم فلا تخلوه مابقیتم فانه
ان ترك لم یناظرو والله الله فی الجهاد فی
سبیل الله باموالکم وانفسکم والله الله
فی الزکوٰة فانها تطفیٔ غضب الرب والله
الله فی ذمة نبیکم فلا یظلمن بین اظهرکم
والله الله فی اصحاب نبیکم فان
رسول الله اوصی بهم والله الله فی
الفقراء والمساکین فاشرکوهم فی معایشکم
والله الله فی ما ملکت ایمانکم الصلاة
الصلاة لا تخافن فی الله لومة لائم
یکفیکم من اراد کم و بغی علیکم وقولوا
للناس حسنا کما امرکم الله ولا تترکوا
الامر بالمعروف والنهی عن المنکر
فیولی الامر شرارکم ثم تدعون فلا
یستجاب لکم وعلیکم بالتواصل والتبازل
وایاکم والله ابو والتقاطع والتفرق
وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا
علی الاثم والعدوان واتقوا الله ان الله

بھلائی کرتے رہو تو خدا تم پر قیامت کے روز کا حساب آسان کردیگا۔
تمہیں خدا کا واسطہ یتیموں کا پورا خیال رکھنا۔ ان کو منہ تک بنانے
دینا تمھارے رہتے ہوئے وہ ضایع نہ ہونے پائیں۔ خدا کا واسطہ
تم کو خدا کی قسم اپنے ہمسایوں کا لحاظ کرنا کیونکہ تمھارے نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ نے ان کے متعلق اس قدر وصیت فرماتے تھے کہ ہمیں گمان ہونے
لگا تھا کہ ممکن ہے حضرت ان کو ہماری میراث میں بھی شریک کردینگے
تمہیں خدا کا واسطہ تمہیں خدا کی قسم خیال رکھو کہ کہیں غیر لوگ قرآن پر عمل
کرنے میں کہیں تم سے نہ بڑھ جائیں۔ تمہیں خدا کا واسطہ اور خدا کی قسم نماز کے
سخت پابند رہو کیونکہ یہ تمہارے دین کا ستون ہے۔ تمہیں خدا کا واسطہ
خانہ کعبہ کی خبر لیتے رہنا اور جب تک زندہ ہو اسکو خالی نہ چھوڑدینا۔ اگر
اسکو چھوڑ دیا گیا تو اس کی نگرانی نہیں ہو سکتی۔ تمہیں خدا کا واسطہ تمہیں خدا
کی قسم اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرتے رہنا۔ تمہیں خدا
کا واسطہ تمہیں خدا کی قسم زکواۃ دیتے رہنا کیونکہ یہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا
کردیتی ہے۔ خدا کا واسطہ اور تمھیں خدا کی قسم اپنے نبی کے اہل ذمہ لوگوں
کا خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ تمھارے رہتے ہوئے ان پر ظلم ہونے پائے۔ خدا کی
قسم اصحاب[1] نبی کا خیال رکھنا کیونکہ رسول خدا ان کے حق میں بھی وصیت
کی تھی۔ خدا کا واسطہ فقراء اور مساکین پر رحم کھانا انہیں بھی اپنی روزی
اور معاش میں شریک رکھنا۔ تمہیں خدا کا واسطہ اپنے غلاموں اور لونڈیوں
پر ترس کھانا۔ نماز! نماز!! اللہ کے معاملہ میں کسی برا کہنے والے کی ملامت
کی پروا نہ کرنا اور ہرگز کسی سے خوف نہ کرنا تو خدا بھی تمہیں ہر اس شخص سے
بچائیگا جو تمہارے ساتھ برا ارادہ رکھتا ہو اور تم پر ظلم کرنا چاہیگا۔ جیسا خدا نے تمہیں
حکم دیا ہے جس سے بات کرو میٹھی زبان سے بات کرو۔ امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر کو ترک نہ کرنا ورنہ اشرار تم پر مسلط ہو جائیں گے پھر تم دعائیں
کروگے تو قبول نہ ہونگی۔ تمہیں چاہئے کہ آپس میں میل جول اور مہربانی سے
پیش آیا کرو۔ بے تکلفی اور سادگی سے پیش آؤ۔ ایکدوسرے سے منقطع
ہونے الگ الگ رہنے کی روش اختیار کرو اور نہ متفرق ہو۔ نیکی اور تقوی

[1] بعض کتب میں "ایماندار اصحاب نبی" لکھا ہے۔

شدید العقاب حفظکم اللہ من اھلبیت وحفظ فیکم نبیکم استودعکم اللہ واقرا علیکم السلام ورحمۃ اللہ

(تاریخ طبری ج ۶ ص ۸۶)

پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ گناہ اور زیادتی میں کسی کا ساتھ نہ دو۔ خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ خدا کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔ اے اہلبیت خدا تمہیں محفوظ رکھے اور تم لوگوں میں تمہاری اولاد کی حفاظت کرے میں تمہیں خدا کے سپرد کئے جاتا ہوں اور تمہارے لئے سلامتی اور اللہ کی رحمت کی دعا کرتا ہوں۔

اصول کافی میں مرقوم ہے کہ :- تین دن کی علالت کے بعد امام حسن علیہ السلام سے فرمایا کہ "اے پارۂ جگر رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ میں تمھیں اپنا جانشین مقرر کروں اور تمام کتابیں اور اسلحہ جات تمہارے حوالہ کردوں جس طرح رسالت مآبؐ نے مجھے اپنا جانشین مقرر کیا تھا اور اپنے تمام لوازم میرے حوالہ کئے تھے ونیز فرمایا تھا کہ میں تمہیں ہدایت کردوں کہ جب تمھارا وقت آخر آئے تم اپنے بھائی حسینؑ کو اپنا قایم مقام بنانا۔ اب تم ہی حاکم و امیر ہو"

ارشاد شیخ مفید میں مرقوم ہے کہ :- "جب میں انتقال کر جاؤں میرے کفن میں خوشبو نہ لگانا پیغمبر کے حنوط سے جو کافور بچ گیا ہے اس سے مجھے حنوط دینا تم ہی میری نماز جنازہ سات تکبیروں کے ساتھ پڑھنا۔ میری قبر مخفی رکھنا۔ میری میت میرے تخت پر رکھکر باہر نکالنا۔ صرف پچھلا حصہ اٹھانا۔ اگلا حصہ اٹھانے کی ضرورت نہ ہوگی۔ میری میت مقام غریین پر لیجانا وہاں ایک سفید پتھر نظر آئیگا وہاں کھودنے پر قبر تیار ملے گی اس میں مجھے دفن کرنا۔ اس کے بعد سوائے لا الہ الا اللہ کے اور کچھ نہ فرمایا یہاں تک کہ روح پرواز کر گئی (ابن اثیر)

عبدالرحمٰن ابن ملجم کے متعلق وصیت

ابن ملجم کے آپ کو زخمی کرنے کے بعد حضرت امیرالمومنینؑ نے امام حسنؑ سے وصیت فرمائی :-

یا بنی ارفق باسیرك وارحمه واشفق علیه الا تری الی عینیه قد صارتا فی ادراسه وقلبه ترجف من الخوف فقال له الحسن یا ابتا قد قتلك هذا اللعین وافجعنا فیك انت تامرنا بالرفق به فقال یا بنی نحن اھلبیتؑ الرحمة والمغفرة فَاَطْعِمْهُ مما تاکل وَاَسْقِهِ مما تشرب فان انا مت فاقتص منه بان تقتلهٗ ولا تحرقه بالنار ولا تمثل بالرجل فانی سمعت رسول اللہ جدك یقول ایاکم وَالْمُثْلَةَ

اے فرزند اپنے قیدی کیساتھ نرمی سے پیش آؤ اور اس پر رحم و شفقت کرو ذرا دیکھو تو اسکی آنکھیں دماغ میں دھنس گئی ہیں اور اس کا قلب خوف کے مارے لرز رہا ہے پس حسنؑ نے عرض کیا کہ بابا اس لعین نے تو آپکو قتل کیا ہے اور کیا ہمکو آپکی وجہ مصیبت زدہ نہ بنادیا اور آپ حکم دیتے ہیں کہ اسکے ساتھ رفق و مہربانی سے پیش آئیں فرمایا کہ اے فرزند ہم اہلبیتؑ رحمت و مغفرت ہیں پس تم جو کھاؤ اسکو بھی وہی کھلاؤ اور جو تم پیو اسکو بھی وہی پلاؤ۔ اگر میں مرجاؤں تو اس سے اس طرح قصاص لینا کہ اسکو قتل کر دینا مگر نہ اسکو آگ میں جلانا اور نہ مثلہ کرنا کیونکہ میں نے تمہارے جد رسول اللہؐ سے سُنا ہے کہ حضرت نے فرمایا تھا کہ اگر کاٹنے والے کتے کو بھی

ولو بالکلب العقور وان عشت فانا اعلم بما افعل به وانا اولیٰ بالعفو فنحن اھل بیتؑ لا نزداد علی المذنب الینا الا عفواً وکرماً۔

سزا دینی ہو تو تمہیں چاہئے کہ مثلہ نہ کریں اور اگر میں صحت یاب ہو جاؤں تو جو بھی مجھے کرنا ہے میں جانتا ہوں۔ عفو و کرم میں ہمارا مقام بہت بلند ہے کہ ہم اہل بیت میں ہم سے برائی کرنے والے پر ہم زیادتی نہیں کرتے سوائے اس کے کہ عفو و کرم کریں۔

تکفین و تدفین سے متعلق وصیت

(۱) امام حسن علیہ السلام سے مخاطب ہو کر حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا آج کی رات میں تم سے علٰحدہ ہو جاؤں گا اور محمد مصطفیٰؐ کی خدمت میں پہونچ جاؤں گا۔ جب میں اس دنیا کو چھوڑ دوں رات ہی میں تم مجھے غسل و کفن دینا اور اس کافور سے حنوط دینا جو جبرئیلؑ نے بہشت سے لایا تھا اور اس میں سے ایک حصہ آنحضرتؐ کو دیا گیا تھا اور ایک حصہ فاطمہ کو بقیہ کافور صرف میرے لئے ہے۔ جب مجھے جنازہ میں رکھ دینا کوئی شخص جنازہ کو سامنے سے نہ اٹھائے صرف پچھلے حصہ کو کاندھا دینا (جنازہ کو سامنے سے اٹھانے والے . . . . . ہیں) اور جدھر بھی جنازہ جائے اس کی متابعت کرنا اور جہاں یہ رک جائے سمجھ لینا کہ میری قبر وہیں ہے۔ اے حسنؑ نماز جنازہ تم پڑھانا۔ نماز جنازہ سات تکبیروں سے پڑھائی جائے۔ جو میرے بعد سوائے میرے فرزند قائمؑ آل محمدؐ کے اور کسی کے لئے جائز نہیں جو اس امت کے مہدی ہیں جہاں نماز جنازہ پڑھائی جائے گی وہاں کچھ مٹی کھودنے پر ایک لکڑی کے تختہ سے ڈھکی ہوئی قبر برآمد ہوگی جس کو میرے جد حضرت نوحؑ نے میرے لئے تیار کی تھی۔ مجھے اس تختہ کے نیچے رکھ دینا۔ وہاں سات بڑی اینٹیں بھی ہوں گی ان کو میرے پر بچھا دینا اور تھوڑی دیر کے بعد ایک اینٹ اٹھا کر دیکھو گے تو مجھ کو وہاں نہ پاؤ گے کیونکہ میں تمہارے نانا مصطفیٰؐ سے ملحق ہو جاؤں گا ہر وصی رسول کے لئے یہ شرط ہے کہ اگر پیغمبر مشرق میں اور اس کا وصی مغرب میں مدفون ہو تو خداوند تعالیٰ پیغمبر اور اسکے وصی کے روح و جسد کو پیوست کر دیتا ہے اور پھر کچھ عرصہ کے بعد انھیں ان کی قبروں میں واپس کر دیتا ہے اس کے بعد قبر بند کرنا اور اسکو لوگوں سے پوشیدہ کر دینا اور جب دن نکل آئے ایک جنازہ اونٹ پر بار کر کے کسی کے ذریعہ مدینہ کی جانب روانہ کرنا تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ میں کہاں دفن ہوں۔

اے حسینؑ چار مقامات پر میری چار قبریں بنانا ایک مسجد کوفہ میں دوسری کوفہ اور رحبہ کے درمیان، تیسرے نجف میں اور چوتھی جعدہ بن ہبیرہ کے مکان میں تاکہ کسی کو میری قبر کا پتہ نہ چلے۔

وصیت بہ امام حسن علیہ السلام

یابنی لا فقر اشد من الجھل ولا عدم اشد من عدم العقل ولا وحدۃ ولا وحشۃ اوحش من العجب ولا حسب کحسن الخلق ولا ورع کالکف عن محارم ولا عبادۃ

اے فرزند فقر جہل سے زیادہ شدید نہیں۔ عدم عقل سے بڑھ کر کوئی عدم نہیں۔ تنہائی اور وحشت تکبر سے بڑھ کر قابل نفرت نہیں کوئی بزرگی خوش اخلاقی کے مثل نہیں۔ محارم سے بچنے کے مثل کوئی پرہیزگاری نہیں۔ خدا کے

كالتفكر فى صنعة الله عزوجل

يا بنى العقل خليل المرء والحلم وزيره والرفق والده والصبر من خير جنوده

يا بنى انه لا بد للعاقل من ان ينظر فى شانه فليحفظ لسانه وليتعرف اهل زمانه

يا بنىّ ان من بلاء الفاقة واشد من ذلك مرض البدن واشد من ذلك مرض القلب وان من النعم سعة المال و افضل من ذلك صحة البدن وافضل من ذلك تقوى القلوب

يا بنىّ للمومنين ثلاث ساعت ساعة نياجى فيها ربه وساعة يحاسب فيها نفسه وساعة يخلو فيها بين نفسه ولذتها فيما يحل ويجمل وليس للمومن بدّ من ان يكون شاخصاً فى ثلث مرمة لمعاش او خطوة لمعاد او لذة فى غير محرم ۔

(بحار الانوار ۔ ج ۱۷ ۔ ص ۱۰۶)

عزوجل کی صنعتوں میں تفکر کرنے کے مثل کوئی عبادت نہیں

اے فرزند عقل کسی شخص کیلئے دوست ہے اور حلم اسکا وزیر اور مہربانی اسکی ماں اور صبر اسکے اچھے لشکر سے ہے

اے فرزند ہر عقلمند کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ اپنے پر نظر رکھے اور اپنی زبان کی حفاظت کرے اور اپنے اہل زمانہ کی معرفت رکھے (یعنی انہیں پہچانتا رہے)

اے فرزند فاقہ کشی بلاؤں میں سے ایک ہے اور بدن کی بیماری اس سے زیادہ شدید ہے اور اس سے بڑھکر مرض قلب شدید ہے اور بتحقیق کہ مال کی زیادتی نعمتوں میں سے ہے اس سے افضل صحت بدن ہے اور اس سے افضل قلوب کا تقوی ہے۔

اے فرزند مومن کے لئے تین ساعات میں ایک ساعت وہ ہے جس میں وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے دوسری وہ ساعت ہے جس میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور تیسری وہ ساعت ہے جس میں وہ اپنے نفس اور اسکی لذتوں کے درمیان تخلیہ کرتا ہے مشکلات کو آسان کرتا ہے اور برداشت کرتا ہے اور مومن کیلئے ضروری ہے کہ تین امور کی طرف توجہ کرے یعنی تلاش معاش پھر آخرت کے سدھارنے کے لئے اور لذتیں حاصل کرنے جو حرام طریقہ سے نہ ہوں۔

عرضِ حال

خداوند کریم کا بے حساب بیحساب شکر و احسان ہے کہ اس نے اس حقیر کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ایسے خطبات و ارشادات میں سے جو نہج البلاغہ میں درج نہیں ہیں اور متعدد قدیم مستند کتب میں منتشر حالت میں موجود ہیں چند اس کتاب کی جلد اول میں شائع کرے۔ چنانچہ نہج الاسرار طبع ہوئی اور ہاتھوں ہاتھوں ختم ہو گئی

حضرت امیر المومنین کے خطبات کی تعداد ۴۸۰ سے زاید بتائی جاتی ہے جن کے منجملہ نہج البلاغہ میں صرف ۲۲۸ خطبے مرقوم ہیں۔ نہج الاسرار جلد اول میں ۴۰۰ خطبات اور کتاب ہذا میں ۷۰ خطبات درج کئے گئے ہیں۔ حضرت کے مکتوبات کی تعداد ۲۰۰ سے زاید ہے جن میں سے چند کتاب ہذا میں اور بقیہ جلد سوم میں شایع کئے جائیں گے تائید امام حاصل رہے تو انشاء اللہ جلد سوم بھی بہت جلد ہدیۂ ناظرین کی جائے گی۔

تمام ارشادات کتب ذیل سے اخذ کئے گئے ہیں:۔

۱۔ بحر المعارف از ملا عبد الصمد ہمدانی

۲۔ ینابیع المودۃ از شیخ سلیمان بلخی

۳۔ حلیۃ الاولیاء از حافظ ابو نعیم

۴۔ کتاب الخصائص از علامہ صدوق

۵۔ احتجاجات طبرسی از علامہ طبرسی

۶۔ مناقب شہر آشوب از علامہ شہر آشوب

۷۔ الملاحم والفتن از علی بن موسی ۶۶۴ھ

۸۔ کمال الدین واتمام النعمۃ از علامہ صدوق

۹۔ ناسخ التواریخ

۱۰۔ کتاب السقیفہ از سلیم ابن قیس ہلالی

۱۱۔ بحار الانوار از علامہ مجلسی

۱۲۔ احسن الفوائد از شیخ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسی ابن بابویہ

۱۳۔ منہاج البراعۃ از خوئی

بسمہ سبحانہ

نہج البلاغہ

تالیف

علامہ السید الشریف الرضی (طاب ثراہ)

ترجمہ، تشریح، تفسیر، تقدیم

علامہ السید ذیشان حیدر جوادی

ناشر

رحمت اللہ بک ایجنسی

بالمقابل بڑا امام بارگاہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰

فون 2431577